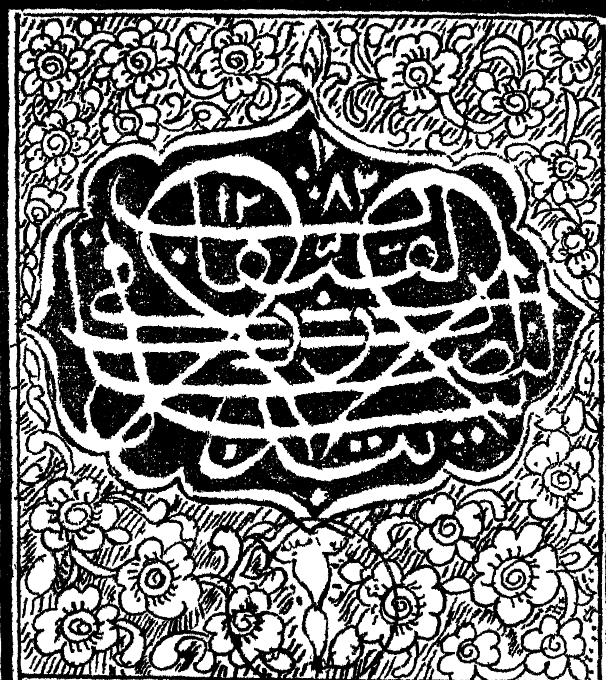
لننزعن من كل شيعة ايهم اشد على الرحمن عتيا

الحمد لله که رساله قاطع جواب و متکفل حاسم مواد ارتیاب ذوی الالباب موسومه ❋



بفرمایش بعض احباب بخواهش برخی اولے الالباب

در شهر لودیانه بمطبع مجمع البحرین طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب انصرنی علی القوم الکافرین ونحمد اللہ وبہ نستعین ونصلی علی سید الاولین والاخرین محمد وعترتہ المعصومین
غضب اللہ علی المنافقین سیما علی الفظ الغلیظ الذی مابطنہ الاماء وحملتہ البغایا فی غبرات الملاہی وکان اشد لظاء

بعد حمد وصلوۃ کی بندۂ اولی الولاء بخدمت ارباب بینش گزارش کرتا ہے چندی قبل ازین ایک نمیقہ بعض احباب کا باستفسار مسئلہ وطی فی ادبار الحلائل کے بدین خلاصہ کہ بعض
اہل خلاف و دشمنان انصاف زبان طعن ولوم کی بطرف امامیہ ایدہم اللہ تعالی بالطافہ الخفیۃ والجلیۃ دراز اور چشم پوشی احادیث و [illegible] وآبا اپنی مسلک سے کر کے
کہتے ہیں کہ یہ فعل شیعہ امامیہ کی مذہب میں حلال اور مذہب ہم سنیوں میں حرام ہے حضور فیض معمور جناب مستطاب مقدس القاب اسوۃ المحققین قدوۃ الفقہاء والمتکلمین استاد
الکل فی الکل حضرت سلطان العلماء مجتہد العصر والزمان دام ظلہ مادارت الایام والاوان میں آیا تھا اور بعض تلامذہ جناب مستطاب نے جواب اوسکا رسالہ موسومہ بسہم ثاقب
میں یوں رقام کیا تھا کہ یہ مسئلہ مختلف فیہا بین الفریقین ہے اور روایات صحیحہ معتمدہ کتب معتبرہ اہلسنت سے مشعر اباحت و حلت فعل مذکور اعاظم و اکابر
اہلسنت کے نزدیک اوسمیں صریح کی تبیین بالتفصیل کہ یہ دوبارہ دکاکین تجار لکھنؤ میں رسائل مطبوعہ مطبع علی بخش خان لکھنوی موسومہ بتعقبات الاکذاب مولفہ آں
مسیلمۃ الکذاب المفتری بجواب رسالہ سہم ثاقب نظر پڑی اوسکی ملاحظہ سی واضح ہوا کہ سوی ہمعہد فوج یزید و دشمن خاندان رسول خدا ہی بجیبنی برخلاف منطوق لازم
الوثوق آیۂ وافی ہدایہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی اور مخالف مرطاع وجب الاتباع حدیث نبوی کی موالاۃ ذوی القربی
[illegible] الطاہرین کی بجائی الفواید الجلالیہ اور برعکس آداب علماء باعلم وادب کے در پردہ در رسالہ سہم ثاقب کے روی خطاب طرف جناب معلی القاب مجتہد العصر
دام ظلہ کی کر کی بلا خوف سرکار سعادت شعار و بلا لحاظ مضامین معدلت آئین دفعات ۲۹۹ و ۵۰۰ مجموعہ تعزیرات ہند کی عوض مودت و اکرام مصرحہ کلام
علام واثار داہیت بنیاد خیر الانام کی وہ گستاخیاں اور بیہودہ [illegible] سب و شتم علی الاعلان کیں اور چھپوائیں کہ شیطان رجیم بھی لا حول پڑھتا ہی کیا اوسنی
اپنی اسلاف کا ہمیں دیکھا اور اونکی دواب آداب سے نہیں واقف یا دیدہ و دانستہ اپنی اسلاف کا خلف جافی و نیا کرو یا شہید مولوی شہید الدین خان دہلوی وغیرہ
دیباچہ رسالہ شکن بھی ہین کہ رسالہ مذکورہ بانتزاع [illegible] شاہ عبد العزیز دہلوی و میرزا حسن علی تالیف ہوا ہی نام نامی جناب مجتہد العصر والزمان دام ظلہ مادارت الایام
[illegible] کیا ہی ہذہ عبارۃ [illegible] فی الفنون العقلیۃ والنقلیۃ راسخ القدم فی العلوم الفرعیۃ والاصلیۃ سید محمد خلف

المولی

المولوی الاکمل والنحریر المبجل مجتہد الشیعہ طالع المقامات الرفیعہ صاحب الفخر الجلی مولانا دلدار علی اور بعد چند سطر لکھا ہی اولی انکہ صاحب رسالہ در سلک سادات

کرام منتظم و مراعات احترام شان کافہ اہل اسلام محتم انتہی مخفی نرہی ہیں کہ بیہ رشاد رشید العلماء وغیرہ صحاب ثلثہ کا مرشد و ہادی اس مضمون صدق مشحون کا ہی — جو کو سی ع

احترام اس مجتہد رفیع المقام واس سید سلالۃ الکرام کی نکریگا اہل اسلام سی ہوگا و آیۃ آن جو کہ اس عہد وفوج یزید بنی روی خطاب طرف جناب سلطان العلماء مجتہد العصر

والزمان کی کگسالہ آل سید انام علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام ہین نام اپنی رسالہ مردود کا قبقاب لال الکذاب ایسا مارکہا بالتحقیق دائرہ اسلام سی خارج ہوگیا و محاط

محیطا رتداد ہوا ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولئک حبطت اعمالھم فی الدنیا والآخرۃ واولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون اور جرہ

وتار اس گستاخی شعار کا یہہ ہے کہ سرکار معدلت مدار کی خدمت میں بھی گستاخی کے اور حکام عدالت فرجام کو ظالم ٹہرایا کہ رسالہ قبقاب مطبوعہ مطبع علی بخش خان لکہنو کی

کی صفحہ دوم کی سطر پنجم مین یہ شعر سرکار کی حقین لکہاہے ہ بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روادارد ٭ زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ ٭ اور حق تو یہہ ہے

کہ مولف رسالہ قبقاب نی جو تحریر سوقیان دریدہ دہن کے روزمرہ پر کی اور سب وشتم کو نجدت علمائے امامیہ کی دلیل محجوبیت اور نشان عجز بہی کام فرمایا اگر

علم و فضل سی بمراحل بعیدہے علماء و فضلاء و شرفا کو تسابب و تشاتم سی تحاشی ہی حقیر نی ناچار نظر بمثل مشہور کہ جواب تر کی بتر کی ہمو دا کلموا الناس علی قدر

عقولھم کی ویسا ہی کچہہ جواب قبقاب کا لکہا تہا مگر جناب مستطاب معلی القاب قبلہ و کعبہ سلطان العلماء مجتہد العصر والزمان دامت شموس ارشادہ طالعۃ فی لالی بہ حمۃ وآل

رحمۃ للعالمین وسلالۃ ائمہ طاہرین ہین او سکو ناپسند فرمایا اور ارشاد کیا کہ حتی الوسع درشتیوں سی احتراز انسب ہے حقیر نی امتثالا لامرہ الاشرف الاعلی طرز

اوسکا بدل دیا لاکن برادران ایمانی و خلان وحانی کی خدمت مین عرض ہے کہ ہنگام مطالعہ قبقاب کے جس جس مقام مین گستاخان اوس دریدہ دہن کے

نجدت علمائے فرقہ حقہ امامیہ کہ مصداق علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہین لکہیں و حراق طبع حاصل ہو تو اوس مقام مین حضرت عمر علیہ ماستحق کی مخبث

گذارش حقہ کریں اور ارباب انصاف مضمون ہ کلوخ انداز را پاداش سنگ ست ٭ خیال مین رکہکر سمجھہ لیں کہ باعث اس امر کا قبقاب کون ہی ہوا ہے

ہ ابتدا دعیا ہیمہ اور دہ نست ٭ آدم بمطلب کہ قبقاب کذاب نے جو تسویدنا عذاو تصنیع مذدکی فی الحقیقت تصنیع وقات ابہی او رہمارے کی کونسی جواب سانقی

کسی مطلب کا نہیں مکائد وحیل و مغتربات و اکاذ جلی و بہیمات کی و مغلطہ بازی کی نہیں لکہا اگرچہ خاطر دریا مقاطر جوش زن ہے کہ ہر فقرہ والفاظ و قیود کا

اکر اکثر بمعنی محلاسی ووجوہ مین بتفصیل لکہون لاکن بخوف تطویل مہمل کے اس امر سی اغماض عین کرکی جواب مضامین ضروریہ کا لکہنا بجکیہ طول محل

وقصر مخل سی پاک ہوا و حقیر اول ملخص بعض مکائد و اغالیط و مجعولات اوس مغلطہ بازکی کہ وسطی خلط و خبط و تلبیس و تدلیس عوام کالانعام کی او نکا کا

سند ہوا ہے لکہتا ہی کہ ارباب انصاف و تارکان اعتساف پر حقیقت حال اوسکی تغلیط کی کہل جاوی فھا انا اشرع فی المقصود مستعینا بعون اللہ

الودود و مسمیا للرسالہ

بتذلیل النصاب وتخجیل الکذاب فی رد القبقاب

وملقبا لھا بتقارب الاسمین

فی تبقاب القبقاب کید اول رسالہ قبقاب مطبوعہ مطبع علوی علی بخش خان لکہنوی کے گیارہوین صفحہ کی تیسری سطر مین تفسیر در منثور

جلال الدین سیوطی کے حقین کہ تفسیر مذکور مذہب سنیوں مین معتمد اور مصنف او سکا جلہ علمائے سنیہ سی ہے کون جز صاحب رسالہ لکہتا ہی اکثر احادیث

اور آثار اور روایات منقولہ تفسیر مذا محدثین کے شرط پر نہین اسی حجت سی نا قدین علم سلوم فی مولف کو حاطب اللیل ہی لکہا ہی خصوصا

حقیر

اس تغییر کے نسبت لنہتی مخفی نہ رہی کہ متاخرین علمای سنیہ کا مانند شاہ عبد العزیز دہلوی اور اوسکی اتباع کی ہت کہنہ ابائی مہملہ دھانی ہی کہ جب علمای فرقہ حقہ امامیہ
ایدہم اللہ تعالی بالطاف الخفیہ والجلیہ اونکو دباتی ہیں اور اونہیں کے کتب معتمدہ سے الزام دیتی ہیں اور عرصہ مناظرہ اون پر تنگ کرتی ہیں تو بجز ان جوابوں معمولی کے
کی کچھہ اوس سے نہیں بنتا اور کوئی مفر و محیص اونکو نہیں ملتا یعنی یا اپنی کتب معتبرہ کو غیر معتبر اور اپنی علمای معتمد کو غیر معتمد ٹہراتی ہیں یا اوس کتاب کو کلام رافضی کا
اور اوسکی مصنف کو رافضی بتاتی ہیں یا اوس مطلوب خاص کو الحاقی روافض کہدیتی ہیں چنانچہ کون جزنی یہان تفسیر درمنثور جلال الدین سیوطی کو غیر معتبر اور اون
علامہ جلیل القدر کو حاطب اللیل یعنی رطب و یابس کا جمع کرنی والا بلا تحقیق و تنقید کی لکہا اور یہہ سمجہا کہ ایسی حیل و مکائد سے کچہہ کام نہیں نکلتا اور جو نکار
دار و گیر الہی اتمامیہ سے نہیں ہوتا باجملہ جو کہ سیوطی علمای اعلام سنیہ سے ہے اور تفسیر درمنثور اوسکی مذہب سنیون میں معتبر ہی الزام فرقہ حقہ امامیہ کا سنیون پر
باستناد روایات تفسیر مذکور کی بجا اور تمام ہی اور یہہ کہیہ و حیلہ کون جز صاحب تنقاب کا پر پوچ و بیجا ہی ہ اذان غی جو دیوی کتب
تند لکہ کلام یہہ ہے کہ صاحب سہم ثاقب نے جو روایات ابن عمر کے حلت وطی فی دبر الحلائل میں تفسیر مسطور سے نقل کین کون جز مجیج ہوت ہو کر
بی تضعیف و توہین اپنی علماء و ہینی کتب کے ہو اشل مشہور ہے نامرد ماتہی گہر کی فوج کو ماری اور اسمانا قدین علم معلوم ہوتی ہی کہ نقادی اونکی جانب
جاتی ایسا مجہول لکہنا ضرر دہوکا بازہی قابل اعتنا کی نہیں علاوہ بران مقام وطی فی الدبر مین بیچاری سیوطی نی ہرگز کوئی روایت خلاف روایات
صحیح بخاری و موطا مالک نہین لکہی ہو تضعیف سیوطی کے کیا وجہ ہی علاوہ بران سیوطی کی تضعیف میں کوئی علت نہین لکہی ہی ایسی کندہ ناتراش
کیا موند ہی کہ سیوطی میں تضعیف کرے اور توثیق سیوطی کے کتاب استقصا میں مذکور ہی **کیک** دیگر یہہ محض و سراسر بیہودہ ہے یہہ ہی
مطبوعہ مذکورہ کے گیارہوین صفحہ کی پچیسوین سطر میں کون جزنی لکہا ہی کہ عبد اللہ بن عمر کی محاورہ میں خصوصا اور دوسری کے محاورہ میں عموما
بیشتر فی فی معنی من مین استعمال ہا ہی غرض اس خاندی کو بنا ملک تمام یا در کہنا چاہیی کہ یہی پر جواب اللہ لا ملازمان کا مقتضی ہی کہ محمد للہ
نہتی جانا چاہیی **اولاً** عبد اللہ بن عمر کی محاورہ میں خصوصا اور دوسرون کے محاورہ میں عموما لفظ فی کا بیشتر معنی من میں مستعمل ہونا ممنوع
و غیر مسلم ہی کون جز کو واجب ہے کہ اپنی دعوی کو بسند ہا ی معتبرہ ثابت کرلی اور دس بیس روایات مرویہ ابن عمر و دس بیس روایات مرویہ دوسرون کے
جن مین لفظ فی نے معنی من استعمال پایا ہو پیش کری و انی لہ ذلک اور **ثانیاً** حال محاورہ کا مخفی نہین کہ ایک تو محاورہ زمانہ کا ہوتا
کہ وہ اہل اوس زمانہ کی ان الفاظ کو اونہین معانی مین استعمال کرتی اور سمجھتی ہین اور دوسرا محاورہ اہل شہر کا ہوتا ہی کہ وہ اہل اوس شہر
کی الفاظ مخصوصہ کو معانی مخصوصہ میں بولتی اور سمجھتی ہین اور سوا ان دونو محاورون کے کوئی **تیسرا** محاورہ کہ معنون عام
و خاص ہو سنا نہین اور محاورہ کسی شخص خاص کا بولنی کسی لفظ خاص میں اوسوقت ثابت ہو سکتا ہی کہ وہ شخص اوس لفظ خاص کو جب بولا
ہو اوسی معنی خاص مین بولا ہو اور صورت مین کہیہ کا قصد کون جز کا اوسوقت مین چلی گا کہ کون جز جملہ کلام و عبارات جو ابن عمر اپنی تمام عمر مین از وقت
ابتدای نطق و تکلم تا وقت وفات بولا ہو سبکو بالاستیعاب ذکر کرکی اون سب عبارات میں فی کو معنی من مین اور یہ ہو سکتا او سکا ہی معنی تحقیق
اصلی مین بدلائل معتبرہ خصم ثابت کر دی و انی لہ ذلک اور **ثالثاً** کون جز خام مجہول الاب و الاعمام کا اس دعوی مین کہ محاورہ

ابن عمر

ابن عمر بھی فی بمعنی من مستعمل ہے اس امر کی ظاہر ہی کہ اگر ایسا ہوتا تو نافع مولی اوسکا کہ عرف اوسکی محاورہ کا تھا کیون اوسکا محاورہ نہ سمجھتا اور ابن عمر
کیون نہی اس محاورہ کا انکار کرتا اخرج الدارقطنی فی غرائب مالک من طریق ابی بشر الدولابی حدثنا ابو الحارث احمد بن سعید حدثنا ابو ثابت
محمد بن عبید اللہ المدنی حدثنی عبد العزیز بن محمد الدراوردی عن عبید اللہ بن عمر وابن ابی ذئب ومالک بن انس کلہم عن نافع قال قال لی ابن عمر
امسک علی المصحف یا نافع فقرأ حتی اتی علی نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال لی یا نافع ہل تدری فیم نزلت ہذہ الآیۃ قلت لا قال لی نزلت
فی رجل من الانصار اصاب امرأتہ فی دبرہا فاعظم الناس ذلک فانزل اللہ نساؤکم حرث لکم الآیۃ قلت لہ من دبرہا فی قبلہا قال لا الا فی دبرہا
کون خبر دیکھی ابن عمر نے اپنی قول اصاب امرأتہ فی دبرہا مین خود انکار رہنے فی کا معنی من کیا ہی اور یہہ روایت شاہد ہے جسکو جگہہ مذکور ہے اون خرسی اسکا
جواب کچھہ نہین بن آیا ہے صرف تاویل کر گیا ہی اور بیان کرنا ابن عمر کا شان نزول آیہ کو بلا نکیر خود نافع کو ٹوک کر دلیل صریح ہی کہ ابن عمر اس فعل کو حلال
جانتا تھا چنانچہ قول جناب امیر کا شیعہ مین وہ کہتا ہے الروایۃ عن ابن عمر بہذا المعنی صحیحۃ معروفۃ مشہورۃ بالجملہ دعوی کہ عمران کا کہ ابن عمر کی محاورہ
مین فی معنی من مین بکثیر استعمال پایا ہی غیر ثابت ہی اور روایات متنازع فیہا سی احتجاج واستدلال اثبات اس دعوی پر مصادرہ علی المطلوب ہے اور اعجب
حرف فی قید لفظ بکثیر کی جو بڑھا دی لگا دی ہے وہ اوسکی عشیرہی کہ مرتب اوسکی ناتمام ہی کہ ثبوت جسکا بہ یا اکثرہ ہی کہ وہ بھی ثبوت کو نہین پہونچا اثبات علیہ کا
ارادہ کرنا بلاہت بلکہ جنون ہے غرض اس خاندہ کو تبرکات تمام یہ رکھنا کاسی جو آئیا بات کہون خبر کا تقیہ ہے فالحمد للہ العلی الاعلی علی ان الحق یعلو ولا یعلی
کید و مفوہ دیگر رسالہ مطبوعہ مذکورہ کی صفحہ اکتیس کے بائیسوین سطر مین بھی مجوزین متعہ خصوصا مالک نام جو شیعہ مین ایک مجتہد کا نام ہے جسکی شہرت اک اسم ثقہ
ہدایۃ الناس مین شہرت انہی موافق ومخالف جانتے ہین کہ ہدایہ کتاب فقہ سنیون کی جو درس مین رائج ومتداول ہی سنیون کے نزدیک نہایت معتبر ومعمول علیہ ہے اور
موافق معتقد محققین سنیہ کی مسائل مفتی بہا پر مشتمل جسمین کہ یہ امر متفق علیہ سنیون کا ہو رہا بہ الافتخار کفش دوز کا ہی کہ جو مسئلہ کسی کتاب فقہ سنیہ مین مذکور
ہووہ مردود وسطر و دیا تہیمہ یہہ کون خبر اوسی ہے ایہ کی بہہ گت کر رہا ہی اوسکی مصنف کو الناس مین ثانی والا یعنی غلط گو اور یہی الناس مین داخل
یعنی جاہل مضل کہتا ہی اور اوسکو ایسا جاہل احمق بتاتا ہی کہ اوسکو تحقیق حق کیا بلکہ اتنی تمیز بھی نہی کہ اپنی اور غیر کی مجتہد کو پہچانی اور اقوال اپنی اور غیر
مجتہدون مین فرق وتمیز کری لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۞ دشمن دانا کہ بی جان بود ۞ بہتر از ان دوست کہ نادان بود ۞ حسب حال کون خبر ہی اور یہہ
دروغ بی فروغ اوسکا کہ مالک نام شیعہ مین ایک مجتہد کا نام ہی ضحکہ نسوان واضحوکہ صبیان ہی محمد سند کہ اس کون خبر نی اپنی ہاتہون اپنی پانو پر تیشہ مارا اور مصداق
یخربون بیوتہم بایدیہم کی ہوا ہے ودیگرت فقیہ بسیار اپنی مذہب کو جسمین حلت متعہ نسا کی مذہب امام مالک امام سنیون کی مذکور ہی نسخ بلکہ مسخ کر دیا ۞ بیکار
آیند و مردان چنین کنند ۞ اور اسماے کتب فقہ معتمدہ سنیان جنمین حلت متعہ نسا کی مذہب مالک امام سنیان مصرح ہے اپنی جگہہ پر مذکور ہون گے فانتظر کید
ومفوہ دیگر جناب مستند شاہ نے اثبات حلت وطی فی ادبار الحلائل مین مذہب سنیان منجملہ روایات سنیہ مثبتہ حلت کی ایک یہہ روایت بھی لکھی ہے اخرج الطحاوی من
طریق اصبغ بن الفرج عن عبد الرحمن بن القاسم قال ما ادرکت احدا اقتدی بہ فی دینی یشک فی انہ حلال یعنی وطی المرأۃ فی دبرہا ثم قرأ
نساؤکم حرث لکم یعنی عبد الرحمن بن القاسم نے کہا کہ مین نے اپنی مقتدایان دین مین کسیکو نہ پایا کہ شک کرے کہ حلال ہونی وطی فی ادبار الحلائل مین انتہی ایے وہب سکی جواب

میں یوں خامہ فرسائی کرتی ہیں کہ بار بار میں اول الکلام الی ہذا المقام حوالہ اقلام ہوا کہ ایسے مواقع میں حرمت کا لفظ مقدر ہے یا فی بمعنی من ہے، انتہی بارو
عقل کی وسیطی انصاف تو کرو اور سرے خدا اس علم العلما سے تو پوچھو کہ اس روایت میں یعنی ما ادرکت احدا اقتدی بہ فی دینہ یشک فی انہ حلال میں کس جگہ لفظ حرمت کا
مقدر ہے اور کس جگہ لفظ فی بمعنی من ہے، بالجملہ روایت مذکور میں ان دونوں تاویلوں کی گنجائش نہیں ہے، کما لا یخفی کسوطی کہ درصورت تقدیر لفظ حرمت عبارت مذکور کے
معنی یہ ہوئے ما ادرکت احدا اقتدی بہ فی دینہ یشک فی حرمتہ انہ حلال اور درصورت تبدیل فی کے بمعنی من عبارت مذکور یوں ہوئی ما ادرکت احدا اقتدی بہ فی دینہ
یشک من انہ حلال اور دونوں طور پر عبارت مذکور مہمل ہو گئی کون خر ہے وہیں جو چاہتا ہی بکا اور اوٹھاتا ہی اپنی اگلی پچھلی کی کچھ خبر نہیں کہتا اس صورت میں
جواب کو ان خر کا مخمور انہ یا مجنونانہ ہوا اور بموجب روایت مذکور کے وطی فی الدبر مذہب سنیوں میں حلال رہا ہے والسلام علی من اتبع الھدی از بنا انصاف ہو دیدا
ہو وہی کہ سارا رسالہ مبتعت کا مملو ہے عقاوی و مکائد و حیل و انکار اجلی بدیہیات سی ہے، حقیر نے تو بن مغوی و مکائد لطو ر نمونہ کی لکھدی ہی اور اب متوجہ نقض و ابرام
کلام نافرجام اوس الد الخصام کا ہوتا ہوں وما توفیقی الا باللہ وھو حسبی نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر اور حقیر پہلی عبارت رسالہ سہم الثاقب کی بعد اوسکی
عبارت مبتعت کی بحذف زوائد لکھ کر رد اوسکا لکھتا ہوں قال صاحب سہم الثاقب الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد چنین گوید قلیل البضاعت
مرزا احمد فیض آبادی دھمانی ایدہ عن شر الاعادی کہ در سنوات منیفہ سابقہ بعض احباب حلت و حرمت اتیان نسا استفسار جواب با صواب بخدمت سراپا برکت جناب مستطاب قدسی القاب
کہف الانام مرجع خاص و عام فی القوۃ القدسیۃ مالک الملکات الملکیۃ اسوۃ المجتہدین قدوۃ الفقہا و المتکلمین مولانا و مولی الکونین سمی حضرت سید الثقلین قبلہ و کعبہ دو جہان
جناب سلطان العلما مجتہد العصر و الزمان دام ظلہ العالی مدوم الایام و اللیالی علی رؤس المقتبسین بانوار زہدہ و المنسلکین بسلک حمایتہ رسیدہ بجا خطہ مضمون غرابت مشحون آن جناب
واضح کردید کہ بعض اہل خلاف کہ طینت شان مخمر از تعصب و اعتساف است بسبب جہل و عدم انصاف در خصوص مسئلہ وطی فی ادبار الحلائل بان طعن و لوم بر اہل حق دراز
نمودہ جادہ تہتمیم پوشیدہ از مسلک اہل نحلہ خود پیمودہ بنابر مغالطہ عوام کالانعام و گول جاہلان ظلم بیشہ جہلا انام خبث باطنی را باتباع کینہ دیرینہ اسلاف خود بمقبول عامہ
بہ بول ظاہر کردہ کہ فعل این فعل شنیعہ با بیمہ جہالت و در مذہب امامیہ حرام نیست باب الالقاب بجواب آن مخفی از روایات صحیحہ معتمدہ کہ نزد اکابر اہل سنت
و جماعت معقول و سند و بنابر حجیت بر جواز و حلت مسئلہ مذکورہ کافی و نیز بدست از تفسیر در منثور جلال الدین سیوطی کہ از اعظم علمای شان میباشد و از شرح
صحیح بخاری قسطلانی و غیر آن استخراج فرمودہ بنابر ہدیہ و ترتیب آن باین حقیر ارشاد مودند ضعف العباد حسب الارشاد ہدایت بنیاد آن امر تشبیب نمودم
و باللہ التوفیق و ھو حسبی نعم الوکیل و نعم المولی و نعم النصیر مخفی نماند کہ مسئلہ مذکورہ در طریق ہر دو فریق اختلافی است بعضی از علمای ما مانند قمیین ابن حمزہ
و شیخ ابو الفتوح رازی و راوندی در کتاب لباب سید ابو المکارم صاحب بلابل القلاقل و فاضل الی تلمیذ محقق و غیرشان جم غفیر مشہور فقہای ما آنرا مکروہ
مکروہ شدید دانستہ اند و جماعتی از قدمای عظمای صحابہ و تابعین علمای اہلسنت و جماعت آنرا حلال و مباح بیدا شتہ اند و تصریح بکراہت و اکثر مغلطہ
از اہالی حرمتش نقل شدہ اند پس طعن ایشان بر شیعیان در حقیقت طعن بر خود شان است قال الجہول قال المجتہد المعزول اقول تعقیل العلی الواسے
جاہل و نا فضل و عجمی و ذکی سب جانتی ہیں کہ منصب اجتہاد قابل عزل و نصب کے نہیں ہے، اس ناصب کو ان خر کی عجب او ندہی سمجھ ہی کہ فضیلت علم
و اجتہاد علمای ربانیین کو کہ فضیلت دینی و عطیہ ربانی ہی مانند عہدہ دنیوی سلاطین کی سمجھا فما لھولاء القوم لا یکادون یفقھون قولا

یارب مگر یہ بہت بات صحیح ہو کہ اجتہاد علماء ربانیین کو بھی جہالت فطری اور سوء فہمی جبلی سے مانند اجتہاد ابوبکر و عمر کی سمجھا ہو کہ اجتہاد مجتہد اول کا بقول خود شان
ان لی شیطانا یعترینی فان استقمت فاعینونی وان زغت فقومونی تھا کما ذکرہ عبد الجبار فی المغنی وغیرہ فی غیرہ اور یہی بقول اقیلونی اقیلونی
فلست بخیرکم وعلی فیکم کما فی تاریخ الطبری وغیرہ اور اجتہاد مجتہد ثانی کا بکلام حقیقت نظام اوسکی کہ کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال کما فی الکشاف
وغیرہ جاتا رہا اور دونو بیریا بالغ مجتہد مغرور بنی حال آنکہ یہ بیچارہ اوسکی تحقیق سے ... مجتہدین فقہ خفا ما بیہ سما سلالۃ البنات ... اور کیا عمدہ
الغیر والالات اور حق یہ ہے کہ موافق قول اسی کون جز کی کہ بائیسوین و تئیسوین سطر صفحہ ہشتم اسی رسالہ مطبوعہ مین لکھا ہی کہ اجتہاد فی المذہب کی شرائط مین عمدہ علم
علوم قرآنیہ بعد حفظ الفاظ اور تحفظ اخبار مختلفہ ہی حضرت عمر کہ منتہا تحصیل فن کی علم صرف اکسیر لقرہی تہی بارہ برس کما فی الدر المنثور علوم اجتہاد سے نصیب
محض سے معزول الاجتہاد ہونا اونکا کیا ورآن حکم کرنا اوس جاہل کا فاقد الماء کو سقوط نماز و جاہل ہونا آیہ تیمم سے کما فی المشکوٰۃ وصحیح البخاری اور یہی جاہل ہونا
اوسکا آیہ قنطار سے اور الزام کھانا زن پردہ نشین سے اور باآن پیش و پس فرمانا کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال سو بدتر جہالت اوس بیریا بالغ کی علم قرآن
سے ہی اجتہاد کیجا قال الناصب المجہول ہر ادفریقین سنی و فرقہ ہی ایک شیعہ بیکدیگر دوسرا اہلسنت صاحب نجات کہ باتفاق محققین چار مین منحصر ہی سنی سلسلے
دور سے حق انہین چار مین مسلم و مقرر ہی آہ والحول الله اقول خلاصہ اس قول کا یہی قرار ہی کہ امر متفق علیہ فرقہ سنیہ کا یہی ہی کہ اہلسنت مفترق بچار فرقہ مین حنفی
شافعی مالکی حنبلی اور حق انہین چارون فرقون مین کہ باہم متخالف بین الاصول والفروع ہین دائر ہی بایں معنی کہ حق وحقیت مفہوم مردد ہے انہین چارون فرقون مین ایسی بات
نہین ہے یعنی کوئی ایک فرقہ ان چارون فرقون مین سے بالتشخیص حق ہے نہ بایں معنی کہ چارون فرقے باجمعہم حق ہین یا کوئی ایک فرقہ خاص مشخص انہی چارون مین سے حق 7
کسو سطے کہ اگر چارون فرقے حق ٹھہرین تو اجتماع النقیضین لازم آتا ہی اور وہ محال ہے لطیفہ مخفی نرہے کہ یہان سے ایک فائدہ جلیلہ ظاہر ہوا اور ایک مطلب عالی
ہمارے ہاتھ آیا یعنی کہ مذہب سنیون کا حادث و مستحدث و مبتدع ہی بعد انقراض زمانہ جناب سید المرسلین و صحابہ ثلاثہ خارجین کے نکلا ہی کیونکہ ظاہر ہی کہ چارون فرقے
سنیون کی ابوحنیفہ و شافعی و مالک و حنبل سے پیدا ہوئی ہین اور وجود نامسعود ان چارون ائمہ ضلال سنیہ کا زمانہ پیغمبر خدا و صحابہ ثلاثہ مین کتم عدم مین تہا اور یہہ
بہی محل وضوح ہوا کہ ابوبکر و عمر و عثمان و طلحہ و زبیر و سعد بن ابی وقاص و ابوعبیدہ بن الجراح و عبد الرحمن بن عوف وغیرہ اصحاب سنیہ و عشرہ مبشرہ انکی سنی نتہی کسو سطے کہ مذہب
حنفی شافعی مالکی و حنبلی سنیون کا بعد فوت اصحاب سنیہ مذکورہ کے اور بعد گذرنے تین سو برس مع شئی زائد کی ہجرت پیغمبر خدا سے پیدا ہونا شروع ہوا اور تکمیل اوسکی ہیئت
کذائی و افتراق اوسکا بچار فرقہ مذکورہ کے بعد دو سو برس ہجری کی ہوا ہے کہ ابوحنیفہ سال ہشتادم ہجری مین پیدا ہوا اور مالک بن انس سال نود و سہ مین و شافعی سال صد و پنجاہ
ہجری مین و احمد بن حنبل سال یکصد و شصت و چار ہجری مین متولد ہوئی اور مذہب مجموعی و صورت کذائی مذہب سنیون کی بعد تولد و تحصیل علم و تکمیل اجتہاد ان چارون کے
صورت پذیر ہوئی اس صورت مین عشرہ مبشرہ و صحابہ ثلثہ وغیرہ اصحاب سنیہ سنی نہوئی اور مذہب سنیون کا مغایر مذہب اصحاب ثلثہ و عشرہ مبشرہ وغیرہ کی اور مستحدث و بدعت ہوا
و کل محدثۃ بدعۃ و کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ سبیلہا الی النار مشہور و معروف ہی و الحمد لله ۔ کہ دشمن باہی خود مدنگو ہے و تقریر دیگر کہا جاتا ہی کہ باعتقاد سنیون کی سنی لوگ جو متمذہب بمذہب
اربعہ حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی مین ناجی ہین اور مخالفین انکی یعنی جو متمذہب بمذاہب اربعہ مذکورہ نہین ہین ناری ہین تو اصحاب ثلثہ سنیان کہ متمذہب بمذہب حنفی
وغیرہ نتہی ناری ہوئی نہ بہشت المطلوب قرار السنیۃ بما عز انفسہم ۔ صد و شصت و سبت ... گر خدا خواہد ... خمیرمایہ دوکان شیشہ گر سنگ است قال الناصب المجہول ...

ثانیاً یہ مسئلہ مذکورہ کی حرمت میں کسیہ اہلسنت کا اختلاف نہیں ہے جیسا ہے اس فرقہ کی بدلایل قطعیہ قاطعہ ثابت ہی کما سیاتی فیما یاتی علمائے شیعہ کے نزدیک یہہ مسئلہ مختلف فیہا
ہی وہ تو جس خلاف و بہی جو حلیہ خاصہ علمائے ما علما معصومین کی ثابت ہے بعض کے نزدیک تو یہی صحیح ہوتا ہے یہہ مذہب مسئلہ و بہی ہے مذہب اکثر و جمہور اس مقام میں اور یہی ہے
کہ علم اعلا ہوا وہ یا جواز کراہت ہی بلا قید وا انا ۱ قولہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین جو کہتا ہے کہ حرمت وطی فی ادبار الحلائل میں سب اہلسنت متفق القول ہیں
دروغ بیفروغ ہے باوصفیکہ اکثر صحابہ و تابعین مقتدایان سنیہ جنکی اسماسہم تا قیامت ہیں مذکور ہیں فعل مذکور کے حلت کے قائل بلکہ اوسکا امام مالک اور ابن ملیکہ
منجملہ روات صحیح بخاری فعل مذکور کے فاعل بہی ہیں انکا اسکا حلت فعل مذکور سی مذہب سفیان ابن شید و غیرہ کہ مسئلہ مذکورہ کے حرمت میں کسی اہلسنت کا اختلاف
نہیں گو نشتر ہی بوعبد البر استیعاب میں کہتا ہے کہ روایت اباحت وطی فی دبر الحلائل کے ابن عمر سے صحیح معروف و مشہور ہے اور فخر رازی لسقوط امام سفیان تفسیر کبیر میں
زیر آیہ نساءکم حرث لکم کی مسئلہ ثالثہ میں لکھتا ہے کہ روایت کیا نافع نے ابن عمر سے دکو تہاین فی الدبر جائز ہے اور یہی قول امام مالک کا و مختار سید مرتضیٰ کا انتہی اور طحاوی
محدث سنیوں کا لکہتا ہے کہ عبد الرحمن بن القاسم کہتا ہی کہ میں نے اپنے مقتدایان میں سے کسی کو نہ پایا کہ شک کرتا ہو حلال ہونے وطی فی ادبار الحلائل میں بالجملہ باوصف
تصریحات اکابر سنیہ کے انکا اسکا کب قابل اصغا کی ہو سکتا ہے اور ان اس غیر جو دلیل کی کب سند ہی اور آثار و بیود سیاتی فیما یاتی اس مقتدی آثار ابو
بزاز و عمر دلال و ابو حنیفہ حائک کا کہ وہ من نسبہ آنکھ نکالو ہی و سکی مقام پر پارہ پارہ کیا جاویگا فانتظر بتنبیہ قال الناصب الجہول العلیل
سید المغفل مذہب اکثر و جمہور با جواز کراہت بلا قید ہی جیسا منہج الصادقین میں موجود ہے کہ اکثر علما امامیہ برانند کہ این آیہ دلالت
برجواز وطی در دبر است بسبیل کراہت و مخالفین آنرا منع کردہ اند انتہی وانا ۱ قولہ سنگام تصحیح النقل کے ظاہر ہوا کہ خائن مقتفی آثار خائنین کاذبین
ناصبین نے نقل عبارت منہج الصادقین میں خیانت صریح کی ہے اس خیانت و غدر و کذب سے کیا کام نکلتا ہی عبارت صحیح تفسیر مذکور کے یوں ہے اکثر علما
امامیہ برانند کہ درین آیہ دلالت است برجواز وطی در دبر اما بسبیل کراہت و اکثر مخالفین منع این کردہ اند و مالک سجواز آن است بدون کراہت انتہی اس میں
کون حرف خاین نے لفظ اکثر مخالفین سے لفظ اکثر کا و مالک ہی جواز آن است بدون کراہت ساری عبارت قلم انداز کی اور ایسی خیانت فی النقل شان مجہول جون
سی ہے قال الناصب الجہول احلال مطلق جیسا مجمع البیان میں مشہور ہی کہ ان النساء و ان کن لنا حرثا فقد ابیح لنا وطیہن بلا خلاف و غیر موضع
الحرث کالوطی فیما دون الفرج و ما اشبہ انتہی و فی الارشاد الوطی فی الدبر کالوطی فی القبل فی جمیع الاحکام حتی فی تعلق النسب
نحن الائمۃ اقول ۲ او لا جب صاحب شمشیر ثاقب یہہ لکھہ چکی کہ یہہ مسئلہ عند الفریقین مختلف فیہا ہی تو کون حرج کو خامہ فرسائی اس عبارت کیا ضرور
تہی بجز تضییع اوقات ہی اور دوسری کوئی فائدہ اسپر مرتب ہونا معلوم ثانیاً عبارت مجمع البیان میں قطع نظر اسکی کہ بسبب عجلت کی تصحیح النقل نہو سکی اور
سوا عبارت سنیوں کی عموماً اور کون حرف کی خصوصاً احتمال قوی ہی بلکہ ظن غالب خیانت فی النقل کا ہی چہ جائیکہ کہتا ہی کہ عبارت مذکور میں وطی فی الدبر کی تصریح
نہیں وسمیں تو کالوطی فیما دون الفرج و ما اشبہہ واقع ہی جو لفظ سی باحث تفخیذ و تبطین و غیرہ دیگر استمتاعات کی معلوم ہوتی ہی اگر مجمع البیان
کی مراد اباحت وطی فی الدبر ہوتی تو کالوطی فی الدبر کہتی ثالثاً عبارت ارشاد میں ہے الوطی فی الدبر کالوطی فی القبل فی جمیع الاحکام حتی فی تعلق النسب
یہہ مراد معلوم ہوتی ہی کہ وطی فی الدبر کو بہی ثبوت نسب میں تعلق ہے اور یہہ مسئلہ مانند اوس مسئلہ سنیوں کی ہی کہ ابو حنیفہ کی نزدیک جو سنی اپنی ماں بہن بیٹی

۵
الوطی فی الدبر ... من البدع ... و ابن عمر ... [illegible]
۸

ہو ہی جائے محرمات ابدیہ کی ساتھ عقد کرلی اور جماع بھی کرے اور یہہ بھی کہی ہیں کہ اسکو حرام جانتا ہو تو کچھ حد نہیں اور ثبوت کے لئے کافی ہے کما فی الہدایہ وغیرہا
من کتب الفقہ اور تصحیح النقل اس عبارت کے بھی نہیں ہوئی ہی اور یہہ مسئلہ اباحت وطی فی الدبر ہرگز مجمع علیہ امامیہ کا نہیں ہے مختلف فیہا ہی جیسا کہ
صاحب سہام ثاقبہ نے بیان کیا ہی اور کون حجت نے بہی اس جگہ عبارت منہج الصادقین جو نقل کی ہے اگرچہ اوسمیں خیانت کی ہی الا لکن یہہ بھی عبارت مذکور مین تصریح ہی کہ مسئلہ
مختلف فیہا ہے اجماع امامیہ **قال** الناصب الجہول وکیف لا ان امامیہ کے مویدات مدعا شاہد امامیہ یہہ ہیں کہ استبصار پر پوشیدہ نہیں عن عبد الله بن ابی یعفور
قال سألت ابا عبد الله عن الرجل یأتی المرأة فی دبرها قال لا بأس اذا رضیت قلت فاین قول الله تعالی فأتوهن من حیث امركم الله فقال هذا فی طلب الولد فاطلبوا
الولد من حیث امركم الله ان الله تعالی یقول نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم انی شئتم وعن حفص بن سوقة عمن اخبره قال سألت ابا عبد الله عن الرجل یأتی اهله
من خلفها قال هو احد المأتیین فیه الغسل وعن ابن ابی یعفور قال سألت ابا عبد الله عن الرجل یأتی المرأة فی دبرها قال لا بأس به وعن ابن عبد الملک عن رجل
سأل ابا الحسن الرضا عن اتیان الرجل من خلفها فقال احلتها آیة من کتاب الله قول لوط هؤلاء بناتی هن اطهر لكم وقد علم انهم لا یریدون الفرج وعن علی بن
الحكم سمعت صفوان یقول قلت للرضا ان رجلا من موالیك امرنی ان اسألك عن مسئلة فهابك واستحیی منك ان یسألك قال ما هی قال قلت
للرجل ان یأتی امرأته فی دبرها قال نعم ذلك له قال قلت وانت تفعل ذلك قال لا انا لا نفعل ذلك وعلی هذا القیاس اور بہت احادیث اسی مضمون کی کتاب
مذکورہ اور تہذیب میں مسطور ہیں کہ صریح اس حلت فعل قوم لوط پر گواہ مقصود ہیں بلکہ دو ایک حدیث حرمت کے جو مشہور ہیں خواہ بایں تغییر جیسی کہ اس افتراء علی
بنی ہے حرام خواہ باثار امام جعفر جیسی کہ حضرت امام اعظم امامیہ ابو جعفر طوسی کتاب مسطور میں ہیں ضرب من الکراہیۃ یعنی اقرب بحلال اور تقیہ کا احتمال بہی
کرتا ہی بہ دلیل کہ لان احدا من العامة لا یجیز الا ما یحکی عن مالک ومختلف عنہ انتہی اس عبارت صریح ہے کہ معاذ الله یہہ دونوں امام عالیمقام اس معقول
کی قائل اور اس فعل کے فاعل تھی انکا ظاہر بنا بر تقیہ تھا انتہی بلحنہ ترجمہ الاحادیث **اقول** جب صاحب سہام ثاقب تصریح کر چکی کہ یہہ مسئلہ اختلافی ہے تو اب
کون حجت کو تسوید کاغذ مناسب نہی اور وکی احادیث استبصار و تہذیب مشعر اباحت صرف تہا یہہ فعل اس سیاہ دل روسیاہ کا محض لغو و عبث و بی فائدہ ہے
اور اس ظلوم جہول نی جو کہا اس عبارت صریح ہی کہ معاذ الله یہہ دونوں امام عالیمقام اس قول کے قائل و اس فعل کے فاعل تھی کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون
الا كذبا اگر ائمہ علیہم السلام نی تو بعض سائلین سے بعد بیان اباحت مکروہ یہہ فعل مذکور کے فرمایا ہے وما احب ان تفعله یعنی مجکو اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ تو یہہ فعل کو کری اور بعض
سائلین سے فرمایا ہے هی لعبتك لا تؤذها یعنی عورت تیرا کہلونا ہے اوسکو تو ایذا نہ دے کما فی تفسیر الصافی پس صورت میں کیا ممکن ہے کہ ائمہ ہدی علیہم السلام اس فعل مکروہ
کی فاعل ہوں اور یہہ روایت علی بن الحکم صفوان سے جو کون حجت نی نقل کی ہے اوسمیں صراحۃ یہہ ہی قلت انت تفعل ذلك قال لا انا لا نفعل ذلك یعنی صفوان
کہتا ہے میں نی امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ یہہ فعل کرتی ہیں حضرت نی فرمایا نہیں پہر تاکید ارشاد کیا تحقیق کہ ہم یہہ کام نہیں کرتی بالجملہ جس کو ادنے
مناسبت بات عربی سے ہوگی اور عبارت عربی کا ترجمہ بولا لنگڑا کر سکتا ہوگا اوسپر بہی مخفی نہو گا کہ اس روایت میں انکار صریح ہو کہ امام علیہ السلام کا قول مذکور ہے
موجود اور یہہ کون حجت نہیمہ انکار صریح غلط و ہو کہ کہتا ہے کہ اعتراف صریح ہے روایات مذکورہ میں تو بشائبہ بہی اعتراف کا پایا نہیں جاتا چہ جائیکہ اعتراف صریح فظاہر ہو معلوم ہوتا ہی
کہ بداعی حجت کا سنت عمر پر عمل کر کے ہوای حرمت حلی اللہ باد کے سکہی پانی کو اوبہاکر نشو رہا کہ یہہ ناخلف ایسا ہے اور نہی سمجھ کہ کتنی خوا اس نہی مذہب سمجھہ کا خدا حافظ ہی

اور یاد اس افترا کا جو ائمہ علیہم السلام پر کیا اختیار متقدم حقیقی یہی کلمہ شان ہے وھذا امر تكاد السموٰت يتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هدا
انا صاحب المجهول بالجملہ اس اطناب غیر محل سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا ہے ۔ اقول یہ کہ تو طعن صغری فضلا عن کبریٰ اہلسنت کے نزدیک حرام مطلق ہے اور بالک کے حکایت بصیغہ تمریض ہی نہ بصیغہ
تصحیح دوسرے یہ کہ امامیہ کی طور پر کا ہے حرام کا اطلاق مکروہ پر آیا ہے تیسرے یہ کہ مجموع اقوال شیعہ بلازمین جو متقدمین سے ہویدا ہوا کہ مسئلہ مذکورہ میں چار
قول ہیں ایک حرام وهو الاضعف بل الاسقط دوسرا مکروہ بعید شبہ وغلط وهو الاقرب بالحرام تیسرا مکروہ فی الجملة وهو الاشبه بالحلال چوتھا حلال
الا انه بسبب لا حرج الی آخر مزخرفاته ۔ اقول معلوم نہیں کہ کون جز مطلب کے ہاتھ یہہ فائدہ کہا لگا آتی اس اطناب بے محل کون جز سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ لواطہ صغریٰ
وکبری سنیوں کی نزدیک حرام ہی اور یہہ بہی اوس اطناب بے محل سے ثابت نہیں ہوتا کہ امامیہ کے طور پر کا ہے حرام کا اطلاق مکروہ پر بہی آتا ہی اور یہہ بہی ہرگز
اوس اطناب بے محل سے ثابت نہیں ہوتا کہ قول بحرمت مسئلہ مذکورہ ضعیف بل اسقط ہے اور یہہ بہی ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ قول بحلت مسئلہ مذکورہ قوی بل احق ہے
کون جز کو لازم ہے کہ ماخذ ونسبی اپنی ان اقوال زائدہ بیجا کے پر اطلاع دے اور زیادہ گوئی و مغلطہ بازی سے دست کش ہووے ۔ قال الناصب المجهول ومعهذا اخباریین کہ
اصولیین کے اخ اخیافی ہیں ان کی تالیف کیونکر ہو گئے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو شیعہ نزدیک مطلقا ہر کا منکر ہے مدبر سے یا سنی نژاد یا امام کذب کی اولاد ۔ اقول کون جز کو کہ علم مناظرہ
سے بہی نصیب سے نہ ہو میدان مناظرہ میں کہڑے ہونے پر اور انکو سوا لجاجت کے کیا ضرور تھا کیونکہ اوسکو لازم تھا کہ کتب اخبار یہہ سے سند اس قول کے لکھتا اور نہ
بے بوجہ ملکہ اخباریین پر افترا ہی ملا محسن کاشی علیہ الرحمہ کہ اجلہ اخباریین متعددین ہیں مفاتیح میں از ناظم فرماتے ہیں هل يجوز وطي المرأة في دبرها [illegible]
عنده مجانا ذلك على كراهة شديدة اور یہی بہی موصوف نے تفسیر صافی میں ایک روایت جو جواز دبر کے لکھی ہے اور اسمیں لفظ شرح لا باس وما ان حسب تفعله
موجود ہی کہ دال ہے بر حلیت وکراہت دبر یہہ کہ مذہب منتظم اصحاب امامیہ اصولیہ و اخباریہ کا یہی بالجملہ اخباریین و اصولیین امامیہ دونوں کی نزدیک فعل مذکور مکروہ بکراہت
شدیدہ مغلظہ ہے باقی رہا یہہ کہ کون جز ناظم مجهول لا ۔ والا ہم نے جو اخباریین امامیہ کو اخ اخیافی اصولیین کا لکھا ہے تو بزرگوں کا حال سمجہہ یاد دلایا اور نہ ما حق
کشف عورات اپنی بزرگوں کا منظور ہوا باہم بیچارہ بے باعث یاد دہانی جز کی اپنی قلم سحت دو کو دائرہ وسیلہ بسبب جرات عمر میں محرک کبیرے ہیں کہ مخفی نہیں کہ الحق امامیہ
اخباریین و اصولیین کے باپ متعدد اور مان ایک نہیں ہیں کہ اخوۃ اخیافی ٹہرین بلکہ اصولیین و اخباریین امامیہ دونوں فرقے منتسب ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کی طرف ہیں اور اونمین
یہ بہی کچھ اتباع کا فرق نہیں یا کیا ہو وظاہر لا سترة فيه البتة خطاب و حنتمہ کہ باہم زن و شو اور پدر و مادر حضرت عمر کی ہیں باہم اخوۃ اخیافی ہیں کلبی کہ علمائے نسابہ اہلسنت
سے ہی اور ابن شہر آشوب نے لکھا ہی کہ صہاک حبشیہ کنیز عبد المطلب کے شتران عبد المطلب کو چراتی تہی ایکدن نفیل چراگاہ میں گیا صہاک پر عاشق ہوا اور اوسکو زیر ران لایا نفیل کے
کی نطفہ ناپاک سے صہاک زنیہ کی بطن سے خطاب پیدا ہوا خطاب کو جب بلوغ ہوا اپنی مادر صہاک پر گیا خطاب کی نطفہ اور صہاک کے بطن سے حنتمہ پیدا ہوئی کہ صورت میں حنتمہ
و خطاب برادر و خواہر اخیافی ہوئی اور دختر و پسر بہہ ہوا کہ یہہ دونو برادر و خواہر اخیافی باہم زن و شوہر ہیں فلعنة الله على الاولين والاخرين ۔ قال الناصب المجهول دوم
یہہ کہ یہہ ناحق بنا بر مذہب اہلسنت اصلا ثابت نہیں فقط ملا زمانی برزور فہم فاسد و وہم کاسد اثبات کو پہونچایا چاہتا ہے مع ان الاثبات فرع الثبوت حالانکہ شایعہ اہلسنت
قدیما و حدیثا اس فعل کی حرمت کے قائل ہیں الخ ۔ اقول جو دنیا اور اسی کہ روز روشن کو کنف چراغ [illegible] کون جز اپنی فہم فاسد و وہم کاسد سے جو جانتا ہی اصل کلام
کرتا ہی اور دروغ بیفروغ بکتا ہے اور نہ بتصریح اکابر عظام سنیان ثابت ہے کہ قدمائے عظام صحابہ و تابعین و علمائے اہلسنت و جماعت فعل مذکور کو حلال جانا کرتے

جانتے ہیں ابن عمر نے بدالبر فی استیعاب میں کہا ہے کہ روایت حلت کی تھی اور باب الحلال کی ابن عمر سے صحیح معروف و مشہور ہے اور امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں کہا ہے کہ
مذہب امام مالک ہے وطی فی الدبر اور صحاوی نے لکھا ہے کہ عبد الرحمن بن القاسم کہتے ہیں کہ میں نے اپنے کسی مقتدا کو نہیں پایا کہ شک کرتا ہو حلت وطی فی الدبر میں اور باب الحلال میں
باوجود ایسی تصریحات و تصنیفات کے کہنا کون ثمرہ رکھتا ہے کہ یہ اباحت بنا بر مذہب اہلسنت ثابت نہیں ہوا جنون کے کسی جزیرہ پر محمول ہو سکتا ہے اور کون جزئی ہے یہ جو کہا جاتا ہے کہ ائمہ
اہلسنت قدیماً و حدیثاً اس عمل کی حرمت کے قائل ہیں اور یہ بات مفروغ ہے **قال** الناصب مجہول ور روافض جوانی کی ہے اور وطی فی الدبر تجویز کرتی ہے جو حرمت کو بھولے ہیں اسواسطے
موضع حرث ہے موضع حرث نہیں **اقول** اے کون جز روافض حرمت کو نہیں بھولے ہیں بلکہ تبری سلف یعنی ابن عمر اور ربع صحابہ شیعیان و مالک امام سنیان و ابن ملیکہ راوی
صحاح سنیان اور عبد الرحمن بن القاسم اور اوسکی سب مقتدائی کے پہر و سمجھ کو بھولکر فرث کی طرف راغب و مائل ہو گئے ہیں کون جز کو مقدر یہ ہولے بیشک مناسب نہیں کہ ابن عمر و غیرہ کے
بدلے روافض پر تہمت باندھتا ہے اور عجب صاحب سہم ثاقب کہ لکھ چکے ہیں کہ یہ مسئلہ در طریق ہر دو فریق اختلافی است مسطور میں بار بار روایات حرمت کی تکرار لکھنا ہی
محض ہے جیسی روایات حرمت کے کون جز بار بار نقل کرتا ہے ہمکو بھی بار بار روایات حلت فعل شنیع کو لکھنا ہے سب سنیان لکھنے پڑتی ہیں حالانکہ ع در آرزوی سحر بہر ما شدہ
طبیعت را ملال انگیز باشد **قال** الناصب المجہول شان نزول آیہ کی اپنی معا پر دلیل ہے فی الدر المنثور عن جابر قال کانت الیہود تقول الخ **اقول** عبد اللہ بن عمر اور
ربع فقہ صحابہ سنیان نے جو حلا فی الاستیعاب تو روایات مرویہ دیگر صحابہ کی معارضہ روایات مرویہ ابن عمر سے جو ہیں سنیون میں نہیں کر سکتی اور روایات مرویہ
آیہ نساءکم حرث لکم کے یہہ معلوم ہوتی ہی کہ جو صحابہ اپنی ازواج کے ساتھہ وطی فی الدبر کرتے تھے اونکی تسلیہ کے لئے حلت فعل مذکور میں آیہ مذکورہ نازل ہوا اگرچہ فعل مذکور کو حرام ہوتا
ملک علام اوس سے نہی کرتا جیسے کہ افعال ممنوعہ غیر مشروعہ سے کلام ملک علام میں نہی موجود ہے خدا تعالی فرماتا ہے لا تقربوا الزنا اور فرماتا ہے لا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن
اور فرماتا ہے لا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ اور فرماتا ہے لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء اور فرماتا ہے لا تعتدوا اور فرماتا ہے حرمت علیکم المیتۃ والدم
ولحم الخنزیر وما اہل بہ لغیر اللہ اور فرماتا ہے ولا تباشروہن وانتم عاکفون فی المساجد اور فرماتا ہے فلا تجعلوا للہ اندادا اور فرماتا ہے ولا تقتلوا النفس التی
حرم اللہ الا بالحق اور فرماتا ہے ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق اور فرماتا ہے ولا تلبسوا الحق بالباطل اور فرماتا ہے لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل
اور فرماتا ہے ولا تنکحوا ما نکح آباؤکم من النساء اور فرماتا ہے حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم الآیہ وعلی ہذا القیاس کلام ملک علام اوامر و نواہی سے مملو و مشحون
ہے بالجملہ شیعیان بر نزول مدعا ابن عمر اور ربع فقہ صحابہ سنیان و مدعای مالک امام سنیان و مدعای ابن ابی ملیکہ راوی صحاح سنیان اور مدعای عبد الرحمن بن القاسم اور اوسکی مقتدا
کی لئی ثبوت کامل ہے مدعا کون جز کی ثبوت کی لئی لا یصح کہنا ابن کثیر کا اس شان نزول کو غیر صحیح ہے کیونکہ وہ ایک کا بیٹا نہیں ہے بلکہ ابن کثیر بھی کتب اسماء الرجال او
وجود ما بوجود موجود ہوا ہے تو ابھی اوس کس علاوہ کے قول کا کہ جسکی نسبت کا کچھ ٹھکانا خصوصاً مقابلہ میں قول ابن عمر اور ربع فقہ صحابہ سنیان کے اوسکی قول پر عمل کیا جائے حقیقت
اور اس کون جز طعام مجہول الآباء والاعمام نی یہہ قول مجہول جو کہا کہ اکابر مفسرین اس شان نزول کو روایت کردہ ابن عمر کو ضعیف بتا رہی ہیں اون مفسرین
کا نام نہ بتایا کہ اوسکی جرح و تعدیل کی جاتی ورنہ آن ع ما را چہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت + ابن عمر اور وہ جاہل مفسرین آپ میں سمجھ لیں
اونکی بیچ میں کیون پاپوش الحکم ہو کے اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کے استدلال کون جز کا اوس شان نزول جسکو وہ اپنی مدعا کی دلیل سمجھا تھا باطل
ہو گیا اور یہہ روایات مرویہ ابن عمر مشعر وشان نزول کہ مدعای ابن عمر فقہ صحابہ سنیان اور مالک امام سنیان کے مدعا دلیل ہیں رسالہ سہم ثاقب میں تفسیر در منثور سیوطی سے منقول ہے

سلیمان خلیفہ زادہ کہ است عبد اللہ بن عمر آن بجواز تحلیل مطلقین جملہ ائمہ اجمال و تعصب مقال توضیح شہاب السہم صاحب قال فانظر ہیں ایسے شہرت اور میں

و مجتہد مذہب شان ایں بودہ و نافع مولا او نیز شریک او گشتہ قال الناصب لعاد الجہول حقیقت قول ابن عمر اور کثیر نافع کی اگلی معلوم ہو گئے پر سعد بیان سابق ہی ہے کہ شہادت

استبصار و دیگر کتب تفاسیر و اخبار امامیہ ثابت اور اعلام سادہ قطعیہ بجبر دہ تعقیبہ اور بحار بحر و نیز فصل کے خاص امر قائل تھے آیۃ الحرث الا قول جواب ما ضرب و اللہ

اور تحقیق کو شکن کا ہی ان غیر و معتبر کا او صریح تمام گذر چکا فانظر تمہ او سب سوا لعنۃ اللہ علی الکاذبین لعنۃ اللہ علی المفترین کی جو ب حق فرار ہی وہ کیا کیا جاوی منقدم

حقیقی علم اظہار کو واللہ غنی عنہ و نفعا و سی شان ہے استعام لیے کا فسوق تعملون من ما بینہ غدا نجرین و یحل علیہ عذاب مقیم قال الناصب الجہول سبحانہ اللہ مصطلحات السنت

بد خوف و قوف ہی انکی کس کتاب میں لکھا ہی عبد اللہ بن عمر مجتہد مذہب اہلسنت میں اہلسنت مجتہد مذہب ائمہ اربعہ کو مانتے ہیں عبد اللہ کو وسطی کسی اہلسنت کو شہید اللہی مفتین

کہتے بلکہ حنفی و مالکی یا شافعی و حنبلی کہتے ہیں کیونکہ عبد اللہ رتبہ اجتہاد فی المذہب کی شرط یہ کہ عمدہ او نہیں علم علوم قرآن تعدد حفظ الفاظ اور تحفظ جا مختلفہ اور توسل روح پر فتوح

جناب نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ الی یومنا ہذا مفقود ہے اقول سبحان اللہ ان کل دلگیر شگفت جہالت و عدم وقعت اس کو ن حج طعام مجہول لا و الا ام کی مذہب

سنیوں سے یہ کلام ہی معلوم ہو عبد اللہ عمر مجتہد مذہب اہلسنت کا کیا بلکہ باب تحمد ان اہلسنت کا اوسکو کہتے تو بجا ہے اور ورع و فقہ و صحابیت ہونا اوسکا القول مہذا ن کی کتا

فی الاستیعاب ظاہر ہے اور شرط اجتہاد کہ لغو ہے کو ن جمع عمدہ او نکا علم علوم قرآن یہ تعدد حفظ الفاظ اور تحفظ جا مختلفہ او توسل روح پر فتوح جناب نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ جمع

اور سیوں تھے ابو حنیفہ جو امام ہیں کیا مصداق بالحکما لا تجعل الا الذی ہی و شافعی غیرہ میں حن وجود تھی رای ان ابو حنیفہ و غیرہ سے بیغمبر خدا کو کبھی خواب میں بھی نہ دیکھا

ہو گا اونکو توسل روح جناب نبوی کیسا ابن عمر بطاہر شرف صحابیت تھا اور توسل جا ہے اور اسکا بجناب نبوی ظاہر کو وہ ہو دار الولد لا بیۃ کی منافق رہا اور بیعت معاویہ

علیہ الہاویہ کی اور جناب امیر علیہ السلام سے نکی کما فی الاستیعاب اور ہی وہ سنی ہے جب یزید پلید کے علی یعبد اللہ رسولہ کا اور اپنے حشم و خدم اور اولاد کو خلع بیعت سے منع

کیا اور ابن مطیع کو نصیحت خلع کر کے بیعت یزید پلید کے کما فی جامع الاصول و غیرہ باینہمہ اوسکی مجتہد ہونے میں سنیوں نے کیا کلام ہی کو ن حج جہول حیران

دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ الحق اما یہ دیکھکر ہو وے فبہت الذی کفر ایسا مفقود الحواس ہو گیا کہ ابھی بیان کی کلیہ کلہم عدول اور اپنی بیان کی حدیث اصحابی کالنجوم بایہم

اقتدیتم اہتدیتم کو بھول گیا کہ صریح ہے سب اصحاب سنیوں کی مجتہد و مقتدا ہوتے ہیں بلکہ وہ کون حج غالبا ابتک اعتقاد اہلسنت سے جاہل ہے یا تجاہل کرتا ہے

اور اونکی عقیدہ میں سب اصحاب مجتہد ہیں حتی معاویہ علیہ الہاویہ جاہل و فاسق سنیوں مجتہد ہی تو عبد اللہ عمر کہ لقب مشہور کے اور ورع و فقہ بھی کیوں نہ مجتہد ہو گا کیا معاویہ

علیہ الہاویہ کے کو بھی قدم لگی ہے جو عبد اللہ بن عمر کی تھی صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے و من اعتقاد اہل السنۃ و الجماعۃ ایضا ان معاویۃ رضی اللہ عنہ لم یکن فی ایام

علی خلیفۃ و انما کان من الملوک و غایۃ اجتہاده انہ کان لہ اجر واحد علی اجتہاده و اما علی فکان لہ اجران اجر علی اجتہاده و اجر علی اصابتہ بل عشرۃ اجور لحدیث اذا اجتہد المجتہد فاصاب فلہ عشرۃ اجور انتہی ۵ اگر یہ بھول ہے بیشک حضرت سو الا ہو ✢ کسوت عہد وید رسیت و بالا ہو قال صاحب السہم الثاقب

چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی کہ از عظمای اہلسنت و جماعت است در تفسیر در منثور نوشتہ اخرج اسحق بن راہویہ فی مسنده و النجاد فی قراآت و ابن جریر عن نافع قال

ذات یوم نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال ابن عمر اتدری فیم انزلت ہذہ الآیۃ قلت لا قال نزلت فی اتیان النساء فی ادبارہن

و اخرج الخطیب فی رواۃ مالک من طریق النضر بن عبد اللہ الازدی عن مالک عن نافع عن ابن عمر فی قولہ نساؤکم حرث لکم الآیۃ قال ان شاء

۱۲

فی قبلها او انشاء فی دبرها واخرج الحسن بن سفیان فی مسنده والطبرانی فی الاوسط والحاکم وابو نعیم فی المستخرج بسند حسن عن ابن عمر قال انما نزلت علی رسول الله نساؤکم حرث لکم
الآیة رخصة فی اتیان الدبر انتهی [illegible] قال [illegible] ثابت ولی میں [illegible] لکھتے ہیں کہ لفظ حرث کا مقدر ہے انما نزلت فی حق اتیان النساء فی ادبارهن یا یوں کہئے
اس روایت میں فی ادبارهن [illegible] حروف ثانیہ میں وانساء فی دبرها فی بمعنی من ہے ای من ادبارهن انساء من دبرها اور روایت ثالثہ میں رخصة فی اتیان من الدبر بھی مقدر من اس
ہنگام میں مغالطہ بیجا [illegible] حلت وطی فی الدبر [illegible] **اقول** [illegible] والاحکام کی روایت اولی میں جو ظاہر متبادر کو چھوڑ کر تاویل کے دونوں
تاویلیں علیل اور صرف عن الظاهر بلا [illegible] میں [illegible] تاویل اول کی یعنی تقدیر لفظ حرث کے بعد لفظ فی کے ظاہر ہے کیونکہ جب [illegible] دروازہ تاویل کا کھولا تو جسطرح [illegible] بلا قرینہ لکھتا ہے
لفظ حرث کا مقدر ہے اسیطرح مجوزین حل مذکور کہتے ہیں کہ لفظ حلت کا مقدر ہے بلکہ تجویز تقدیر لفظ حرث کی توجیہ القول بما لا یرضیٰ بہ قائلہ ہے کیونکہ اگر ابن عمر کی نزدیک فعل مذکور حرام ہوتا تو وہ تصریح
تقدیر حرث کی کرتا اور لااقل [illegible] نہ کہتا بلکہ ضرور رد وانکار اوسکو موکد کرتا اور [illegible] تقدیر لفظ حلت کے لئے قرائن صحیحہ مرجحہ یہاں موجود ہیں [illegible] امام مالک [illegible]
[illegible] قرینہ مرجحہ فعل ابن ابی ملیکہ راوی صحیح بخاری [illegible] دوسرا قرینہ مرجحہ تقدیر لفظ حلت کا قول ابن عمر کا [illegible] جیسا کہ روایت عبد العزیز بن محمد الدراوردی میں عن [illegible] ثابت ہے
[illegible] تیسرا قرینہ مرجحہ [illegible] قرینہ مرجحہ اوسکا قول ابن عبد البر کا [illegible] الروایة عن ابن عمر بهذا المعنی صحیحة
معروفة مشهورة چوتھا قرینہ مرجحہ تقدیر لفظ حلت کا بعد لفظ فی کے قول عبد الرحمن بن القاسم کا جو بخاری کی طریق اصبغ [illegible] کہ وہ کہتا ہے میں نے کسی [illegible]
نہیں پایا کہ شک کرتا ہو حلت وطی [illegible] پانچواں قرینہ [illegible] ثابت ہوا کہ بعد لفظ فی کے [illegible] لفظ حلت کا مقدر ہے لفظ حرث کا [illegible] اول
من قال [illegible] نساؤکم حرث لکم [illegible] نزلت فی الحجر [illegible] الآیة [illegible] متفق علیہ [illegible]
[illegible] ۳۳
[illegible] متفق علیہ [illegible] عبارت الآیة [illegible] نزلت فی الحجر [illegible]
[illegible] لفظ [illegible]
[illegible] لفظ [illegible] نسبت [illegible] استشہاد [illegible]
[illegible] مقصود [illegible] تو گنجائش دوسرے لفظ کی نہیں ہو سکتی [illegible]
لفظ حلت کے مع القرائن المرجحہ مقصود [illegible] کلام [illegible] تقدیر لفظ حرث کے بعد لفظ فی کے روایت اولی [illegible]
[illegible] فی الدبر [illegible] نزلت فی [illegible] النساء فی [illegible] معنی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نعم الملک الحمد بعضہ یقول ابو داود عن ابن عمر وفیما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... روایت مروی ہے بن عمر سے لفظ فی واقع ہوا ہے ... [illegible] ... اور کوئی حرف

ایسے سا رہیں ... [illegible] ... ہوتا قرآن مجید میں ... [illegible] ... قرآن مجید میں

... [illegible] ... مسائل نحو کی ... [illegible] ... علم نحو ... [illegible] ... کتب ... [illegible] ... معنی ... [illegible]

ہونا ... [illegible] ... شرح ... فی مغنی ... [illegible] ... حقیقۃ ... [illegible] ... ومجازا نحو ... [illegible] ... کقولہ تعالی ولاصلبنکم فی جذوع

النخل ... [illegible] ... فی الکلام ... [illegible] ... تقدیر ... [illegible]

فی الدار والشک فی الجرہ ویکون بمعنی علی کقولہ تعالی لاصلبنکم فی جذوع النخل ... استعمال ... [illegible] ... انتہی بالجملہ فی کا معنی ... [illegible] ... ہونا ثابت ہے

کا معنی ... [illegible] ... لفظ فی ... [illegible] ... ابن عبد البر اور

وغیرہ ... [illegible] ... روایات مذکورہ میں تقدیر لفظ حرمت کے ... [illegible] ... معنی ... [illegible] ... مقدر ہونا ... [illegible]

اقوال ... [illegible] ... روایات مذکورہ میں مقدر ہونا لفظ حرمت

... [illegible] ... اور ہونا لفظ فی کا معنی ... [illegible] ... باطل ... [illegible] ... روایت مذکورہ میں اور ہونا فی کا

... [illegible] ... امام سفیان ... [illegible] ... ومالک امام سفیان ... [illegible] ... ابو حنیفہ کی ... [illegible] ... مصرح

... [illegible] ... ابن عمر وغیرہ ... [illegible] ... محمول علی التوریۃ ... [illegible]

... [illegible] ... انظر ... [illegible] ... فی سیاق ... [illegible] ... اور اس کو ... [illegible]

... [illegible] ... ابن عمر ... [illegible] ... معنی ... [illegible] ... تحقیق ... [illegible] ... تحقیق ... [illegible]

... [illegible] ... امرأتہ کی ... [illegible] ... علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نساؤکم حرث لکم الآیۃ ... [illegible]

... [illegible] ... لفظ ... [illegible] ... فی الآیۃ ... [illegible] ... لام مقدر ... [illegible] ... لفظ من مقدر

... [illegible] ... تقدیر الف و لام کا اور تقدیر لفظ ... [illegible] ... ثابت ... [illegible]

... [illegible] ... نساؤکم حرث لکم الآیۃ ... [illegible]

ھذا ... [illegible] ... فانھا ... [illegible] ... واخرج ... [illegible]

ابن جریر والطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ وابو یعلی بسند حسن عن ابی سعید ان رجلا اصاب امرأۃ فی دبرھا فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فانکر

ذلک الناس وقالوا اثفرھا فانزل اللہ نساؤکم حرث لکم الآیۃ ... [illegible] ... روایات ... [illegible] ... واخرج الخطیب فی رواۃ

مالک من طریق احمد بن الحکم العبدی عن مالک عن نافع عن ابن عمر ... [illegible] ... النبی صلعم ... [illegible] ... فانزل اللہ نساؤکم حرث لکم

الآیۃ ... [illegible] ... ابن عمر ان رجلا اتی امرأتہ فی دبرھا فوجد فی نفسہ من ذلک وجدا ... فانزل اللہ نساؤکم

حرث لکم الآیۃ قال ... [illegible]

... [illegible]

بجز شناسی دلبر لطافت ہے اور یہ بھی دلائل و شواہد گذر چکا کہ لفظ اس کا کبھی غیر ... اور عبد اللہ بن عمر کی محاورہ میں فی بمعنی من ہے یا نہیں اس امر تعین پر اطلاع ...

کہ روایت اولی کے ان جالا انما ہم تو دبرہا میں من مقدر ہے یعنی من دبرہا اور روایت ثانیہ کی ان جالا انما امرہ فی دبرہا میں فی بمعنی من ہے یعنی من دبرہا اور روایت ثانیہ میں لفظ

تنکوروجہا ہم وقع ہی کہ فلان بان کو بھی وسیر یقین ہے اسی واسطے قبل اس روایت کی ارشاد ہوا کہ قریب ہے روایات دیگر آئیگی **اقول** کون عجز کی سمجھ عجیب ...

ابھی یہ نہیں سمجھا کہ وہ شخص مجہول الاسم ہو یا سبھی سمجہ کلہم عدول کے اور زمرہ اصحابے کالنجوم با یہم اقتدیتم اہتدیتم ہیں اور مقتدا اسینوں کا تھا اور کون عجزی یہ جو کہا

بعد کہنا اسکا ثابت ہوا کہ اس فعل شنیع و ممنوع کے حلت میں اس آیہ نے نزول فرمایا اگر عقل کے دشمن ہوش میں آؤ ابھی ستور ملیہ عقل کے ناخن لو اگر نزول آیہ بھی بار

ونکیر ربطو تسلیہ بعد وقوع ایقاع و ارتکاب فعل مذکور کے صحابے عادل کالنجم مقتدے سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آیہ مذکورہ فعل مذکور کے حلت میں نازل ہوا اور یہی بھی کرنا

بیغمبر خدا کا صحابے مذکور ہو یا دیگر اصحاب کو ارتکاب فعل شنیع سے بھی عن المنکر جملہ مومنین تقدیر امکان واجب ہے چہ جاکہ بیغمبر خدا پر یہہ سبب لاقویہ حلت فعل مذکور کے ابن عمر وغیرہ

نزدیک بعد بیجا ہیں قاطعہ نزول آیہ مذکورہ کے حلت فعل مذکور میں محبین مسلمین مذکورین کے نزدیک ہیں اور کون عجزی یہہ جو کہا کہ یہہ امر شنیع ایک شخص مجہول الاسم ہو یا کسی عہد ...

بیش آیا یہہ کمال گستاخی ہی بیچ صحابے عادل کالنجم و ہی مقتدا کی جناب میں ہے مقتدا کو مرتکب فعل شنیع کہا کا ہے وقاہ اللہ اور ہم او بہ تفصیل و تصریح لکھ چکے ہیں کہ استعمال

لفظ فی کا معنی من محاورہ ابن عمر میں کہنا سفسطہ محض و مغلطہ بحت ہی کوئی عجز بھی لیا لکھیگا سوا اس کون عجز کی اور اس کون عجز جہول نے یہہ جو کہا کہ روایت اولی ان

رجالا عند اہم اتو دبرہا میں من مقدر ہی آمن دبرہا دلیل اوسکی جناب کی مسائل ہیں یا افادہ علم نحو بھی کسو سطلی کی شرح ماتہ عامل و صرف میر یا خان بھی اس امر سے آگاہ نہیں ہیں اور نحو

سے واقف ہیں کہ ان رجالا اتہا امر اتہ دبرہا میں لفظ دبرہا کا بدل البعض لفظ امرأتہ کا ہی تقدیر عبارت کی یہ ہے جیسا کہ ضربت زیدا راسہ کے بالجملہ ان تینوں روایتوں سے بھی حلت وطی

٥ فی دبر الحلائل کے ابن عمر کے نزدیک کہ مقتدا اسینوں کا ہی بخوبی ثابت ہی اور تاویلات باردہ کون عجز کی ابر دمن الثلج ہیں بیکار ہیں **قال** صاحب السہم الثاقب والخرج الداد قطنی

فی غرائب مالک من طریق ابی بشر الدولابی حدثنا ابو الحارث احمد بن سعید حدثنا ابو ثابت محمد بن عبید اللہ المدنی حدثنی عبد العزیز بن محمد الدراوردی عن عبید اللہ

بن عمر بن حفص وابن ابی ذئب ومالک بن انس کلہم عن نافع قال قال لی ابن عمر امسک علی المصحف یا نافع فقرأ حتی اتی علی نساءکم حرث لکم فأتوا

حرثکم انی شئتم قال لی تدری یا نافع فیم نزلت ہذہ الآیۃ قلت لا قال نزلت فی رجل من الانصار اصاب امرأتہ فی دبرہا فاعظم الناس ذلک فانزل اللہ نساءکم حرث لکم الآیۃ

قلت لہ من دبرہا فی قبلہا قال لا الا فی دبرہا **قال** صاحب السہم الثاقب حاصل اس روایت کا یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ حضرت کی زمانہ میں کسی انصاری سے یہ فعل سرزد ہوا اوس پر

یہہ آیہ نازل ہوئی نافع کو شک ہوا یہ سنکر ابن عمر سے یہہ پوچھا نبیقعا کیا من دبرہا فی قبلہا اما الرجل من دبرہا فی قبلہا یعنی یا وہ انصاری دبر کی راہ سے قبل میں فرمایا لا الا فی دبرہا یعنی قبل میں نہیں

دبر ہی میں اوس دلیل میں بیان نسبی نحو نہیں اس کی ثبت ابن عمر اور نزول آیہ کا اوس پر وجہ دیگر اکابر مفسرین اس شان نزول کو ضعیف بتا رہے ہیں اور حافظ ابن کثیر سکو لا یصح فرماتے ہیں کہاں ثابت ہی بلکہ موافق

مردیات جمہور کے یہہ ثبوت کو پہونچی ہی یہہ آیہ اس فعل کے منع کی نسبت نازل ہوئی ... ظاہر جو اس سے نسبی حلت اوسکو بیدین عمر سے اتفاق کی ہوں سمجھی کہ نافع فی جو ابن عمر سے سوال کیا کہ قلت لہ من دبرہا

فی قبلہا ... اور تفسیر ... الا فی دبرہا ... یہی مطلب ... سبحان ... کہ انما من دبرہا فی قبلہا اور تعبیر عبارت

ہے ... **اقول** ... حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ میں ... النجوم

کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

کہ یہہ روایت منقطع ہے حضرت عمر سے مسیب کا سماع ثابت نہیں ہے اسکو کوئی محدث صحیح نہیں کہتا اور کوئی جرح نہیں کی ہے قول مجہول ہے جو کہا گیا کہ بعض مفسرین اس شان نزول کو ضعیف بتاتے ہیں اون تحفے میں

کچھ کلام نہیں کیا کہ اوسکی جرح و تعدیل کیجاتی اور حق تو یہہ ہے کہ مذہب سیدنا ابن عمر سے اور ربیع اور نافع سے مروی ہے اور خلف شدہ مین کان بہ ایہ موثق الوحی والکتاب ہے کوئی اکثر مفسرین سے نقل ہے

ایسا نہیں کیا کہ سو شان نزول کو کوئی ضعیف بتا سکتا ہے اور لا یصح کہنا ابن کثیر کا شاذ قول ہے ابن عمر کو غیر صحیح سے کیونکہ وہ ایک کا بیٹا نہیں ہے بلکہ ابن کثیر بھی باختلاف اسیاہ الرجال ایسا

وجود نہ ماننا موجود ہونا ہے تو اوسکا کسی مفعلہ دونوں کا قول کہ جسکی نسبت کا ٹھکانا نہیں کیا ٹھکانا خصوصاً بمقابلہ قول ابن عمر اور ربیع و نافعہ صحابہ کے بالجملہ یہہ روایت نقل اہل امرین کہ ابن

عمر معتقد ہے اسکی نزدیک اور اوسکی معلقات و تابع کے نزدیک حلی فی دبر الحلائل حلال ہے انکار کون کرے کا عام خیال ہے کیونکہ جب لفظ فی کا اس روایت ابن عمر میں معنی مین کے نہیں

سکتا ہے معنی صیغہ طرفیت مین ہے تو حملہ روایات ابن عمر مین فی بمعنی ظرفیت کی ٹہرا اور مغالطہ کون خرکا کہ محاورہ ابن عمر مین بمعنی من ہے باطل ہوگیا ۔ **قال** صاحب السہم الثاقب قوشید و مکرر از

الحی دبشار مرفوع ابن عمر آوردہ قال فی رجل اتی امرأتہ فی دبرہا فانزل اللّٰہ نساءکم حرث لکم الآیۃ قال فقلت لابن ابی ذئب ما تقول انت فی ہذا قال ما اقول فیہ بعد ہذا

وابن سعد و دیگر از نافع آوردہ قال قرأ ابن عمر ہذہ السورۃ حتی بلغ نساءکم حرث لکم الآیۃ قلت لا قال فی رجال کانوا یاتون النساء فی ادبارہن

قال الناصب الکاذب محصل ان دونوں روایتوں کا یہہ ہے ... الشمس فی نصف النہار ہے سیوطی کی پہلی روایت میں جب راوی نے ابن ابی ذئب سے پوچھا کہ ابن عمر کی

تو موقعہ دبر کے حرمت میں اس آیت کی نزول کو فرمایا ... تو کیا کہنا ہے آیا فعل تیرے نزدیک حلال ہے یا حرام کہا کیا

[illegible] ... استدلال ... اسی طرح روایت ثانیہ کا ... کی

[illegible] ... سیوطی ... جمہور ابن عمر اور نافع کے ... بعض روایات

مبہم و محتمل ہے ... **اقول** ... ۱۰

[illegible] ... ابن عمر ... سیوطی ...

[illegible] ... ابن عمر ... صحابہ ...

[illegible] ... صاحب ... **قال** صاحب السہم الثاقب ... **قال** الناصب الکاذب ...

[illegible] ... فی اللغۃ ... **اقول** ...

[illegible]

[illegible] ... **قال** الناصب الکاذب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... **اقول** ...

بدین لفظ نقل کیے ہی امیر خلیفہ عثمان نائب شیطان لے آیہ قرآن مین لفظ فی کا اپنے طرف سی یا جسی عثمان کے بہانے نے شراب کے نشہ مین فریضہ نماز صبح کو چار رکعت پڑھ کر اپنی مقتدیوں سے کہا
اگر کہو تو کچھہ رکعات فریضہ صبح مین اور بڑھا دون چنانچہ احوال کو اسکے حجر غالبا اخذ ابھی شیخین کے کہ کلام اللہ پڑھا دیکھا یہ تمامہ سمجھا اسکو معلوم ہوتا اور لطف یہ ہی کہ ترجمہ مین نام
کا کہا اور حبر نقصان کر دیا و ہذہ لطیفہ من لطائف المعاندین الجاہلین اور ثانیا لطیفہ فخر رازی بسقوط ہی یہ لطیفہ پیدا ہوا کہ وہ ساقط الفاظ عقل و فہم مین ساقط الفاظ سی کمتر تھا
جو اوس نے ایسا لطیفہ لکھا ور نہ ظاہر ہے کہ شیعان علی جو صحابہ کبار سنیوں کے حق مین طعنہ کرتے ہی خاندان نبوت پر اور کبھی اون اشقیاء کی بیان کرتی ہیں اونکا مطلب یہی ہی کہ وہ
اشقیاء ظالمین بعقل و شعور مین موجب سلیمان کی کمتر کیا ملکہ اسکی ... تہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خلق عظیم کی صحبت اونکو ہی متاثر نہو صحبت
سرور حضرت سلیمان مین منفعت ہوا اور وہ اشقیاء باوصف صحبت دوامی کے متخلق باخلاق حسنہ نہوئی بلکہ عادت رذیلہ کو چھوڑا اور اپنی نفاق باطنی سے منہ موڑا اور ظاہر ہے
کہ سبب اسکا حقیقت میں جبلی فطرت اور خباثت جبلی اون اشقیاء کی تہی نہ نقصان پیغمبر خدا کا العیاذ باللہ منہ جیسا کلام ساقط الفاظ سی ترشح ہوتا ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ تاثیر اپنی مستعد کی موافق ہوتی
اثر قبول کرتا ہے ع باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ❊ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ❊ و لنعم ما قیل ع چاہ چہرست کہ در سنگ اگر جمع شود ❊ لعل
یا قوت شود سنگ دیگر خار انہی ❊ پاکی طینت و اصل گہر و استعداد ❊ تربیت کرد و جہ فلک ہا ما نہی ❊ حاصل کلام صحابہ کبار سنیوں مین پاکی طینت و اصالت گہر و استعداد نہ تہی اسی سبب سے
مقصود تہی صحبت پیغمبر خدا سے کیونکر متاثر ہوتی اور نفاق باطنی سی کسطرح ہاتھ اوٹھاتی اور کون ہی کہ مکر تی یا محکمہ حال صحابہ کبار سنیوں کا کسی پر مخفی نہیں عقل سلیم و فہم درست
چاہئے کہ خوب کو خوب اور بد کو بد جانے اکبر الاکابر سنیوں کا ابوبکر ہے حال اوسکا سنیئے کہ وہ سنی با ایمہ معتقد ہے بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ کی کہا ان لی شیطانا یعتریني فاذا
استقمت فاعینوني وان زغت فقوموني یعنی مجہہ پر شیطان چڑہتا ہے اگر میں راہ راست پر چلوں تو میری اعانت کرنا اور اگر مین کجی کروں تو مجہکو سیدہا کر دینا کما فی المغنی وغیرہ اور یہی
کہا اقیلوني اقیلوني فلست بخیرکم وعلی فیکم یعنی مجکو خلافت غیر استحقاق سے معزول کرو کہ میں بہتر نہیں ہوں اور علی علیہ السلام ... اور خلافت نہیں ہوں کما فی تاریخ الطبری و
اور یا ہنمہ تقمص بخلافت سی سونہہ نہ موڑا اور قمیص خلافت کو کسدہ نکیا اور بایذای جناب سیدہ بضعہ رسول خدا مصداق من آذاها فقد آذاني ومن آذاني فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ
فقد کفر کما فی احادیث السنیۃ اور بایذای جناب امیر علیہ السلام مصداق من آذی علیا فقد آذاني ومن آذاني فقد آذی اللہ کما فی الصواعق المحرقہ لابن حجر و بایذای جناب حسنین سیدا
شباب اہل الجنۃ کے سرگرم رہا اور ثانی اوسکا عمر منکر ہی کہ بسبب غزارت علم و اجتہاد کی فاقہ الماء کو حکم بسقوط نماز کیا کما فی صحیح البخاری اور زن پردہ نشین سے الزام کہا کہ
کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال کما فی الکشاف وغیرہ اور فظ غلیظ بہی تہا اور کہڑا ہو کر کتی کے طرح پیشاب کرتا تہا باوصف ممانعت پیغمبر خدا کے
کہ یا عمر لا تبل قائما اوسکی دبر مین کچھہ عارضہ تہا کما فی مدارج النبوۃ اور یہی حکم امام ارادہ جلانے گھر جناب سیدہ علیہا السلام کا کیا مدعی مطلق ضبط کروائی باغ فدک موہوب و مقبوض جناب سیدہ کا
کر وایا کما فی کتاب الشافی والامامۃ لابن قتیبہ و کتاب السقیفۃ للجوہری وغیرہا اور ثالث بالخیر اونکا عثمان برادر شیطان ہے کہ مروان طرید رسول خدا کو مدینہ میں بلوا کر اپنا وزیر کیا معتمد
کو جلایا محمد بن ابی بکر کو حاکم مصر کرکے بہیجا اور عبد اللہ بن ابی سرح برادر رضاعی اپنی کو کہ حاکم مصر کا اوسکی طرف سے تہا خفیہ لکہا کہ محمد بن ابوبکر پہونچے تو اوسکو قتل کرنا کما فی الصواعق
المحرقہ لابن حجر وغیرہ اور یہی صحابہ کبار سنیوں مین عبد اللہ بن عمر ہی کہ اوسنے بیعت جناب امیر علیہ السلام خلیفہ چارم سنیوں کی نکی اور بیعت معاویہ ... کی کما فی الاستیعاب اور
بیعت یزید پلید کے علی بیعۃ اللہ و رسولہ کی اور اپنی اولاد و حشم و خدم کو اور نیز ابن مطیع کو وعظ و نصیحت خلع نکرنے کی بیعت یزید سی کی کما فی جامع الاصول اور یہی صحابہ کبار سنیوں میں
طلحہ و زبیر ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام انکی حق میں فرماتی ہیں و بایعني طلحۃ والزبیر وقد بقیا ... خرجا الی العراق ناکثین اللھم خذھما بفتنتھما للمسلمین جیسا کہ استیعاب میں حجر بن عدی
بن رافع مین ہے اور یہی فقرہ خطبہ جناب امیر علیہ السلام کا ہنگام قصد بصرہ جنگ جمل کے پڑہا تہا ہے واللہ ان طلحۃ والزبیر وعائشۃ لیعلمون اني علی الحق وانھم مبطلون
کما فی الاستیعاب ایضا فی ترجمہ رفاعہ بن رافع اور یہی صحابہ کبار سنیوں سی معاویہ علیہ اللعنہ و اور عمرو عاص لعین ہیں حال ان ملاعنہ کا مخفی نہیں اور یہی بزرگ سنیوں کی عائشہ منافقہ اور حفصہ

منافقہ مطلقہ ہیں جنکا حال حضرت باری عز اسمہ نے بیان فرمایا ہی ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما و ان تظاہرا علیہ فان اللہ ہو مولاہ و جبریل و صالح المومنین
والملائکۃ بعد ذلک ظہیر عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات مومنات قانتات تائبات عابدات سائحات ثیبات و ابکارا
جسکو ادنی ممارست عربیت سے ہوا اور عربی عبارت کا ترجمہ صحیح کر سکتا ہو گا وہ سمجھ لیگا کہ خدا تعالی جو فرماتا ہے ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات مومنات
ای بدل دیگا خدا تعالی پیغمبر کو ازواج بہتر تمسے کہ وہ مسلمات مومنات ہونگے یہہ لفظ خیرا منکن مسلمات مومنات نص ہے اسمین کہ عائشہ و حفصہ مسلمات و مومنات سے نہین ہین
صحابہ کبار سقیفہ نشین مہاجرین ہین اونکا حال سنیے کہ مسطح برادر خالہ زاد خلیفہ اول کا مہاجرین و بدریین سے ہی وسنی افک عائشہ مین شرکت کی پیغمبر خدا نے اونکو حد
ماری موافق نص قرآنی کی شہادت اونکی مقبول نہین اور عبد اللہ بن ابی سرح برادر رضاعی عثمان کو پیغمبر خدا نے فتح مکہ مین نکال دیا اور فرمایا کہ مین وسکو امان نہین دیتا نہ حل مین نہ
حرم مین عثمان ہی ایمان نے اوسکو حاکم مصر کا کیا تہا اوس ظالم بے دین نے اہل مصر کو سعد تنگ کیا کہ وہ نہون نے ناچار ہو کر بلوا کیا اور عثمان ایمان سے مال مین دار البوار کو گیا
اور جنازہ اوسکا تین دن تک مزبلہ مین پڑا رہا تہا تب تک وسکی کتنی کہا گئی کہا تہی تاریخ الالفی اور اعثم کا مقبرہ یہود ما یہود مین مدفون ہوا اور ولید بن عقبہ برادر مادری
عثمان کا بد شیعا تہا کہ عثمان نے اوسکو والی کوفہ کیا تہا وہ شراب پیکر حد مارا گیا اور یہی محکم صحابہ کبار سقیفہ نشینون سے ہی پیغمبر خدا نے اوسکی بارہ مین فرمایا لا غفر اللہ لک و لا عفا
جب وسکو دفن کیا زمین نے اوسکو باہر پہینکا پہر دفن کیا پہر باہر پہینکا بالآخر اوسکو پتہرون مین چہپا دیا اور بہی کرکرہ و مدعم صحابہ کبار سقیفہ نشینون سے ہین کہ خیانت کلیم
غنائم سے کیے پیغمبر خدا نے اون دونون کے جنازے کی نماز نہ پڑہی حالات ہمین صحیح بخاری مین موجود ہین اور حدیث ان ناسا من اصحابی یوخذ بہم ذات الشمال واقول اصحابی اصحابی
انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم مذ فارقتہم صحیح بخاری اور آیہ افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم مشعر اونکی ارتداد کی ہے ماحصل کلام اہل حق جو
باتباع احکام ائمہ و ارشادات رسالت پناہ ہے اون لوگون کو جنکی مذمت خدا و رسول نے کی ہے اور اونکی ارتداد کی خبر دی ہی موجب بیان سے بلکہ سگ جو کہ سے بد تر جانتے
ہین عقل و عقیدہ مین بہتر ہین مخالفت کر نیکو الوسنی فاعتبروا یا اولی الابصار ادم ہر یکہ ظلم کرنا ابو بکر مدد گہرا اور عمر سنگ کا بیٹی و داماد و نواسون پیغمبر خدا پر اظہر ہے
[illegible]
کسی نے سنیون سے کہا ہے طبری نے تاریخ مین لکہا ہے عمر خطاب جب منزل علی پر گیا تو کہا واللہ لاحرقن علیکم او لتخرجن للبیعۃ یعنی قسم بخدا البتہ جلا دونگا تمکو یا نکلو بیعت کرو اور ابن حجر اسی عمر
[illegible]
[illegible]
کہا علی و عباس دونون خانہ فاطمہ مین بیٹھے تہی ابو بکر نے کہا علی و عباس اگر بیعت سے انکار کرین تو ای عمر تو قتل کر اون دونون کو پس عمر آگ لایا علی و عباس کے
جلانے کو اوسکو فاطمہ ملی اور کہا اے ابن خطاب کیا تو میرا گہر جلانے کو آیا ہے عمر نے کہا ہان اور استیعاب مین اور کنز العمال مین اور مسعودی مین اور کتاب سقیفہ جوہری مین اور
کتاب السیاسۃ والامامۃ ابن قتیبہ مین بہی سارا قصہ لانی لکڑیون کا اور جلانا عمر اور اوسکی ہمراہیون کا علی کو اور کہنا کہ قسم اوس خدا کی کہ یگانہ ہے ہم سر گردن مارینگے اور تحفہ
مسروقہ ملوی مین ہے تمہید بار اول موجود ہے اور دنیا پیغمبر خدا کا فدک جناب سیدہ علیہا السلام کو بعد نزول آیہ و آت ذا القربی حقہ کی تفسیر در منثور اور کنز العمال
و کتاب ابن مردویہ اور روضۃ الصفا اور معارج النبوۃ اور مقصد اقصی مین مسطور ہے اور چہین لینا ابو بکر کا فدک کو جناب سیدہ علیہا السلام سے اغوای فرعون آل محمد
کی بدولت از تمام افادہ ہے کتب معتمدہ سنیون اوس سے مملو ہین جسکا جی چاہے صواعق محرقہ ابن حجر اور جواہر العقدین سمہودی اور ملل و نحل شہرستانی اور تاریخ علی ابن برہان

حلبی شافعی اور کتاب سقیفہ ابوبکر جوہری اور کتاب ابن جوزی وغیرہ کتب معتمدہ سنیوں میں دیکھیے اور تاریخ اعثم کوفی مصنف وصنف دونوں معتمدین اہلسنت سے ہیں سارا قصہ مفصل مرقوم ہے اور ناخوشی وہجران جناب سیدہ علیہا السلام کا ابوبکر سے صحیح بخاری میں ہے موجود ہے بایں عبارت فغضبت فاطمة فهجرت ابابكر فلم تزل مهاجرته حتى توفيت وعاشت بعد رسول الله صلى الله عليه وآله ستة اشهر قالت ان اخبار عائشة اوبه الحديث. وكانت فاطمة تسال ابابكر نصيبها مما ترك رسول الله صلعم من خيبر وفدك وصدقته بالمدينة فابى ابوبكر عليها الحديث یہہ فقرات کتاب فرض الخمس صحیح بخاری میں ہیں اور باب غزوہ خیبر صحیح بخاری میں یوں ہے، فابى ابوبكر ان يدفع الى فاطمة منها شيئا فوجدت فاطمة على ابي بكر في ذلك فهجرته فلم تكلمه حتى توفيت وعاشت بعد النبي صلعم ستة اشهر فلما توفيت دفنها زوجها ليلا ولم يؤذن بها ابابكر وصلى عليها الحديث اور کون جز اسکے ہوکر دیکھے اور کان کھولکر سنے کہ ابوبکر نے جو وقت مانگنے جناب سیدہ علیہا السلام کی فدک کو بطور ارث بعد قبول نکرنے ابوبکر کی گواہی گواہان ہبہ کو حدیث نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناه صدقة بنائی ہے وضع کے موضوعیت اور مجعولیت اوسکی بوجوہ ظاہر ہے اول یہہ کہ ابوبکر غاصب متفرد روایت اس حدیث میں ہے کہ وقت طلب کرنے جناب سیدہ علیہا السلام کی میراث پدری کی ابوبکر نے یہہ حدیث بنالی اوس وقت سے پہلے کہیں کسی نے اوس کا ذکر حدیث مذکور کا نہیں کیا تھا اور سوائے ابوبکر کے کسی صحابی نے پیغمبر خدا سے اوس روایت کو نہ سنا تھا اور نہ کسی نے روایت کی تھی ع باطلست آنچہ مدعی گوید یہہ مصرع مشہور ہے تو وضعی ہونا حدیث مذکور کا اظہر من الشمس ہے صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے کہ صحابہ نے جب اختلاف کیا میراث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ میں کسی صحابی کو اوسکا علم نہ تھا ابوبکر نے کہا میں نے سنا ہے پیغمبر خدا کو کہ فرمایا نحن معاشر الانبیاء الخ اور صاحب مسلم اور شارح متعصب عبد العلی ناصبی فرنگی محلی نے بیان مسئلہ وقوع تعبد بخبر واحد میں لکھا ہے کہ سب صحابہ نے عمل کیا بروایت ابوبکر کے الائمة من قریش ونحن معاشر الانبیاء لا نورث اور شرح مقاصد وشرح مواقف میں اور شرح تجرید قوشجی اور نہایة العقول اور ابطال الباطل میں بھی متفرد فی الروایت ہونا ابوبکر کا روایت مذکور میں مذکور ہے کہ ان سبھون نے لکھا ہے کہ ابوبکر نے جو پیغمبر سے سنا تھا اوسپر عمل کیا اگرچہ کسی دوسرے کو اوسکا علم نہ تھا اور وجہ ثانی وضعی ہونی روایت مذکور کے یہہ ہے کہ روایت نحن معاشر الانبیاء لا نورث والی نص خدای تبارک وتعالی اور قرآن خدا کو جھوٹا کرتی ہے نعوذ باللہ منہ اور ممکن نہیں کہ پیغمبر خدا تکذیب خدا وقرآن کے کریں جو حدیث کہ مخالف قرآن کے ہو بالاتفاق وضعی ہے خنزیر بیان واضح حدیث مذکور کی خدای تبارک وتعالی تو قرآن میں فرماتا ہے ورث سلیمان داود یعنی وارث ہوئے سلیمان داود کے اور روایت مذکور کہتی ہے کہ ہم گروہ انبیا کا یعنی جملہ انبیاء کسی کے وارث ہوتے ہیں نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہے خلاصہ یہہ کہ ابوبکر نے یہہ کہا کہ نعوذ باللہ خدا تعالی اور قرآن مجید العیاذ باللہ منہ دونوں جھوٹے ہیں اور حضرت داود وسلیمان علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام دونوں نبی نہیں ہیں اور علی ہذا القیاس حضرت زکریا وحضرت یحیی علی نبینا وآلہ وعلیہما السلام بھی عقیدہ فاسدہ واضع حدیث مذکور میں گروہ انبیا سے نہیں ہیں کہ حضرت زکریا نے خدای تبارک سے ایسا فرزند مانگا کہ وارث اونکا اور جناب کا بھی ہو اور وارث آل یعقوب کا بھی ہو اور خدای تبارک وتعالی نے حضرت یحیی علیہ السلام فرزند اونکو عطا کیا کہ وارث حضرت زکریا کی بھی ہوئی اور وارث اپنی ماں کی بھی کہ آل یعقوب سے تھیں ہوئی جب حدیث نحن معاشر الانبیاء لا نورث تکذیب کرنی والی خدا اور قرآن خدا کی ہوئی بناہ بجد الله حدیث مذکور یقینا وضعی ہوئی اور بنانے والا اوسکا تکذیب کنندہ خدا اور قرآن خدا کے کرتا ہے باتفاق جمیع اہل اسلام بلکہ جملہ ملیین کے کافر ومرتد ہوا فعلیہ لعنة الله والملائكة والناس اجمعين اور مخفی نرہے کہ ابن عباس وحسن بصری وضحاک وسدی ومجاہد وشعبی اکابر مفسرین سنیہ آیہ وورث سلیمان داود اور آیہ یرثنی ویرث من آل یعقوب میں کہ دعای حضرت زکریا ہے وراثت مال مراد لیتے ہیں تفسیر میں ہے قوله وورث سليمان داود فقد اختلفوا فيه فقال الحسن المال لان النبوة عطية لا تورث یعنی حسن بصری نے کہا کہ حضرت سلیمان وارث مال حضرت داود کی ہوئی اور ربیع الابرار زمخشری میں ہے، وورث سليمان من ابيه الف فرس یعنی حضرت سلیمان نے اپنے باپ سے ہزار گھوڑی میراث میں پائی اور تفسیر کشاف میں ذیل

اذ عرض عليه بالعشي الصافنات الجياد گھوڑی وہ ان سلیمان غزا اهل دمشق ونصيبين فاصاب الف فرس وقيل ورثها عن ابيه واصابها ابوه من العمالقة
مروی ہے کہ حضرت سلیمان نے جہاد دمشق اور نصیبین میں ہزار گھوڑی پائی تھی اور کہا گیا ہی کہ اپنے باپ سے میراث میں پائی تھی اور اونکے باپ نے عمالقہ سے پائی تھی اور
تفسیر بیضاوی میں ہے وقیل اصابها ابوه من العمالقة یعنی حضرت داود نے ہزار گھوڑی سو عمالقہ سے پائی تھی حضرت سلیمان نے اونکو میراث میں
پایا اور تفسیر معالم التنزیل بغوی و تفسیر ... میں ہے یعنی حسن بصری نے لکھا ہے کہ حضرت زکریا نے ہی عاجز ہو کے کہا کہ مجھکو ایسا بیٹا دے کہ میرا مال
کا وارث ہو اور تفسیر کبیر میں ہے واختلفوا في المراد بالميراث على وجوه احدها ان المراد بالميراث في الموضعين هو وراثة المال وهذا قول
ابن عباس والضحاك وثانيها ان المراد في الموضعين وراثة النبوة وهو قول ابي صالح وثالثها يرثني المال ويرث من آل يعقوب النبوة وهو قول السدي
ومجاهد والشعبي وروي ايضا عن ابن عباس والحسن والضحاك یعنی ابن عباس و ضحاک نے کہا کہ یرثنی ویرث من آل یعقوب دونو مقام میں وراثت مال ہی اور سدی و مجاہد
اور شعبی نے کہا یرثنی میں وراثت مال مراد ہے ویرث من آل یعقوب میں وراثت نبوت مراد ہے ... ابن عباس و حسن بصری اور ضحاک و سدی و مجاہد و شعبی سے
تفسیر آیات مذکورہ میں وراثت مال ... تو حدیث مذکور یعنی نحن معاشر الانبیاء ... وضعی ہوا ابو بکر واضع حدیث مذکور کا ... اور وضعی ہوئی حدیث نحن معاشر الانبیاء کے
... کہ ابو بکر و عمر کا فعل ... حدیث مذکور ... فدک کو جناب سیدہ علیہا السلام سے بحیلہ حدیث وضعی کے ظلم و تعدی سے لیکر اپنا ملک خاص کر لیا تھا اگر
حدیث مذکور صحیح ہوتی ... لوگونکو علم تھا کہ مسلمونکو دیدینا ہی ملک اسکو کر لیا اور ... اسکو ... رد کرنا یعنی ...
... یعنی ابو بکر نے فدک کو اپنی ذات کے لیے خاص کر لیا تھا اور بعد ابو بکر کے عمر نے بھی لیا ہے
کر لیا تھا بالجملہ ظلم کرنا اور ایذا دینا ہامان و فرعون آل محمد کا ... پیغمبر خدا ... اور ارادہ کرنا ... آنحضرت کا اور اونکی ٢٠١
معاش کا ضبط کر لینا اور آزردہ ... جناب سیدہ علیہا السلام کا ہامان و فرعون آل محمد نے ... اور وصیت کرنا اوس معصومہ کا جناب امیر کو کہ وہ دونوں میرے
جنازہ پر نہ آویں صحیح بخاری وغیرہ کتب معتمدہ سنیوں سے بخوبی ثابت ہے ... ایذا جناب امیر و جناب سیدہ علیہا السلام عین ایذای رسول خدا ہی چنانچہ صحیح مسلم میں ہے پیغمبر خدا
فاطمہ بضعة مني يؤذيني ما آذاها یعنی فاطمہ پارہ جگر میری ہی ایذا دیتی ہے مجھکو وہ چیز جو ایذا دیتی ہے فاطمہ کو اور صحیح بخاری میں ہے فاطمة بضعة مني فمن
اغضبها اغضبني یعنی فاطمہ پارہ جگر میری ہی جو کوئی اوسکو غضب میں لایا وہ مجھکو غضب میں لایا اور صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے عن النبي صلعم انه قال
يا فاطمة ان الله يغضب لغضبك ويرضى لرضاك یعنی پیغمبر خدا نے فرمایا اے فاطمہ جس سے تو آزردہ ہو و غضبناک ہو اوس سے خدا تعالی آزردہ ہے و غضبناک اور جس سے
تو راضی ہو اوس سے خدا راضی ہی اور بھی صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا من احب عليا فقد احبني ومن ابغض عليا فقد ابغضني ومن آذى
عليا فقد آذاني ومن آذاني فقد آذى الله یعنی جس نے علی کو دوست رکھا بتحقیق مجھکو دوست رکھا اور جس کسی نے علی سے بغض رکھا اور جس کسی نے علی کو ایذا دی من آذى عليا
مجھکو ایذا دی اور جسنے مجھکو ایذا دی اوسنے خدا کو ایذا دی اور خدا عز اسمہ فرماتا ہی ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة
جو لوگ کہ ایذا دیتے ہیں خدا و رسول خدا کو خدا تعالی نے اونپر لعنت کی ہی دنیا و آخرت میں اور خاطر دریا مقاطر اگرچہ ... موج زن ہے کہ کچھ حالات ... ہامان
و فرعون آل محمد کی یہاں لکھوں لیکن بخوف طوالت ... قلم کو روک لیا صرف ایک حدیث معتبر سنیوں کی ... کہ کتاب کنز العمال تبویب جمع الجوامع
سیوطی میں فضائل امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام میں موجود ہے عن ابي صالح عن علي قال رايت النبي صلى الله عليه وآله في منامي فشكوت اليه ما
لقيته من امته من التكذيب واللدد فبكيت فقال لي لا تبك يا علي والتفت فاذا رجلان مصفدان واذا جلاميد يرضخ بها رؤسهما ...

ثم یعود الکذب دولة او یعلی فی مسند کا یعنی جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے پیغمبر خدا کو خواب میں دیکھا تو میں نے آنحضرت سے شکایت کی اون ایذاؤں
تکذیب کے جو امت نے مجھکو دی تھیں اور ہر طرح تکذیب کی تھی اور میں رو یا ہیں آنحضرت نے مجھسے فرمایا ای علی گریہ مکرو ذرا دیکھو تو میں نے پھر کر دیکھا کہ دو شخص قید میں ہیں جنھوں نے
ہیں اور پتھر و سنگ سے اونکے سر کوٹے جاتے ہیں یہانتک کہ سر اونکے ٹوٹ جاتے ہیں اور خون نکلنے لگتا ہی پھر اونکے سر درست ہو جاتے ہیں اور پھوڑے جاتے ہیں انتہی چاہیے کہ
خرزاری اور بہہ کون جو اس معاملہ کو سمجھ لے اور کمین سے تھوڑے سی عقل مستعار مانگ کے سوچے کہ موجب سلیمانی عقل و عقیدہ میں کون کمتر ہی وہ یا ہم کون جو حدیث صحیح متفق
علیہ میں آئی ہے من رانی فقد رای الحق فان الشیطان لا یتمثل بی کو یہہ خیال میں کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا خواب میں دیکھنا ویسا ہی ہی جیسا بیداری میں دیکھنا
کچھ جواب خیال میں ہے **قال** الناصب الجھول جیسی معتقد ہے رافضہ زنا کو متعہ نفاق کو تقیہ تبرا کو تولا حضرت شہربانو کی رنڈاپا کاٹنے کو مرثیہ و نوحہ کہہ گئے
اقول کون جنمی متعہ شرعیہ کو جو زنا کہا ہی صحابی عادل کالنجم زبیر کو کہ اوسکی عشرہ مبشرہ میں بھی زانی اور اسماء بنت ابوبکر کو رنڈی اور عبد اللہ بن زبیر کو زنا زادہ
کہا کہ پہلا متعہ اسلام میں انہیں دونوں میں ہوا ہی مختصر تاریخ طبری میں ہے قیل کان زبیر تزوج اسماء بنت ابی بکر نکاح متعة وکان ذلک حلالا فی ذلک الوقت
فاول من ولد فی الاسلام من نکاح المتعة عبد اللہ بن الزبیر اور عقد دور دہلبیہ ولکو اور رشید الاغبیا وغیرہ کا کہ تاریخ طبری ملا دعجم نہیں بوجھی ہے مغالطہ کرتے
ورای ان لیا ہے کچھ عقد ہی عبارہ میں بھی اور مشروعیت متعہ کے روایت عمران بن الحصین میں مصرح جو رازی نے تفسیر کبیر میں کہتا کہا عمران بن حصین نے نازل ہوا آیہ
کا کتاب خدا میں اور نازل نہوا بعد اوسکی کوئی آیہ ناسخ متعہ کا اور یہہ روایت عمران کے مسند احمد بن حنبل میں یوں ہے کہ عمران بن حصین نے نازل ہوا متعہ نسا
کتاب خدا میں اور کیا ہمنے اوسکو ساتھ پیغمبر خدا کی اور نازل نہیں ہوا قرآن اوسکی تحریم میں اور منع نہیں کیا پیغمبر خدا نے متعہ سے تا دم وفات اپنی اور بڑا تعجب ہی کہ کو

قول اپنی عمر کا متعتان کانتا مشروعتین علی عہد رسول اللہ وانا احرمهما واعاقب علیهما فی تفسیر الکبیر یاد نہیں کہنا اور انا احرمهما کو معنی ابن حجر مکی کی کہنا عمر نجات
کو محبوب ہوتا ہی اور تفصیل ان مطالب کی تحفہ میں مغنی عن الجرح ہو گئی تمام رد حضرت جناب مطاب سید المحققین قدوة الفقهاء والمتکلمین حضرت سلطان
العلماء مجتہد العصر دام ظلہ میں اور لمعہ الیہ ان الاحراق یحرق القران میں ہی من شاء فلیرجع الیهما اور متعہ شرعیہ کو زنا کہنا خنہ ذلیل شرعی العرب
اور کون جنمی تقیہ شرعیہ کو جو نفاق کہا عجب شیئی ہی کہ وہ سکو نفاق و تقیہ میں فرق معلوم نہیں ہوتا اری کون جو غول بیابان جہالت نفاق تو ضمار کفر و اظہار اسلام کا
نام ہے اور تقیہ ضمار ایمان و اظہار مخالفت جو بوصول النفس والعرض والمال ہنگام خوف کہتے میں نفاق سنت بکری و عمری ہے اور تقیہ سنت صلحا و انبیاء و مرسلین ہی
چنانچہ حق تعالی نی مومن آل فرعون کو بعین تقیہ و کتمان ایمان کا سبب غضب فاہل شرک و طغیان کی کیا ہے فرمایا وقال رجل مؤمن من آل فرعون یکتم ایمانہ اور یہہ دلیل صریح ہی
تقیہ کی کہ تفسیر کبیر و صواعق محرقہ وغیرہ میں ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا صدیقین تین ہیں حبیب نجار و مومن آل فرعون و علی ابن ابی طالب علیہ السلام تفسیر
زیر آیہ ولبثت فینا من عمرک سنین وفعلت فعلتک التی فعلت وانت من الکافرین لکہا ہے کہ حضرت موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام درمیان فرعونیوں کی تقیہ بسر کرتے اور
جمع بین الصحیحین میں عائشہ سی منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے عائشہ سی فرمایا کہ ای عائشہ تیری قوم نو مسلم ہی فرماتے کہ کہیں مرتد ہو جاوین ورنہ میں کعبہ کو ہدم کر
پہر بنا حضرت ابراہیم کی تعمیر کے بناتا اور اگر سال آئندہ تک زندہ رہونگا تو ایسا ہی کرونگا اور بہہ حدیث شرح وقایہ میں ہے کتاب الحج میں کوری ای وی کہتا ہے کہ پیغمبر خدا سال آئندہ تک زندہ نہی
روایت سی واضح ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ بار مخافت خود قوم عائشہ سے ذرتی رہی اور تقیہ بسر کرتی رہی اگر تقیہ نفاق ہوتا تو خدا تعالے مومن آل فرعون کی کتمان ایمان کرنا اور حضرت موسی کی
اور حضرت ابراہیم و جناب پیغمبر خدا صلوات اللہ علیہم تقیہ کیا کرتی کون جنمی تقیہ کو نفاق کہا انہا نفاق در رومی اپنی کا کیا ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار اور کون جنمی ذکر تبرا و تولا
جو کیا اوسکو کیا معلوم نہیں کہ تولا بے تبرا کی نہیں ہوتا کون جو غالبا کبھی کلام اللہ نہیں پڑہا اور نہ کبھی سنا ہی ورنہ جانتا کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہ تبرا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم

برپا ہوتا ہے مقدم ہے اور بسم اللہ بغیر اعوذ کی نہیں پڑھتے جاتی اور کون حرج لازم آتا ہے جو کہا کہ حضرت شہربانو کی اندہ پا گانی کو مرثیہ و نوحہ کہہ گئی یہہ اعتراض ہی مجلس عزای امام حسین علیہ السلام
برپا کرنی اور مرثیہ پڑھنی اور ذکر حالات مظلومی شہدای کربلا کرنے پر کہ جسمین تفضیح یزید و شمر و عمر ابن سعد وغیرہ سلف کو حرج کی ہوتی ہے صواعق محرقہ ابن حجر مین ہی کہ امام غزالی
نی کہا ہے کہ حرام ہے واعظ پر ذکر شہادت امام حسین کا کہ باعث ہیجان بغض صحابہ کا ہوتا ہی کیا امام غزالی اور یہہ کون حرج لازم آتا ہے جاہل ہین یا تجاہل کرتے ہین کہ پیغمبر خدا نے مرثیہ شہدای بدر کا سنا اور پڑھوا
کے کافی صحاح ستہ اور مشکوۃ مین بہی ہے کہ ربیع سی کہ او سنی کہا مین ایسی مدد کے تھی کہ جب پیغمبر خدا غزوہ سی پہر کر تشریف لاوینگی تو مین حضرت کی حضور مین اپنی لونڈیوں سی کچہہ خوشنودہ
کروونگی جب حضرت نے بافتح و ظفر مراجعت فرمائی مین نے حضرت کو اپنے گہر مین بلوایا لونڈیان میری حضرت کی حضور مین مرثیہ شہدای بدر کا گاتی رہین بعدہ اونہون نے
مرثیہ کو چہوڑ کر یہہ گایا کہ ہم مین ایک نبی ہے کہ وہ غیب کی باتین جانتا ہے حضرت نے فرمایا جو پہلی گاتی تہی تم وہی گاؤ اور روضۃ الاحباب مین ہی کہ جب میر حمزہ علیہ السلام شہید ہوئی اور
آنحضرت نی مدینہ طیبہ مین دیکہا کہ مقتولان بدر کی گہر وںسی آوازین نوحہ و زاری کی آتی ہین اور حضرت میر حمزہ کی گہر سی کوئی آواز نوحہ کی نہین آتی یہہ امر حضرت کی خاطر
اقدس پر ناگوار آیا مدینہ کی رنڈیان ایسی حکم دیا کہ زنان انصار حضرت میر حمزہ کی گہر مین جمع ہوکر نوحہ و زاری کرنی لگین اور رسالہ سر الشہادتین ملیبد دہلوی مین ہے کہ بعد شہادت سید الشہدا امام حسین علیہ السلام
ہو آنحضرت مرثیہ پڑہتے اور جنات نی نوحہ کی اور شاہ سلامت اللہ نی تقریر الشہادتین شرح سر الشہادتین مین لکھا ہے کہ مراد مصنف ہو تصنیف سی بر انگیختہ حزن و ملال و رونا حال پر شہید و
و بکا و وقت کرنا اونکی مصیبت پر یہی تہا مراد نوحہ خوانی سی رونا اونکا اظہار ہو وفات حضرت سید الشہدا پر بہی اور آن پیغمبر خدا کی خود بہی بنفس نفیس متوجہ ہوئے امام حسین پر حزن و ملال کیا ہے
تو بکا و زاری و نوحہ و بیقراری اوس امام مظلوم کی غم مین تابعی فعل پیغمبر خدا کا ہی او طعن کرنا اس کون حرج کا نوحہ و مرثیہ امام حسین علیہ السلام پر منجر ہوتا ہے بطرف ملعون کے پیغمبر خدا پر
العیاذ باللہ منہ ہو طعن علیہ صلی اللہ علیہ و آلہ من النواصب المعاندین مثالہ ابن حجر صواعق محرقہ ابن حجر اور مشکوۃ مین ہے کہ اخراج کیا ہی ترمذی نی کہ حضرت ام سلمہ رضی
عنہا نی پیغمبر خدا کو خواب مین دیکہا کہ اور قتل حسین پر غمگین اور آنحضرت کی سر و ریش مبارک پر خاک ہے حضرت ام سلمہ کہتی ہین کہ مین نے پوچہا یہہ حال کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ ۲۳
نی فرمایا کہ مقتول ہو حسین کو ابہی مین نے دیکہا بالجملہ رونا امام حسین علیہ السلام غم مین اور مرثیہ و نوحہ پڑھنا باعث اجر عظیم ہی اور کون حرج اس طرح کا مرثیہ و نوحہ امام حسین کی
طعن کیا ہے اس طرح عبد اللہ دیشاعر بیدل نی بہی ایک رباعی طعن عزاداران امام حسین علیہ السلام مین کہی تہی اوسکی جواب مین مرزا علی قلی خان والہ علیہ الرحمہ نی جو رباعی کہی تہی وہ
رباعی یہان اوس کون حرج کی جواب مین لکہتا ہون ع بیدل کہ دل از زنگ تعصب نسترد ٭ وا زمرثیہ شاہ شہیدان می برد ٭ دریافتن صورت حال شہدا تفضیح یزید و
بطعش چو رد فاک صاحب السہم الثاقب در صحیح بخاری کہ از اصح الکتب بعد کتاب الباری مسند اینہم روایت نافع مرقوم گشتہ لاکن بخاری تا سی حامی عثمانی نمودہ فاک الناصب النکال
روایت نافع کی جو بخاری مین مذکور ہی و سکا جواب دیا ان سکن بلکہ گردن تا ہی خاطر نہیں مطلب ہے اور حامی عثمانی کی تعریض سی جو تعرض ہوا کمال حیات و بیبا کی جناب عثمان داماد
سید انس و جان ہمزلف شیر یزدان سی تو سوای شرم او آزرم امر حجرہ قوم مین نہین آتا انہی گلی مین سعی ہے نہ اونکی بچی کی کسی نے حمل ساقط کیا نہ اونکی بیٹی کو کوئی جہیز
لی گیا ہا انعقل کفر کفر نباشد بامجوز صاحب حق الیقین وغیرہ یہہ مدارک ہو معاذ اللہ نسبت سید اللہ بقینی الثبوت ہین کہ کتاب گمان رین مثلوا گکو جیب کیوسطی لاتی نتفذ ورکاجناب
رہبر آتر امسقد رصد مہ پہونچایا کہ باعث اسقاط محسن ہو جناب کلثوم نعضب واکراہ حضرت عمر کی نکاح مین آئین تا اکمہ اول فرج غصبنا علیہا الا ستغاثۃ وذا فرج غصبنا علیہا لنافی
الکلینی اوس مطہرہ کی حقمین زرارہ نے امام صادق سی روایت کی باوجود اس ہتک حرمت اور بی موتی جناب ابی الائمہ الشجعین امیر المومنین کی عرق حمیت اور رگ غیرت کا جنبش
نہ آنا اور عاصبین کا عطیہ او ادرار مقرر کیا اور تقسیم غنائم اور فی مین شریک ہونا اور نماز پنجگانہ مین ہر وقت ہر روز اور جمعہ و عیدین ہر ہفتہ و ہر سال اونکی اقتدا کرنا او
باوصف ان ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا ہجرت نکرنا او علی ہذا القیاس کس چیز پر محمول اور معقول ہوگا تقیہ نامعقول ان مواقع مین سراسر بی موقع اور فضول ہے اگر یہی مذکور
شہید کربلا کو کہ باوجود تلف مال و جان و ذلت و رسوائی خاندان کہ در صورت تقیہ اسکا تلاف متیقن تہا تقیہ نکیا حیا و غیرت کے یہہ معنی ہین کہ وہ امور شنیعہ اگر بالفرض یہہ

واقعہ بہی

واقعی یہی ہے خصوصاً جبکہ غصب ام کلثوم تو بھی معتقد ہے مجیب و ناموس کا یہہ تہا کہ اسکا ذکر زبان پر نہ آتا علاوہ اسکے تحفہ میں فرماتے ہیں کہ میں نے بچشم خود دیکھا کہ ہنگام
در بیان اکثر بار ایسوں کے ہوئے ہیں کہ نیا نبی ناموس سے بیان میں بمقتضائے غیرت کبھی انکی زبان پر حرف نہ لائے ناموس کا نہ آیا یہاں اس فعل خبیث کے نسبت بضعہ
جناب رسالت کی طرف جنابکہ با انضمام غضب مستور بار بار علی مراد ہو زبان زد خاص و عام ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ و لنعم ما قیل ع دوستی بیخرد خود
دشمنی است * بہرحال کف اللسان چاہیے تھی ایسی بات موہنہ پر نہ لانی تو اصحب و خوارج اگر کہیں بس ایسی تمامی شیعہ کی نسبت عموماً و خصوصاً حضرت عمر کی بابت یہ
مضمون اس شعر کا گانیکے ع کو دا کوئی یوں گھر میں تری دہم سے ہوگا * جو کام ہوا ہم سے وہ رستم سے نہوگا * بالجملہ یہ تعریض بجناب عثمان نادانی ہی ہے اور یہہ بھی ثابت
کو پہونچا کہ حضرت عمر غاصب نہیں تھے جناب ام کلثوم مغصوبہ نہیں اور اسواسطے کہ تذکرۃ الانبیاء میں شریف مرتضی لکہہ رہا ہے کہ انجو کا مطلب الاشباہ و الاکمساب ستر بیک لکہا کیسے
شخص کے نسبت غصب کیونکر منسوب ہو اور اسواسطے تحفہ میں معتبرات شیعہ سے منقول ہے کہ سئل الامام محمد بن علی الباقر عن تزویجھا فقال لو لا انہ رای اہلا لہا
ما کان یزوجھا ایاہ و کانت من اشرف نساء العالمین جدتھا رسول اللہ و اخوھا الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ و ابوھا علی ذو الشرف و المنقبۃ
فی الاسلام و امھا فاطمۃ بنت محمد و جدتھا خدیجۃ بنت خویلد بس یہ تینہا و امام منافی مغصوبیت جناب ام کلثوم ہی السلام اور جو یہہ بعض روافض کہتے ہیں کہ عقد نکاح
مابین حضرت عمر و جناب ام کلثوم اطہر جنیہ حائل ہو گئے تھی یہ کذب اس افترا سے بہر ویا کا کتاب نہایۃ الارب فی معرفۃ انساب العرب وغیرہ ہیں کہ ان میں بالقطع والتواتر ثابت ہی کہ زید ابن عمر
اور رقیہ دونوں ام کلثوم کی بطن سے متولد ہوئی یہ زید کا سن بیس برس کو پہونچا ہنگام شب کہ خانہ جنگی بنی عدی کے اصلاح کو آئی تھے شہادت پائی اور اوسی شب
انکی والدہ جناب ام کلثوم نے بھی انتقال کیا دونوں جنازوں کو ساتھ لائی حضرت امام حسن و عبد اللہ بن عمر وغیرہ نے نماز جنازہ کی پڑہی اب بعد اس تحقیق کے اوس دروغ بیفروغ کو کہ جناب مجتہد
نے بھی انہیں مضامین تحریر المبارہ و نحذف بعض الالفاظ والزوائد **اقول** حال خسران عثمان الی ایمان کا تہوڑا سا ہم اوپر لکہہ چکے ہیں شد کرا اور اس کو نجم ظلام مجہول الاب والام
نے جو کہا کہ با اعتراف صاحب حق الیقین وغیرہ سارے یہہ امور نسبت بجناب سیدۃ النساء یقینی الثبوت ہیں کہ مکان کے رسن لگوا انکو بیعت کے واسطے لاسی آخرہ مہربان من [illegible] بھی کتب
برابجدا کھو ہمارے ہی اسلاف ابو بکر جوہری و ابن قتیبہ وغیرہ نے اپنی کتب میں سارا حال آگ لیجانے عمر منکر کا دو لیجانا ہمراہ کا تمامہ جناب سیدہ علیہا السلام پر اور کسانہ کسنا [illegible] گلی میں
جناب امیر علیہ السلام کو بیعت کے واسطے لیجانا اور صدمہ در پہونچانا قنفذ کا جناب سیدہ علیہا السلام پر لکہا ہے اور اسقاط حمل حضرت محسن کا ملل و نحل میں بقول نظام معتزلی کے اور اخبار
سنیوں کا ہی و کتاب عقد ابن عبدربہ میں اور کتاب توضیح الانوار حضرت محمد بن علی رازی میں اور اکثر کتب معتبرہ سنیہ میں موجود ہے صاحب حق الیقین تمام امور کا ناقل ہے یہہ
کون حرج عجیب تھا و نا منصف یہی ہے کہ اپنی علماء مجتہدین عیاں و اپنی اسلاف کی حرمت رگیان اور دونوں کی سر تہوپا ہے جو اوسکی نسبت اپنی کتب معتبرہ میں مرقوم ہے وہ سکو مخصوص لکہتا
ہوا ما ہے اور رسن لگوانا چادر و روپٹہ لیکر جناب امیر کو کشان کشان لیجانے میں کچھ اخطار یتہ جناب امیر کچھ کسر شان آنحضرت نہیں ہے جو کون حرج تعریضا کہہ رہا ہے بلکہ اسمیں ہمراہ بعد
و ظلم ابو بکر و عمر وغیرہ اشقیا کی نسبت بخاندان نبوت و نکہرا اون ظلمہ و حکام جور کے واضح ہوتی ہے زبان حال جناب امیر علیہ السلام کی گویا با مقال گویا تھے ع عاجز
شود شیر را از سلسلہ * مینت مارا با قضا حق تلہ * عادۃ الہی ہمیشہ سے یہی ہے برگزیدگان کے ساتھہ سے طور بر جاری ہی کون حرج کوکیا حال حضرت زکریا علی نبینا و علیہ السلام کا
معلوم نہیں کس شقاوت سے انکو آرہ سے دو پارہ کیا اور حال حضرت جرجیس کا بھی کیا اوسنی سنا نہیں کہ اشقیا ہمت نے اوس حضرت کو بعد ابذا کے کیسا جلا کر خاک کر دیا و علی ہذا القیاس
اکثر انبیا و صلحا کی ساتھہ اس دنیا کے دنیں ایسے ہی معاملات ہوتی چلی آتی ہیں اور کون حرج ظلام مجہول الاب والام نے شریک ہیں جناب امیر علیہ السلام کے تقسیم غنایم اور فیئ میں اور نماز پنجگانہ میں
ہر روز و ہر وقت اور جمعہ و عیدین میں ہر ہفتہ و ہر سال اقتدا کرتی گئے اور باوصف ان ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا ہجرت نکرنی کے اور عطیہ غاصبین کے کہانے کی تعریضا سجا جو کی ہے
حال ان امور کا یہہ ہے کہ جناب امیر بحکم نص صریح بلغ کی سرور غدیر خلیفہ برحق و وصی مطلق و حقیقت میں حافظ شریعت مقدسہ نبی آخر الزمان تھے کو بظاہر اوس جناب کے خلفائے جور نے مخالفا

بعد وفات رسول خلافت سے بیدخل کیا تھا بلکہ بحیثیت تقسیم غنایم و فئی میں شریک بھی نہ تھے اور حصہ شرعی بابت غنایم و فئی بھی لیکر کہاتی تھی عطیہ و ادرار عاصبین کا کیا ملکہ عاصبین جو عطیہ
و ادرار جناب امیر کا کہاتے و پیتے تھے اور سبب ہجرت نکرنی کا ظاہر ہے کہ بنظر مصلحت بعد خلافت جو خلفا جور میں اگرچہ تمام اعمال اونکے کاروبار کی دار النفاق تھا لاکن بظاہر حکم دار الحرب و ارض الکفر
نرکھتا تھا کہ ہجرت واجب ہوتی علاوہ برآن چونکہ جناب امیر علیہ السلام خود بنفس نفیس حقیقت میں خلیفہ برحق و وصی مطلق و حافظ شریعت مقدسہ تھے گو بظاہر خلافت سے علاحدہ و بیدخل تھے
مگر جانتے تھے کہ اگر میں ہجرت کرونگا بیخ و بن متین کے دست تسلط اعدا دین سے بالکلیہ برکندہ و مستاصل ہو جاویگی اور شریعت مقدسہ میں تشویش اون سے کہیں زیادہ تر
کمی ابطال حق و احقاق باطل و اتلاف حقوق مومنان بعد اکثر صحابہ بسبب خبث طبیعت خلفا جور کے ہنی بلا مانع و بلا مزاحم موافق خواہشوں نفسانی اونکی ظہور میں آویگا اور امر
شریعت بالمرہ برہم ہو جاویگا لہذا بنظر مصالح مذکورہ تحمل مشاق تقیہ وغیرہ کا کرکے صبر اونکی ایذاؤن پر اور دستکش اپنی حقوق سے ہوکر درپے حفظ ناموس شریعت رہتے تھے اور شریعت مقدسہ
اکثر مفاسد سے کہ دین مبین میں ہاتھ سے اون مفسدین کے واقع ہوتے تھے حتی الوسع روکتی تھی چنانچہ بیان شیوخ سنیہ کا سائلین مسائل غامضہ کو بحکم تلفیق [illegible] جناب کے کہنا
عمر کا ستر مقدمون میں لولا علی لهلک عمر کتب فریقین شاہد ہیں ہمارے بیان کی ہیں اور جو کہ بسبب جور و بیداد جناب امیر کی جو اوس زمانہ میں ہوتا تھا کہ [illegible]
خلفاء جور کے دین مبین و شریعت سید المرسلین میں واقع ہوتا تھا تو اس صورت میں ہجرت ضرور نہ تھی اور اقتدا کرنا جناب امیر کا نماز میں پشت سر متغلبین کے
و غیر مسلم ہے بابت اسکا ثبوت حجت کی لازم ہے اگر کبھی ایسا ہوا ہو تو جناب امیر وقت نماز پر اپنی نماز پڑھ لیتے ہونگے اور خلفاء جور کے پیچھے بطور تقیہ کھڑے ہو کر نماز نافلہ پڑھتے ہونگے
کتاب [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیف انت اذا کانت علیک امراء یؤخرون
الصلوٰۃ عن وقتها او یمیتون الصلوٰۃ عن وقتها قال [illegible] فصل الصلوٰۃ لوقتها فان ادرکتها معهم فصل فانها لک نافلة یعنی صحیح مسلم میں ابوذر
سے مروی ہے کہ کہا [illegible] جب تمہارے ایسے حاکم ہونگے کہ نماز کو [illegible] اور وقت نماز سے [illegible] ابوذر [illegible]
کہا میں آپ مجھکو کیا حکم دیتے ہیں [illegible] فرمایا تو نماز کو وقت پر پڑھ لینا پھر اگر تو اونکے ساتھ نماز کو پاوے تو پھر بھی ساتھ اونکے نماز پڑھ لینا
وہ تیرے لیے نافلہ ہوگی انتہی [illegible] نماز پڑھی سلطان جائر کے [illegible] تقیہ [illegible] کی نزدیک [illegible] لا اقتداء الامام
[illegible] نکاح [illegible] اسلام ظاہر [illegible]
[illegible] جناب سید المرسلین
[illegible] علیہ السلام [illegible]
[illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] فی صحیح مسلم [illegible]
حتی [illegible] صحیح بخاری [illegible] رضی اللہ عنہم [illegible] وفات [illegible] اوسکا اور اوسکی برادر [illegible]
[illegible] جنازہ [illegible] اور وصیت کی کہ وہ [illegible] جنازہ [illegible] علیٰ [illegible] القیاس [illegible]
طبع اقدس [illegible] وصی مطلق و خلیفہ بلافصل بعد [illegible] آیہ یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ کا اون [illegible]
واقوں [illegible] اوس قال بخ بخ لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولای و مولی کل مومن و مومنة سے اور اون [illegible] سبب نقض عہد و
بیعت کے اوسی سبب [illegible] اور باعث دیگر گستاخی ہائی [illegible] فی الدین [illegible]

ظاہر ہوتا ہے اور بعد سب امور دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ ثبوت عداوت اون اعدای دین کے ساتھ اہلبیت سید المرسلین کے ہین پس باوجود ایسے عداوت کے تجویز کرنا تزویج کا معلوم
کسقدر سفاہت ہی اگر ایسی لوگ جو اغفلت سے پیدا ہوئے اور بہت دیر کو جھوٹ بنا تو کبھی ہرگز وقوع اس تزویج غیر واقع کا کہ منجر بسب و شتم ہو لحاظ الہی العیاذ باللہ منظور کرتا
لیکن بلکہ مجوزین و قائلین وقوع اس تزویج کی اعتبار پر نفرین کرین کیونکہ کسی جاہل و عاقل پر مخفی نہین کہ عدم وجود و ظہور ایسے عقد بعض متاخرین کی ایسی وصلت
باہم عقلاً و نقلاً و عادتاً و اجماعاً غیر ممکن ہی ہو رہے ہیں ان روایات کتب معتمدہ سنیوں کی جو مدار استدلال وقوع تزویج مذکور پر ہین وہ روایات نص قاطع ہین کہ تزویج عمر کی ساتھ
حضرت ام کلثوم بنت جناب سیدۃ نساء العالمین و جناب امیر المومنین علیہما السلام ہرگز نہین ہوئی فضلاً عن الروایات الاخر چنانچہ بعض روایات کتب معتمدہ سنیوں سے جو اونہوں نے لکھا ہے بعد ذکر روایات
کی تقریب دلیل کے تمام گرگاروں پر بہت ہی جلی ہیں۔ ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے خطبہا عمر بن الخطاب الی علی فقال له انها صغیرة فقال له عمر زوجنیها یا ابا الحسن فانی ارصد من کرامتها
ما لا یرصد لاحد فقال علی انا ابعثها الیک فان رضیتها فقد زوجتکها فبعثها الیه ببرد وقال لها قولی له هذا البرد الذی قلت لک فقالت له ذلک
فقال قولی له قد رضیت رضی اللہ عنک ووضع یده علی ساقها فکشفها فقالت اتفعل هذا لولا انک امیر المومنین لکسرت انفک ثم خرجت
ہے کہ جو خواستگاری ام کلثوم کی عمر نے کی علی نے کہا وہ صغیرہ ہے روایت دوم [illegible] یعنی عن محمد بن علی ان عمر بن الخطاب خطب الی علی ابنته ام کلثوم فذکر
له صغرها فقیل له انه ردک فعاوده فقال له علی ابعث بها الیک فان رضیت فهی امرأتک فارسل بها الیه فکشف عن ساقها فقالت لولا انک امیر المومنین للطمت عینیک
یعنی عمر بن الخطاب نے علی سے اون کی بیٹی ام کلثوم کی جو خواستگاری کی علی نے اوسکی صغر سنی بیان کی روایت سوم ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری لکھتا ہے ان علیاً لما اعتذر عن نکاح ابنته وسنعدها بصغرها
لم یکن تقبل منه ذلک العذر حتی الجاه الی ان یریها ایاه فارسلها الیه فلما رآها عمر اخذها وضمها الیه وقبلها یعنی جب علی نے انکار کیا نکاح کرنا اپنی بیٹی
ساتھ عمر کی اور عذر اوسکی صغر سنی کا کیا تو عمر اس عذر کو قبول نکرتا تھا یہانتک کہ اوسنی الحاح و مضطر کیا علی کو کہ وہ اپنی بیٹی عمر کو دکھا دیں پس علی نے مجبور ہو کر اوسکو عمر کی پاس بھیجدیا جب ۵
عمر نے اوسکو دیکھا لیا اوسکو اور لپٹا لیا اوسکو اور بوسہ لیا اوسکی نبی صواعق محرقہ والا اسکا عذر بدتر از گناہ یون کرتا ہے وتقبیلہ وضمہا علی جہۃ الاکرام لانہا لصغرہا لم
تبلغ حدا تشتهی حتی یحرم ذلک ولولا صغرها لما بعث بها ابوها یعنی بوسہ لینا عمر کا اور لپٹا لینا اوس پر بنابر تعظیم کی تھا [illegible]
کسواسطی کہ وہ بسبب صغر سن کے مشتہاۃ نتھے اور اگر وہ صغیرہ نہوتے تو باپ اوسکا اوسکو نہ بھیجتا روایت چہارم جو شیخ شہاب الدین دولت آبادی نی باب ششم کتاب المودۃ میں شرح [illegible] سے لکھا ہے
ان عمر بن الخطاب لما خطب ام کلثوم بنت علی فقال علی انها صغیرة ان رضیت فهی امرأتک یعنی عمر نے جب خواستگاری ام کلثوم بنت علی کی تو علی نے کہا وہ صغیرہ ہے
روایت پنجم ابن حجر مکی نے [illegible] عن عمر انه خطب ام کلثوم من علی فاعتل بصغرها وبانه اعدها لابن اخیه جعفر فقال له عمر ما اردت الباءة ولکن سمعت
رسول اللہ یقول کل نسب وسبب ینقطع یوم القیامة ما خلا سببی ونسبی اس روایت میں صغر سنی ام کلثوم مخطوبہ عمر کی مصرح ہے اور فقرہ کل سبب ونسب ینقطع یوم
القیامة ما خلا سببی ونسبی اگر سنیوں کے نزدیک صحیح ہے تو چاہیے کہ سبب ابی العاص اور عتبہ کا کہ سنیوں کے نزدیک یہ دونوں بھی داماد پیغمبر خدا کی تھی قیامت کی دن منقطع نہو
اور یہ دونوں اس سببیت کی سبب شفیع ہووین دوسرے ان فقرہ مذکورہ معارض ہے حدیث یا فاطمة لا تتکلی علی انک بنت رسول اللہ اعملی اعملی کہ صحاح ستہ میں
مروی ہے علاوہ بران اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عمر کو سببیت پیغمبر خدا سے نتھی حالانکہ بعد دروغ بیفروغ ہی کہ بسبب حفصہ کی اوسکو سببیت حاصل تھی روایت ششم جو کتاب المودۃ میں شیخ
شہاب الدین دولت آبادی نے لکھی ہے ان عمر بن الخطاب لما خطب ام کلثوم واعتل علی بصغرها فقال عمر ما لی حاجة الی النساء لکن ابتغی الوسیلة الی محمد
علیه السلام وهو یقول کل سبب ونسب ینقطع یوم القیامة الا سببی ونسبی فزوجها علی بمهر اربعین الف درهم فساق ذلک الی عمر وهی ابنة اربع سنین وما بین
الاربع والخمس وفی بعض ست سنین فلما بعثها الی [illegible] علی راسها [illegible] وکان دان لطمه [illegible]

انت امیر المؤمنین الطف علی خادمہ فقال عمر عرف ہا فانہا ہاشمیۃ فی قشیۃ خلاصہ یہ کہ عمر بن خطاب شصت سالہ خواستگار ہوئے ام کلثوم چار سالہ کا کم از چہار سالہ کے اور علی نے عذر
اوسکی صغیرہ ہونے کا کیا دوسرا تاسے یہ ہی شیخ شہاب الدین دولت آبادی نے کتاب مسطور میں عبارت فارسی یوں لکھی ہے عمر علی گفتہ فرستاد کہ ام کلثوم دختر کہ از بطن خیبت فاطمہ است مرا بدہ ام کلثوم چار سالہ بود
و عمر شصت سالہ علی بعد زیں پیش آمد و گفت دختر خویش را بہ سہم اگر رضی باشد تو تسلیم کنم عمر عذرش دریافت و گفت یا علی مرا با زنان اکنون حاجت نماندہ زیرا کہ شیخ فانی گشتہ ام
و لکن میخواہم کہ مرا و سلیلی باشد بسوئے پیغمبر پس امیر المؤمنین ام کلثوم را تسلیم کرد و عمر بہ مہر ام کلثوم کہ چہل ہزار درہم بود فرستاد پس عمر آنرا بر زانوی خود نشاند و معتقد بر سرش بود
عمر آنرا دور کرد و دست بہ سرش آورد و جامہ از ساقش بر داشت ام کلثوم دست بر داشت و خواست کہ طپانچہ زند و گفت اگر تو مہمان نبودی طپانچہ بر روی تو میزدم عمر گفت بنا کہ یہ
سخن بود در دل کبیر داشتہ باید کہ این از نسب نسل ہاشم و قریش است انتہت الروایات التی اردنا ایرادہا فی ہذا المقام جو کہ حقیقۃ کہ ذکر روایات مذکورہ سے ثابت شیخوخیت عمر خاطب اور صغر سنی
ام کلثوم مخطوبہ عمر ہے جگہ مطلوب ہے لہذا التعرض لطائف روایات مذکورہ سے غرض نہ کیا بالجملہ روایات مذکورہ سے بخوبی واضح ہے کہ قدر مشترک جو روایات مذکورہ سے ثابت ہے یہی دو امر
ہیں ایک یہ کہ عمر اپنی سن شیخوخیت اور شصت سالگی میں خواستگار ہوئی ام کلثوم کی کہ فقرہ ما اردت الباءۃ و فقرہ ما بی حاجۃ الی النساء و فقرہ و عمر ستین سنین و فقرہ
عمر شصت سالہ بود و فقرہ گفت مرا با زنان حاجت نماندہ و فقرہ زیرا کہ شیخ فانی گشتہ ام اوسکی شیخوخیت و شصت سالگی میں نص ہیں اور دوسرا یہ کہ ام کلثوم مخطوبہ عمر صغیرہ تھی کہ فقرہ
فاعتل بصغرہا و فقرہ فاستعذر بصغرہا و فقرہ فقال انہا صغیرۃ و فقرہ فذکر لہ صغرہا و فقرہ لانہا اصغرہا لم تبلغ حد التشہی و فقرہ ولولا صغرہا
لما بعثہا ابوہا فقالت علی انہا صغیرۃ واعتذر علی بصغرہا و فقرہ ام کلثوم چار سالہ بود و فقرہ ہی ابنۃ اربع سنین و ما بین الاربع والخمس اوسکی صغیرہ ہونے
میں صریح ہیں اب یہاں یہ امر دریافت کرنا چاہیے کہ شصت سالگی عمر کی کس سن ہجری میں تھی اور اوس سن ہجری میں جس میں شصت سالگی عمر کی تھی ام کلثوم بنت جناب سیدہ نساء
عالمین کا کیا سن تھا اوس وقت میں صغیرہ تھیں یا صغیرہ نہ تھیں پس مخفی نر ہے کہ ولادت باسعادت عمر بدگہر کی سن چودہ عام الفیل میں ہوئی صاحب استیعاب لکھتا ہے ولد عمر
بعد عام الفیل بثلثۃ عشر سنۃ اور مقتول ہونا اوسکا سن تیئس ۲۳ ہجری میں ہے نسبت وسط ہجری میں ہوا جیسا استیعاب لکھتا ہے و قتل سنۃ ثلاث و عشرین او صاحب صواعق
محرقہ لکھتا ہے و کانت اصابتہ یوم الاربعاء لاربع بقین من ذی الحجۃ سنۃ ثلاث و عشرین و دفن یوم الاحد اور سن تیئس ہجری مطابق چہتر یعنی ہفتاد و شش عام الفیل کے
ہیں بوجہ کہ صاحب استیعاب حال جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ میں لکھتا ہے مات سنۃ اربع و ستین من عام الفیل و من الہجرۃ سنۃ احدی عشر یعنی وفات پائی جناب
المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ نے سن چونسٹھ عام الفیل میں مطابق سن گیارہ ہجری کے پس جب ولادت عمر کی سن چودہ عام الفیل میں اور مقتول ہونا اوسکا چہتر عام الفیل مطابق سن
تیئس ہجری کے ہوا تو عمر عمر کی ترسٹھ برس یعنی شصت و سہ سال کے ہوئی اور بہ حساب شصت سالگی اوسکی سن بیس ہجری میں اور خواستگاری اوسکی ام کلثوم کو اس سن بیس ہجری میں ہوئے
اب دریافت کرنا چاہیے کہ سن بیس یعنی بست ہجری میں کہ وقت خواستگاری کی عمر کا ام کلثوم کو ہے ام کلثوم بنت جناب سیدہ علیہا السلام کا کیا سن تھا سو بنظر قول صاحب صواعق ہوا
کی کہ اوسنی لکھا ہے کہ ہنگام طلب کرنے ابوبکر کی بینہ ہبہ فدک کو جناب سیدہ نے حسنین و ام کلثوم و ام ایمن نے گواہی ہبہ کی دی معلوم ہوتا ہے کہ ام کلثوم بنت جناب سیدہ ہنگام غصب
ابوبکر کے فدک کے موہوب و مغصوب جناب سیدہ کو کہ ابتدای خلافت ابوبکر و اول سن گیارہ یعنی یازدہ ہجری تھا جوان اور قابل ادای شہادت کی تھیں تو بمصداق بیش تمین سن
یعنی بست ہجری میں کہ سن خواستگاری عمر ہی سن ام کلثوم کا بیس برس سے زیادہ ہوگا اور بنظر بقول صاحب استیعاب کے کہ وہ کہتا ہے ام کلثوم بنت علی بن ابیطالب ولدت
قبل وفات رسول اللہ صلعم سن حضرت کلثوم بنت حضرت سیدہ نساء عالمیان کا سن بیس ۲۰ ہجری میں کسیطرح گیارہ برس سی کم نہیں ہو سکتا کیونکہ بالاتفاق ارباب
سیر و تواریخ و علمای فریقین کے وفات جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ کی اوائل سن گیارہ ہجری اٹھائیسویں ماہ صفر یا اوائل ماہ ربیع الاول میں علی اختلاف الروایات
ہوئی اور تولد ام کلثوم کا قبل سن گیارہ ہجری کے سن نو ہجری یا اوائل سن دس ہجری میں ہوا اور سن دس ہجری سے بیس ہجری تک گیارہ برس ہوتی ہیں و زمان

ساتھ علی الخصوص نکاح ناشیبہ عقلاً و نقلاً و شرعاً و عرفاً ہرگز صحیح نہیں ہوتیاں اور بھی زنان یازدہ سالہ کو اولاد کا گمان با مردان جنسی کے پاس دیکھنی کی نہیں بھیجتی کہ شرعاً مجاز

ہو ہاں اور مرد کی … نو برس کا … ہو … عمر … دون نہیں … تقبیل و ضم الصدر و کشف الساق تو بہ صورت نہیں یعنی …

ہجری میں … ام کلثوم … وقت … ام کلثوم بنت جناب امیر صغیرہ نہ تھیں تو خواستگاری و تزویج عمر کی انکی ساتھ قطعاً نہیں ہوئی فثبت المطلوب

اس کون … طعام مجہول … غیرہ … کہ زید ابن عمر اور رقیہ دونوں بالقطع والتواتر ام کلثوم کی … سینہ …

زندہ کا سن بیس برس کو پہونچا تھا بہنگام شب کہ … جنگ تھی … شہادت پائی اور اوسی شب میں انکی والدہ ام کلثوم نی بھی انتقال کیا چنانچہ دونوں جنازہ … ایک

ساتھ لائے حضرت امام حسن و عبداللہ بن عمر و غیرہ نی نماز جنازہ کی پڑہی یہ روایتیں کتب … کی درج … اور اوسکی اسلاف … خلاف کی اور مویدہ … تھا … بھی اور

نص صریح ہے اس امر کی کہ ام کلثوم منکوحہ عمر و مادر زید اوسکی حیات تک … ساتھ انتقال کیا … حضرت امام حسن اور عبداللہ بن عمر نی جسکی جنازہ پر نماز پڑہی … بنت جناب

امیر و جناب سیدہ تھی کسو بطن کی کہ باتفاق فریقین و بالقطع و التواتر ثابت ہی کہ حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر کی زندگی حضرت امام حسن میں انتقال نہیں کیا تھی بلکہ

حضرت ام کلثوم معرکہ کربلا میں امام حسین ع کی ساتھ باتفاق فریقین موجود تہیں چنانچہ موجود ہونا حضرت ام کلثوم کا جناب امام حسین ع کی ساتھ معرکہ کربلا میں اور گفتگو اونکے

ساتھ ابن زیاد بدنہاد او یزید پلید کی ایسی مشہور و متواتر ہی کہ کوئی انکار اسکا نہیں کرسکتا تھی کہ شاہ سلامت اللہ با وصف کمال تعصب ضرورت کی تحریر الشہادتین شرح سر الشہادتین

میں لکھا ہی روایت کردہ اند کہ دم کہ اسیران اہلبیت را بحضور ابن زیاد حاضر کردند گفت الحمد للہ الذی … شکر خدا … داد بد شمنان … داد حضرت …

الحمد للہ الذی اکرمنا بمحمد و طہرنا تطہیرا یعنی شکر خدائی را کہ گرامی کرد ما را بمحمد و پاک کرد ما را پاک کردنی ابن زیاد گفت کیف رأیتم قدر اللہ چگونہ دیدید قدرت …

ام کلثوم در جواب فرمودند سیجمع اللہ بیننا و بینکم و ینصف بیننا و بینکم روز ہست کہ جمع کند خدا تعالی میانہ ما و شما و انصاف فرماید در میان ما و شما یعنی …

ابن زیاد از این جواب با صواب آشفتہ گشت و گفت کہ … این قدر دلیری … کلام … خواست کہ عقوبت کند گفتند … سخن زنان را اعتبار نیست … عذر …

میں بھی زینب و ام کلثوم و علی ابن الحسین … شہیدان را … گفت و … خطاب یزید کرد و گفت …

کہ زنان خود را در پس پردہ عزت و حجاب نشاندی و دختران رسول خدا را … بر شتران سوار کردی و در مجمع مردان … فردا … قیامت …

توانی داد یزید پرسید کہ این کدام زن است گفتند زینب خواہر حسین و دختر فاطمہ زہرا است … ام کلثوم … بر سر حسین افتادہ لب و دہان خود را بر آن لب و دہان

چندان مالید کہ بیہوش بر زمین غلطید چون بہوش آمد … و گفت ای یزید تمتع از دنیا … قوم … در دنیا و عقبی … رحمت نہ بینی یزید

گفت کہ این زن ہم خواہر حسین است گفتند آری این ام کلثوم دختر فاطمہ است انتہی بالجملہ بدلائل عقلیہ و نقلیہ مذکورہ و تظاہر و تضافر روایات کثیرہ سنیوں کی کہ بحد استفاضہ

تواتر معنوی کی پہونچی ہیں ثابت ہوا کہ تزویج عمر کی ساتھ ام کلثوم بنت جناب امیر کی ہرگز ہرگز نہیں ہوئی یہ افترای محض بعض … سنیوں نے … پیغمبر خدا کا ہی کہ دین … پیغمبر …

پیغمبر خدا کا چاہتی ہیں العیاذ باللہ منہ اور سب و شتم اوس جناب کی کرکی جہنم کو اپنا ماوا … کرتی ہیں فعلیہم لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین و سیعلم الذین ظلموا

ای منقلب ینقلبون … جاننا چاہیئے کہ تزویج ام کلثوم بنت جناب امیر علیہ السلام ساتھ محمد بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی ہوئی ہے صاحب استیعاب ترجمہ محمد بن جعفر میں لکھا ہی و محمد بن جعفر

بن ابی طالب ہو الذی تزوج ام کلثوم بنت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بعد موت عمر بن الخطاب انتہی اور جب بدلائل عقلیہ و نقلیہ عدم امکان وقوع تزویج عمر کا

ساتھ ام کلثوم بنت جناب امیر کی بروایات کثیرہ سنیہ ثابت ہوچکا تو قول صاحب استیعاب کا بعد موت عمر بن الخطاب خلاف واقع و مجہول ہی با عدم … صاحب استیعاب … اصل

ماجرا میں … بموجب روایات سنیہ مذکورہ و بعض روایات امامیہ کی حقیقت حال یہ معلوم ہوتی ہی کہ عمر نے جناب امیر سی خواستگاری کی ام کلثوم بنت ابوبکر ربیبہ جناب امیر علیہ السلام

صغیرہ تھی اور اوس جناب کے سایہ عاطفت مین ہمراہ اپنی مادر اسما بنت عمیس کے کہ وہ بعد ابوبکر کی زوجہ جناب امیر ہوئی تھی رہتی تھی جناب امیر کو اولا تزویج اپنی بیٹی کے
بھی اوس بدعہد دشمن کی ساتھہ گوارا نتھی اسواسطے عذر اوسکی صغر سنی کا کیا بالآخر جب اوس بدعہد دشمن کی اصرار اور اوس جناب کو ملجا کیا تو تزویج ربیبہ مذکورہ کے باکراہ
جسکو راویون نے تعبیر بغصب کیا ہی اوسکی ساتھہ کردی اشتراک نام ربیبہ و بنت کا باعث خلط و خبط سنیون کا ہوا اور مخفی نہین کہ عرف عرب و عجم مین ربیبہ کو بھی بنت
کہتی ہین اسصورت مین راویون نے ام کلثوم ربیبہ کو جو بنت علی کہا تو اوس سے بنت حقیقی مراد نہین ہو سکتی اور اکراہ کو جو غصب کہا اوس سے غصب حقیقی مراد
نہین ہی بلکہ اکراہ مراد ہی کسواسطے کہ غصب حقیقی کے کوئی روایت اور کوئی صورت نہ تو روایات سنیہ مین تھی روایات شیعہ مین بلکہ روایات سنیہ مذکورہ مین تو بجائے
تصریح ہی کہ عمر جو استنکاح کرتا تہا جناب امیر عذر صغر سنی کا کرتی تھی عمر اصرار کرتا تہا اس اصرار کی تعبیر بعض روایات مین بغصب ہوئی ہی اور نہ غصب حقیقی کہ عبارت ہی چھین لینی
جبر سی بجبر و قہر وقوع مین نہین آیا اور ہونا ایک دختر ابوبکر کا نام ام کلثوم کتاب استیعاب سے ترجمہ عمر مین اور کنز العمال اور ریاض النضرۃ وغیرہ سی بھی ثابت ہی اور
مودلات و معاضدات تزویج عمر سی ساتھہ ام کلثوم بنت ابوبکر ربیبہ جناب امیر کی یہہ ہی کہ یہہ امر صواعق محرقہ اور ہدایت السعداء وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ مین مصرح ہی
عبارت کتاب ہدایت السعداء کی علی ما نقل عنہ یہہ ہی ام کلثوم دختر ابوبکر بود و مادرش اسما بنت عمیس کہ اول زن جعفر طیار بود و باز در نکاح ابوبکر درآمدہ از ابوبکر
پسری عبدالرحمن نام و یکدختر ام کلثوم زائید بعد از ان بنکاح علی ابن ابیطالب درآمد ام کلثوم ہمراہ مادر آمدہ عمر بن الخطاب با ام کلثوم دختر ابوبکر نکاح کرد انتہی اور حق
یہہ ہی کہ حقیر نے جو سات روایتین صواعق محرقہ ابن حجر و شرح صحیح بخاری و استیعاب و کتاب المودۃ کتب معتمدہ سنیہ سے نقل کی ہین وہ عدم امکان وقوع تزویج
عمر مین ساتھہ ام کلثوم بنت جناب امیر کی عاقل و جاہل کو کافی ہین ہان اگر مجنون و مخبط خلاف اوسکی کہی تو وہ مرفوع القلم ہی الحاصل روایات تزویج ام کلثوم
عمر کی ساتھہ جسقدر اور جہان کہین مروی ہوئی ہین اون سب روایات مین یہی ام کلثوم ربیبہ جناب امیر مراد ہی مثلا بعض روایات امامیہ مین جو آیا ہی کہ جناب امیر بعد مرگ عمر کی
ام کلثوم کو قبل انقضاء عدت کی اپنی گھر لیگئے تو واسطے اوسکی ہدایت کا نشان نہین لیگئی تھی یہی ربیبہ مراد ہی کیونکہ ابوبکر باپ اوسکا فی النار ہو چکا تہا اور مادر اوسکی اسما بنت عمیس حبالہ نکاح جناب
امیر مین اور وہ خود بسبب ربیبہ ہونی کی سایہ عاطفت آنجناب مین تھی اور وہ جناب سے اوسکی مربی و سرپرست تھی اگر اوسکو اپنی گھر لیگئے تو مقتضاء سرپرستی تہا و علی ہذا القیاس بعض روایات
ضعیفہ جو استدلال جواز نکاح مومنہ مین ساتھہ اہل خلاف کی تزویج ام کلثوم کی ساتھہ عمر کی وارد ہین یا بعض روایات مین جو آیا ہی کہ ام کلثوم اور بیٹا اوسکا زید بن عمر دونو ساتھہ
ایکدن مین موئی نماز دونون جنازون پر اکٹھی جناب سید الساجدین علیہ السلام نی پڑھی سو سب ان روایات و آثار مین بھی ام کلثوم ربیبہ مراد ہی اور یہہ امر بھی بکمال
ظہور ظاہر ہی کہ اگر العیاذ باللہ منہ ام کلثوم بنت جناب امیر علیہ السلام و خواہر حقیقی جناب امام حسین علیہ السلام زوجہ عمر بدگہر ہوتین اور زید بن عمر خواہرزادہ امام حسین
تو جسطرح اولاد حضرت زینب اور رقیہ کی کربلا مین ہمراہ امام حسین علیہ السلام کی اور ہمراہ اپنی مادرون کی گئی تھی اور شہید ہوئی تھی اوسیطرح زید بھی ضرور ہمراہ جناب امام
حسین علیہ السلام کی اور ام کلثوم کی کربلا مین ہوتا حالانکہ ذکر معرکہ کربلا مین اصلا و مطلقا ذکر زید بن عمر کا کہین نہین نہ روایات سنیہ مین نہ روایات شیعہ مین و نیز
بتقدیر التنزل اسقدر تو ضرور تہا کہ وقت تشریف لیجانی اوس امام مظلوم کی سمت کربلا جسطرح عبداللہ بن عمر اور محمد حنفیہ اور عبداللہ بن عباس وغیرہم اوس امام
مظلوم سی رخصت ہوئی اور موافق اپنی ارادہ کے حضرت امام حسین علیہ السلام کو مانع قصد کربلا ہوئی اوسیطرح زید بن عمر بھی کہ موافق قول سنیون کے بہ نسبت عبداللہ
بن عمر کی امام حسین علیہ السلام سے حقیقت اور قرابت قریبہ رکہتا تہا ضرور رخصت کی لئی حاضر حضور امام علیہ السلام ہوتا اور اپنی مادر سی بھی رخصت ہوتا حالانکہ
کسی روایت سنی و شیعہ مین پایا نہین جاتا کہ زید بن عمر رخصت کی وقت امام حسین و ام کلثوم کی خدمت مین حاضر ہوا کربلا کو ساتھہ گیا اور انکی تواریخ سی اسقدر بھی
معلوم نہین ہوتا کہ زید بن عمر بعد مراجعت حضرت ام کلثوم کی کربلا سی اونکی پاس تعزیت امام حسین علیہ السلام کی لئے آیا ہو اور ضد اپنی ساتھہ بجالایا اور مدینہ منورہ مین بہ جمع ٢٨

کیا

کیا ہوا اگر یہہ کون حرف وکالت فضولی کرکی یہہ عذر کریگا کہ زید بن عمر عہد حضرت امام حسن علیہ السلام مین مرچکا تہا جیسا کہ اوسنی کتاب ہدایۃ الادب مین مصرفہ لفظ نقلیہ ا
روایت بیسر وپا لکہی ہے تو جواب دندان شکن ملکہ کردن ان اوسکا یہہ ہے کہ اوس روایت مین مرنا ام کلثوم اور اوسکی مادر کا بہی اوسکی ساتھہ مروی ہی اس سی صاف
واضح ہی کہ مادر زید بن عمر کی ام کلثوم بنت جناب امیر نہ تہی کہ وہ تو معرکہ کربلا مین زندہ اور ہمراہ جناب امام حسین علیہ السلام کی تہین بالجملہ عزیز الانبیا منفرد ہی
کیا د فی اپنی تحفہ مسروقہ اور اوسکی تقلید سی اس کون حرف نے بہی لکہو عزیز الانبیا نے جو واسطی اثبات وقوع تزویج کی لکہی ساتھہ ام کلثوم کی بنت جناب امیر علیہ السلام کی گو مختصر ہیہ ہاں
کہ ایک روایت بیسر وپا ہوا اول فرج غصبنا جناب صادق علیہ السلام کی طرف ایک مقام مین نسبت کی ہی اور مقتضا ای مثل مشہور دروغگو را حافظہ نباشد دوسری جگہ تحفہ مسروقہ مین بتصریح
تعریح وتعین نام مبارک جناب صادق علیہ السلام لی لکہا ہے کہ شیعہ بحضرات نسبت میکنند کہ میفرمودند اول فرج غصبنا قطع نظر اس تہافت کی علما کتب امامیہ مین روایت مذکور
مروی ہی الکہ بن روایت مین اشارہ طرف تزویج اضطراری ام کلثوم ربیبہ کی ہی نہ طرف تزویج اضطراری بنت جناب امیر کی بصورت بین اس روایت سی تزویج ام کلثوم بنت جناب
امیر کا موافق روایات معتمدہ شیعون کی ہرگز واقع نہونا ہے استدلال کرنا بیہودہ ہی بلکہ اپنی بلادت وغباوت پر استدلال کرتا ہی بلبید دہلوی وہمہ کون حرف نہین دیکہتا کہ
روایت مذکور مین لفظ ہوا اول فرج مسون منقولات شیعہ روارد ہی تو اشارہ ہی طرف تزویج اضطراری اور اگر ہی ام کلثوم ربیبہ جناب امیر کی زینت ابوبکر کی تہی نہ طرف تزویج ام کلثوم
بنت جناب امیر کی اگر روایت مذکور مین ہوا اول فرج غصبنا باضافت فرج کی طرف ضمیر متکلم کی وارد ہوتا تو عزیز الانبیا کو روایت مذکور مین گنجایش گفتگو کی ہوتی وَ این بہذا
من ذلک ورہی عزیز الانبیا اپنی تحفہ مسروقہ جو اوسنی تقلید اوس اعجمی معدل من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا کی اس کون حرف نی بنا پر ہوا اول
فرج غصبنا کی جو لکہا ہی محض الکذب اس روایت دروغ روایات صحیحہ در کتب امامیہ موجود ہیت سئل الامام محمد بن علی الباقر عن تزویج عمر ام کلثوم فقال لولا انہ زوجہ
اہلا لہا ما کان یزوجہا ایاہ وکانت اشرف نساء العالمین جدہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واخواہا الحسن والحسین سیدا شباب ٩
اہل الجنۃ وابوہا علی ذو الشرف والمنقبۃ فی الاسلام وامہا فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وجدتہا خدیجۃ بنت خویلد انتہی بعلطہ بحث
ہی اور اگلا اوس بعلطہ بار وکیا دنی انداز فی عوام کی دہوکا دینی کو لفظ روایات صحیحہ صیغہ جمع کا لکہا اور تفصیل مین اوس جاہل کی ایک روایت بیسر وپا مجہولہ ومختلفہ و
موضوعہ لکہی اور اوسکی راویونکا نام نہ کتاب کا نام ونشان کیا عزیز الانبیا مورد مصرعہ مشہور ہ گو سالہ ما پیر شد وگاو نشد بہ انجا از دل العمر تک اب مناظرہ سی جاہل تہا
یا اضلال عوام کی لیئی کو جگت مدال شیطان کا بنکر عمدا اغلاط بار زبان کرکے شیطان کا گرو بنتا ہی ہر جاہل و فاضل جانتا ہی کہ مقام استدلال مین روایات معقولہ خصم
ومعتمد علیہا کتب خصم سی لکہنا چاہئی اور وجوہ صحت واعتماد کی اونکی بیان کرنا چاہئی نہ داستان کوئی وقصہ جو لئے مانند بازاریون وہ داستانی گو مثنون کے اوسکے
پیر بابالغ کو لازم تہا کہ موافق اپنی دعوی کے روایات صحیحہ معتمدہ کتب معتمدہ امامیہ سی معہ اسمای روات وکتب کے لکہتا اور اثبات صحت مرویات وتعدیل روات
کتب امامیہ سی کرتا وعلی ہذا القیاس اس کون حرف طعام مجہول الاب والاعمام کو بہی ایسا ہی کرنا تہا وانی لہا ذلک اسی موقعہ واسی استعداد پر قدم میدان مناظرہ
مین رکہنا پہنچی موجد حوالہ شیطان ثانیاً عبارت روایت مذکور کی جو بلبید دہلوی نے برلیہ بلادت اور اوس بلبید کی تقلید سی سد سواہید ین نی تراہ بی دیا ہے
لکہی ہی سقیم وخلاف محاورہ ہی کلام امام محمد باقر علیہ السلام کا کہ وہ عالیجناب افصح الفصحا تہی معلوم نہین ہوتا بعید نہین کہ طبع زاد بنی بلبید ہو کیونکہ
فقرہ اولی اوسکا لولا انہ زوجہ اہلا لہا مشتمل ہے اضمار قبل الذکر بلکہ اضمار بلا ذکر مراجع پر کہ موافق قواعد نحو کی جائز نہین اور دوسرا فقرہ مذکورہ مشتمل ہی انتشار ضمایر پر
کہ مخل فصاحت ہی کسو سیفی کہ موافق زعم باطل عزیز الانبیا کی انہ کی ضمیر بارز متصل راجع ہے جناب امیر کی طرف اور رآہ کی ضمیر بارز متصل راجع ہے عمر کی طرف اور اہلا لہا
ضمیر بارز متصل راجع ہی جناب ام کلثوم کی طرف اور اہل لفظ اہلا لہا کہ از روی لغت ومحاورہ کے معنی مستوجب لہا کی ہے اسجگہ مہمل ولا معنی ہی جو کہ مستوجب ہو کہا

ام کلثوم کی لڑکی یعنی جیسے اگر ابطال تزویج ہوتا تو صحیح ہوتا فانکشاف روایت مذکور مین اگر لفظ عن تزویجہا لعمر ہوتا تو احتجاج عزیز الاعلیا کا روایت مذکور صحیح ہو ذکر روایت
مذکور کا بموقع ہو بیجا ہوتا اور تلبیس بیچ روایت مذکور مین ذکر عمر کا مطلقا نہین ملبسہ دہلوی اور کون حجری نے مقام احتجاج مین روایت مذکور کو جو لکہا احتجاج اپنی علادت
کیا هذا الا تکن من الجاهلین یہہ حال ہے غضب ام کلثوم کا سنیون کو چاہئے کہ اپنی ابوبکر کی آبرو ریزی زیادہ نکرین ما علینا الا البلاغ اور کون حجری نے
یہہ جو کہا کہ اندہا بی ایمان دہلوی تحفہ مسروقہ مین لکہتا ہی کہ مین نے بچشم خود دیکہا کہ ہنگام ہنگامہ افاغنہ قندہار ملعب شکانیان اکثر بار اریون کی ہوین بیٹیان بے
ناموس ہوئین فی الواقع ہو دہا شعر مشہور ہے ○ خوشتر آن باشد کہ سر دلبران ۔ گفتہ آید در حدیث دیگران ۔ اور اندہی بی ایمان نی اپنی انکہون سی دیکہا ہوگا کہ درانیون
اوسکی ماہین بہنین بیبیان ہو بہی کو اوسکی سامنی ناموس کیا ہوگا و فضیحتا کہ اوسکی عرق حمیت اور رگ غیرت جوش مین نہ آئی کہ اوسوقت مر گیا ہوتا باکلا جو کہ
درانی لوگ سنیان دہلی کی ناموس پر کودی تہی مبادا کہ درانیان زمانہ حال و استقبال یہہ قیل وقال و سن نہی خیال کا کہین سن پائین اور بموداے مثل مشہورہ
رزہ را می توان زدھا می سنیون کی نسبت علی سوی جرأت ہم ہو بیجا کرین اور مضمون اس شعر کا بی اندیشہ گائین ○ کو دراکوئی یون گہر مین تیری وہم سی ہو سکا
جو کام ہوا ہمسی وہ رستم سی نہوگا ۔ بلکہ درانی لوگ و افاغنہ کہ اکثر اونکی مشتاق و معتاد و اللذان یاتیانہا منکم کی ہوتی ہین اگر سنیون کی معلول علت عمری
حاکر نہایت اصلح کی کرین اور سنیون کی لئی اصلح نہین تو کچہ عجب نہین اور سنی لوگ بہی سنت عمر پر چلنا اپنی سعادت سمجہکر اونکی زیر مشق نہین تو رہا ہی اور
علت عمری کا جو حاشیہ قاموس و قانون سی اسئلہ الدین سیوطی سنی نی لکہا ہی اور بعض حواشی قسرانی مین سیحی سی جو منقول ہی اور مجمع الامثال مین بیان مثل
مشہور اخنث من معقر الستہ مین جو لکہا ہی وقد ضرب اهل مکة المثل بل لاسلاف التخنث رجل آخر من مشرکی مکہ و زعموا انہ کان
معروفا الخ اگی تفصیل لکہونگا فانتظر کون حجری بہائی اور بدلگامی نی ہماری کمیت قلم کو چہیڑدیا زبان قلم بخودت زبان درازی کون حجری کی او لکا مین مجبور ہون
اور ارباب انصاف کی نزدیک معذور کیونکہ ○ کلوخ انداز را پاداش سنگ است ۔ مصراع معروف و مشہور ۔ اور جو شعر کون حجری بیجگہ بیمحل لکہا ہی وہ ہی شعر
مین برمحل لکہتا ہون ○ شیشہ ہی کی طرح اسافی ۔ چہنر ناموس کہ ہری لٹیتی ہین ۔ اور کون حجری کتاب تنزیہ الانبیا کی عبارت جو نقل کی ہی اسوقت مین بسبب سفر
و عدم الفرصت ہون تصحیح النقل اوسکی نہین کرسکتا مگر یقین کامل ہی کہ عبارت مذکورہ بی کون حجری کچہ نہ کچہ خیانت فی النقل کی ہوگی جیسی نقل عبارت منہج الصادقین مین
ہنگام تصحیح النقل خیانت اوسکی ہمنی ضمن رسی رسالہ مین کہول دیا و علی ہذا القیاس عبارت تہذیب مین جہان ابو الحسن ماروی کو شعیت سی رجوع بنافیت نقول
تہذیب کی ہین رجوع بنافیت نہین لکہا ہی بہرحال سند بعبیر تصحیح النقل کی کہتا ہی کہ عمر کی معظم سیلالام مین کسی کو کلام نہین اگر متمسک ہونا اوسکا تمامی شرایع اسلام صرح
جہوت ہی کتاب تنزیہ الانبیا مین اعتراف اسی کتب صحیح کا نقل مین نہین آتا و یا لعرض اگر کتاب تنزیہ الانبیا مین عبارت والتمسک بشرایعہا اعجاب سید
مرتضی علم الہدی علیہ الرحمہ کی قلم سی نکلی ہی تو بطریق بستہزا و تہکم کہا ہی ارتضی ذق انک انت العزیز الکریم کی ہی ایسی جاہل کو کہ صرف سورہ بقر کو بارہ برس مین یاد
کری کما فی الدر المنثور اور جملہ قرینی جاہل ہو مغالاۃ مہر کو کہ مرا ان آیہ و نہی ہا یہو لو آتیتم احدہن قنطارا الآیہ کی منجملہ شرایع اسلام ہی منع کرکی زن بردہ
سی الزام کہا کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال کما فی الکشاف و غیرہ من التفاسیر اور جنب فاقد الماء کو حکم بسقوط نماز کری کما فی صحاح السنیہ و علی ہذا
و دیگر تشریعات فی الدین کی جہالت اپنی احکام شرعیہ سی ظاہر کری کیونکر کہ ہی متمسک تمامی شرایع اسلام کہہ سکتا ہی کون حجری کو لازم ہی کہ خواب جہالت سی جو نکی اور
اپنی حواس مجتمع کرکی ہمارے تشنین حاضر ہو کر ہمارے جوہیات اوٹہا سکے و کچہ بکسی ور نہ ○ چار پائی بروکتابی چند ۔ کا مصداق تو بنا بنایا ہی ۔
قال صاحب التنبیہ الثاقب از غایت شرم و آزرم ماسنہ تحریف قرآنی بتبدیل تصریح بکنایہ فرمودہ قال الناصب الکاذب دعوی تحریف قرآنی تیئز

تعریف جنابی عثمانی بکمال وقاحت و نادانی ہی کیونکہ باتفاق اہلسنت قاطبۃ اور بتحقیق محققین شیعہ ثابت ہی کہ قرآن موجود مین اصلا تحریف و تغیر نہین نہ زیادت نہ

نقصان نہ تبدیل کلمہ بکلمہ **اقول** اس مبہل و ناہل کو لازم تہا کہ مبحث تحریف قرآن کو مستقصا سے نقل کرتا اور اوسکا جواب با صواب موافق مناظرہ کی لکہتا

باوجودیکہ یہ شقی مستقصا پر ناظر ہی چنانچہ اوس کتاب مستطاب کے عبارت ہی نقل کی ہی اور ہر جواب بدیا یہہ دلیل اوسکی عجز و زبونی کی ہی اور موافق تسلیم

ہو جانیکے وکفشدوز وغیرہ کی موجب استہزا ہی نامی اگر تو کسی لائق ہوتا تو اوس مقام پر کلام کرتا اسکی یہی معنی کہ وہی برائی ناقین بار بار کہتا ہی اور محمد صادق

کی شرح کافی سے استدلال لاتا ہی اس تولی غول گمراہ عدوی آل خاب رسالت پناہ مذہب کیش تو نی مستقصا کی صفحہ ۴۵ مین بضمن بحث بیت و دویم نہین

پڑہا یا دیکہا کہ مولف شافی محمد صادق نہین علی اکبر صوفی ہے کہ وہ ہی تیری طرح ناصبی ہیدین شقی ازلی ہی اگر نہین دیکہا تو کتاب کیون لکہی اور اگر دیکہا تو

جواب کیون نہین دیا اوسکا شیعہ ہونا ثابت کیون نکیا ہی یہی دہلی وغیرہ کا لیان دیکر ہر شخص کا جی کفشدوز بنی کو چاہتا ہی وہ فقیر محمد خان ہی نہین بنا

کرتمک حرامی سے اپنی آقا کی مذہب کے رد لکہو الیے تیری ایسی بیت بہر ہی تکو اب نہین ہی سمجہتا اس رسالہ کی عوض مین کسی سنی تو خوجوتی ہی ہماری ہونگی کیونکہ

ہی علم و فضل سے اور ایسی ہو نہہ سے حضرت سلطان العلما دام ظلہ کا لیان لکہتا ہی روف ہی تجہیر بہ برہانی تو مستقصا اور مطالب ایسی رکیک اپنی ہماری مذہب والونکو

ہیسوا یا سچ ہی صاحب نو افض نے کہا ہی الجاہل اذا تصدی للجواب افضح نفسہ و اہل مذہبہ اب تیری جہالی کو ہم بیان ہی چند روایتین متضمن نقصان

قرآن مو بنی تصریحات سینہ تحریر کرتی ہین دعوی تحریف قرآن بنسبت عثمان لجیطا و بی ایمان کے اگر وقاحت و نادانی ہی تو عایشہ طاہرہ مجتہدہ سنیان اور

ابن عمر اور بیع و فقہہ سنیانکی بشرم و بیحیا ہین کہ دعوی مذکور کرتی ہین اس کون جزجاہل دنیگ کو لازم ہی کہ اپنی خالہ عایشہ اور اپنی خالو ابن عمر سی کہی کہ تم دونو

نے کیون بیجا تہمت پر اپنی کر باندہی ہی ملا اوسکو چاہیئی کہ اپنی خالہ کی جو تیان اور اپنی خالو کی ریش نعلین پکرکی اوسکی موہنہ مین تہوکی اتقان سیوطی مین کہ مصنف و 1

مستند ہر دو نون معتمدین سنیوں سی ہین عایشہ بنت ابوبکر سی کہ فقاہت و علم و اجتہاد اوس سوارہ جمل و ستوجہ سگان حواب کا سنیو کی نزدیک سب اصحاب سے

بڑہا ہوا ہے مروی ہی کہ سورہ احزاب مین زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مین دو سو آیتین تہین عثمان نے اتنی ہی درست لکہی ہین اور تفسیر در منثور مین عبد اللہ

بن عمر سے کہ بقول جہران کی افقہ اصحاب سنیان ہی کتاب الاستیعاب مروی ہے کہ کوئی یہہ نہ کہی کہ مین نے سارا قرآن پڑہا وہ کیا جانتا ہی کہ قرآن کتنا ہی بہت قرآن

جاتا رہا ہی اس صورت مین کون جز تو یہہ جو کہا کہ باتفاق اہلسنت قاطبۃ قرآن موجود مین اصلا تحریف و تغیر نہین نہ زیادت نہ نقصان نہ تبدیل کلمہ بکلمہ دروغ

بیفروغ ہی ورا اوس چہرہ واسطی اثبات کذب و کید کون جز کیا دنیا دکی شطر سنی اور وافی صحاح ستہ و غیرہ کتب معتمدہ سنیوں سنی لکہتا ہی جسکا جی چاہی

انتقل کہی اتقان سیوطی مین ذکر وجہ ترک بسم اللہ مین سورہ برارۃ ہی مالک سی مروی ہی کہ جب اول سورہ برارۃ کا ساقط ہوا ساتہہ اوسکی بسم اللہ بہی

ساقط ہو گئی بتحقیق ثابت ہوا کہ سورہ برارۃ برابر سورہ بقر کی تہی طول مین اور بہی اتقان مین زرین سی روایت ہی کہ ابی ابن کعب نے مجہسی پوچہا کہ سورہ احزاب

مین کتنی آیتین ہین مین نے کہا بہتر یا تہتر آیہ ابی نی کہا بتحقیق سورہ احزاب سورہ بقر کی برابر تہی اور ہم اوسمین آیہ رجم پڑہتی تہی مین نی کہا آیہ رجم کیا ہے

ابی نے کہا الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور حاکم نی بہی مستدرک مین اس روایت کو لکہ کر کہا کہ

یہہ احادیث صحیح الاسناد اور صاحب تفسیر مدارک بہی اس حدیث کو لایا ہے اور شرح بزودی مین عایشہ سی مروی ہے کہ آیہ رجم بعد وفات رسول خدا کی پڑہی جاتی تہی اور حاکم

نی مستدرک مین ابو مسلمہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہی سنا مین نے ابو نضرہ کو کہ کہتا تہا پڑہا مین نی ابن عباس کے روبرو فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی

پس ابن عباس نے کہا قسم بخدا کہ ہر آئینہ اللہ تعالی نی اس آیہ کریمہ کو اسطرح پر نازل کیا ہی و بعد اسکی حاکم نی کہا کہ یہہ حدیث صحیح الاسناد ہی اور در منثور سیوطی مین

... روایت ... جو عمار سے ... سے ... مسعود ... یوں پڑھتے تھے ... کفی الله المؤمنین القتال بعلی ابن ابیطالب اور حافظ ابن مردویہ نے

... ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ... ہم پیغمبر خدا کے عہد میں یوں پڑھتے تھے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین

... اور جامع الاصول میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ یوں پڑھتے تھے لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فی مواسم الحج اور صحیح بخاری

کی روایت میں یوں ہے لیس علیکم جناح ان تبتغوا فی مواسم الحج فضلا من ربکم اور صحیح بخاری کے بیچ باب مناقب عمار و حذیفہ میں ابراہیم نخعی علقمہ

سے جو روایت طولانی لکھی ہے اوسمیں علقمہ نے کہا کہ ابو الدرداء نے مجھسے کہا کہ واللہ تحقیق پڑھایا مجکو رسول خدا نے اپنے مونہہ سے واللیل اذا یغشی والنہار

اذا تجلی والذکر والانثی یعنی بدون لفظ وما خلق کے اور یہہ روایت صحیح بخاری کے باب ... میں مغیرہ سے بھی مروی ہے اور باب مناقب ابن مسعود

میں بھی صحیح بخاری کے بیچ اس روایت کو علقمہ سے ذکر کیا ہے اور صحیح مسلم میں بھی یہہ روایت موجود ہے اور اسیطرح کی روایات صحاح ستہ و دیگر کتب معتمدہ

سنیہ میں بکثرت موجود ہیں ہمنے روایا لاختصار اسیقدر پر اکتفا کی العاقل یکفیہ الاشارہ والجاہل لاینفعہ الف کتاب والوف عبارۃ علاوہ اسکے نزول

قران شریف کا سات حرفوں پر ثابت ہے اور وہ ساتوں حرف منزل من اللہ خواہ مراد اوس سے سات لغت ہوں کہ وہ قریش اور طی اور ہوازن اور

ہذیل و یمن ... اور بنی تمیم میں خواہ مراد اوس سے قراءات سبعہ مشہورہ ہوں قران عثمانی مروج میں نہیں ہیں تو دامن عثمان محرق القران کا علاوہ

احراق ... و تحریف قران کے تنقیص قران میں بھی آلودہ ہے یہہ کون جرم عجیب و قبیح و بیجا ہے کہ عثمان نے ایمان کی ایسی تحریف کا منکر ہوتا ہے اور مانا ہے شیعوں

... کہ باتفاق اہلسنت قاطبہ قران موجود میں اصلا تحریف و تغیر نہیں نہ زیادت نہ نقصان نہ تبدیل کلمہ بکلمہ **قال** الناصب الکاذب جناب تیسرے

... میں کہ اصح الکتب اور متواتر عند الشیعہ ہے زبانی جناب مرتضوی بضمن خطبہ طویلہ موجود ہے ثم انزل علیہ الکتاب نورا لا تطفأ مصابیحہ وسراجا ۳۲

لا یخبو توقدہ و بحرا لا یدرک قعرہ و منہاجا لا یضل نہجہ و شعاعا لا یظلم ضوءہ و فرقانا لا یخمد برہانہ و بنیانا لا تہدم ارکانہ

الی ان قال فہو معدن الایمان ... بحر لا ینزفہ المستنزفون و عیون لا ینضبہا الماتحون **اقول** معلوم نہیں ہوتا کہ کون جز اوسکی فلان فاختہ یہہ فقرات نہج البلاغہ کی کس

سند میں لایا ہے اوسمیں تو ترتیب عثمانی کا اور عدم تحریف قرانی کا اصلا ذکر نہیں نہ بصراحت و نہ بکنایت بلکہ عبارت مذکورہ میں مدح اصل کلام اللہ منزل علی الرسول

کی ہے جو بوساطت حامل التنزیل حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پیغمبر خدا پر بتدریج نازل ہوا اور ترتیب عثمانی اور تحریف قرانی سے پاک ہے تو ارشاد جناب

امیر کا فہو معدن ... بحر لا ینزفہ المستنزفون و عیون لا ینضبہا الماتحون قران صحیح منزل من اللہ کی شان میں ہے نہ قران محرف مرتب عثمانی کے

حق میں اور تحریف عثمانی کو گواہی عایشہ و ابن عمر بیٹی بابا شیخین سنیہ کے کہ سنیوں کی نزدیک گواہ ہیں عادل ہیں بشہادت کتب معتمدہ سنیہ کی ہم قول سابق

ثابت کرچکے ہیں اسمقام میں لانا کون جز کا عبارت کتاب مستطاب نہج البلاغہ کو اسمقام میں کہ علاوہ اوسکی مطلب سے نہیں رکہتی مفید اوسکی مطلب کو نہو بلکہ اور

تحریف قرانی بہ نسبت عثمان بیجا ولی ایمان کے ثابت رہی **قال** الناصب الکاذب اور حدیقہ سلطانیہ میں امام صادق سے منقول ہے کہ ان ہذا القران

فیہ منار الہدی و مصابیح الدجی اور اوسی کتاب میں ہے کہ امام علی نقی نے اپنے شیعوں کو لکھا کہ قد اجتمعت الامۃ قاطبۃ علی ان ہذا القران حق لا ریب

فیہ اور یہہ بھی فرمایا القران حق لا اختلاف بینہم فی تنزیلہ و تصدیقہ فاذا شہد القران بتصدیق خبر و تحقیقہ فانکر الخبر طائفۃ من

الامۃ لزمہم الاقرار بہ ضرورۃ حیث اجمعوا فی الاصل علی تصدیق الکتاب فی تنزیلہ فہی ان جحدت و انکرت لزمہا الخروج عن الملۃ

اقول اشارہ الیہ لفظ ہذا کا قول جناب صادق علیہ السلام میں یعنی ان ہذا القران فیہ منار الہدی وہی اصل کلام اللہ منزل علی الرسول ہے نہ

و محرف عثمانی وعلی ہذا القیاس اقوال جناب امام علی نقی علیہ السلام مین ماحصل ان سب ارشادات ائمہ ہدی علیہم السلام مین قرآن مرتب محرف عثمانی کا ذکر نہین اوسکی
ذکر کا کوئی قرینہ و دلیل بہی نہین معلوم کہ کون جز اس مقام مین اقوال ارشاد مقال جناب امام صادق وجناب امام علی نقی علیہما السلام کی کس امر کی ثبات کی نفی لایا ہی اور محققین
امامیہ بحیثیت اصل قرآن کی کب منکر ہین اور اوسکی تنزیل و تصدیق مین کس اختلاف کرتا ہی یہان تو کلام تحریف قرآنی و ترتیب عثمانی کی زیادت و نقصان مین
ہی نہ بحیثیت و بطلان اصل قرآن مین حق ہونا اور شی ہی اور ناقص ہونا شی دیگر غرضکہ کلام یہہ ہی کہ ارشادات مذکورہ ائمہ علیہم السلام سی عدم تحریف و ترتیب قرآنی
و عدم تغیر و نقصان مرتب عثمانی ثابت نہین ہوتا **قال** الناصب الکاذب ملا صادق شارح کلینی نی لکہا کہ ویظہر القرآن ہذا الترتیب عند ظہور
الامام الثانی عشر و یشہر بہ **اقول** اس اولوی کی بہان محمد صادق شارح کافی نہین وہ علی اکبر ہی اور وہ تیرہی طرح کیش سنی صوفی خدا
اندیش ہی اپنا واہیات نہ بکا کر پہلی استفتا کو دیکہہ اور اوسکا جواب کفش در اپنی گرو گہال سی منگا وہ مرہنین کیا اور اوسکی شیعیت ثابت
کرا پہر اوسکا نام لینا بکواس زیادہ اور مطلب کم یہہ باتین اچہی نہین زنانون کی عادت بمقابلہ اہل حق تجکو شرم نہین آتی اپنی معتقداون پر اعتراض ہو
ہا لا کر الی کو مرہ بار اوسکا نام لیتا ہی جب رہ خضہ ہذا غاز و حبل المتین سواد **قال** الناصب الکاذب خلاصۃ المنہج مین تحت قولہ تعالی لا مبدل لکلماتہ
وہو السمیع العلیم مذکور ہی ہیچکس نیست کہ تبدیل دہندہ باشد مر اخبار و احکام اورا چنانکہ تبدیل داد در توریت زیرا کہ حقتعالی حافظ قرآن فرمودہ است
اقول یہہ عبارت خلاصۃ المنہج ہی مشعر عدم تحریف قرآن مروج مرتب عثمانی نہین ہی کسواسطی کہ مطلب عبارت مذکورہ کا یہہ ہی کہ تبدیل اخبار و احکام قرآن منزل
من اللہ کی کوئی کر نہین سکتا اور تحریف قرآن عثمانی مروج بہ تغیر و تبدیل ترتیب و نقصان و اسقاط حروف سبعہ جو عثمان نی جلا دی ایمان نی کی ہی جیسا کہ قدر قلیل از
صحیحین و اتقان وغیرہ کتب معتمدہ سنیون سی ہم اوپر لکہ آئی ہین تبدیل اخبار و احکام قرآن کی حد کو نہین پہونچا ہی **قال** الناصب الکاذب در مجمع البیان
مین سید مرتضی سی منقول ہی کہ ان القرآن کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مجموعا مؤلفا علی ما ہو علیہ الآن واستدل علی ذلک بان القرآن کان یدرس
ویحفظ جمیعہ فی ذلک الزمان حتی عین علی جماعۃ من الصحابۃ فی حفظہم لہ وانہ کان یعرض علی النبی ویتلی علیہ وان جماعۃ من الصحابۃ کعبد اللہ ابن مسعود
وابی بن کعب وغیرہما ختموا القرآن علی النبی عدۃ ختمات وکل ذلک یدل بادنی تامل علی انہ کان مجموعا مرتبا غیر مبتور ولا مبثوث وذکر ان
من خالف من الامامیۃ والحشویۃ لا یعتد بخلافہم بان الخلاف فی ذلک مضاف الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا اخبارا ضعیفۃ ظنوا صحتہا لا یرجع بمثلہا عن المعلوم
المقطوع بصحتہ اور اسی کتاب مین ہی کہ اما الزیادۃ فیہ فمجمع علی بطلانہا واما النقصان فقد روی قوم من اصحابنا وقوم من حشویۃ العامۃ ان فی القرآن تغییرا
ونقصانا والصحیح من مذہب اصحابنا خلافہ وہو الذی نصرہ المرتضی **اقول** یہہ عبارت مجمع البیان کی ہی مشعر عدم تحریف قرآن مرتب عثمانی نہین ہو سکتی کسواسطی
کہ عبارت مذکور مین ذکر قرآن مرتب عثمانی کا اور نہی ذکر عدم تحریفا و ترتیبا اصلا و مطلقا نہین ہی البتہ عبارت مذکور مین ذکر قرآن عبد اللہ بن مسعود اور قرآن ابی
بن کعب کا ہی کہ پیغمبر خدا کی عہد کرامت عہد مین موجود تہی اور آنحضرت پر عرض ہو چکی تہی اور بدولت اونکی پیغمبر خدا و حضرت جبرئیل حامل التنزیل کے روبرو ہو چکی تہی
جسکو عثمان بی حیا و بی ایمان نی جلوایا اور ترتیب عثمانی کا تو وجود عہد ہدایت عہد پیغمبر خدا مین تہا ہی نہین بالجملہ تحریف عثمان بی ایمان کی اس قرآن مروج مین الا
بہ تبدیل ترتیب و اسقاط حروف سبعہ جن پر کلام اللہ نازل ہوا تہی بروایات معتمدہ سنیہ ثابت ہی انکار اسکا سوفسطائیت محض ہی ہم شطری وافی اوان سابق از
اتقان و در منثور و مستدرک حاکم و تفسیر مدارک و جامع الاصول و صحیح بخاری کہ اصح الکتب بعد کتاب الباری ہی و صحیح مسلم سی لکہ چکی ہین کون جز عجب لوکا تہا ہی کہ وسکو
نہ پاکر کے بہی خبر نہین ۵ تو برا چہ ملک دانی چیست * چون ندانی کہ در سرا تو کیست * اب کون جز او اپنی گہر کی خبر نہی مشکوۃ مین ہی کہ عمر کہتا ہی کہ سنا مین

حکیم بن حزام سورہ فرقان کو پڑہتا تہا برخلاف اوسکی جو مجکو رسول خدا نے پڑہایا تہا بس قریب تہا کہ مین اوس سی اوسی وقت بہڑ جاؤن لاکن مین نی اوسکو چہوڑ دیا یہان
تک کہ اوسنی قرات کو تمام کیا پہر تو مین ردا اوسکی گلی مین ڈالکر کہینچتا اور گہسیٹتا ہوا جناب رسالت کی پاس لے گیا اور کہا کہ یہہ سورہ فرقان کو برخلاف اوسکی پڑہتا ہی
جیسا آپ نے مجہکو تعلیم کیا ہی حضرت نی فرمایا چہوڑدی اسکو بعدہ ہشام سی فرمایا کہ پڑہ تو کسطرح پڑہتا ہی اوسنی اوسی طور سی پڑہا کہ پہلی مین نی اوس سے سنا تہا حضرت نے
فرمایا کہ یہہ سورہ اسی طور سی نازل ہوا ہے پہر مجہسی فرمایا کہ تو بہی پڑہ مین نی بہی پڑہا فرمایا کہ یہہ سورہ اسیطرح سی نازل ہوا ہی مین اوسوقت حیران ہوا کہ دونون کو فرمایا
کہ اسیطرح سی نازل ہوا ہی پہر حضرت نی فرمایا کہ یہہ قران نازل کیا گیا ہی سات حرفون پر بس پڑہو جسطرح سی کہ میسر ہو انتہی کون حرف دیکہی کہ سورہ فرقان دونون طرح
قران مرتب عثمانی مین کہان ہی تو اسقاط سبعہ حرف قطعاً ثابت ہی **قال** الناصب الکاسب و رمصائب النواصب مین ہی وما نسبه الی الشیعة من قولهم بوقوع
التغیر فی القران لیس مما قال جمهورهم وانما قال به شرذمة قلیلة لا اعتداد لهم فیما بینهم **۱ قول** اس عبارت مین بہی شاید اسکا معنی پایا
جاتا کہ سنیون کے نزدیک تغیر و نقصان قران مین نہین ہوئی اور کون چیز کہ درپی اثبات اسی مطلب کے ہین اوسکو لکہنی اس عبارت سی کیا حاصل ہوا مطلب اس عبارت کا تو یہی
ہی کہ قول بوقوع تغیر قران مین مذہب جمہور شیعہ کا نہین ہی کون حرف سمجہی کہ مآل اس عبارت کا یہہ ہی کہ قول بوقوع تغیر و نقصان قران مین مختلف فیہ مابین الشیعہ ہی جمہور
عدم وقوع تغیر کی قائل ہین و شرذمۂ قلیلۂ شیعہ قائل تغیر ہین اور عبارت مذکورہ مین کچہہ ذکر اتفاق یا اختلاف سنیونکا تغیر و تحریف قرانی مین پایا نہ گیا تو ایراد
اس عبارت کا بی سود ہوا **قال** الناصب الکاسب کہ رئیس شیعہ ابن بابویہ ہرچند اول حال مین حذف نقصان کا قائل تہا لیکن آخر عمر مین انہ وجد بخط ابی محمد
الحسن العسکری ما صورته اعوذ بالله من قوم حذفوا محکمات الکتاب ونسوا رب الارباب والنبی وساقی الکوثر یوم الحساب علی ما فی [illegible]
[illegible] صحیحہ کو کہ مطابق تہا اعتقاد درست اپنی اعتقاد کو نیک کیا اس سنی کہ صدوق تہی تو بجا ہی وعبارته هکذا اعتقادنا ۳۴
ان القرآن الذی انزل الله علی نبیه محمد هو ما بین الدفتین وهو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذلک ومبلغ سوره عند الناس مائة
واربع عشرة سورة وعندنا ان الضحی والم نشرح سورة واحدة ولایلاف والم ترکیف سورة واحدة والانفال والتوبة سورة واحدة ومن نسب
الینا انا نقول انه اکثر من ذلک فهو کاذب پہر یہی صدوق اس دعوی پر دلیل لایا ہی کہ ما روینا من ثواب قراءة کل سورة من
القران وثواب من ختم القران کله وجواز قراءة سورتین فی رکعة نافلة والنهی عن القران بین السورتین فی رکعة فریضة تصدیق
لما قلنا فی امر القران وان مبلغه ما فی ایدی الناس من النهی عن قراءة القران کله فی لیلة واحدة وانه لا یجوز ان یختم القران
فی اقل من ثلثة ایام تصدیق لما قلنا ایضا وعلی هذا القیاس اخبار و فتوای اہل اعتبار معتبرات شیعہ مین مذکور ہین ایراد بالاستقصا مطول کلام سی ہی
قدر قلیل نمونہ وار محصل مرام یعنی ان روایات صحیحہ کے منطوقات صریحہ سی صریح ہی تکذیب و تفسیق ملایان قائل تحریف قران لازم آتی ہی کاش ابن بابویہ کی
طرح کہ بحکم ان الکذوب قد یصدق صحت اور کمال قران کیطرف رجوع فرماتی سہام کذب و فسق کے نشانہ ہونی سی بچ جاتی کذوب سی صدوق بنجاتے
۲ قول مخفی نہین کہ مقررات علم مناظرہ سی ہے کہ مناظر کو اپنی کلام کو معقولات و معتقدات خصم پر چاہیی بنا اعلیہ صاحب سہم ثاقب نی کہ روی خطاب
اونکا سنیان پیروان عمر کو تنی کی طرف ہے تعریض بتحریف قران کے کی ہے کہ مقبولات و معتقدات اکابر صنادید سنیہ و منقولات صاحب اتقان و در منثور
و مستدرک حاکم و تفسیر مدارک و جامع الاصول و صحیح بخاری اصح الکتب بعد کتاب الباری و صحیح مسلم سی ہے کما نقل اقوالهم فیما سبق کون حرف پیرو عمر
مذہب کو نہی کو لازم ہی کہ اپنے اکابر و اسلاف کی تکذیب کری اونکی اقوال کو تہ دل سی تسلیم کری اور اگر بالفرض اپنی اسلاف کا خلف ناخلف بنتا ہی تو

اوسکو چاہئے کہ تکذیب اپنے اسلاف اخلاف کے موافق داب مناظرہ کی کرے کون حرف نے اس مقام مین عبارتیں ہماری کتب کی جو نقل کی ہے اگرچہ تمہین تصحیح نقل نہین
کہہ ہے اون عبارتوں سے کون حرکا دعوی کہ سنیوں کی نزدیک بالاتفاق قرآن موجود مین اصلا تحریف و تغیر نہین ہرگز ثابت نہین کسواسطے کہ اون عبارتون
مین ذکر مذہب سنیون کا درباب تحریف و تغیر قرآن کے مذکور ہی نہین اور جو کہ کون حرف نے جناب صدوق علیہ الرحمہ کو اور ہی جناب مستطاب سلطان العلماء دام ظلہم کو
بلاوجہ کذوب لکھا ہے حقیر نے مودا ہے ٥ کلوخ انداز را پاداش سنگ است * کون حرف کے پیر کو نے کو جو کوئی لکھا ہے بد مزہ ہو مخصوص ہے کہ صاحب تسہیم ثاقب
نے جو تعریض بتحریف قرآن کے کی ہے اور کون حرف سے اسکا جواب بجز نال و قول کے کچھ ہو سکا قال الناصب الکاذب لیکن انہیں تمام آفتاب ملازمان
درگاہ آپ کے بہائی باپ بہی اسی جرم مین گرفتار ہین کہ کمال مد نقصان قرآن مین ایک مسئلہ ٹہراتے ہین تغیر و یسیر و تحریف غیر کثیر کا انکو مسلمانا سا انہی
با این عبارت کہ اما تغیر یسیر در اعراب و تبدیل بعض حروف و نقصان بعض کلمات و آیات و مخالفت ترتیب در جمع و تالیف آیات پس از روایات متعددہ فریقین
لائح میگردد و انکار آن بالمرہ بسبب تکثر اخبار از طرفین و تواتر معنوی آن مشکل است علی ما فی الحدیقۃ السلطانیۃ. و بالجملہ چون احادیث بسیار از طریق ائمہ
اطہار و صحابہ کبار درباب تحریف یسیر و نقصان قرآن فی الجملہ وارد شدہ و کذب تمام آنہا در کمال استبعاد پس لا اقل کہ نقصان محتمل باشد و مجرد احتمال کافیست علے
ما فی الصوارم چو بدیہی یہی روایات متحققہ ثابتہ بعینہا اونکو مبتلائے جہل مرکب ورکا فرانہ بناتی ہین بلکہ کلینی کو بہی کہ روایت کرتا ہے ان القرآن الذی جاء
جبرئیل الی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سبعۃ عشر الف آیۃ اسی جرم مین گرفتار کراتی ہین اسواسطے کہ جمہور کی روایات کلینی کے کذب ہین کہ قرآنکو زیادہ مافی
ایدی الناس سے کہ بعدد چھہ ہزار اور چند صد آیہ ہین بتاتا ہے اور اصل قرآن کو سترہ ہزار آیہ ٹہراتا ہے اور روایت کلینی ملازمان کے باپ بہائی کے مکذب ہے
اسواسطے کہ یہہ دونو کذب تغیر و تحریف یسیر کے قائل ہین حالانکہ کلینی کے روایت سے معلوم ہو چکا کہ قرآن مین سترہ ہزار آیہ تہی اس حساب سے قرآن مین
نقصان دو ثلث کی قریب ہو چکا ہے پس دو ثلث نقصان کو تغیر یا تحریف یسیر کہنا کمال سفاہت ہے اقول مردم اندر حسرت فہم درست بدارباب
انصاف کون حرف کی ناانصافی کو دیکہیں کہ اوسکی خالہ عائشہ ملعونہ نے جو کہا کہ زمانہ پیغمبر خدا مین سورہ احزاب مین دو سو آیہ تہا عثمان محرف القرآن نے تہذیب نے
دیکے اسکو تو معاف کیا اور عائشہ کو مبتلای جہل مرکب کا فرانہ نہ بتایا جناب غفرانمآب و جناب سید العلما طاب ثراہما و جعل الجنۃ مثواہما نے جو تغیر یسیر
و تحریف غیر کثیر ترتیب عثمانی مین بتائی ہے اونکو کون حرف کافرانہ نے مبتلای جہل مرکب بتایا بالجملہ کون حرف منقولہ جملہ کتب اپنی دیکہیگا منتہی سے اور بہت درجے
سے جو چاہی سو کہی تحریف قرآنی ترتیب عثمانی مین باتفاق فریقین ثابت ہے فعلیہ علی محرف القرآن لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور
روایت کلینی کہ ان القرآن الذی جاء بہ جبرئیل الی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبعۃ عشر الف آیۃ کہ تصحیح النقل اوسکی نہین کی گئی
بر تقدیر صحت نقل احادیث متشابہہ سے ہے کہ تاویل اونکی خدای تعالی اور راسخون فی العلم ہی جانتے ہین مانند آیات متشابہہ کتب سنیہ مین بہی کثرت سے
موجود ہین مثلا روایت خلق اللہ آدم علی صورتہ کی کہ شیخ عبد الحق دہلوی اوسکی معنی یون لکہتا ہے کہ پیدا کیا خدا تعالی نے آدم کو اپنی صورت پر یعنی تجلی فرما
ہوا آدم اور بر صورت خدای رحمان کے کون حرف دیکہے کہ ایسی روایات اپنی معانی ظاہرہ پر نہین ہوتی قال الناصب الکاذب بالجملہ ازین مقدمات بدیہیۃ
الانتاجات سے کئی نتیجہ ہاتھ آتے ایک یہہ کہ جو روافض دعوی کرتی ہین کہ قرآن صحیح جسکو حضرت امیر نے جمع کیا تھا وہ امام آخر الزمان کی پاس ہے علی ما فی حق
الیقین باطل ٹہرا خصوصا روایت شارح کلینی کہ اوسنے اسی قرآن کی رواج و شہرت کو امام زمان کے زمانہ مین فرمایا خلاف عقل ہے کہ جناب امیر اپنی زمانہ خلافت
مین قرآن صحیح کو رواج نہ دین اور اوسکی نفع سے اہل اسلام کو محروم رکہین نہ بلکہ اپنی اولاد اور عزیزون سے بہی عزیز کرین اور باوجود بیوفائی اصحاب علی

اعترف به الشیعة الکذب خلافت مغصوبه کو اختیار فرمائیں سبحانک هذا بهتان عظیم ۲ **فوت** وبالله التوفیق جمع کرنا جناب امیر علیه السلام کا
قرآن صحیح کو بروایات ثقات سنیان ثابت ہی باطل ٹھہراتا ہی کون جز باطل کوش کا اوسکو باطل ہے کتاب استیعاب ابن عبدالبر میں ابن سیرین سے
مروی ہی کہ جناب امیر علیه السلام نی قرآن کو موافق نزول کے لکھا ہی اگر وہ قرآن ہاتھ آتا تو اوس سی علم کثیر حاصل ہوتا اور فتح الباری میں جناب امیر
سی مروی ہے کہ جمع کیا ہی آنحضرت نی قرآن کو ترتیب نزول پر کہ اوس سے ناسخ و منسوخ معلوم ہوتا ہی اگر وہ قرآن معمول و مروج ہوتا تو تحقیق بہت علم
اوس سے ظاہر ہوتی اور اتقان میں ابن حجر سی مروی ہی کہ تحقیق وارد ہوا ہی علی سی کہ آنحضرت نی جمع کیا ہی قرآن کو علی ترتیب التنزیل بعد وفات
پیغمبر خدا کی اور یہی اتقان میں ہے کہ مصحف علی میں سورہ پہلی اقرأ ہی پھر مدثر پھر نون پھر مزمل پھر تبت پھر کوثر پھر تکویر اور اسی طرح آخر تک پہلے مکی
پھر مدنی اور تعقیبہ ادراک میں ہی کہ ترتیب نزول کے معین ہے اور بر ترتیب مصحف عثمانی کی اور تاریخ الخلفاء سیوطی میں ابی الطفیل سی اور صواعق محرقہ ابن حجر
میں ابن سعد سی مروی ہے کہ جناب امیر علیه السلام نی فرمایا کہ بخدا کوئی آیہ نازل نہیں ہوا مگر یہہ کہ میں خوب جانتا ہوں اوسکو کہ کس چیز میں نازل ہوا اور
کہاں نازل ہوا اور کسکی حق میں نازل ہوا تحقیق کہ میرے پروردگار نی مجھکو دل دانا اور زبان گویا دی ہی اور یہی تاریخ الخلفاء میں ابی الطفیل سی اور یہی صواعق
محرقہ ابن حجر میں مروی ہے کہ جناب امیر نی فرمایا پوچھو مجھ سی کتاب خدا کو تحقیق کہ نہیں رہی کوئی آیہ مگر یہہ کہ خوب جانتا ہوں میں کہ وہ رات کو نازل ہوا
یا دن کو زمین نرم و ہموار میں نازل ہوا یا پہاڑ میں اور بروایت شارح طیبی کا جواب باصواب اور کہدے افتذکر کہ روایت مذکور سی ہرگز رواج و شہرت
قرآن عثمانی کا امام زمان کی زمانہ میں ثابت نہیں ہوتی بالفعل بعد میں جناب امیر کا قرآن کامل کو باعتراف و اقرار عنادید سنیہ ثابت ہی انکار ایسی حق
حق کا کس شمار میں ہی ۵ اون مرتضی میں دیوی کب سند ہی + اور رواج نپانا اوس قرآن کامل کا عہد ہدایت جہد خلافت جناب امیر میں جو کوئی جز پایا معقول
خلاف عقل کہتا ہی وہ سکی فہم کا قصور ہی اور جناب امیر نی جو قرآن کامل کو جمع لیا تہا مقتضائے لطف و صلاح ہونے کے بحال خلق نہ جمع کیا تہا کیونکہ جبار
کے لیے تو جمع نہیں کیا تہا جناب جبکہ بعد جمع کرنے کے اوسکو مسجد میں لائے اوس وقت کہ ابوبکر و عمر و دیگر صحابہ مسجد میں موجود تھے اور آنحضرت نی با آواز بلند
فرمایا کہ ایہا الناس جب سے رسول خدا صلی الله علیه و آله نی دنیا سی رحلت کی میں حضرت کی غسل و تجہیز میں مشغول ہوا بعد اوسکی قرآن کو میں نی جمع کیا اور کوئی آیت
نازل نہیں ہوا ہی مگر پیغمبر خدا نی مجھکو پڑھایا ہی و تاویل اوسکی مجھکو سکھائی ہی تم لوگ قیامت میں نہ کہنا کہ ہم اس سی غافل تھی اور نہ کہنا کہ میں نی تمکو اپنی یاری مدد
کی لیے نہ بلایا تہا اور حق اپنا تمکو یاد نہ دلایا تہا اور تمکو کتاب خدا کی طرف نہ بلایا تہا عمر بدگہر نی کہا جو قرآن ہماری پاس ہی ہمکو کافی ہی ہم احتیاج تمہاری قرآن کی
نہیں رکھتی پس جناب امیر نی فرمایا کہ تم پھر اس قرآن کو نہ دیکھوگے جبتک مہدی فرزند میرا اسکو ظاہر کرے اور یہہ کہکر حضرت اپنی دولتخانہ ہدایت کاشانہ کو
تشریف لی گئی اب کون جز طغام مجہول الاب و الاعمام کہہ سکتا ہی سے مہور شے عقل مستعار لیکے سمجھی کہ جب جناب امیر اوس قرآن کامل کو مجمع صحابہ میں لائی اور
با آواز بلند فرمایا کہ میں نی آنکو جمع کیا ہی اور عمر مردود نی اوس کتاب خدا کو رد کیا اور نہ لیا اور کہا ہمکو تمہاری قرآن کی حاجت نہیں تو ناچار ہوکر جناب امیر علیه السلام
نی اوسکو اپنی پاس رکھا اپنی اولاد امجاد میں رکھا کہ دست بدست جناب صاحب الامر علیه السلام تک پہونچا اور اب اونکی پاس موجود ہی اور ورود حوض کوثر تک عترت
پیغمبر خدا سی جدا نہوگا ۲ اولاً عمر مردود کا اوس قرآن کامل کو رد کرنا اور نہ لینا ثانیاً اوس زمانہ کی لوگوں کو سنت شیخین پر چلنا ثالثاً عثمان محرق
القرآن کا دریے جلانے قرآنوں کی ہونا رابعاً سلاطین امویہ و عباسیہ کا اونہیں کے سنت پر ہونا یہہ سب اسباب اوس قرآن کامل کے رواج نپانے کی عہد ہدایت عہد
خلافت جناب امیر میں اور بعد اوس کی ہوا ہی لیکے کون جز بغور تامل و تعقل حق بین دیکھی و سمجھی کہ عمر نی جو قرآن کامل کو نہ خود لیا اور نہ اوروں کو اوسکو

لینی دیا.

سے چہپایا اور اوسکی نفع سے اہل اسلام کو محروم کیا تو اوس قرآن کامل کے رواج پانی کا اور اوسکی نفع سے اہل اسلام کی محروم رہنے کا وبال بہی روز معاد عائد حال حضرت
عمر بہی ہوگا اور اوسکی ذنب کے ہوا اور جو کہ جناب امیر نے اوسکو نہ چہپایا بلکہ اوس قرآن کامل منبع علم کثیر کو مجمع صحاب میں لا کر با آواز بلند پکارا کہ قرآن کو لو اور
کسی نے نہ لیا بلکہ کہا ہمکو حاجت نہیں تو نہ لینے والی ہے باعث اوسکی غائب ہو جانیکی ہوئی اور اولاد عزیز سے بہی حضرت نے اوسکو عزیز کیا جو کوئی حرز کہتا ہے
اگر اولاد سے عزیز فرماتی تو صاحب الامر علیہ السلام کی پاس کیوں ہوتا باقی رہا کون حر ظلام مجہول الاب الاعمام نے تعریض جسپا کرنی خلافت مغصوبہ کے جو جناب
امیر کو بعلم امامت معلوم تہا کہ زمانہ حجر کا میں ملاحدہ اتباع مردہ ثلثہ تعریفات بیجا اوس جناب پر کرکی اپنی نامہ اعمال کو مانند اپنی دلوں کے سیاہ کرینگے تو آنحضرت نے
نے خطبہ شقشقیہ میں جواب اس تعریض کا مفصل ارشاد کیا ہی جناب لاثانی ارشاد فرماتی ہیں فما راعنی الا والناس کعرف الضبع الی ینثالون علی
من کل جانب حتی لقد وطئ الحسنان وشق عطفای مجتمعین حولی کربیضة الغنم فلما نهضت بالامر نکثت طائفة ومرقت اخری
وفسق آخرون کانهم لم یسمعوا کلام الله سبحانه یقول تلک الدار الآخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة
للمتقین بلی والله لقد سمعوها ووعوها ولکنهم حلیت الدنیا فی اعینهم وراقهم زبرجها اما والذی فلق الحبة وبرأ النسمة
لولا حضور الحاضر وقیام الحجة بوجود الناصر وما اخذ الله تعالی علی العلماء الا یقاروا علی کظة ظالم ولا سغب مظلوم لالقیت
حبلها علی غاربها ولسقیت آخرها بکأس اولها ولالفیتم دنیاکم هذه ازهد عندی من عفطة عنز یعنی تعجب میں نہ ڈالا
مجکو کسی وقت نی مگر اوس وقت نے کہ مبادرت ومسارعت کی جوق جوق مردم نے طرف میری مانند بیاں دریا کے گفتار کی وارد ہوتی تہی مجہہ پر ہر طرفسے یہانتک
کہ اونکی ہجوم سے صدمہ پہونچا حسنین کو اور دریدہ ہوگئی دونو جانب میری پیراہن کے اس حال میں کہ وہ لوگ مجتمع تہی گرد میری مانند گلہ گوسفند کے
پس جب اوٹہا میں واسطی کار خلافت کی نکث بیعت کے ونقض عہد کیا ایک گروہ نی اور نکل گئی دین سے دوسری گروہ اور فاسق ہوئی وما فرمانی کی اور گروہ
نی گویا کہ اونہوں نے کلام خدا کا ایک کو نہ سنا تہا کہ وہ فرماتا ہی کہ اوس خانہ آخرت کو مخصوص کرونگا میں اون لوگوں کے لیے کہ ارادہ سرکشی اور فساد کا جہان
میں نہیں کرتی ہیں اور انجام نیک مخصوص ہے پرہیزگاروں کی واسطی ایسا نہیں ہے کہ اونہوں نے آیہ وافی ہدایہ کو نہ سنا ہو قسم بخدا کہ اونہوں نے اسکو سنا تہا
اور وہ آیہ اونکو یاد تہا لاکن اونکو دنیا بہلی معلوم ہوئی اور اونکی آنکہوں میں اچہی دکہائی دی آرایش دنیا کی آگاہ ہو اے لوگوں قسم ہے اوس صانع کی جسنے
دانہ کو شگافتہ کیا اور پیدا کیا انسان کو اگر نہوتا حاضر ہونا حاضرین کا واسطی بیعت کے اور نہوتا برپا ہونا حجت خدا کا بسبب پائی جانی ناصر و معین کے اور اگر نہوتا
وہ عہد و میثاق کہ خدا تعالی نے علما سے لیا ہی کہ قرار نہ پکڑیں اور راضی نہوں سیری و پری شکم ظالم اور گرسنگی مظلوم پر ہر آئینہ ڈالتا میں رسن خلافت کو اوسکے
کوہان پر اور نہیں خلافت سے کچہہ سروکار رکہتا اور وہ خلافت ہو جاتی مثل اوس ناقہ کی کہ جسکا صاحب رسن اوسکی کوہان پر ڈالکے چہوڑ دی کہ وہ
ناقہ جہان چاہی وہان چلا جاوے اور ہر آئینہ پانی پلاتا میں آخر خلافت کو اوسی پیالہ سے جس سے اوسکی اول کو میں نے پانی پلایا تہا یعنی اوسوقت بہی صبر کرتا تہا
جیسا میں نے سابق میں صبر کیا تہا اور ہر آئینہ پاتی تم اپنی دنیا کو میری نزدیک خوار تر و ذلیل تر عطسہ بز سے یعنی میں نے اختیار خلافت واسطی حصول دنیا کے
دنی کے نہیں کیا ہی بلکہ واسطی رضا کے خالق اور انتظام امور خلایق کے موافق قوانین شریعت کی بنا پر اوس عہد و میثاق کے کہ احکم الحاکمین نے علما سے
لیا ہی میں نے اختیار خلافت کا کیا ہے انتہی فقرات الخطبہ شقشقیہ مع الترجمہ کون حر ظلام مجہول الاب والاعمام دیکہہ لے کہ جناب امیر علیہ السلام نے
خود اوسکی تعریض کا جواب ارشاد کیا ہی اور کون حر کو یہہ بہی معلوم ہو کہ خطبہ شقشقیہ علیہ علویہ کو جملہ علماء سنیہ مانند ابن اثیر کی نہایہ میں اور

نے کتاب عقد بین درمیدانی نیشاپوری نے مجمع الامثال مین وامام رازی نے شرح بلاغت مین وامام کازرونی نے شرح مصابیح مین وغیرہ نے ازانجملہ فی قاموس

مین وصاحب منتخب اللغات نی منتخب اللغات مین اعتراف کیا ہی کہ خطبہ مذکورہ کلام بلاغت نظام جناب امیر علیہ السلام کا ہی اور کون نہ دیکھ لے کہ وہ خطبہ

ستاعہا مملو ہی تعریضات وتشنیعات خلفا کے جور سے مشعر ہے اونکی عدم استحقاق سے بخلافت نبی وتصبی ہے حال قاسطین ومارقین وناکثین سے اور کون نعوذ باللہ

کہو لکر سن لے کہ اوسنے جوابی تحریر مین خشونت وبرید ہ بہی ہماری علما متقدمین ومتاخرین کے محققین نے بہی ہمی محاسبات کہ اوسکی جواب مین الفاظ خشونت

کی بحق حضرت عمر لکہی ہین ۵ ای باد صبا اینہمہ آوردہ تست + **قال** الناصب الکاتب دوسری یہہ کہ بعض شیعہ جو غریب دیتے ہین کہ جناب عثمان جامع

القران نے قران کو جلایا خاک مین ملایا ان بہتان شیطان کو موجب روایات صحیحہ اور قول صدوق گنجایش تصدیق نہین کیونکہ اگر یہہ امر واقعی ہوتا

قران کہان رہتا شیعہ محققین اسی قول نامعقول کے قائل نہین اور شیعہ متردین کو ہنوز احتمال ہے کہ بعض آیات کو جلایا علی ما فی منہج الفاضلین یا تمام

قران کو جلایا یا دیگ مین جوش دیا علی ما فی حق الیقین اس تقدیر پر متبادر ہوتا ہے کہ حرق یا حرق علی اختلاف الروایتین جو روافض اہلسنت سے نقل کرتے

ہین علی تقدیر الصحۃ نسبت بقران صحیح تہا بلکہ نسبت بقران غلط الآیہ او قران منسوخ التلاوۃ ہی احتیاطا سے کہ ہنیدہ توریت وانجیل کیطرح اختلاف اور تحریف

سے اگندہ ہو نہی اور یہہ دونوں امر ظاہر اجای طعن نہین خصوصا شیعہ کے طور پر یہہ اسوا سطی کہ قران غلط الآیہ کے پڑہنے مین گمراہی تہی بلکہ پڑہنے والا اوسکا شبہا

بعض یہہ گمراہ چنانچہ جناب جلمرکب برادر ملا زمان نے حدیقہ سلطانیہ مین اس معنی کی تصریح کی بایں عبارت کہ در آوخر کتاب اصول کافی بسند خود از معلی بن خنیس

روایت کردہ کہ ما بخدمت حضرت امام صادق حاضر بودیم وربیعہ از علماء اہلسنت ہمراہ بود پس ذکر قران بمیان آوردیم پس آنحضرت فرمود کہ اگر ابن مسعود

بروفق قرارت ما نمیخواند پس وگمراہ بود ربیعہ گفت گمراہ بود حضرت فرمود آرے گمراہ بود انتہی اور قران منسوخ التلاوۃ خود قران نہین جیسا اسلام علی ۳۸

منی نے استقصاء الافحام مین اسکی تصریح کی کہ منسوخ التلاوۃ حقیقت قرانسے خارج ہی کما سیجئی عبارتہ پس بالفرض قران غلط الآیہ یا منسوخ التلاوۃ

کی ساتھہ اگر یہہ معاملہ پیش آیا اہلسنت محل تشنیع نہین یہان تو شیعہ قران صحیح کے ساتہہ یہہ معاملہ حرق یا خرق کا بضرورت جائز رکہتی ہین چنانچہ مجلسی نقل مجلس

نے اپنے رسالہ اعتقادات مین نقل کیا وانکار القرآن والاستخفاف بہ کفر وکذا فعل یستلزم الاستخفاف بہ کحرقہ من غیر ضرورۃ

والقائہ فی القاذورات واما ما یستلزم ذلک کمد الرجل ونحوہ الیہ فان قصد بہ الاستخفاف کفر والا فلا انتہی غرض یہہ مہی ان کو تحریم

استدلال کیا ہے وہو تحقیق مقام یہہ ہی کہ اہلسنت کی یہان روایت نقصان یا تحریف قران مروی ہی نہین اور جن دو ہتون مین رضیہ حنفیہ فی نقصان

یا تحریف سمجہا انکی خطای فہم ہی معتبرات اہلسنت خصوصا کتاب ہدایت نعاب تنبیہ السفیہ مین کہ صاحب صوارم جو بین کی تار ولپود اوڑ ہی رہی ہے

اسکی افہام تفہیم علی وجہ التنبیہ والتعلیم قرار واقعی موجود ہی من شاء فلیرجع الیہ **اقول** بحول اللہ وحسن توفیقہ کون جو کو باطن فی بنا اپنی کلام

کی مغلطون وا کا ذیب پر رکہی ہے ورنہ ظاہر ہی کہ کوئی قول صدوق علیہ الرحمہ یا شیعہ محققین کا اشعر بجلانی عثمان محرق للقران کی قرآنوں منزلہ

من اللہ کو اس کون جزنی نقل نہین کیا پہر کسو اسطی کہتا ہی کہ بموجب قول صدوق کے گنجایش تصدیق جلانی قران کی نسبت عثمان محرق القران کے

نہین اور کسو اسطی کہتا ہی کہ شیعہ محققین اسی قول نامعقول کے قائل نہین ان کا کون جز الوکی فلان فاختہ جب تیری کار ہلاف جلاف خصوصا

بخاری ومسلم قائل ومصحح جلانی عثمان بن ابی ایمانکے قرانون کا ہین تو محققین شیعہ اس امر محقق و واقعی کے قائل ہوتی آمدم بر سر آنکہ جلانا اوس

محرق القران کا قرانون منزل من اللہ کو اعتراف اکابر سنیہ کی ثابت ہی کتب معتدہ وصحاح ستہ سنیون کی اوس بحث سے مملو ہین جیسا انکا علی بہ بیان

کلام اس سوفسطائی نشناس کا ہی مشکوۃ مین روایت انس بن مالک مین مرقوم ہی کہ جب حضرت عثمان نی قرآن کو جمع کروایا تو بہیجی قرآن کا مصحف ایک نسخہ
اطراف ممالک مین بہیجا اور حکم کیا کہ سوائے اس قرآن کے جو کچہ کسی صحیفہ یا مصحف مین ہو اوسکو جلا دیں اور یہہ روایت تو مشہور ہی کہ جبکہ ابن مسعود
نی انکار دینی اپنی قرآن کا کیا تو عثمان بے ایمان نی اونکو ضربین لگا دیے اور اونہی تکبیر و تعدی سے قرآن مجید کو پہلے جلوا دیا بالجملہ روایت انس بن مالک مین
جو فقرہ وامر بسواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق واقع ہی صاحب فتح الباری نے بعد ذکر اس بات کی کہ بعض نے ان یحرق کو بجای
معجمہ سی پڑہا ہی کہا ہی کہ اکثر روایات صحیح مین جلانی ہی مین اور جلانا ہی واضح ہوا ہی اور اس کون خر خود غلط انشا غلط املا غلط نی جو لکہا ہی کہ
حرق یا خرق علی اختلاف الروایتین علی تقدیر الصحۃ نسبت بقرآن صحیح نتہا بلکہ نسبت بقرآن غلط الآیہ اور قرآن منسوخ التلاوۃ اس احتیاط سے
کہ آیندہ توریت و انجیل کی طرح اختلاف اور فتنہ سی گندہ نہو یہی مغلطہ بحت ہی اولاً لفظ علی تقدیر الصحۃ کی گنجایش بعد تصحیح صاحب مشکوۃ و صاحب
فتح الباری و شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہم کی کہ سبون نے تصریح جلانی قرآنون کی کی ہے کہان ہے جو کون خر نی لفظ مذکور تغلیط عوام کی لئی بڑہایا ہے
ثانیاً قرآن منسوخ الحکم او منسوخ التلاوۃ تو قدیم سی بابین علماء فریقین ہے کون خر نی قرآن غلط الآیہ جو کہا ہے اعثمان بے ایمان لکہی ہی کہ وہ قرآن
مین لحن و غلطی کا قایل تہا کما فی التفسیر الکبیر وغیرہ تحت قولہ تعالی ان ہذان لساحران بالجملہ کلام ملک علام لحن و غلطی سی پاک ہی و علی تقدیر التنزل
کہا جاتا ہی اگر قرآن غلط الآیہ بہی فرض کیا جاوے تو اوسکی تصحیح واجب ہے نہ احراق و خراق کہ یہہ دونون گناہ کبیرہ ہین و محرق و مخرق اوسکی مستحق
نار جحیم اور کون خر بلید روایت مسلم بن خنیس کی جو اصول کافی و حدیقہ سلطانیہ سی لایا ہی وسمین علی تقدیر تسلیم عدم الخیانۃ اسیقدر ہی کہ جناب صادق
۹ علیہ السلام نی فرمایا کہ اگر ابن مسعود موافق قراءۃ ہماری کے نہ پڑہتا تہا تو گمراہ تہا اولاً اس حدیث مین قرآن غلط الآیہ کا ذکر نہین قرآن غلط
الآیہ اور چیز ہے اور مخالف قراءت معصومیہ شی دیگر و رای آن حدیث مذکور سی جواز حرق و خرق قرآن غلط الآیہ کا بہی ہرگز نہین نکلتا یہہ بہی مغلطہ
کون خر مغلطہ باز کا ہی اور کون خر نی یہہ جو کہا قرآن منسوخ التلاوۃ خود قرآن نہین یہہ جہالت اوسکی ہے حقیقت قرآنی کیونکہ قرآن کی حقیقت تو
یہی ہی کہ وہ کلام ملک علام کا ہی کہ بوساطت حامل التنزیل حضرت جبرئیل علیہ السلام کی خدای تبارک و تعالی کا بہیجا ہوا مشتمل اوامر و نواہی
وغیرہ احکام شرعیہ و قصص و اخبار انبیا و امم سابقہ پیغمبر خدا پر تدریج نازل ہوا ہی اور یہہ تعریف جملہ مصاحف محرقہ عثمان پر اور منسوخ التلاوۃ
پر صادق آتی ہی یہہ کون خر حیلہ ساز و مغلطہ باز جو حیلہ کرتا ہی کہ عثمان بے ایمان نے قرآن غلط الآیہ و قرآن منسوخ التلاوۃ کو جلایا بیکار محض ہے
و مغلطہ بحت کیونکہ اوس بے ایمان نی تو سب قرآن جمع کئی ہوئی اصحاب عدول کے علی الخصوص قرآن ابن مسعود و قرآن ابی بن کعب کو جو لکہی گئی ختم
پیغمبر خدا کی اور حامل التنزیل کے روبرو و ہو چکی تہی جیسا کہ عبارت صحیح البیان سی ہی بکون خر نی بلا ردو بدل نقل کیا ہی جلا کر خانہ اپنی ایمان کو جلایا ہے
ورای آن قراءۃ ابن مسعود قراءۃ اخیرہ تہی کہ پیغمبر خدا نی اپنی سال رحلت مین دو مرتبہ حضرت جبرئیل پر عرض کی تہی اور ابن مسعود اوسوقت حاضر تہی منسوخ و
مبدل اونکو معلوم ہوا تہا کما فی الاستیعاب اور بہی استیعاب مین ہی کہ فرمایا حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی کہ جو کوئی چاہی قرآن کو تر و تازہ پڑہی جیسا کہ
نازل ہوا ہی تو چاہیے کہ قراءۃ ابن ام عبد پر پڑہی یعنی ابن مسعود یعنی ان قرآنونکو غلط الآیہ اور منسوخ التلاوۃ کہنا اپنی باپو پر تبرا مارنا ہی اور جلانا ان قرآنونکا
کبیرہ قریب بکفر ہی اور بہر حال جای طعن ہے اور ای کون خر حیلہ ساز نی جو کہا کہ قرآن کو عثمان نی بس احتیاط کی لئی جلایا بہو ایا کہ آیندہ توریت و انجیل کے طرح
اور فتنہ سی گندہ نہو کاش مغلطہ نظر بمصلحت بیان کی ہی کون خر حیلہ ساز فتنہ پرداز سی پوچہتا ہوں کہ ای عقل کے دشمن کیا تیری دانست مین عثمان محرق القرآن

پیغمبر خدا سے زیادہ اعلم و دانا بمصالح خلق تھا کہ جن قرآنوں کو پیغمبر خدا نے نہ جلوایا بعد پیغمبر خدا کے خوف اختلاف و فتنہ کا آئندہ کو توریت و انجیل کی طرح اون
قرآنوں سے ہوا اور آنحضرت کو یہہ احتیاط مناسب معلوم نہوئی بلکہ حامل التنزیل و رب جلیل کو بھی خوف اختلاف و فتنہ سے آئندہ کی کا آئندہ کو توریت و انجیل کے
طرح ہوا عثمان بے ایمان کو خجل تھا کہ اوسکو علی الرغم خدا و رسول کے یہہ احتیاط و انجام بینی مد نظر ہوئی ای کون حرامی جو تیا ای مصداق الحاکم لا یعقل الا فی
الدبر ہوش میں آ اور اپنی عقل نارسا کے ناخن لو اور کہیں سے تھوڑی عقل مستعار لیکے سمجھ اور سمجھہ کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کہ عالم علم لدنی اور اعلم عالم
خلق تھے قرآنوں کو نہ جلوایا عثمان بے ایمان کو جلوانے قرآنوں کا کیا منصب تھا اور ظاہر ہے کہ رفع اختلاف تو صرف جلنے و دھو کا ھونے بچا د اس کون حرامی یہ فساد کا انے
کسواسطے کہ بعد جلوانے اون قرآنوں منزل من اللہ کی بھی تو اختلاف رفع ہوا تہتر فرقے امت محمدیہ میں ہوگئے اور سب فرقے اسی ایک قرآن عثمانی مروج سے اپنے
عقاید میں متمسک ہیں عثمان کو نسوجھی یا بھول گیا کہ اس قرآن کو کہ موافق زعم باطل عثمان و اس کون حرامی کی مایہ فساد و اختلاف ہے نہ جلایا اب کون حرامیہ
وجہ ہے کہ باقتضای عثمان بے ایمان کے اس قرآن کو کہ باعث اختلاف امت محمدیہ ہوا جلا دے اور کون حرامی عبارت رسالہ اعتقادات جناب مولانا مجلسی
علیہ الرحمہ سکے نہیں معلوم کیوں نقل کیے ہیں وسمیں تجویز حرق یا حرق قرآنوں کے بلا ضرورۃ شرعیہ ہرگز نہیں ہے نہ استحسان فعل عثمان بے ایمان ہے کہ اوس بے ایمان
نے قرآن ابن مسعود و ابی ابن کعب کہ جنکی مداہنت پیغمبر خدا و جبرئیل کر چکے تھے بلا ضرورۃ شرعیہ جلا دیے اور یہہ امر ہر گونہ جائے طعن ہے شیعہ کے طور پر بلکہ بنا بر
عقل کے طور پر اور کون حرامی یہہ جو کہتا کہ یہہ امر بنا بر اہلسنت پر مستغنی عن البیان ہے خود صاحب مجمع البیان وغیرہ انکی جانب سے مجیب و عذر خواہ ہیں
دروغ بیفروغ ہے مجمع البیان وغیرہ میں کہیں شائبہ استحسان فعل عثمان یا جواز جلانے قرآن کا نہیں ہے جواب ہمکا سوا اسکے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے کیا ہے
اور تاویل علیل قول ابن عمر کی جو سفیہ ملتانی نے اپنی تمویہ میں کی ہے اوسکا جواب تو استقصا میں موجود ہے یہہ بھی تیری بے حیائی ہے کہ عبارت استقصا پر کلام
نہیں کرتا اور خرابی تیری عمر کی بیعت پر لازم آتی ہے اوسکو نہیں اوٹھاتا اپنی ہی گاتا ہے الغرض عبارت استقصا کی جو تو معنی سمجھا ہے نہیں بلکہ وہ رد
جواب ہے کہ سفیہ ملتانی نے نقل کیا ہے اوس عبارت سے کہ کفش دوز نے اوسکو پسند کیا ہے چنانچہ اوسنے اثارۃ العین و شناعۃ المبین میں کہا ہے کہ ادخال آیات
منسوخ التلاوۃ در مصحف مجید نزد کسی از شیعہ و سنی درست نیست اور اس امر کو حوالہ بکتب اصول کرتا ہے یہاں تو کلام الزامی کو تحقیقی پر حمل کرتا ہے یہہ تیری
استعداد ہے اسی مونہہ سے الحق کے رد کو متوجہ ہوا اگر اسمیں تو مجبور ہے کہ تیرا ابن روزبہان کہ تیرے سب عالم جو اوسکے متاخر ہوئے ہیں اوسکی فضلہ خوار
ہیں اوسکو بھی تحقیق و الزام میں فرق نہیں چنانچہ اپنی کتاب باطل میں بعد نقل روایت حاکم در حج عمر میں کہتا ہے کہ ایسے الزام سے شیعہ کو جواب نہیں آئے
ایسی ایسی فہم کند نا تراشیدہ جاہلان جاہل پیروان جملہ معنی انکو کلالہ ثم بعد فراز کفش دوز و مبروص دہلوی بر سر مقابلہ آتے ہیں اور کتنی سکے دم
توڑتے جو نام جناب مصنف استقصاء الافحام دام ظلہ الی یوم القیام کو گستاخی یاد کیا اسکی تو وجہ ظاہر ہے کہ اون جناب نے تمام سنیوں کے مذہب کے تانگے
ڈہیلے کیے ہیں تیرے کفش دوز کو اپنا مارا ہے اور اپنا گوہ میں ملایا ہے کہ اوسکا جی جانتا ہے تمام سنیوں کی مثل فارسی ہندو یا نہ غلطیدہ ست
کا نقشہ ہوگیا ہے بحمد اللہ کہ اب انکو کوئی جواب نہیں رہا کہ متواتر سنا گیا ہے کہ بعض سگان دنیائی کہ انکو دولت حرام کار کی چٹ لگ کا نصیب ہوا
اور انکی کیا کو اوسکی وصال میں ہر شب آئینہ کا تک کا جھینا ہے متواتر بنام کفش دوز خط لکھے کہ روپیہ حاضر ہے کتاب کا جواب لکھو اور اوسکی کان
ہر چون نکلی حقیقت یہہ ہے کہ استقصاء الافحام میں جو جو محدثین و مفسرین و فقہای اربعہ کی ہوئی تمام مذہب باطل ہوگیا اب الحمد للہ کہ نہ انکی
کوئی کتاب سالم ہے اور نہ کوئی عالم اب اگر مصنف استقصا کو گالیاں نہ دیں تو کیا کریں لاکن ایسی باتوں سے کیا ہوتا ہے جاننے والے خوب جانتا ہے اور واللہ

ماجد جناب مصنف استقصاء الافحام سید بنی فاطمہ حسینی موسوی میں اونکی نسبت ایسا کلمہ کہنا ہنی یاوں پر کلہاری مارنی ہی لاکن اب تجکو
صرف دو غلام زادونکا بتا دیتے ہیں کہ وہ دو او تیری مقتدا ہیں ایک تو ابو حنیفہ نعمان بن ثابت اور ثابت ثعلبہ کا غلام ہی اور علی الرشید
متولد ہوا اور دوسرا بخاری کہ یہہ بہی غلام زادہ ہی جبہی تو مقتضائے لاجلو فی عبیدہ سے ہو تو عدول خیر البشر کے آگی ہیں وہ کام جو گبھونکے
بالکی ہیں اور پہر جو تو نے استقصا میں اور منتہی الکلام میں فرق بتایا ہی کیا یہہ بہی کوئی الزام کا مقام تہا کہ انتحال و سرقہ استقصا کی عبارتکا
کیا ہی اور ان تو ہی بتا کہ اسنے کیا فایدہ اگر کچہہ بہی سمجہہ میں بہی سکتہ تہی تو کسی مقام پر رد لکہتا ہم بہی دیکہتی مگر تو کیا لکہتا اور تیرا کیا منہ
جب کفشدوز بہی کچہہ منہ ہوسکا اور جو شیخ کا حال لکہا ہی بس یہہ سارق دہلوی سے سرقہ ہی اسکا جواب ہوش بر داز و خانہ برانداز ملکہ گرد
التعلیق ... میں دیکہنا ... وجود عوی تفضیل کا تو نی کیا ہی سو اگالیوں کے اور کیا لکہا ہی اگر کسی کلام پر کلام کرتا تو ہم جانتی لاکن تو کیا لکہتا
تیری ... صاحب علیہ لکہتا ہو ... گالیان دیتی او دیتا اور یہہ مقام ملتبک مزلۃ الاقدام ہی کہ تو اور تیرا اعلی طرف التمام
ایہا السیط المریب لمنتق العنید ... من الجمہور مستحق حسام الکلام وسہام الملام اللعان الطعن الطعام سیعض
وقلۃ الکرام للجحد المتخرق المنکر الجاهل الغبی الغمر اللئیم الزنیم الدنی الخزی الناصب لعدو والعنوی
التیمی لعدو ... الاموی المنکر ... المتدلہ الاثیم عتل بعد ذلک زنیم الهماز المشاء بنمیم العام الاشعری اللد
السفی الوہابی الحنفی الجاهل الغافل ... الکذاب المفتری المرتاب اللص الحرامی الغوی المضل السخیف السفیہ
المسلحق الوذع بن الوذع الوعد المعد المکثار المعاند المعل الغادر الکاذب الخائن الفاجر القاصر العاثر ۲۱
الغاطر الخاسر الحایر البایر الخامل الخاتر الفاتن المفتون الکائد الناقد المحتال المتخبط المتعصب المتعسف راس المضلین
اللیام التفضیل فی استقصاء الافحام استیفاء الانتقام فانہ یروی الاوام ویشفی الاسقام وینکس رؤس المخالفین
اللیام والحمد للہ الملک العلام وعلیہ التوکل وبہ الاعتصام باتمام الطعن کی فرآنون منزل من اللہ کا غثمان کی ایمان پر نجو کی ثابت
ہی **قال** صاحب السہم الثاقب ونہ ثبتہ کہ الکنایۃ ابلغ من التصریح پس عیب پوشی خلیفہ ابن سحر کاری بخاری ممکن نیست **قول** الناصب الکاذب
فی الواقع کنایہ ابلغ ہوتا ہی تصریح سی یہہ بخاری کو بخوبی معلوم تہا اسیواسطی فی کذا کذا کو انزلت فی ایتان النساء فی ادبارہن سی کنایہ
لایا کیونکہ انزلت کی بعد لفظ حرمت کا مقدر یا فی بمعنی من ہی الی آخر الہذیانات **اقول** حوج طغام مجہول الاب والاعمام کو خلل دماغ ہی
انزلت فی کذا وکذا اقول بخاری میں جو دو تاویلیں کرتا ہی بطور تردید کی ایک یہہ کہ یا حرمت کا لفظ بعد انزلت کی قول بخاری میں مقدر ہی تو تقدیر
اوسکی عبارت کی یہہ ہی انزلت فی حرمۃ کذا وکذا دوسرا تاویل یہہ کہ قول بخاری انزلت فی کذا وکذا میں فی بمعنی من ہی تو تقدیر اوسکی یہہ ہوئی انزلت
من کذا وکذا یہہ دونوں تاویلیں دلیل جہالت کو حجر کی ہیں اور ذی تو علیل علالت تاویل اول میں مقدر ہونی لفظ حرمت کی بعد انزلت کی کلام
ہی کہ کذا وکذا الفاظ کنایہ سی ہی اور معمول شعرا و عقلا کا ہی کہ جس فعل کی حرمت کو مستہجن و مستقبح جانتی ہیں اوسکو کنایہ ذکر کرتی ہیں تو جس تقدیر
کہ لفظ حرمت کا یہان مقدر تہا کذا وکذا لکہنا کیا ضرور تہا کسواسطی کہ حرمۃ اتیان النساء فی ادبارہن محرمین فعل مذکور کی نزدیک ... میں بیان کنایہ کے
کیا ضرور تہی دوسری ابن قسطلانی نی شرح صحیح بخاری میں فی کذا وکذا کی تفسیر میں فی اتیان النساء فی ادبارہن لکہا ہی اگر یہان لفظ حرمت کا مقدر ہوتا تو قسطلانی

اوسکی تفسیر مین فی حرثہ اتیان النساء فی ادبارہن کہتا وانہ لیس قلیلین تاویل اول کون حرکی صحیح نہ ٹھہرنے دوسرے تاویل کہ انزلت فی کذا وکذا اقول بخاری
مین فی بمعنی من لیجئی تو اولاً عبارت بخاری کی مہمل ٹھہرتی ہی کیونکہ بمعنی انزلت من کذا وکذا کی ہوئی اور اس عبارت کی کچھ معنی موضوع نہین ہوتی ثانیاً
کون حرفی نکر رہی دعوی بی دلیل کیا ہے کہ محاورہ ابن عمر مین فی بمعنی من ہے اور یہان یہہ قول انزلت فی کذا وکذا اقول بخاری ہی نہ قول ابن عمر کا کون حرج کیا
اوسکو لازم تہا کہ یون ادعا کرتا کہ بیان شان نزول آیہ بہ نساء کم حرث لکم مین جو کوئی جہان کہین لفظ فی بولا ہی بمعنی من ہے تو البتہ نہ بمعنی ظرفیت تو یہان
قول بخاری مین بہی وہ اوسکو اس تاویل علیل کے گنجایش ہوتی ثالثاً صلہ انزلت کا لفظ فی ہوتا ہی نہ لفظ من ٥ ببین فہم و دانست بباید گریست ❊ بالجملہ گو
ولادت کون حرمطبید کے نظر ہی مگر تشحید ذہن کی لئی استعمال معجون بلادر اوسکو بر ضرور بلکہ اولا استعمال شیافات و حقن کہ جاذب رطوبات سر ہون جو مولد
فاسدہ بلادت ہین واجب و متحتم کہ سنت سنیہ خلیفہ ثالثہ سے بجا لانی چاہئی اور شاید خلل دماغی مین بہی کچھ تخفیف ہوجائی فذلکہ کلام یہہ ہی کہ جسطرح
کاری بخاری عیب پوشی خلف خلیفہ کے ممکن نہوئی ویسی ہی باین مغالطہ بازے کون حرکی عیب پوشی بخاری کی ہوسکی **قال** صاحب السہم الثاقب خلاصہ آنکہ
روایت نافع راچنین نقل کردہ عن نافع قال کان ابن عمر اذا قرأ القرآن لم یتکلم حتی یفرغ منہ فاخذت علیہ یوماً فقرأ سورة البقرة حتی انتہی الی مکان
قال تدری فیما انزلت قلت لا قال انزلت فی کذا وکذا بخاری درانجا بنابر مزید حیا در را از میان برداشتہ بجای وی چنین وچنین آوردہ لکن قسطلانی
در شرح صحیح بخاری انصاف کردہ معنی کذا وکذا چنین نوشتہ انی فی اتیان النساء فی ادبارہن پس پردہ حیا را از رخ امام خود بخاری برداشتہ و چشم پوشی از عیب
پوشی او نمودہ **قال** الناصب الکاسب گاہ باعتراف ملا ناظر ہے کہ بخاری کی کذا وکذا کی تفسیر قسطلانی نی بلفظ فی اتیان النساء فی ادبارہن کیا اور معنی
فی اتیان النساء فی ادبارہن کے ابہی معلوم ہوچکی اور یہہ معنی موافق تصریح ابن عمر ہی کہ اس فعل کو حرام جانتی ہین اور لواطہ صغری کہتی ہین جیسا کہ
گذرا پس چشم پوشی خلف خلیفہ کے عیب پوشی سی محض دعوی ہان اگر بخاری لئی چشم پوشی بنابر عیب پوشی امام اور امام زادہ کے ہو گنجایش رکہتا ہے
کہ یہہ بزرگوار یعنی ائمہ اطہار اور اونکی شیعہ اس فعل قبیح کے قائل اور فاعل تھی چنانچہ یہہ معنی بتصریح استبصار وغیرہ واضح ہوئی و بخاری اور بخاری کی امام
مین یہہ عیب کہان جسسی چشم پوشی ہوتی جنہین امام حنفی امام ہین یہہ عیب منکر ہی البتہ اوس سی چشم پوشی ہوسکتی ہی بخاری نے ادبار نساء قائلین بالاباحہ
نور پرستی دخول وخروج سی بچایا یعنی نجاست سی چہوڑایا اور تحقیق یہہ ہی کہ اس کنایہ مین ابن عمر کی عیب پوشی منظور نہین بلکہ رعایت بلاغت ملحوظ
جیسا واضح ہوگا ہان رفضہ حنفیہ نے اپنی تصانیف مزخرفہ مین اس قسم کی چشم پوشی بضمن کنایہ اختیار کی ہی نہج البلاغہ مین بانی خباب تضویر نقل
کرتا ہی کہ للہ بلاد فلان فلقد قوم الاود وداوی العمد واقام السنة وخلف الفتنة ذہب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرہا وسبق
شرہا ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ رحل وترکہم فی طرق متشعبة لا یہتدی فیہا الضال ولا یستیقن المہتدی شارح نہج البلاغہ
لکہا کہ فلان کنایہ ہی ابوبکر سی پس حضرت امیر نی جناب ابوبکر کو انہی صفتون کے ساتھہ موصوف فرمایا اور قسم اوس پر زیادہ فرمایا پس ہرگاہ یہہ اوصاف
منافی اعتقاد اہل نفاق وعناد تہی حفظاً للمذہب صاحب نہج البلاغہ نی دست بازہ ہوکر لفظ ابوبکر کو حذف کیا اوسکی جگہ کنایہ بلفظ فلان لایا اہلسنت کو
شک ممکن نہوا لاکن کرامت جناب امیر ہی کہ اوصاف مذکورہ اس کنایہ مبہمہ کو بطور صریحہ معینہ فرما رہی ہین فالحمد للہ انتہی بحذف الزواید **اقول**
وباللہ نستعین کون حرمغالطہ بازنی یہہ جو کہا کہ بخاری کی کذا وکذا کی تفسیر قسطلانی نی بلفظ فی اتیان النساء فی ادبارہن کیا تو اس تفسیر قسطلانی
کو کہ معنی ظاہر تہا اور محذوف القرآن ہی تسلیم کیا اور یہہ جو اوس مغالطہ بازنی کہا کہ معنی فی اتیان النساء فی ادبارہن کے ابہی معلوم ہوچکی جن معنی کے

ابھی معلوم ہو چکی کہ جو کہتا ہے وہ یہی ہیں کہ لفظ فی کو فی ادبارہن مین بمعنی من کے ٹھہراتا ہے سو ابھی ہم اوسکو جھوٹا کر چکے ہیں کہ عبارت بخاری انزلت فی
وکذا میں لفظ فی کا بمعنی من کے نہیں ہو سکتا اور کون خر بار بار براہ مغلطہ جو کہتا ہے کہ ان روایات میں فی بمعنی من ہے ہم اوسکو مکرر جھوٹا کر چکے ہیں
اور بدلایل عقلیہ ونقلیہ ثابت کر چکے ہیں کہ ان روایات میں فی بمعنی من نہیں ہے اور روایات متنازع فیہا دلیل و سند فی بمعنی من ہونے کی نہیں ہو سکتی اور کون خر مغلطہ
بازنی یہہ جو کہا کہ یہہ معنی موافق تصریح ابن عمر ہے کہ اس فعل کو حرام جانتے ہیں جیسا سابق میں گذرا یہہ بھی مغلطہ صرف ہے سابق میں کہیں تصریح ابن عمر کے
بحرمت فعل مذکور نہیں گذری عوام کی بہکانے کو لکھدیا کہ تصریح ابن عمر کی بحرمت فعل مذکور گذری لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور ایسا جھوٹ لکھدینا ایک
مکاید شیطان رجیم سے ہے ان کید الشیطان کان ضعیفا اور سابق میں ایک روایت مجہول کسی کتاب مجہول سے جو لکھی ہے وہ یہہ ہے اخرج عبد الرزاق وابن
ابی شیبہ وعبد بن حمید والبیہقی عن عبد اللہ بن عمرو قال التی یاتی المرأۃ فی دبرها هی اللوطیۃ الصغری اس روایت میں حرمت فعل
کا شائبہ بھی نہیں چہ جائیکہ صراحت و تصریح حرمت فعل مذکور کے اگر اس روایت میں بعد عبارت ہی اللوطیۃ الصغری کے وہی محرمہ ہوتا تو قول مغلطہ باز کا صحیح ہوتا
و دلیل ... اور جانا ... کہ لواطہ صغری مثلہ لواطہ کبری کے ہے سنیون کے مذہب میں حلال ہے مالک کہ امام سنیہ کی نزدیک کتاب تذکرۃ الادبا میں علی بن
عراق ... ہے ابو مسلم مالکی ... کی طرف منسوب کیا ہے ﴿ هذی نتبیل جذ هذا * لا تخاف مالکا فی دائه ... فیه
یا ما اهل العراق ... اور منظومہ مالک سے منقول ہے ﴿ وجائز نیک لغلام الامرد * وجو واللوط المجرد * هذا اذا کان جید فی السفر
ولم یجد انثی الا الذکر * یعنی جب مجرد اور جب سفر میں ہو اور عورت نہ پا دے تو امرد سے جماع کرنا جائز ہے اور شیخ فرید الدین اوحدی کرمانی مثنوی جام جم میں کہتا ہے
﴿ کمن ہیچ ... * کہ درین مشکل و شان ... دور * زور زر زیر دست خویش کن * دل ... ریش کن * ابروی غلام خویش ... * دختر
در جام خویش ... * ... * ... * اور کون خر طعام مجہول الاب والاعمام نے یہہ قول ... جو اپنی دشمن
سے نکالا کہ ائمہ اطہار اور اولی شیعہ اثنا عشر اس فعل قبیح کے قائل اور فاعل تھے چنانچہ یہہ معنی بتصریح استبصار وغیرہ واضح ہے یہہ افترای محض ہے کون
عدو اللہ وعدو الرسول نے ائمہ انام علیہم السلام پر اور احادیث معصومیہ میں وارد ہے کہ اعدائے ہم اہلبیت کے یا حرامی ہوتے ہیں یا حیضی بچہ فعلیہم لعنۃ اللہ
والملائکۃ والناس اجمعین ارباب انصاف دیکھیں کہ کون خر مفتری نے اول اپنے رسالہ میں استبصار سے یہہ حدیث نقل کی ہے عن علی ابن الحکم
سمعت صفوان یقول قلت للرضا ان رجلا من موالیک امرنی ان اسالک عن مسئلۃ فهابک واستحیی منک ان یسالک قال ما هی
قال قلت للرجل یاتی امرأته فی دبرها قال نعم ذلک له قال قلت وانت تفعل ذلک قال لا انا لا نفعل ذلک یعنی
کہتا ہے میں نے امام رضا کی خدمت میں عرض کیا کہ آپکا غلام وطی فی الدبر کے مسئلہ پوچھتے ہیں شرماتا ہے مجھسے پوچھوایا ہے فرمایا جایز ہے صفوان کہتا ہے
میں نے کہا حضرت آپ بھی یوں کرتے ہیں فرمایا نہیں بعدہ تاکیدا پھر فرمایا انا لا نفعل ذلک تحقیق ہم نہیں کرتے یہہ فعل کون خر سیاہ دل بے تیرہ درون نے
با وصف انکار مکرر کہ امام رضا علیہ السلام کے کہتا ہے کہ حضرت نے یہہ انکار براہ تقیہ کیا تھا اور یہہ نہیں سمجھا کہ تقیہ مخالفین سے ہوتا ہے نہ موافقین و اتباع سے
حضرت کو صفوان سے کونسا محل تقیہ کا تھا منتقم حقیقی عظم سلطانہ سزا اسکی اس مفتری کو دنیا و عقبی میں دیوے فضحہ اللہ فالہ وقطع لسانہ ویدیہ و
السقف ... ظاہر کون خر طعام مجہول الاب والاعمام یہہ افترا و بہتان شانی خفت حرکت رجعی البارحہ کی کرتا ہے ... اوس خفت کا بیان جیسی ...
معلوم اور کون خر نے جو فقرات خطبہ نہج البلاغہ سے نقل کیے اور جو کہا کہ شراح نہج البلاغہ نے لکھا کہ فلان کنایہ ہے ابوبکر سے بس حضرت امیر نے ابوبکر کو اتنی صفتوں کے ساتھ موصوف

فرمایا اور قسم او سپر کھائیہ پڑھا یا الی آخر الہذیانات سو اوسکا حال صاحبان عقل سلیم و ذہن مستقیم پر پوشیدہ نہیں کہ شرح نہج البلاغہ
مین کون چیز کو لکھنا تھا اور ہمارے کے جسکا یہہ قول ہے ضرور تھا اور جو کہ یہہ کون خرافات ہی یہہ دہلوی کے کلام کی ہی پورا ہو تو پگڑی ہی اور بیشتر
او سی بیہودہ کے مخترعہ سرقہ ہے سرقہ کرکی ہین یہہ جو لکھا ہی کہ حضرت امیر نے ابوبکر کو ایسی صفتوں کے ساتھ موصوف فرمایا اور قسم سے زیادہ پڑھا
مطلع معلومات او علم یہہ دہلوی اور اوسکی تقلید غیر ثابت یہ اس کون چیز کا سلسلہ ہو اور لله بلاد فلان کو قسم سمجھے حالانکہ وہ قسم نہین ہی اگر لفظ لله کا قسم ہی تو
بلاد فلان ترکیب مین کیا پڑھا ہی اور کون نحوی یہہ جو کہا کہ صاحب نہج البلاغہ نے دست و پا چہ ہو کر لفظ ابوبکر کو حذف کیا او سکی جگہ کنایہ بلفظ فلان لایا
یہہ دعوی بلا دلیل و تحکم بحت ہے اور اثبات اوسکا کسب تاسیہ بیجا ہے اور اگر بالفرض لفظ ابوبکر کا اسقاط مین مصرح بیان ہوتا تو بھی اوسکی مدح نکلتی
اور بحث خلافت اوسکی نہ ہو

الاطلاق ہمین نکلتی تو یہہ استدلال یہہ دہلوی وغیرہ کا لغو ہے اور بعض شیخون نے بھی اس سے استدلال کیا ہے پر مشکل ابوبکر
بس مخفی نرہی کہ فرمانا جناب امیر کا لله بلاد فلان بر تقدیر فرض کرنی لفظ فلان کے کنایہ ابوبکر سے بھی دلالت اوسکی استحقاق خلافت پر نہین کرتا ہے اور
عرب مین لله دره و لله بلاده وغیرہ الفاظ بولتی ہین اور معنی اوسکی لله بلاد فلان اتنی ہوتی ہین کہ بالغرض اس مین مدح فی الجملہ استعداد
ہی ولکن شمال ان ہنا ہیچ کا محمد و حیث پر جمیع الوجوہ دلالت نہین کرتی کیونکہ لله دره محاورہ عرب مین مقام مدح شاعرین استعمال کرتی ہین اگرچہ
وہ شاعر بد مذہب فاسد العقیدہ ہو اور اس کون چیز سبب جہالت ابتی کے خواہ تقلید یہہ دہلوی کی دست پاچہ ہو کر معانی الفاظ خطبہ علیہ علو میں غلطی
و ہستہ کی ہی اور اوسکو سمجھا نہین لہذا احقر اوسکا ترجمہ لکھتا ہی لقد قوم الاود تحقیق راست کیا اوسنی کجی کو بس فقرہ مین صنعت ایہام ہی یا صنعت
تلمیح کہ اشارہ ہے طرف قول فان زغت فقوموني کے یعنی ابوبکر نے اپنی جرات و ناب سے کہا اگر مین کجی کرون تم مجھکو یعنی میری کجی کو راست کر دینا اور ظاہر
ہی کسو بیطی کہ جسپر شیطان چڑہتا ہو وہ کب کجی کو اپنی یا کسی کی راست کر سکتا ہی اوسنی خود کہا ان لی شیطانا یعتریني و داوى العمد دوا کی اوسنی
عمد بیمار ہی کو یہان شتر مین یعنی ابوبکر سا ر با نکے و سیطرہ کو جاننا تھا یہہ فقرہ کچھ مدح نہین بلکہ ذم ہی واقام السنۃ اور اوسنی سنت کو قائم کیا یعنی اوسکی عہد
عہد مین تائید دین و اقامت سنت کی ہوئی یا خود اوسنی تائید دین و سنت کی کی یہ فقرہ بھی دال اوسکی مدح پر نہین کیونکہ حدیث مشہور ان الله یؤید ہذا الدین
بالرجل الفاجر کما فی الصحیحین سو یہہ ہمارے قول کی ہی منتخب اللغات مین ہے سو بالضم میل کردن از حق و میل کردن از دین اور میل کرنا ابوبکر کا حق و دین
سی ظاہر ہی مثلاً بر خلاف نص صریح محکم یوصیکم الله فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین و بر نص وورث سلیمان داود وغیرہ کی روایت
نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث ما ترکناه صدقۃ وضع کر لی اور ادلہ قویہ و الہ وضع روایت مذکور پر رسالہ ہم لکھ چکی ہین فلینظر ثمہ و خلف الفتنۃ
اور پیچھی چھوڑا اوسنی بدعت کو یعنی اوسنی بدعت کو اپنا خلیفہ چھوڑا یہہ فقرہ بھی مدح نہین بلکہ ذم ہی اور یہہ دو نو فقرہ واقام السنۃ و خلف البدعۃ
تلمیح و اشارہ ہین طرف قول حقتعالی کی خلطوا عملا صالحا و آخر سیئا ذہب نقی الثوب گیا وہ پاک قمیص یعنی گیا وہ خالی قمیص خلافت
لہ اوسنی خلافت کو تکلف بلا وجہ اپنا قمیص کر لیا تھا یعنی خلافت مغصوبہ اوسکی ساتھہ نہ گئی بلکہ وبال غصب خلافت کا اوسکی گردن پر بار رہا قلیل العیب
کم عیب یعنی عیب دار تو تھا مگر بہ نسبت عمر کی کم عیب تھا اصاب خیرہا پہنچا وہ خوبی خلافت کو اور اوسنی خوبی خلافت کی یعنی حلوا ای بی دو دہ

اوسنی رہبار کیا یعنی خلافت مین لے کہنکی وہی مشقت وہی فکر رہا وسبق شہر رہا اور بہلی گیا شہر خلافت سے یعنی فساد آیا وصدمات خلاف سنی جو عہد

عثمان لیحیا وہی ایمان مین ہوئی پہلی جلا گیا اذا لا الله طاعة وانقاها یحفظه ادا کیا طاعت الٰہی کو و پرہیزگاری کی خدا کی موافق حق کے یہہ دونو موضع

محل تقیہ مین وارد ہین بدلیل فقرات سابقہ کی اور بدلیل مضامین خطبہ شقشقیہ کے اور بدلیل انا کانا عاملین بالجور کہ جناب امیر نے حق بدگہر و منکر

فرمایا ہی کما فی الامامة والسیاسة لابن قتیبہ کتاب مذکور مین ذیل خلافت علی مین ہے کہ کی بیعت علی لوگون نے تسلیم ہو رضا ہوا اور شرط کی حضرت نے اونپر کتاب خدا

وسنت رسول کی پس اکہہ دخشعمی آیا جناب امیر علیہ السلام نے اوس سے کہا بیعت کر کتاب خدا وسنت رسول پر خشعمی نے کہا مین بیعت تمہاری کرتا ہون کتاب خدا

وسنت پیغمبر وسنت ابوبکر و عمر پر حضرت نے فرمایا نہین داخل ہوتے سنت ابوبکر و عمر کے ساتہہ کتاب خدا وسنت پیغمبر کے نہین تہی وہ دونو مگر عامل

بالجور ہر عمل مین پس انکار کیا خشعمی نے مگر سنت ابوبکر و عمر پر انکار کیا جناب امیر نے مگر کتاب خدا وسنت رسول پر پس وہ خشعمی بلا بیعت کی چلا گیا و خوارج مین

ملگیا اور نہروان کے دن مقتول ہوا رحل و ترکہم فی طرق متشعبة لا یهتدی فیها الضال ولا یستیقن المهتدی کوچ کر گیا ابوبکر اور چہوڑ دیا لوگون

کو مختلف راہون مین کہ اونمین گمراہ راہ نہین پاتا ہی اور نہ راہیاب یقین پر آتا ہی یہہ فقرہ صریح ہی اس بات مین کہ ابوبکر نے لوگون کو ضلال و طغیان مین ڈالا اور

اونہین طغیان و ضلال مین چہوڑا اور یہہ مذہب ظاہر ہے نہ مدح پہہ کون حضرات فقرات کو اپنی نادانی سے مدح سمجہا اور ناحق ابوبکر معیوب کے معائب و ذمائم کا باعث ہوا

دشمن دانا کہ بلای جان بود * بہتر ان دوست کہ نادان بود * اور حق یہہ ہی کہ اس کون خبر کو حکایت اہل تشیع کی افتراء جو معصوم پر اور گستاخی آنحضرت کی جناب میں

اوسکی مکافات مین یہہ فقرات نہج البلاغة اوسکی قلم سے یہان نکلی ہین فالحمد للہ ع کہ دشمن ہمای خود آید بگور **قال** صاحب السہم الثاقب فی تجهیز

وطرفہ تر از ین ماجرا اینست کہ بار بخاری ہمین حدیث را بطرز دیگر آوردہ دران نیز خیانتی بکار بردہ نوشتہ عن نافع عن ابن عمر فاتوا حرثکم انی شئتم قال

یاتیها فی دوم محمد بن یحیی الخ کہ درین حدیث بخاری بعد حرف فی اندک کاغذ سفید را خالی داشتہ گویا اشارہ بہ بیت الخلا ساختہ مذکر درین ہر دو جا عیب لفظی

صاحبزادہ خلیفہ را از ادای آن کاشتہ و درین خیال محالست چہ قسطلانی رو سپیدی بخاری را رو سیاہ مبدل کردہ بسیاہی نوشتہ بحذف المجرور ای فی الدبر * یعنی قسطلانی

بعید ابی جریر الخ فرہ بس سعی جمیل امام خود را در کتمان آن بباد فنا دادہ **قال** الناصب الکاسب بیت الخلا اور دبر بلکہ مافیہما علمائے زمان عالیمقدار کو شاید

بہت مرغوب ہے کہ بحکم من احب شیئا اکثر ذکرہ بتکرار علامہ تہ بل مرار زبان گوہر بار پر اسکا ذکر بار بار ہی معلوم نہین کہ ان لوگون علمائے زمان زندگی عمر

پر اعماش کے زور ہے یا پردہ تعصب سے دیدہ حق بین کور ہو رہا مصدق و على القصادم عشاق ہو رہی ہین امر کی ظاہر ہے اسمع سطی کہ عالم فرقو

باعث نقصان سبکی اور عنکبوتی ہی وہ امرتیا نے ظاہر تر سمجہا سطی کہ باوجود مطالعہ قسطلانی محرور نے سوچا اور اس مجرور کے ترک کی وجہ نسوجہی حالانکہ کتاب

مذکور مین وجہ ترک مجرور دو طرح پر مذکور ہی ایک یہ بین عبارت کہ واسقط المؤلف ذلک استنکافا یعنی بخاری نے اس مجرور کو ذکر نہ کرنا مذموم سمجہا

فی الحقیقت ملا صاحب کی تقاضا ہی یہی تہی اعتدو ایسی لفظ کو زبان پر نہین لاتی اگر بیان کی ضرورت پڑتی ہی کسی اور کنایہ اور پیرایہ مین کہہ جاتی

ہین اسیوسطی قرآن مجید مین کہ افصح الکلام و ابلغ النظام ہی ارشاد ہوا فاتوا حرثکم انی شئتم مدارک مین ہذا من الکنایات اللطیفة

والتعریضات المستحسنة فعلی کل مسلم ان یتادب بها ویتکلف مثلها فی المحاورات والمکاتبات اور یہی نسیم ہی بیان الرجال او فرط

کلام و فاحشہ قال اللہ تعالی ولوطا اذ قال لقومہ اتاتون الفاحشة ما سبقکم بها من احد من العالمین اگر قرآن میں لا ریب فیہ کی بیان سے سمین

جناب عثمان کی تحریف کا گمان ہے تو کسی مستند شرح کا حوالہ یا منتقی ملی صاحب کے رحمت جان سے ہمای نسخہ مکبرہ ابو ایا حضرت کی غیرہ یعنی باب تیرا جانے

فاشرح ہو اہی دیکھی تو ہونکے معنی ہین اللحن الشنی المنکر الذی یستہجن کہ کالعوذۃ والنصفا الذمیمۃ والاثغا القبیحۃ ہے باہمین ہر اگر شرح
جامی فہمی کے استعداد نہین تو سر دست گلستان سعدی کے خطبہ مین اسی دیکھی تو ملازمان کی ہم حبیب اے رعدامان اور ہم سن اور ہم دل کے مدح و ثنا کس کنایہ لطیف سی بیان
ہو رہے ہے ؎ شنیدہ ام کہ در ین نو رہا ہی پیر ؛ خیال بست بپیرانہ سر کہ گیرد جفت ؛ بخواست دختر کی خوبروی گوہر نام ؛ کہ قفل سلطنش از چشم مردمان بنہفت
چنانچہ رسم عروسی بود تماشا کرد ؛ ولی بحملۂ اول عصای پیر بخفت ؛ کمان کشید و نزد بر ہدف کہ نتوان دوخت ؛ مگر بخوبر نشانہ دوختہ امگفت ؛ بدوستان گلہ آغاز کرد
محبت خوبست ؛ کہ خانمان من شوخ دیدہ پاک برفت ؛ میان شوہر و زن جنگ و فتنہ خواست چنان ؛ کہ سر بشحنہ و قاضی کشید و سعدی گفت ؛ پس از ملامت و شنعت
گناہ دختر نیست ؛ ترا کہ دست بلرزد گہر چہ دانی سفت ؛ بالجملہ اس توضیح سی بخاری کے کذا او کذا کی وجہ بہی نکل آئی بنا بر علی ما و عند ما لک سیا نقا دوسری یہہ کہ او
قسطلانی نے کرمانی شرح بخاری سی منقول ہے کہ مجرور کو سہوا سطی حذف کیا کہ اس مقام رعایت صنعت بدیع منظور ہی کیونکہ اس قسم کی حذف مجرور اور ذکر جار کو
علم بدیع مین صنعت اکتفا کہتی ہین و منہ قول ابن الفارض ؎ ان غاب عن انسان عینی فہو فی ؛ فؤادی او فی قلبی لمائکن ؛ ایسی صنایع کو کسی نکتہ کی لیی اختیار
کرتی ہین وہ اس مقام مین یہہ ہی کہ فی الدبر کہ معنی من الدبر کے ہے لظاہرہ و ہم مین آتا ہی کہ دخول فی الدبر مراد ہے یا دخول من الدبر اس واسطی اوسکو حذف کیا اور من الدبر
یا فی موضع الحرث کو نہ لایا تا نقل حدیث کے وقت تصرف لفظی سی احتراز حاصل ہوئی ؎ گلو و کہا مین اپنی طبیعت کے تیز یان ؛ اس حول بن زمانہ مین قدر
نہین ؛ اب ارشاد ہو کہ حذف مجرور یعنی الدبر مین عیب پوشی صاحب زادہ خلیفہ رسول کے کہان ہے وہ تو اس عیب سی ہمہ تن بر کران ہی یہہ عیب و سعین جب تہا
کہ فی الدبر معنی من الدبر اوسکی محاورہ مین منقول یا اکثر شراح اس مجرور کو موضع الحرث نہ بتاتی ہان عیب پوشی امام اور امام زادہ و ان کی اتباعہ مقصود ہے کہ با عتراف
استفسار او را قرار علماء اصول و حفاظ سب اس فعل بد کے مرتکب ہتی آتی او رجواب سائل مین ناملائم بطور تقیہ و تورت کہتی رہی اسمین ابو جعفر بحث
سعید ہے ہمہ کے معاذ اللہ روسیاہی کے ساتھہ سیدان کر آتی ہی روسیاہ کی طرح دفتر سیاہ کر رہا ہی یا قسطلانی رو سپیدی بخاری کی نعوذ باللہ روسیاہی سی مبدل کر گیا ہے
ہمامن وا اک کیا تیر ہے جو جل جائیگا حاشا وکلا غرض بخاری کی نام کے سنی بہی مشکور ہوئی اور زوائد کی آگے امام کا جمیع بلیغ جار منقول ہوا القصہ شرط بہی اسی کی بہر سی
اور بہت دہری خوب نہین ۲ اول بمورد ابی مرتجب شیئًا الفروج دو در مرقد کی ظاہر ہوا کہ بیت الخلا و ما فیہ بزادہ و الدہ کو بہت مرغوب تہا اسی کے
رغبت مین بزادہ کا کام اوٹھایا اور زلیخا کے سوا کے کاحرنا حقیر ہر چند چاہتا ہی کہ اپنی قلم کو دائرہ و شیوہ ذمائم کوخرز مرکو اپنے سلح سی علیحدہ و خارج رکہی اور زبان
قلم اپنی کو تحریر یعنی سے بچاوے مگر سد ہو ابید ین نہین بچنے دیتا مجبور ناچار ہون ؎ گلی خط از لبا د این سنگ ہست ؛ ولتعلم ما قیل ؎ زخوش خط بحظ
بکمک کر تو اپنی خبر با خرابی آیا کیون اپنی سنگون پر ؛ اب اہی کون جرجاہل تفضی جو کہا اندہون نے محاش کا زور ہی یا یرد نعصب سی دیدہ حق بین کو و قطع نظر اسکی کہ لفظ
محاش کا غلط ہے مصداق ختم اللہ علی قلوبھم و علی ابصارھم غشاوۃ و لھم عذاب عظیم کا تو ہی اور تیرا پیراحمی بلید بلوہی مصداق من کان فی
ھذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی و اضل سبیلا ؎ مرکوب سلح اور بفضلہ تعالی قوا نے بصارت و بصیرت الحق امامیہ کے بہت تیز ہین قسطلانی نے وجہ اول ترک مجرور کی جو مذکور
و اسقط المولف ذلک لاستنکارہ ایسی ستنکر ہی کہ قابل دیکھنے کے نہین ہے کیونکہ اگر بقول قسطلانی و سوء فہمی کون جر ذکر دبر کا مستنکر و مذموم
تو لا محالہ ذکر فرج کا چاہئی کہ اکثر دبر سی اکثر و زیادہ تر مذموم ہو حالانکہ کلام ملک علام مین کہ ابلغ الکلام و افصح النظام ہی ذکر فرج کا موجود ہے
و مریم ابنت عمران التی احصنت فرجہا اور ہی کلام و حدیث خیر الانام مین کہ افصح من نطق ہین فی محاش النساء کا لفظ موجود ہی اور بہی چند احادیث
سنوی ہین کہ یہہ کون جر صدر ہے کہ رسالہ مین اون احادیث کو نقل کر چکا ہی لفظ فی دبر ہا کا بہی موجود ہی کیا قسطلانی نے قطعام و کون جر مجہول الا سب او اعام کے

نزدیک بخاری کی ملک علام و جناب خیر الانام سی طبیع و اتقی تہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور کون جز طغام نی یہہ جو کہا اطبع و اتقیا ایسی لفظ کو زبان پہ نہیں لاتی اگر بنا
کی ضرورت پڑتی ہی کسی اور کنایہ و پیرایہ میں کہ جاتی ہیں کون جز کی دیدہ حق بین پردہ تعصب سی کور اور دل نفاق منزل اوسکا غشاوہ عناد سی بی نور ہی جو یہہ
نہیں دیکھتا کہ یہان بخاری نی کسی اور کنایہ و پیرایہ میں ذکر دبر کا نہیں کیا بلکہ بجائی بنی دبر کی اپنا فرجہ سعیدہ کا رکھدیا ہی اور کون جز طغام نی عثمان مجرم فی
القرآن کی تحریف کی جواب بعض کی حقیر روایات تحریف عثمان کی زبانی عائشہ طاہرہ و ابن عمر کتب معتمدہ سنیہ سی سابق لکھ چکا ہی اور آگی چلکی اور بہی لکھی گا فانتظر
اور معانی اسمای ستہ مکرہ کی ہمکو کسی سی پوچہنی کی کیا حاجت ہی کون جز نادان معتقد ہی قلبی کی رحمت جان فی کو اگر ہم سی استفادہ منظور ہو تو اگر ہماری خدمت مین
حاضر ہو کر ہماری جوتیان اوٹہای بارہا بہی کہاہی فایدہ لی اور کون جز طغام مجہول الآبا و الاعمام نی جو دوسری وجہ ترک کرنی بخاری کی مجرور فی کو قسطلانی سی رعایت
صنعت بدیع جسکو صنعت اکتفا کہتی ہین لکہی اور ایک مصرعہ ابن الفارض شاعر کا سند مین اوسکی لکہا افتبیل لا یسمن و لا یغنی من جوع ہی اولا مصرعہ مذکور کا
سابق و سیاق و مصرع ثانی لکہنا ضرور تہا تا معلوم ہوتا کہ اسمین مجرور فی کا محذوف ہی کیونکہ احتمال جاتا ہی کہ مجرور فی کا مصرعہ ثانی مین مذکور ہو ثانیا
کون جز کو تعریف صنعت اکتفا لکہنا تہا کہ جا نجاتا کہ بخاری کی یا تیہا فی پر وہ تعریف صادق آتی ہی یا نہیں ثالثا یہہ لکہنا ہی واجب سی کہ
حذف کرنی مجرور کی لیی کوئی قرینہ بہی ہوتا ہی یا نہیں اور وہ قرینہ معین ہی یا غیر معین کہ دال ہو مجرور معین محذوف پر رابعا یہہ بہی لکہنا تہا کہ عبارت
بخاری یا تیہا فی مین خلاف قرینہ حذف مجرور کا بجای فی رکہا ہی خامسا مصرعہ ابن الفارض مین فی بمعنی من ہی اگر نہین ہی تو قیاس ممثل لہ کا ممثل بہ پر قیاس
مع الفارق ہی سادسا کون جز یہہ بہی بیان کرتا کہ ذکر جار و حذف مجرور مختص بلفظ فی ہی یا دیگر حرف جارہ اور مضاف کے مجرور کو بہی حذف کو صنعت
اکتفا کہتی ہین اور اونکو مجرور و نکو حذف کرنا جایز ہی یا نہیں سابعا کون جز سند لانا مصرعہ ابن الفارض سی بقول زیرہ کرمانی کی خصوصا بصورتیکہ ۴۷
سابق و سیاق اوس مصرعہ کا ذکر نہیں کیا تا کہ تیقن حذف یا عدم حذف مجرور کا ہوتا بیکار ہی کون جز بتا دی کہ کلام ملک علام مین بہی کہین ذکر جار و حذف
مجرور کہ مسمی بصنعت اکتفا ہی ہی یا نہیں بالجملہ یہہ سب ... وہ کون جز کی قابل اعتنا کی نہیں اور طرفہ ماجرا یہہ ہی کہ کون جز بلید کہتا ہی کہ بخاری نی ذکر جار
ذکر کو چہوڑ دیا اور من لدبر یا فی موضع الحرث کو نہ لایا تا نقل حدیث کی وقت تصرف لفظی سی احتراز ہو نہی سبحان اللہ یا تیہا فی الدبر کو یا تیہا فی لکہا اور ایسا
تصرف کیا کہ مجرور فی کو اوڑا دیا اس تصرف لفظی صریح کو کون جز بلید احتراز عن التصرف کہتا ہی ؎ گر ہمین مکتب است و این ملا + کار طفلان تمام خواہد شد
اور عجب العجاب یہہ ہی کہ کون جز بلید اس اپنی گندی حرام کو اپنی طبیعت تبرعی ٹہراتا ہی اور کون جز طغام مجہول الآبا و الاعمام جو بار بار کہتا ہی کہ محاورہ عرب
مین فی بمعنی من ہی کذب محض و دروغ بیفروغ ہی ہم سابق مین بخوبی ثابت کر چکی ہین کہ یہہ مغلطہ کون جز کا بی اصل محض ہی فلینظر ثمہ اب کون جز بتاوی
کہ حذف مجرور مین بخاری نی عیب پوشی خلیفہ زادہ کی کی یا نہیں اور کون جز اور اوسکا پیر بخاری جو عیب پوشی خلیفہ زادہ کی تکلف و حیل چاہتی ہین عبث لغو ہی
یا نہیں اور یہہ کون جز گستاخ شقی ازلی جو بار بار ایمہ علیہم السلام کی جناب مین گستاخیان کرتا ہی جواب با صواب دندان شکن ایسا ہی ہم مکرر لکہ چکی ہین لائق اوسکی گستاخ
موافق احادیث معتبرہ کی کہ حضرات علیہم السلام نی فرمایا ہی کہ دشمن ہم اہلبیت رسالت کا حرامی ہوتا ہی یا حیضی اپنی تئین اونکو اسی قبیل سی ٹہراتا ہی وہ جانی اوسکا کام
جانی ہم کچہہ نہین کہتی **قال** صاحب السہم الثاقب یہہ مفید فخر رازی در ہمین مقام کاو تازی و بجہہ تازی نمودہ در تفسیر کبیر فرمودہ نقل نافع عن ابن عمر انہ
کان یقول المراد من الآیۃ تجویز اتیان النساء فی ادبارہن و سایر الناس کذبوا نافعا فی ہذہ الروایۃ انتہی این کلام مورد علم است اولا اینکہ تکذیب
نافع راجع است بتکذیب بخاری کہ او ہمین روایت نافع را در صحیح خود آوردہ جابۃ الامر بکنایہ مراد وش را بیان ساختہ و آن ظاہر است در تصدیق نافع نہ تکذیب او

علاوہ آنکہ اکثر روایاتش در صحیح مذکور و دیگر صحیح لو ہست اگر او کاذب بودہ پس صحاح سنیان مشتمل بر اکاذیب بودہ باشد و چہار کا ذیہ را معتمد و در صحاح
نمودن بمود **اقول** الناصب الکاسب روایت نافع عن ابن عمر کی بردہ میں طلازمان زمین و آسمان کو ایک کر رہی تھی جب سنتی ہی کہ عبد اللہ بن عمر کی محاورہ میں
فی بمعنی من ہی یعنی ظرف نہ فی بمعنی ظرف کہیا کر بابت تکذیب نافع صلع او رحکت ملکہ استہزا اور سخریت پر آئی بحکم المرء یقیس علی نفسہ امام عالیمقام کی نسبت
لفظ گاو تازی ورنجیہ بازی فرمانی لگی اور اوسکی کلام ہدایت انجام کو تحکم و تعسف تمام مورد ملام بتانی لگی کہی وجہ سی حاصل وہ اول کا یہہ ہی کہ قطع نظر اس امر
کہ تکذیب نافع سی تکذیب بخاری کی لازم آتی ہی صحاح اہلسنت اکاذیب پر شامل ہوئی جاتی ہیں کیونکہ صحاح میں اکثر حدیث روایت نافع موجود ہی پس جواب
اس ہذیان لی بحجان کا یہہ ہی کہ سابق باخراج نسائی و طبرانی عن ابی النضر گذر چکا جسکا ملخص یہہ ہی کہ لوگوں لی نافع کو کہا کہ تو کیا غضب کرتا ہی کہ ابن عمر سے
ہتیان النسا فی ادبارہن روایت کرتا ہی کہا یہہ مجہپر افترا ہی میں تو یہہ نہیں کہتا بات اتنی ہی کہ ایکدن جناب عمر لی فرمایا کہ قریش تجبیر کی عادی تہی اور
بعد انصار با عورتیہو و اسکی عادی پس قریش کی تائید پر کریمہ نساء کم الآیہ نازل ہوا پس جب اقرار نافع ظاہر ہی کہ نافع تکذیب اس کے کرتا ہی نہ اس تکذیب
نافع کی ہان امام صاحب لی جو تکذیب نافع کم ارشاد فرمائی بر تقدیر صحت روایت بطریق فرض و تسلیم ہی یعنی طلازمان ایسی کسی کج فہم فی تہمک کیا ہوگا کہ یقیناً نافع
ابن عمر سی ہتیان النسا فی ادبارہن راوی ہی اوسکی جواب میں فرمایا کہ سلمنا ذلک لکن سائر الناس کذبوا انما فعا رہی کج بحثی طلازمان کی کہ اس صورت میں تکذیب نافع
سی صحاح کا اعتماد جاتا ہی پس جواب اسکا یہہ ہی کہ مراد کذب سی اس مقام میں خطا ہی اسو سطی کہ اس تقدیر بر فرض و تسلیم بر اس کذب کی تفسیر بواو عطف تفسیری سالم
روایت میں موجود ہی کہ عن عبد اللہ بن الحسن انہ لقی سالم بن عبد اللہ فقال لہ یا ابا عمر ما حدیث یحدث نافع عن ابن عمر انہ لم یکن یری باساً باتیان النساء
فی ادبارہن فقال کذب العبد او اخطاء انما قال عبد اللہ یوتون فی فروجہن من ادبارہن بعکم اہل البیت ابصر بما فی البیت کہ طلازمان کے ۴۸
تصانیف میں بی ہم زبان ز د قلم ہی سالم کی قول صحیح و سالم بر نظر کرنا چاہی یا غلام کی قول خطا پر قول خطا پر وہی اعتماد کری جو مجتہد خاطی و مستند قوم
نواطی ہوا **اقول** کون جز مبتدی لی یہہ جو کہا روایت نافع عن ابن عمر کی بردی میں طلازمان زمین و آسمان کو ایک کر رہی تہی جب سنتی اتہی کہ عبد اللہ بن عمر
کی محاورہ میں فی بمعنی من ہے کہیا کر صلع و حکت ملکہ استہزا و سخریت پر آتی اور امام عالیمقام کی نسبت لفظ گاو تازی و نجیہ بازی فرمانی لگی یہہ قول اس کلمہ
اوسکا ظاہرہ شعر ہی کہ صاحب سہم ثاقب لی یہہ فائدہ معیدہ بعد تانیف و تعاقب کے و بعد سنی ادعای کون جز کی کہ ابن عمر کی محاورہ میں فی بمعنی من کے بہی لکہا ہے
اور یہہ کذب صریح ہی ع مردم اندر حسرت فہم درست ** اور ہونا فی کا بمعنی من محاورہ ابن عمر میں ہرگز ثابت نہیں جیسا کہ ہم اوپر بکرر ثابت کر چکی ہیں
اور کون جز جو تغلیط عوام کی لیے مکرر اس دعوی بلا دلیل کی کرتا ہی ہم بہی حاشا ثم لہ اوسکی تکرار کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ کون جز بلادت و خریت میں تلمید
دہلوی وغیرہ پر تفوق لی گیا محاورہ ابن عمر میں اگر لفظ فی بمعنی من بہی آیا ہی تو چاہیے کہ ان روایات میں بہی بمعنی من ہو حالانکہ ان روایات میں بمعنے
من ہو نہیں سکتا اخرج ابن جریر والطبرانی فی الاوسط و ابن مردویہ و ابن النجار بسند حسن عن ابن عمر ان رجلا اصاب امراتہ دبرہا
فی زمن رسول اللہ فانکر ذلک الناس فقالوا اثفرہا فانزل اللہ نساءکم حرث لکم الآیہ اور اس روایت کو صاحب سہم ثاقب نے در منثور
سیوطی سی نقل کیا ہی اس روایت میں لفظ فی کا فی زمن رسول اللہ میں واقع ہی اور اسمین بمعنی من کے ہو ہی نہیں سکتا کون جز دیکہی ور شرمائی لاکن وہ
تو منفقی الاثار بہتان لی حیا و بی الحیا ہی اوسکو شرم کہان اور مخفی نر ہی کہ روایت مذکور میں لفظ دبرہا کا بدل البعض لفظ امراتہ کا ہی تو جیان دہ سرا
و بکو نسا کون جز کا کہ بعض روایات میں لفظ من کا مقدر ہے نہیں چل سکتا ورنہ ان کون جز اسی روایت کو با معان النظر دیکہی کہ اسمین کوئی مغالطہ و حیلہ

وحیلہ کون جرکا نہین چلیگا نہ لفظ فی بمعنی من ہوسکتا ہی نہ تقدیر من کے ہوسکتی ہی اور اس روایت مین نص صریح تخصیص ہے نزول آیہ نساؤکم انی شئتم باتیان فی الدبر مین قول
ابن عمر کی اور تکذیب کون جرکی ہے فی بمعنی من ہوتی ہین محاورہ ابن عمر اور مقدر ہوتی ہین من بعض روایات مین و ہو کہ ابن عمر و نافع کی بیان شان نزول آیہ مذکورہ مین
کچھہ رد و نکیر نہین کیا تو اس روایت مین ثبوت صریح تجویز ابن عمر و نافع و مالک کا امام شیخنا وغیرہ کا ہی باتیان فی اعجاز النساء سے بہلا کون جراور اسکی اولیا تاوینین
تو اس روایت مین فی بمعنی من کیونکر ہوسکتا ہی اور لفظ من کا کہان مقدر ہے اسکا دخیبہ کسطرح کون جراور اوسکی اولیاء سے ممکن نہین ہر چند وہ سخن سازی و حیلہ گری کرے
کی لمبی اپنی پیر چاراکی سند و نکو بولا اور اونکو کچھہ دی اور اونکی حصے سہلا اور مصدق فادعوا شہداءکم ان کنتم صادقین کا ہے اور کون جرکی اس روایت
کی جواب مین ہاتھہ پانون بھول گئے اور حیلہ گری و مغلطہ بازی وطلبی کہانا بالکلیہ بھول گیا اور دست و پا گم کردہ ہوگیا اور زال و ٹول کر گیا ہی کما سیجی فی محلہ اور وہ
روایت موجود یہہ ہی اخرج الدارقطنی فی غرائب مالک من طریق ابی بشیر الدولابی حدثنا ابو الحارث احمد بن سعید حدثنا ابو ثابت محمد بن عبد اللہ
المدنی حدثنی عبد العزیز ابن محمد الدراوردی عن عبید اللہ بن عمر ابن حفص و ابن ابی ذئب و مالک بن انس کلہم عن نافع قال قال ابن عمر
امسک علی المصحف یا نافع فقرأ حتی اتی علی نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال لی تدری یا نافع فیم نزلت هذه الآیة قلت لا
قال نزلت فی رجل من الانصار اصاب امرأته فی دبرها فاعظم الناس ذلک فانزل اللہ نساؤکم حرث لکم الآیة قلت له من دبرها فی
قبلها قال لا الا فی دبرها پس ثابت ہوا کہ جملہ دعاوی بلادلہ کون جرکی کہ ابن عمر کی محاورہ مین فی بمعنی من مستعمل آتا ہی اور کہین لفظ من کا مقدر ہی اور عبد اللہ
بن عمر و نافع و مالک مجوز وطی فی ادبار الحلائل کے نہین ہین یہہ سب کے سب دعاوی بلا دلیل بلکہ من قبیل ترہات و اباطیل ہین اور یہہ امر بخوبی ثابت ہوا کہ ابن
٧٩ عمر و نافع وغیرہ کی نزدیک وطی فی ادبار الحلائل حلال ہے پس اولا سمٹ بہت بجا ہین اور کون جر طغام مجہول الاب والاعمام نے جو جواب ایراد اول سہم ثاقب مین
کہا کہ جواب اس خرافات کا یہہ ہے کہ یہہ ہذیان بکنا کون جرکا ہی اولا قطع نظر اس امر کے کہ ہنگام دار و گیر مناظرہ کی خصم کو اپنی کتاب اور اپنے
سلف سے جواب دینا و سند لانا خلاف داب مناظرہ ہی لی نصر جو کون جر باخراج نسائی و طبرانی سابق مین لکہ چکا ہی وہیان یہہ عبارت ہی فقد اکثر علیک
القول انک تقول عن ابن عمر انہ افتی ان توتوا النساء فی ادبارهن اور اس عبارت کا ترجمہ وہان یہہ کیا ہی کہ لوگ تجہپر بہت قیل و قال
کرتی ہین یعنی تو کہتا ہی کہ ابن عمر نے اتیان فی ادبار کا فتوی دیا ہی اور یہان روایت مذکور کا محض یہہ لکہا ہی کہ لوگون نے نافع کو کہا کہ تو کیا غضب کرتا ہی کہ ابن
عمر سے اتیان النساء فی ادبار مین روایت کرتا ہی کون جر کیا دبی بنیاد اپنی اس تناقض و تہافت کو دیکھی اور سمجھی کہ روایت اور شی ہی اور فتوی شی دیگر اور نافع
کذبوا علی فتوی ابن عمر کو کہا ہی نہ روایت ابن عمر کو اگرچہ عند التحقیق و عند تعمق النظر بجگہ روایات متکثرہ ابن عمر بمنزلہ فتوی ابن عمر کی ہی ثابتاً کون جر طغام
مخالفاً للامام لعقلہ کہتا ہی کہ نافع تکذیب یاس کی رہا ہی اور امام عالی مقام کون جر طغام کا تکذیب سکی ... ہی اور کہتا ہی جاہر الناس کذبوا نافعاً
یعنی جاہر ناس نے تکذیب نافع کے کی تو کلام کون جر و امام عالی مقام باہم متناقض ہین اور کون جر رفع تناقض کے لئے جو تراش و خراش کلام اپنے امام کی کرتا ہی
اور جہتک کسی کچھ فہم کا ہو وہ المعنی فی بطن الشاعر اپنی پیٹ سے پیدا کر رہا ہی ادعای محض ناشستہ و بلا دلیل ہے کلام رازی مین کہین اشعار اس بہتک کا
نہین اور کون جر طغام نے یہہ جو کہا ہی کچھ کچھی طلاوات کہ سے مسعود بن تکذیب نافع سے صحاح کا اعتماد جاتا ہی پس جواب اسکا یہہ ہی کہ مراد کذب سے اس مقام مین
خطا ہی اگر کون جر سمجھی کہ کذب کو بمعنی خطا ٹہرانی مین ہی و بہی محذور موجود ہی کہ صحاح کسیان مشتمل خطاؤن و کلام خاطیون پر ہی اور خطاؤن و کلام خاطیون
کو صحاح مین معدود نکرنا چاہئی اور صحاح ستہ کو صحاح نکہنا چاہئی اور نہ ان پر اعتماد ہوسکتا ہی و جو جبر جما شناتاً للکیاد اللبید کہتا ہی کہ وہ کون جر ...

دو غلطون کے تو وہی ظرف کان باندھا جاتا تھا جیسا تھا آیا عبد اللہ بن عمر کی محاورہ مین بلکہ ابن عمر کی مردم ہمزمانہ و ہم شہر کے محاورہ مین لفظ فی کا بمعنی
بمعنی تھا و ظرفیت مین آیا ہی بمعنی طرف تو کہیں اگر کالیون پر کہ شیوہ بازاریان اجلاف کا ہی اگیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ **قال** الناصب الکاذب و تر
یہہ بھی کہ کذب بمعنی خطا پر بیان ہے مقصد تھا تک مد نظر ہی ملازمان صحاح اربعہ کلینی او من لا یحضر اور تہذیب اور استبصار جو باعتراف شیعہ باجمعہم کاذبین بعد بین ملعون
ائمہ طاہرین کی روایتون سے مملو ہین او نیز مدار عمل و اعتقاد ہی کیون صحاح شیعہ اکاذیب سے شامل اور درجہ اعتبار سے ساقط و نازل نہین ہوتی ذرا کشی مین اور صاحب الطرائف
او میثمی و غیرہ کی حال اپنے کتب رجال مین ملاحظہ ہوئی کہ قطع نظر ارشادات ائمہ ہدی کے و دعا بد صبح و مسا کر بو کے و عنا الاکاذیب و نفتری علینا اهل البیت
قاتلهم الله اخزاهم الله باہم امین تکاوت جاری ہی ابن مسکان کہ دعوی روایت کا حضرت صادق سے کرتا ہی یاران صادق کہتی ہین جھوٹا ہی ہرگز
امام صادق سے اوسکو ملاقات نہین ہوئی ابو العیاش باجماع شیعہ وضاع و کذاب ہی ابو بصیر نے خود اپنی کذب کا اقرار کیا یا و صفیہ التحفنا ربع کلینی اوسکی روایات
سے منتظم ہی حضرت زرارہ کہ افقہ اور اعلم بلکہ امام اعظم فرقہ ہین ابو عمر کشی کے کتاب مختار مین انکا سجیہ رضیہ ملاحظہ ہووی کہ اوسکی حق مین امام کا کیا عقیدہ تھا
اور امام کے حق مین وہ کیا بی ادبی اور کلمہ نالائق ادا کرتا تھا کہ کسی ناصب و خوارج سے متوقع نہین کتاب مذکور مین ہے حدثنا محمد ابن احمد ابن عیسی عن علی ابن
الحکم عن بعض خالد عن ابی عبد اللہ قال دخلت علیه فقال لی متی عهدک بزرارة قال قلت ما رایته منذ ایام قال لا تبال وان
مرض فلا تعده وان مات فلا تشهد جنازته قال قلت زرارة متعجبا مما قال قال نعم زرارة شر من الیهود والنصاری ومن
قال ان مع الله ثالث ثلثة وحدثنا محمد بن مسعود قال حدثنا جبرئیل ابن احمد الفاریابی قال حدثنا العبیدی ابن محمد ابن عیسی عن یونس عن
عبد الرحمن عن ابن مسکان قال سمعت زرارة یقول رحم الله ابا جعفر واما جعفر فان فی قلبی علیه لعنة فقلت له ما حمل زرارة ٥٠
علی هذا قال ان ابا عبد الله اخرج مخازیه اور اسیطر حلی اور روایات جو یہہ کتاب اپنی مصنفہ منتہی المقال صاحب جرح کہ در ... منتہی الکلام صانه الله
عن شر اللیام مین مذکور ہین من شاء الاستقصاء فلیرجع الیها اقول یہی آیا بے واقع ہوتی کہ بملاحظہ اس قسم تکاذب و تخالف کے اکثر اہل تشیع فی مذہب
شیعیت سے رجوع کیا چنانچہ شیخ الطائفہ بل مرشد الطوائف ابو جعفر طوسی اپنی تہذیب مین شیخ سعید یا مفید سے استفادہ فرماتا ہی حاصل اوسکا یہہ
کہ اوسنی کہا کہ ابو الحسن ہارونی اول حال مین شیعہ خالص تھا اور امامت ائمہ کا قائل آخر جب اخبار شیعہ کو مختلف اور متناقض اور متعارض پایا تب شیعیت
کو چھوڑ کر شافعیت کے جانب رجوع لایا اور اوسکی بسیار شاگرد و مستفید بہی شافعی المذہب ہوئی فی الواقع جو کوئی انکی مذہب مین اندک غور کرے
اور اونکی اختلاف اخبار پر اطلاع پاوے بہ یقین معلوم کرے کہ انکی مذہب طمع و مذہب مین راہ نجات کی مسدود ہے ناچار اس مذہب کو ترک کر کر
دوسری مذہب کے طرف رجوع لائیگا و بالجملہ اب ارشاد ہو کہ واقع کی کذب بمعنی خطا سے ملازمت کو یہہ گمان فاسد پیدا ہوا کہ صحاح اہلسنت مین اخبار کاذبہ کا احتمال
لازم آتا ہی حالانکہ علی الاصح من المذهب لازم مذہب کا مذہب نہین ہوتا یہان جو کذب حقیقی اور تکاذب تحقیقی سے بنا اعلی ما صرح به ثقات اخبارہم و قرب
ما عدد و اخبارہم فی اسفارہم صحاح شیعہ پایہ اعتبار سے ساقط اور درجہ اعتبار ہوئی جاتی ہین اسکی دفعیہ کے تدبیر کیجیے **اقول** کون خر نے یہان عنایت الٰہی
کو کر سراسر ابہام ہے کام فرمایا اوسنی اپنی کتب رجال کی ملاحظہ کو کہا ہی نہ لکہی کہ دیکھی جاتی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ یروی عنا الاکاذیب و یفتری علینا
اہل البیت کس کتاب مین ہی اور یروی و یفتری کے ضمیر کس کے طرف راجع ہی و یہ اسما جار بزرگوار وہ تے ہین یہہ ضمیر و بعض کی اونہین سے کسکی طرف پہرتی ہے
اور الفاظ قاتلهم الله اخزاهم الله جو یروی عنا الاکاذیب و یفتری علینا اهل البیت مین جوڑ دی جوڑ لگایا ہی اسکا حال کیا ہی اور ابن مسکان کا حال جو لکہا ہے

کس کتاب مین ہی اور ابو العیاش کے کذاب و وضاع ہونی پر اجماع شیعہ کا کونسی کتاب مین مرقوم ہی ابو بصیر کا اقرار اپنی کذب کا کہان دیکہا جاوی اور زرارہ کی حقیقین جو کون جزنی روایت کتاب مختار ابو عمر کشی سی لکہی ہے اور ہی دوسری روایت ابن مسکان سے لکہی ہے مین اسوقت کہ ایک دو عین وارد ہون حسین بتران و شیعہ جوف یعنی خالی فضلا عن الکتب الدرسیہ سیما کتب رجال الامامیہ کا دستیاب ہونا غیر ممکن ہے تصحیح النقل روایات مذکورہ کے نکر سکا اور جو کہ کلام کون خبر سہی مستنبط ہوتا ہے کہ ناقل روایات مذکورہ کا اسکاف ہندی فیض آبادی ہے اور کون خبر فی او سکی نقل کے تقلید کے ہی تو باجماع ان کاذبین غادرین خائنین مقتضیان آثار کاذبین غادرین خائنین ادین کے یقین واثق ہے کہ ضرور بالضرور بلا ریب ان ہتون مین خیانت فی النقل واقع ہوئی ہے جب لعنات علیہم اللعنة و اعذب الیمی ستاخی و بی ادبی علی الاعلان ائمہ ہدی علیہم السلام کی جناب مین نہین کرتی تو کیا ممکن ہی کہ زرارہ فی کہ شیعیان ائمہ علیہم السلام سی ہی کہا ہو فان فی تلہی علیہ لعنة اللہ العیاذ باللہ منہ لعنة اللہ علی من افترے مثل ہذا لمرء واعلم ان روایات کا تصحیح بلفظ مخصّص اجاب با صدق صفا کرینگا فی الحال ہی جواب اکتفا کرتا ہون کہ جبکہ اوہین صحاح ستہ سنیونکا حال باعتراف اکابر سنیہ کی اسی بدتر ہی اسکو جز طغام مجہول الآباء واد عام اور اسکاف ہندی کو موودے الاعمی جاہلی فی من نجان یبتیدہ من شخبا ایسا تعریفی و تعریض کمال وقاحت و بیحیائی ہی اسطرح بر نہ دیتی ہی کہ بخاری صاحب صحیح بخاری نی احتجاج و اخراج احادیث کیا ہی جماعت مجروح مانند عکرمہ مولی ابن عباس و اسمعیل بن ابی اویس و عاصم بن علی و عمرو بن مرزوق وغیرہم کی اور مسلم صاحب صحیح مسلم نے احتجاج و اخراج کیا ہے سوید بن سعید سے اور اوس جماعت سی کہ مشہور ہین اور ایسا ہی ابو داود نی کیا ہی الکمال اور اکابر محدثین اہلسنت مانند قتادہ و محمد بن مسلم ابن شہاب زہری و ابو اسحاق سبیعی و نسائی وغیرہم روایت کرتی ہین عمر بن سعد وقاص سی تہذیب الکمال مین ہے کہ ... احمد عجلی عمر اپنی باپ سے روایت احادیث کرتا تھا اور روایت کرتی تہی ناس ... عمر سی اور یہہ عمر وہ ہی جسنی قتل کیا حسین کو اور عجلی نے ثقہ کہا ہی انتہی اور عبد اللہ بن ابی سرح جو برادر رضاعی عثمان کا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی اوسکو فتح مکہ مین نکالدیا اور فرمایا تھا کہ مین اوسکو ماؤن مدونگا اگرچہ حل مین ہو حرم مین اور حال مفصل مدارج النبوة شیخ عبد الحق دہلوی مین مرقوم ہے صاحب صحیح ترمذی و ابن ماجہ اوس سی روایت کرتی ہین صحیح بخاری جسکو اصح الکتب بعد کتاب الباری جانتی ہین روایات خوارج سی مملو ہی مانند عکرمہ کے کہ خارجی ہونا اوسکا وفیات الاعیان و فتح الباری و ملل و نحل سی واضح ہی اور مانند عمران بن حطان کے شیخ عبد الحق دہلوی نے رجال مشکوة مین لکہا ہے کہ عمران بن حطان خارجی تہا و مداح ابن ملجم روایت کرتا ہی عمر سی اور ابی موسی اور ابی ذر سی بخاری نے اور ابو داود و نسائی نے اوس سے روایت کی ہی انتہی اور انساب سمعانی مین ہی کہ عمران بن حطان مفتی خوارج کا و زاہد و شاعر اونکا اوسی کے یہہ دو شعر ہین مرثیہ ملجم مین یا ضربة من تقی ما اراد بہا الا لیبلغ من ذی العرش رضوانا انی لاذکرہ یوما فاحسبہ اوفی البریة عند اللہ میزانا اور ایسی خبیث نے مرثیہ ابن ملجم ملعون کا کہا ہی بخاری نی صحیح اپنی مین اوس سے روایت کی ہی اور عجلی نے توثیق اوسکی کی ہے اور مانند نجدة الحروری کے کہ عبد الحق نے رجال مشکوة مین اوسکو رئیس الخوارج لکہا ہی اور مانند حریز بن عثمان حمصی کی کہ رجال بخاری کا سی ہی نصب و خروج مین مرتبہ علیا تہا جناب حضرت امیر علیہ السلام کو ناسزا کہتا تہا جیسا کہ لسان المیزان مین ہی اور مانند سمرہ بن جندب کے شیخ عبد الحق نے رجال مشکوة مین لکہا ہی کہ وہ صحابی مشہور ہے اوسکا رای حروریہ و خوارج پر تہا اور مانند مغیرہ بن شعبہ کی کہ جناب امیر علیہ السلام کو ناسزا کہتا تہا جیسا کہ مستدرک حاکم مین ہے اور مانند مروان بن الحکم کی کہ خروج اوسکا ظاہر ہی بخاری اوس سے روایت کرتا ہی اور مانند ولید بن کثیر مدنی خارجی کی بخاری اوس سے روایت کرتا ہی اور مانند اسحاق بن سوید العدوی کے و حصین بن نمیر الواسطی کے و عبد اللہ بن سالم الاشعری کی و قیس بن حازم کی کہ یہہ سب ناصبی ہے بخاری انسی روایت کرتا ہی جیسا کہ مقدمہ فتح الباری و تقریب مین مصرح ہے اور مانند معاویہ بن ابی سفیان

وعمرو بن العاص و بسر بن ارطاة و عبد الله بن عمرو بن العاص نے کہ یہہ سب ناکثین و قاسطین و اصحاب جنگ جمل و صفین سے ہین ملا علی قاری نے کتاب
رجال مین کہا ہی کہ مسلم سے ایسی امور واقع ہوئی ہین کہ قوی نہین ہین ہنگام معارضہ کی تحقیق سے مسلم نے اپنے صحیح مین روایت کرتا ہی لیث بن ابی سلیم و دیگر ضعفا سے
اور کہا ہی حافظ نے کہ مسلم نے جب اپنی کتاب صحیح بنائی تو اسکو عرض کیا ابو زرعہ پر ابو زرعہ نے اوسکو برا کہا اور غیظ کیا اور کہا کہ تو نے اسکا نام صحیح رکھا
اور اہل بدعت وغیرہ کیلئے سیڑھی اوسکو بنایا ہی حتی بالجملہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ صحاح اہلسنت سب مین روایات خوارج و نواصب و مجسمہ و مشبہہ سے مانند
کہمس و نظیر ہی لوگوں کی اب ارباب انصاف سمجھہ لین کہ صحاح ستہ سنیہ کس قدر مشتمل اکاذیب ہین یا احادیث پر اور مدارج عمدا دو اعتبار پر عارج ہو یا قدر ہین
یا اونسی ما لطہ و ساقط اور کون خر طغام مجہول الاب والاعمام نی جو کہا کہ بملاحظہ تکاذب و تخالف اس قسم کی اکثر اہل تشیع نے شیعیت سے رجوع کی اور
اوسکی حال ایک ابو الحسن ہارونی کا لکھا تو دعوی رجوع اکثر کا کرنا اور سند مین اوسکی ایک فرد کا حال لکھنا سوای مغالطہ کی کوئی محمل صحیح نہین رکھتا
اور کون خر طغام نی یہہ جو کہا شیخ الطایفہ بل مرشد الطوایف نے تہذیب مین شیخ مفید سے یہہ استفادہ کیا ہی کہ اوسنی کہا ابو الحسن ہارونی اول حال مین شیعہ
تھا جب اخبار شیعہ کو مختلف و متناقض پایا شیعیت کو چھوڑ کر شافعیت کی جانب رجوع لایا آگیا ہی نہین کہ طایفہ کبیسہ طایفہ سنیہ ہی تو مرشد الطوایف
عمر کو کہتی ہین بلکہ وہ کون خر خبث الخبایث و شیخ المنافقین ہی علماء فرقہ حقہ امامیہ ایدہم الله تعالی بالطافہ الخفیة والجلیة کہ مصداق علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل ہین کسطرح مرشد الطوایف نہین ہو سکتی یہہ تعجب حضرت یا بون کو دیا برق و بجا ہی وہ نہ طعنا و نہین کہ قامت بر ملامت پر زیبا ارباب انصاف سے
خیال فرما لیوین کہ ہم حتی الامکان عنان اپنی جواد قلم کی روکی چلی آتی ہین لاکن یہہ کون خر نہین روکنی دیتا ہی ہمارے جواد طبع وقاد کو ناحق جو ہر تیغ
ارکمیت قلم کو جولانی خواہ مخواہ دلانا پڑتا ہی ۵ از مکافات عمل غافل مشو ✤ گندم از گندم بروید جو ز جو ثانیاً ابو الحسن ہارونی کہ بسبب نادانی یا عمر کے
اور زوال عقل کے اگر مرتد ہوگیا ہو تو اثنا عشریہ امامیہ کو اوس سی کیا ضرر اور کون خر کو اوس سے کیا فایدہ کون خر بملاحظہ حال ابو الحسن ہارونی کی حال شیخین کے
ارتداد کا جسکی خبر بصحت اثر حدیث صحیح لن یزالوا مرتدین منذ فارقتهم مین موجود ہی یاد کرلی و شرماوی بلکہ اپنی موہنہ کو ڈہانک کر رووی ثالثاً
رجوع ابو الحسن ہارونی کیطرف شافعیت کی کتاب مستطاب تہذیب مین ہرگز نہین ہی یہہ خیانت فی النقل کون خر کی ہی او افترا اوسکا ہی جناب شیخ الطایفہ علیہ الرحمہ
لعنة الله علی الخائنین و المفترین رابعاً تعریض تعارض اخبار ائمہ علیہم السلام کی جو کون خر نی کی الحق کہ مقتضای کریمہ ہدایت ضمیمہ ختم الله علی قلوبهم و علی
سمعهم و علی ابصارهم غشاوة و لهم عذاب عظیم کی دل نفاق منزل اس کور دل کا مختوم بختم نفاق اور سمع و بصر اوس کور دل سواد
متغشی بغشاوہ عناد ہی کیا وہ کور باطن یہہ نہین جانتا کہ ائمہ ہدی علیہم السلام عہود حکام جور مین دائما بتقیہ بسر کرتی تہی اسی جہت سے بیشتر اخبار ائمہ اطہار
مورد تقیہ مین وارد ہین اور بسبب ورود انکی ہوا اور تقیہ مین قابل التعریض تعارض کے نہین ہین اگر اخبار اثنا عشریہ امامیہ مین بسبب تقیہ کی تعارض ہوا تو
کیا مضایقہ طایفہ کبیسہ اپنی خانگی اخبار کا اختلاف اور اپنی مذاہب اربعہ کا تخالف و تکاذب و تناقض کیون نہین دیکھتا یا انکہ مجتہدین طایفہ کبیسہ کو
کبہو نحو من الانحاء نوبت تقیہ و توریہ کی نہین پہونچی کہ وہ لوگ دائما امام و مقتدا احکام وقت کی رہی باوجود فیما بینہم اختلاف و تخالف و تکاذب بدرجہ
کو پہونچا کہ نوبت تکفیر کی آپس مین برملا ہو پہونچی غزالی شافعی امام سنیون نے اپنی کتاب منخول مین ابو حنیفہ امام اعظم سنیون کی فی مائم عبادات و معاملات کے
مسائل مین ایسے لکہی ہین کہ جو ذی عقل اوسکو دیکھی یا سنی مذہب حنفی سے تبرا کری چنانچہ غزالی مذکور کتاب مذکور مین نماز ابو حنیفہ کی یہہ کیفیت کر
رہا ہی اور یون حال اوسکی نماز کا لکہتا ہی کہ مصلی کنوئی کی کہال مدبوغ کی پہنے اور ایک چوتھائی جامہ مذکور کو نجاست سے آلودہ کرلی اور شاشہ

نوا کا

ہوتی کاہی اوس جامہ پر چہرک دی اور نبیذ خرما سی وضو کرکی تکبیر احرام زبان فارسی مین کہی اور بجای سورہ فاتحہ و ضم سورہ کی دو ورک سبز پڑہ دو رکعت
سبز کہہ لے اور سجدہ کی بدلی دو مرتبہ بغیر فصل کے پیشانی زمین پر لگالی اور آخر تشہد مین ایک گوز مارکی نماز کو تمام کر دیا تو نماز اوسکی صحیح ہی
اور سندہ کرتا ہی کہ کتب فقہ سنیہ سی واضح ہوتا ہی کہ اگر مصلی بلا استنجا از غایط بیچہر و کلوخ ورنہ بآب اگرچہ مخرج براز اور وہ نجاست کثیر تر ہو
بقدر مثقال ہو اور سگ اہلی کو آغوش مین لیکر نماز پڑہی تو نماز اوس حنفی سنی کے بہی کہہ سکی صحیح ہے کما فی فتاوی در المختار سبحان اللہ کیا نماز
ہی حنفی سنیوں کے یہی موہنہ شیطان کے حوالہ اور یہی غزالی مذکور لے اوسی منخول مین لکھا ہی کہ ابو حنیفہ نی عقوبات کو باطل کر دیا مقصود شارع
عقو[illegible] دماء و فروج و اموال [illegible] ابو حنیفہ نی منہدم کر دیا قاعدہ قصاص [illegible] کہ کوئی شخص کسی ملمان کو
بہاری پتہر سی قتل کری [illegible] قصاص نہین [illegible] ابو حنیفہ نے غوطہ [illegible] قاعدہ اجارہ [illegible]
کیا کہ [illegible] مغضوب [illegible]
ہو جاتا ہی [illegible] ابو حنیفہ کا [illegible]
خوب [illegible] آنکی [illegible] تقریر
سیر [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ شافعیہ [illegible] اور حنفیہ نے [illegible] مقام مین کی ورایت
مسائل عجیبہ و غریبہ سنیون کی [illegible] شعرکو [illegible] تیر اسکی و مالا احتمال زدہ
مسئلہ [illegible] کتاب [illegible] کہ جو مرد مشرق مین ۵۳
ہو وہ تزویج کری اوس عورت کی ساتھ جو مغرب مین ہو اور اوس عورت کے اولاد پیدا ہو تو ابو حنیفہ کی نزدیک وہ اولاد اوسی مرد مشرقی کے ہی باوجود
بالیقین [illegible] کہ وہ اولاد اوس مرد [illegible] اور فتاوی کافوری اور رحمۃ الامہ فی اختلاف الائمہ [illegible] کہ کوئی مرد سفر کو جاوی اور مدت
سفر [illegible] اوسکی عورت [illegible] نکاح کرلے اور ہرسال ایک بچہ جنی پس یہ سب بچے اوس زوج اول کے ہی جو سفر مین تہا ابو حنیفہ کے نزدیک اور
[illegible] ہدایہ مین ہے کہ کوئی سنی اپنی ماں بہن بیٹی بہانجی بہتیجی پہوپہی خالہ محارم شرعیہ سی نکاح و مجامعت
[illegible] کے نزدیک حد نہین اور [illegible] رحمۃ الامہ مین ہی کہ شافعی کے نزدیک اپنی بیٹی متولدہ من الزنا سی نکاح صحیح ہی اور مخالف
[illegible] مسائل [illegible] زیادہ [illegible] ایک مسئلہ اوسکی بہی لکہتا ہون کہ [illegible] نزدیک مالک کے لواط امام سنیہ
سنیہ کے حلال و پاک ہے کما فی المرقاۃ شرح المشکوۃ لملا علی القاری و فی رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ و نزدیک ابو حنیفہ سگ طالب و نبایی جیفہ کی حرام
و نجس ہے اور منی انسان کی شافعی کے نزدیک پاک و ابو حنیفہ کے نزدیک نجس ہے کما فی الہدایہ و علی ہذا القیاس صدہا مسائل مختلف فیہا بین الائمہ الاربعہ
السنیہ کتب سنیون مین موجود ہین [illegible] اور اسیسی سی علم الیقین حاصل ہوتا ہی مذہب ان بیدینون کا باطل اور اوسمین راہ نجات کی مسدود
بالکلیہ بسبب اسکے کہ کذب حقیقی اور تناقض [illegible] سنیہ کی مذہب مین اور اقوال انکی فقہا و محدثین مین باوصف ہونی تواریہ کی کثرت ہی اور صحاح
ستہ انکی مشتمل روایات موضوع کاذبین و خاطئین پر ہیں تو کی اعتماد ہوئین اور سقام شہرین اور اختلاف جہار مذہب شیعہ مین جو بسبب تقیہ کی پایا
جاتا ہی صحاح شیعہ کی اعتبار نہین ہوسکتیں کیونکہ کلام ہی کہ اپنی شہسدوں ہم مشربان قلیح کو بلواکر اپنی سقام اونسی بہترہ [illegible] من انجمہ شر

باعث با تو میگویم ٭ تو خواه از سخنم پند گیر خواه ملال **قال** صاحب السهم الثاقب وثانیا اینکه اسناد تکذیب بسائر ناس کذب محض ست چه اکثر قائلین جواز
آن از علمای قدمای بیشان بوده تصدیق او نموده اند واکثر تابعین او در تخصیص بوده کما ستیضح عنقریب **اقول** الناصب الکاسب و بحول الله
اقول محول طبل بعض کو که ملا زمان نے قول اکثر قرار دیا کذب محض و افترا بر جبرا ہی کما ستیضح عنقریب الا ذاک ان الله ہداک اور یہہ امر خود ظاہر ہے
که مراد اکثر سے فرقہ صحابہ و تابعین و من بعد و حذوہم من ائمہ المجتہدین ہے اور جو فعل یا قول کہ اکثر افراد فرقہ یا اکثر اشخاص قوم سے صادر ہوتا ہی وہ
نسبت اوس فرقہ یا اوس قوم کی طرف متعارف لغت اور عرف ہی کیا ملا زمان نے کتب مجیدہ مین بنو تمیم فعلوا کذا قالوا کذا نہین پڑہا اس
ہنگام مین اسناد تکذیب بسائر ناس که امام صاحب سے بہ نسبت نافع واقع ہوئی اصلا کذب و غیر نافع نہین چہ جای کذب محض **ع** سخن شناس
نہ دلبرا خطا اینجاست ٭ و معہذا وہ قول منقح خواہ قول بعض ہو خواہ قول اکثر ہرگاه اپنی ظاہر پر نہین بلکہ بشہادت جمہور کہ او سکا محصل اہلسنت
کی مذہب کے جانب رجوع کرتا ہی اسناد تکذیب بسائر الناس یعنی خطای فہم صدق محض ہوگا نہ کذب محض من بعد صدق کو کذب اور کذب کو صدق
سمجہنا ملا زمان ہی کا کام ہی کوئی ان سے آگے کذب کو صدق جانی گا لا حول ولا قوة الا بالله **ع** این خیالست و محالست و جنون **اقول** و
مرحوم اعز حسرت فہم ورست ٭ کیون جو کو یا وصف ایسی بلادت کی قدم میدان تالیف مین رکہنا اور خواه مخواه جہالت اپنی ظاہر کرنا و تضییع وقت
ہی کیا ضرور تہا ارباب فہم بنظر انصاف دیکہین کہ اس عبارت سہم ثاقب کا مطلب یہی ہے کہ فخر رازی نے جو کہا ہی و سائر الناس کذبوا نافعاً
یعنی سائر ناس نے روایت جواز ادبار الازواج میں ابن عمر سے جو نافع نے کی ہی تکذیب نافع کی ہی یہہ قول فخر رازی کا کذب محض ہے کیونکہ اکثر
علمای قدمای صحابہ و تابعین نے تصدیق نافع کی روایت مذکورہ مین کی ہی نہ تکذیب و سکی بلکہ صاحب سہم ثاقب نے اسمای بعض مصدقین نافع کے ۵۴
بشہادت کتب معتمدہ سنیہ لکہدئی ہین کہ وہ عبید الله بن عبد الله بن عمر اور سالم ابن عبد الله بن عمر او ابو حباب و مالک بن انس و مجاہد و ابو سعید خدری
و عبد الله بن علی بن سائب و محمد بن منکدر و عبد الرحمن بن قاسم و ابن ابی ملیکہ و یزید ابن رومان ہین کہ یہہ سب کے سب بشہادت کتب معتمدہ
سنیہ مصدق نافع کے و مجوز اتیان فی ادبار الازواج کے بلکہ بعض انہین سے اوس فعل کے فاعل بہی ہین ورای آن صاحب سہم الثاقب نے قول قسطلانی
قد نقل اباحة ذلك عن جماعة من السلف بہی نقل کیا ہی اس صورت مین کہنا فخر رازی کا و سائر الناس کذبوا نافعاً کذب محض ہوا کون جز جہ
اس کذب فخر رازی کو صدق ٹہراتا ہی بے وجہ محض ہے اوسکو لازم تہا کہ موافق داب مناظرہ کے کتب معتمدہ امامیہ سے ولا اقل اپنی کتب معتمدہ
سے ثابت کرتا کہ یہہ مذکورین مکذبین نافع کی ہین نہ مصدقین تو البتہ اوس صورت مین صدق فخر رازی کا ثابت ہو سکتا تہا و انی له ذلک یہہ جو کو جز نے
سخن سازی کر راه سے کہا و بنو تمیم فعلوا کذا و قالوا کذا یہہ قیاس مع الفارق و مغلطہ بازی کون جز کی کس کام آتی ہی اتنی کہنی سے صدق رازی کا
ثابت نہین ہوتا اور کون جز قول ابن عمر و نافع و عبید الله بن عبد الله ابن عمر و سالم و ابو حباب و مالک بن انس و مجاہد و ابو سعید خدری و عبد الله بن علی بن
سائب و عبد الرحمن بن قاسم و محمد ابن منکدر وغیرہ کو جو قول یا دل کہتا ہی غلط کہتا ہی اقوال ان سب کی اپنی ظاہر پر ہین تاویل کو اون اقوال
مین گنجایش نہین ہے اون اقوال کو قول یا دل کہنا سوای جنون کے کوئی محمل صحیح نہین رکہتا اور شہادت جمہور کا جو کون جز جمع و خرچ زبانی
کرتا ہی وہ شہادت کہان ہے اوس شہادت کو پیش کیون نہین کرتا بالجملہ کذب رازی کا بقول صاحب سہم ثاقب کی ثابت ہی کذب کو صدق اور
صدق کو کذب کہنا کام کون جز او نہی سمجہہ کا ہی **قال** صاحب السہم الثاقب وثالثاً اینکه تکذیب نافع درین روایت نافع برای اہلسنت نیست زیراکه

ان سجاره متفرد دران روایت نبوده چنانچه نسائی بسند خود از یزید بن رومان و او از عبید الله ابن عبد الله ابن عمر که نبیره عمر ابن خطاب گرده
و از پدر خود ابن عمر روایت کرده که او مضایقه نمی نمود از وطی فی الدبر کما فی الدر المنثور و نیز سالم ابن عبد الله از ابن عمر مثل نافع روایت کرده
و ایضاً ابو حباب مانند نافع از ابن عمر روایت کرده و سیتضح ذلک فیما یاتی خلاصه فتوی ابن عمر در اباحت وطی فی الدبر بثبت از امام افاده بهت که
درمیان سلف معروف و مشهور بوده **قال** الناسب الکاسب مخفی نرہی کہ ملا رمان نے عبارت درمنثور کے ترجمہ پر اکتفا کیا اسواسطے کہ تصرف معنوی
مقصود ہے عبارت کتاب مذکور کی یہہ ہے کہ اخرج النسائی من طریق یزید بن رومان عن عبید الله ابن عبد الله ابن عمر عن عبد الله ابن عمر
کان لا یری باساً ان یاتی الرجل المرأة فی دبرها اسکا ترجمہ یہہ ہے کہ وہ کچھ ڈر نہ دیکھتے تھے کہ آدمی اپنی عورت کے پاس اسکی دبر میں آوے اور یہ بات اسکا ترجمہ کہ او مضایقہ نمی نمود ارشاد ہوا تا معلوم ہو کہ ابن عمر اس فعل کے
نہ تنہا قائل ہے بلکہ فاعل بھی تھے حالانکہ اس تصرف پر بھی مدعا فوت ہے اسواسطے کہ برابر گوش گذار ہوتا آیا کہ ابن عمر کے محاورہ میں فی بمعنی ظرف نہیں
بمعنی ظرف اگر ملا رمان کو یاد نہیں۔ دیدہ کا کیا قصور ہاں اگر فرمائیں کہ مفہوم من الدبر و الا امراو من ما لی بین ما بہ النزاع تھا تو اوسکا دفع
یہی کہ تحمیل کیا وہی ما نہ میں بعض اشخاص فی القبل من الدبر کی وطی سی اندیشہ کرتے ہون اوسپر ابن عمر نے نفی باس فرمایا ہو کیونکہ اس احتمال کے استحالہ پر کوئی دلیل
قائم نہیں اور کیا عجب کہ بعضون نے انصار کے طرح سمجھا ہو کہ عورت کو رو بر پشت بر لٹانے کے طرح حلال نہیں اور مسلما کہ یہہ روایت وطی فی الدبر میں نص ہے
لاکن اخبار سابقہ کہ عبد الله بن عمر سے حرمت وطی مذکور میں مذکور ہوئیں اور ہونا اس وطی کا لوطہ صغرا اور منافی ایمان کما سبق ایضاً نصوص قطعیہ میں اوسکو
یہہ روایت روہا نکے معارض ہوگئے اور اسیطرح سالم ابن عبد الله کی روایت کو جسمین کذب العبد و خطار واقع ہی یا روایت ابو حباب کو جسمین تخمیص کا ذکر ہے
٥٥ لحکم قبیل ہذا ... روایت ایندہ معارض نہیں ہوسکتین اسواسطے کہ ان دونوں روایت یتہ میں مثل نافع فال نافع واقع ہی اور نافع کا حال باقرار
نافع معلوم ہو چکا کہ اوسی یہہ نسبت ابن عمر بابت فتوی وطی فی الدبر کذب و اعلی کہا یس تعقد بری کہ نافع اور نافع کی شرط کی روانہون میں انکار
وطی فی الادبار فی الادبار بمعنی من الادبار رہو الثقہ نافع اور نافع کی شرکا کی تکذیب بمعنی تخطیہ کہ جمہور کی روایات معمولہ مفتی بہا کی مخالف ہے
اہل سنت کے لئے نہایت مفید و نافع ہی ور مجوزین کے مزعوم کو حق یہ غیر نافع و غیر نافع اور فتوی ابن عمر کا جو اس فعل شنیع کی نسبت مضیع مداوا آمد
اور مکلف عرج خامہ ہوا دعوی مجرد اور ادعائی سند ہی سواسطے کہ علاقہ فتوی کہ بہ اخذ و بہ ناخذ و علیہ الفتوی و بہ یفتی و علیہ الاعتماد و ہو المعتمد و غیرہ ہے
کس روایت میں مذکور ہی ارشاد ہو نہی والا لعنة الله علی الکاذبین نعم الامیس و بئس القرین ہے اب بتامل اور احتیاج حواس ملاحظہ ہو کہ فتوی ابن عمر کا اباحت
وطی فی الدبر میں بثبت از امام افادہ ہی کذب خباب کا غوغا بین الامام مہر نہادہ **اقول** کون خر نے یہہ جو کہا لا یری باساً کا ترجمہ او مضایقہ نمیدید ہے
او مضایقہ نمی نمود ارشاد ہوا یہہ نزاع لفظی ہے کہ شان محصلین سے بعید ہے ور ای آن مال بمیدید و نمی نمود کا ایک ہے ہی کیونکہ لا یری باساً کا
اصل ترجمہ لفظی یہہ ہے کہ رای ابن عمر میں کچھ وطی فی دبر الازواج میں نہا یعنی مذہب ابن عمر کا یہہ تہا اور ظاہر ہی جب رای و مسلک ابن عمر کا
یہہ ہوا کہ وطی مذکور میں مضایقہ نہیں تو جا ہیں فعل مذکور کے کریں جا ہیں نکریں حلت فعل مذکور کے نزدیک ثابت ہو چکی اور سقدر دعوی صاحب تحفہ نے
کا ہی کہ صدر رسالہ مذکورہ میں کہا ہی توضیح مقال و تفصیل این اجمال آنکہ از جملہ قائلین بجواز آن عبد الله ابن عمر است الحرزہ اور صاحب تحفہ نے کبھی یہہ
دعوی نہیں کیا کہ عبد الله ابن عمر فاعل ہی نعل مذکور کا ہی نہیں معلوم کہ کون خر فضول باتین کسواسطے کرتا ہی اور کون خر بار بار جو کہتا ہی کہ برابر گوش
گذار ہوتا آیا کہ ابن عمر کے محاورہ میں فی بمعنی ظرف ہی نہ بمعنی ظرف آلحرزہ کون خر عجب الو کی دم فاختہ ہے کہ جو چاہتا ہی اپنی سمجھ بغیر بوجھے چاہی دکہ

مجلس سے خرچہات جیری نکال رہا ہی آنکھین بند کر لین ہے اور مونہہ کہول دیا ہی سبحان اللہ برین مبلغ فہم تالیف کتاب ارباب فہم ملاحظہ کرین کہ روایت

یزید بن رومان مین قول ابن عمر کا کہان ہے اور اوس روایت مین محاورہ ابن عمر کو کیا دخل روایت مذکور مین تو قول عبید اللہ ابن عبد اللہ ابن عمر کا ہے

نہ قول ابن عمر کا اور ابہی ہم مکرر لکہ چکی و باشد ثبوت ثابت کر چکی کہ ابن عمر کے محاورہ مین بہی بمعنی من ہرگز نہین ہوسکتا اگر کون خر کو سبب خبط و خلل

دماغ یاد نہین رہا یا دہ کا کیا قصور اس ہنگام مین کون خر کو دستطی برفع نسیان اور دفع خلل دماغ کی استعمال شیاف یا حقن برضرور اور کون خر نی یہہ جو

کہا کیا عجب کہ بعضون نی نصاری کی طرح سمجہا ہو کہ عورتکو دبر پشت پر ثانی کے طرح حلال ہنین مغالطہ عجب ہے کیونکہ کسی شخص کے سمجہہ مین یہہ تہا کہ وطی فی القبل

من الدبر حلال نہین بلکہ بعض نصاری کو بتقلید یہود اگر وہم ہوا تہا تو سعید ہوا تہا کہ وطی سے القبل من الدبر باعث احولیت ہوتا ہی نہ یہود اوسکو حرام

کہتے ہین نہ کوئی نصاری وطی مذکور کو حرام جانتا تہا اور کون خر نی اب جو خرافی بصرہ یہہ جو کہا کہ سلمنا کہ یہہ روایت وطی فی الدبر مین نص ہے الحمد للہ

کہ کون خر کجر و کجباز اب راہ پر آیا ہے اب آیا راستی پر یہہ بولا کہ روایت یزید ابن رومان کا نص ہونا وطی فی الدبر مین تسلیم کیا اور کون خر

مغالطہ آرا جو فروش گندم نمائی جو کہا الا کن نہار سابقہ کہ عبد اللہ بن عمر سی حرمت وطی مذکور مین مذکور ہوئین وہ ہونا اس وطی کا لواطہ صغری فی منافی

ایمان کسیاق ایضا نصوص قطعیہ ہین انکو یہہ روایت رومان کے معارض ہونگی سراسر کذب و مغالطہ ہی آگے کون خر نی کوئی خبر عبد اللہ بن عمر سی حرمت وطی مذکور مین

کہ نص صریح حرمت وطی مذکور کے اصلا نہین بلکہ وہ تو سخن دور و پہی ور وہ جارجکا سابق مین مذکور ہوچکا یا کون خر کہتا ہی یہہ ہین ایک یہہ اخرج عبد الرزاق و ابن

ابی شیبہ وعبد بن حمید والبیہقی عن عبد اللہ بن عمرو قال الذی یاتی المرأة فی دبرها هی اللوطیة الصغری یعنی اتیان فی دبر الزوجہ لواطہ صغری ہی اس روایت

و خبر مین ابن عمر نی یہہ نہین کہا کہ اتیان فی الدبر حرام ہے بلکہ اوسکو لواطہ صغری کہا ہی لواطہ نور بکے اور معنی و اتہ کی اس قوم لوط کرتا ہی اور کتب فقہیہ مین

تفسیر لواطہ صغری سبکی اور پاداش اوسکی حسب جگہہ ہو کون خر نشان دہی کیجیا ہی اور روایت کو معارضہ روایت یزید بن رومان کیونکہ روایت یزید بن رومان کے

نص ہے وطی فی الدبر کے جواز مین اور روایت لواطہ صغری مین تصریح حرمت وطی مذکور کے نہین ثانیا مطابق قول مکرر کون خر کی کہ محاورہ ابن عمر مین فی بمعنی

سی یا حصل الذی یاتی المرأة فی دبرها ہی اللوطیة الصغری کا اوسکا یہہ ہوتا ہی کہ اتیان فی القبل من جانب الدبر لواطہ صغری ہی مالاکلہ ... بحلی

البا جہہ کا مدلول صوفہمی کون خر کی اس لواطہ صغری کا فاعل اور وطی ٹہرتا ہی غرض کہ کلام یہہ ہی اور روایت لواطہ صغری کی معارض روایت یزید بن رومان

نہین ہوسکتی دوسری روایت روایت مذکورہ سابقہ کون خر یہہ ہی اخرج النسائی عن سعید بن یسار ابی الحباب قال قلت لابن عمر ما تقول فی الجواری

نحمض لهن قال وما التحمیض فذکر الدبر فقال وهل یفعل ذلک احد من المسلمین کون خر دیکہو اس روایت مین بہی ابن عمر نی فعل مذکور کو حرام نہین

کہا کہ فعل مذکور منافی ایمان کی ہی بلکہ بطور توریہ کی گفتگو اور جواب سے کی اور اوس سے پوچہا کہ اس فعل کو کوئی مسلمان کرتا ہی بہلا کون خر تا بوی قدان دونو

خبرون مین حرمت وطی مذکور کے کہان مذکور و مصرح ہی اگر ابن عمر کی نزدیک فعل مذکور حرام ہوتا تو صریح اوسکی حرمت کی ضرور کر تی کہ امر بالمعروف

ونہی عن المنکر ہر مسلمان پر واجب ہی بقدر الامکان طرفہ بات ہی کہ والد ابن عمر تو تحریم حلال اضرار کر کی فرماوین متعتان کانتا مشروعتین

فی عهد رسول اللہ انا احرمهما کما فی التفسیر الکبیر ومسند احمد بن حنبل اور فرزند ارشد عمر کے سائلین سائل شرعیہ کو حرمت حرام سی آگاہ نکرین

... فرماوین ان هذا الشی عجاب ... اس خبر تحمیض مین آثار وضع و اختلاق کے ظاہر ہین کہ عبارت اوسکی مہمل و

بیجا ہی ولا تخفی مفید ... ابن عمر عرب عرباسی تہا کیا وہ تحمیض کے معنی نہین جانتا تہا جو استفسار کی وما التحمیض کہا تا بنا اسجگہہ لفظ فذکر الدبر کا صریح غلط

محل عذر کرت ایتان الدبر کا ہی نہ عذر کر الدبر کا یہہ ہی عادت الٰہی تعالیٰ شانہ جاری ہی کہ ... اختیار کرتے ہیں اکثر بالصرور
قرینہ وضع و اختلاق کا اون موضوعات میں رہتا ہی بالجملہ یہہ خبر بھی معارض ... نہیں ہوسکتی تیسری خبر روایت مذکورہ
کون ہوگی یہہ ہی عن عبد اللہ بن الحسن انہ لقی سالم بن عبد اللہ فقال لہ یا ابا عمر ... انکم ...
النساء فی ادبارھن قال کذب العبد او اخطا انما قال عبد اللہ یؤتین فی فروجھن من ادبارھن ... معارض ...
کی معین ہو سکتی ... روایت سے کذب یا خطا نافع کی ثابت ہوتی ہی سالم کا نافع کو یہہ کہنا غیبت کذب ... نہیں ہوسکتا جانتا کہ
کہ سالم کاذب و خاطی ہے ورای آن نافع بھی اصحاب رسول خدا سے ہے و کلہم عدول ہیں داخل تھذیب اوسکی تکذیب ... اور اپنی بانو بر
مار رہا ہی علاوہ بران فقرہ روایت سالم کا انما قال عبد اللہ یؤتین فی فروجھن من ادبارھن ... مقتضا مقام درحق ان فقرہ کا یہہ
کہ سالم جو آوسول عبد اللہ بن الحسن میں یون کہا کذب العبد او اخطا انما کان عبد اللہ لا یری باسا فی اتیان الفروج من الادبار تو معلوم ہوا
کہ روایت سالم کو جو کہ ... ذکر کیا ہی وہمی و جعلی ہے اور راوی اوسکا کاذب و خاطی ہے سخن شناس دلبرا خطا اینجاست اور کون خبر مخالف
نہ یہہ جو کہا اور اسیطرح سالم ابن عبد اللہ کی روایت کو جسمیں کذب العبد و خطا واقع ہی یا روایت ابو حباب کو جسمیں تخصیص کا ذکر ہی کہا قبیل ہذا دونون روایت
آیندہ سوا نہیں ہیں ... اسواسطی کہ ان دونون روایت آتیہ میں مثل ما قال نافع واقع ہی اور نافع کا حال با قرار نافع معلوم ہو چکا کہ اوسنے
نسبت ابن عمر بابت فتوی وطی فی الدبر کذب او اخطی کہا جاوے مفصل اسکا اوسکی جگہ پر جسجگہ دونو روایات آتیہ اونکی لکہا جاویگا یہان مجملا اسقدر لکہنا ہے
کہ روایات آتیہ میں مثل ما قال نافع سی قول اخبار نافع کذب او اخطی مراد نہیں ہوسکتا بلکہ مثل ما قال نافع سے قول نافع کی جو اوسنی بلا اجبار و اکراہ کہا ہی
اور اوس سی مشہور ہی مراد ہے اور بعض اون اقوال کا یہہ ہی نزلت فی اتیان النساء فی ادبارھن و علی ھذا القیاس اور اقوال مشہورہ نافع کی جو دلیل
حلت وطی فی الدبر کے ہیں مراد ہیں بالجملہ سب اقوال و یہہ نافعہ کون جو کی جہل و باطل ... سنخ ... روایت بریدہ
روبار ہی جسکا نفس ہونا جواز وطی فی الدبر میں اور بیزار ابن عمر کی کون خبر فی تسلیم کیا ہی اور یہہ روایات تجویز ابن عمر کی وطی فی الادبار کی نسبت بلا
معارض و بلا مزاحم باقی رہی ہے فثبت المطلوب علی رغم انف الجاحد المعاند المنکوب فقد جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا اور کون عز طعام مجهول الا
والانعام لی جو یہہ کہا فتوی ابن عمر کا جو اس فعل شنیع کی نسبت صحیح ہو او سکلف ... آدابی مند ہی اسواسطی کہ علامت فتوی کی یہہ کہ بہ یفتی وبہ ناخذ
وعلیہ الفتوی و بہ یفتی و علیہ الاعتماد و ھو المعتمد وغیرہا ہی کس روایت میں مذکور ہی ارشاد ہوا اولا اس فعل کے حلت رجلی الاباحۃ اور قائل الساعۃ ... رہی
کو فعل شنیع کہنا اپنی ائمہ کو مرتکب فعل شنیع ٹہرانا ہی ثانیا یہہ کو دخر ماشاء اللہ چشم بد دور خباثت و بیحیائی میں ... جہالت میں یکتای زمانہ ہی اور جہل و کج
و مغالطہ بازی میں لاثانی ہی کیا اسقدر بہی نہیں جانتا کہ یہہ الفاظ فتوی کے ابو حنیفہ سگ طالب دنیا ... اور اوسکی سلکون ... ان سے پیدا ہوے
ہیں ابن عمر کی وقت میں یہہ علامات فتوی کہان تہی اور اوس وقت کی کتابین کہان ہین اسطرح کے مغالطہ بازی دلیلی کہانی خوب نہیں قال صاحب السہم الثاقب
وما سندہ انس بن مالک بتصدیق رواۃ آن و تکذیب نفاۃ ان ... موزہ و سیاتی فیما یاتی قال الناصب الکاذب فیما یاتی کی بیان میں کہ در منثور سی منقول ہے
مالک ابن انس ابن مالک اگر سہوا یہہ قلب پیش آیا ہے علت شیخوخت عذر خواہ اسی غلط ... علت و اثر کون سی جسکے نجات بخشی ہی ابھی ...
مردہ ہی اور اگر قصدا اس قلب کے ساتہ قصد متعلق ہوا تو ولد العقلب ... نہیں کہہ سکتا مگر یہہ تو ہی کہ باپ کا بیٹا ہونا علی سبیل الانقلاب ممتنع ہی اللھم الا

ہذا القوم لا یمتنع الامکان وکیف لا کہ یہہ امکان صورت متعہ نسوان مین تحقق ہی ہے مسطور ہر کہ زید لی مثلا سفر مین متعہ کیا علوق رہا بعد انقضای مدت متعہ خالد پیدا ہوا ہرگاہ ابن حق اب ہی زید خالد کو لیکر راہی ہوا خالد بعد فوت زید جب سن شعور کو پہونچا اتفاقا اوسی مقام مین آیا اپنی ماکو زن الصبیان سمجھکر متعہ کو لایا بصورت مین خالد پسر زید پدر زید شہرا اور زید پدر خالد پسر خالد پس بیٹا اپنی باپ کا باپ ہوا اور باپ اپنی بیٹی کا بیٹا اہل ہذا الاعجوبۃ وضحکۃ للعقلا اور ہرگاہ مالک ابن انس متعہ کی قائل نہین ملکہ فاعل پر حد تجویز فرماتی ہین اونکا باپ ونکا بیٹا نہین ہوئے کما تجوزین متعہ جہنہوں مالک امام جو شجرہ مین ایک مجتہد کمنام ہی جسکی شتراک اسم سی صاحب ہدایۃ القیاس مین ہذا النسبۃ اوسکا بیٹا اور اوسکا باپ ہوسکتا ہے | اوسکا باپ ہے

فاعتبروا یا اولی الالباب آن ہذا لشی عجاب اسوس کہ با وصف اس ظرافت ومطایبہ کے پہر ہی جولاہی کا تیر نہ چلا بالجملہ ملا زمان کے پاپائی کی راہ سے تصدیق رواۃ مالک اگر انکی روایت مین فی الدبر کا لفظ ہی ترجمہ بات فیما سبق اور فیما یاتی کے ترتیب پاتی ہی کہ فی بمعنی طرف ہی نہ معنی ظرف ہی بلس ملسنت کی مدعا کو رواۃ مالک کے تصدیق منافی ہی یہ ملکہ تہذیب مضر وسیعلمون عدا من الکذاب لاشراب مناسب ہی کہ متحمل اس شعر کا مضمون ورد زبان رہے

نشستی کہ دکین زخاطر یار + مگو ہی اگر یہ کارمن چہ کرد **اقول** سہو کاتب اور خطای ناسخ سہی اگر مالک ابن انس کے جگہ انس ابن مالک مرقوم ہوگیا تو یہہ سہو کاتب کسیطرح قابل مواخذہ کی نہین مگر اس تحریر کون حرسی مترشح ہوا کہ اس کون حرکی ہی کچہہ جل پیدا ہوئی ہی کہ بمود اسے خوشتر آن باشد کہ سر دلبران + گفتہ آید در حدیث دیگران + بیاد دارے جل وعلت المشایخ وعلت وانرگو فی قائل جولت رحلی البارحۃ کی اپنی جل جہونا چاہتا ہے دب الشیطان الرجیم مبارک ہو مرا دل کہو نا ایک سکا در بہے + مرا سنت حضرت عمر ہی + اور کون حرکطام مہمل الات الاعمام فی نعت گہاں کیف لا کہ یہہ امکان صورت متعہ نسوان مین متحقق ہی مسطور ہر کہ زید فی مثلا سفر مین متعہ کیا علوق رہا الخ فالبا کون خر ہنگام تحریر اس مقام کی نشہ شراب محبت عمر مین چور تہا کہ جو باتین کہی دری وقت کی سوجہی کسو سطی کہ جب خالد پسر زید نی اپنی ما کی ساتہہ متعہ کیا تو شوہر اپنی ما کا ہوا کہ امام اعظم ابو حنیفہ سگ دنیای جنیفہ کے نزدیک اسپر حد نہین کما فی الہدایۃ وفتاوی قاضیخان نہ باپ اپنی باپ بیٹا کا اگر خالد اپنی دادی کے ساتہہ متعہ کرتا تو البتہ باپ اپنی باپ کا ہوسکتا نہین معلوم کون حرفی کیا سمجہہ کے یہہ لکہا ہی مری ذہن مین مفہوم آتا ہان یہہ مری سمجہہ مین آتا ہی کہ کون خر او عمر بد گہر کی ساتہہ کچہہ عداوت ہی کہ باز اوسکی مطاعن ومثالب کا یاد دہ ہوتا ہے دشمن دانا کہ غم جان بود + بہتر ازان دوست کہ نادان بود + بالجملہ موافق تحریر نسابون وارباب تواریخ وسیر کے خطاب عمر کا باپ ہی ہی اور ماموں ہی اور نانا ہی اور حنتمہ مادر عمر ہی اور بہن ہی دسکی اور پہوپہی ہی اوسکی ہی بدین تفصیل کہ ضحاک کنیزک حبشیہ عبد المطلب کی اونکی اونٹوں کو چراتی تہی الکدن نفیل جرا گاہ اونٹوں مین گیا ضحاک کو دیکہکر اوسپر عاشق ہوا بالآخر اوس سے صحبت کے اوسکو حمل رہا خطاب بطن ضحاک سی پیدا ہوا جب خطاب بالغ ہوا نظر اوسکی اپنی مادر ضحاک پر پڑی تہی بالآخر خطاب نے بہی ضحاک سی صحبت کے ضحاک کو خطاب سی حمل رہا اور حنتمہ مادر عمر پیدا ہوئی بعدہ خطاب نے جب حنتمہ کو دیکہا تو خطاب کو حنتمہ کے رغبت ہوئی اوسکی ساتہہ نکاح کیا حضرت عمر پیدا ہوئی اسصورت مین خطاب عمر کا باپ ہی ہوا اور جوکہ خطاب حنتمہ دونو بطن ضحاک سی پیدا ہوئی اور آپس مین بہائی اخیافی ہین تو خطاب عمر کا ماموں ہی ہوا اور جوکہ حنتمہ مادر عمر بطن ضحاک ونطفہ خطاب سی پیدا ہوئی ہی تو خطاب نانا ہی عمر کا ہوا وعلی ہذا القیاس حنتمہ ماہی عمر کی اور بہن ہی اور پہوپہی ہی ہو ہی چنانچہ ابن ابی الحجاج شاعر فی کہ بقول ابن خلکان کے شاعری مین ہم رتبہ امرء القیس کا ہی ہمضمون مین شعر ہی کہی ہین کہ مشہور مین اور وہ یہہ ہیں

من جدہ خالہ ووالدہ + وامہ اختہ وعمتہ + اجدران یبغض الوصی ولان + ینکر یوم الغدیر بیعتہ + ورای

58

جو متعہ دور کون جز فی متعہ نسوان میں پیدا کیا ہی گو وہ سمجھ میں نہیں آتا اور اوسکی تصویر و صورت تحریر کون جز میں معین نہیں تا کن سقدر کہا جاتا ہی کہ جو سلف شیعہ
مین کون جز پیدا کر گیا وہی بعینہ نکاح نسوان میں بہی نکلی گے بلا فرق بینہما غالبا کون جز کو ما منذ ہی اسلاف اخلاف کی اختراعات شریعت مقدسہ میں ملحوظ ہے
جو کہ شریعت مقدسہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ کی حق و سراسر حکمت ہی کون جز یاد رکہی کہ اوسمین ہمزات شیاطین کو بہی دخل نہ دیا گیا اور کون جز طعام مجہول
والاعلام فی ہیہ جو کہا مجوزین متعہ خصوصا مالک نام جو شیعہ میں ایک مجتہد گمنام ہے بسبب اشتراک اسم سہی صاحب ہدایہ التباس میں پڑا اور اللہ اوسکا باپ اوسکا بیٹا
اور اوسکا بیٹا اوسکا باپ ہو سکتا ہی یعنی یہہ کون جز فی سمجہا گیا یہ شکلوں کی لئی اپنی مالک کا فی ہی جا ہر کس و ناکس کو معلوم ہے کہ کتاب ہدایہ فقہ حنفیان کہ مطبوع
نزدیک نہایت معتبر اور مصنف اوسکا کمال ثقہ وا ابن معتمد بین اہل سنت ہی اور موافق معتقد محققین و غیر محققین سنیہ کی کتاب ہدایہ کو مسائل مفتی بہا پر مشتمل اور معیار
مسائل سنیہ ہی کہ جو قول و روایت مخالف اقوال صاحب ہدایہ کی ہی وہ مردود و متروک ہی کتاب مذکور میں جو امام مالک امام سنیان کا مذہب مفتی بہ حلت متعہ لکہا ہے
یہہ کون جز تقلید بلید دہلوی اپنی باپ پر تیشہ مارتا ہی اور اوسکی حق میں لکہتا ہی کہ صاحب ہدایہ بسبب اشتراک نام مالک کے جو شیعہ میں ایک مجتہد گمنام ہی التباس
و غلطی میں پڑا اور اوسنی غلط لکہا سبحان اللہ جب صاحب ہدایہ کو ما آن وثوق و جلالت قدر بین اہل سنت یہ کون جز غلط نویس لکہی اور ایسا بی حقیقت و جاہل ہو
کہ اوسکو مذہب مالک امام سنیوں اور مذہب مالک شیعہ مجتہد گمنام میں تمیز نہیں حالانکہ مالک نام کوئی مجتہد امامی یا گمنام مذہب شیعہ میں نہیں ہی تو تحریر یہ کون جز
خود غلط اندر غلط انشا فاسد کی اوسکی جہالت کی لئی سجل کامل ہے اور بجز اوسکی جہالت کے اس تحریر کا کوئی محمل صحیح نہیں ہو سکتا اور کون جز جو صاحب ہدایہ
کو نقل مذہب مالک امام سنیوں میں بحلت متعہ غلط کو ٹہراتا ہی صاحب ہدایہ غلط گو نہیں ہو سکتا بلکہ کون جز خرفی و مخرف کاذب و غلط گو ٹہرتا ہی کسواسطی کہ صاحب
ہدایہ منفرد بنقل مذہب مالک میں بحث متعہ نہیں ہے بلکہ جم غفیر نے علما و فقہا سنیہ سے کہ بعض و معین سہی صاحب ہدایہ پر مقدم ہیں مذہب مالک امام سنیوں کا
حلت متعہ ہی لکہا ہے چنانچہ ملا سعد الدین تفتازانی نے شرح مقاصد میں اور شمس الدین محمد قہستانی نے جامع الرموز میں اور قاضیخان نے اپنی فتاوے میں
اور صاحب کنز الدقایق نے اور ملا یوسف و سیلی نے اپنی کتاب میں اور شمس الائمہ سرخسی نے اور صاحب فتاوی تاتارخانی نے اور شرح کنز الدقایق عینی
اور خزانۃ الروایات میں اور حدایق الازہار میں اور تنبیہات الحقایق میں اور انموذج اللبیب سیوطی میں اور شارح مختصر وقایہ نے اور ملا یوسف اعور واسطی
نی بہی تفاق ان علمای اعلام و اکابر سنیہ کا غلطی پر ٹہرانا بیخ کنی مذہب سنیہ کی کرنی ہی ہیہات او تو آید و جیلی ہا تو کنی ○ بالجملہ صاحب ہدایہ کو التباس نہیں
ہوا کون جز و اوسکی جراب و اذناب مرض التباس و غلطی میں مبتلا ہیں فہم فی ریبہم یترددون اور جب مالک امام سنیوں کی مذہب میں باعتراف و
شہادت اس جم غفیر و جمع کثیر اکابر و اسلاف سنیہ کی حلت متعہ ثابت ہوئی تو یہہ کون جز بیٹا ہونا باپ کا اور باپ ہونا بیٹی کا اور والد انقلاب ہونا
جو کچہ تجویز کری مذہب سنیہ میں پایا جائیگا اپنی علت و اثر گوئی کو سمجہ لے **قال** صاحب السہم الثاقب ابن عبد البر المالکی گفتہ الخ واع ابن عمر ہذا
المعنی صحیحۃ معروفۃ مشہورۃ **قال** الناصب الکاسب مشار الیہ ہذا کا وہی فی الدبر بمعنی طرفی منظر فی ہی پس صحیحہ معروفہ مشہورہ سہی مقصود
معنی میں نہ وہ یا یون کہتی کہ مشار الیہ شان نزول ہی کیونکہ آیہ کریمہ نساءکم الآیہ کی شان نزول میں یہی امر معروف و مشہور ہی کہ یہود اوضاع مختلفہ اور
اشکال جدا گانہ وطی پر استہزا کرتی تہی اور قریش جو اوضاع و اشکال کی معتاد تہی رتاہل انصار اوسکو پسند نکرتی او سپر آیۃ پہلی نزول پایا
پس ابن عمر سہی یہی معنی مشہور ہیں یہہ کہاں سہی معلوم ہوا کہ ابن عمر نی کہا کہ اس آیۃ سہی وطی فی الدبر یا معنی من الدبر ثابت ہی پس ملا زمان کا یہہ مقولہ
خام خیال یا مخترعات وہمیہ کا نیاب الاغوال **اقول** کون جز کو ظاہرا خلل دماغ ہی کہ دماغ بیہودہ بکتا ہی و خیال باطل با منہا ہی پر تقدیری کہ مشار الیہ

فی الدبر سے موافق زعم باطل کون حجر باطل کو ٹھیرا تو تقدیر عبارت ابن عبد البر کی یہہ ہوئی الروایۃ عن ابن عمر بمعنی فی الدبر صحیحۃ معروفۃ عنہ مشہورۃ اور
مہمل ہونا اس عبارت کا ظاہر ہی ورنہ آپ کوئی روایت ابن عمر سے اس معنی میں کہ ذکر شان نزول آیہ نساء کم الآیہ میں لفظ فی الدبر بمعنی من الدبر ہی اسوقت
تک نہ دیکھی ہی نہ سنی نہ کوئی حجر فی بیان کی نہ کسی اور نی صحت و شہرت کہا علاوہ برین حقیر اس ادعاء کو کہ محاورہ ابن عمر میں فی بمعنی من
ہی بدلائل عقلیہ و نقلیہ بکر رباطل کر چکا ہی اور کون حجر سید جیم فی دو سہرے تاویل علیل حجر کی یا یون کہی کہ مشار الیہ ہذا کا شان نزول ہی تو بمصور تمین
تقدیر عبارت ابن عبد البر کی یہہ ہوئی الروایۃ عن ابن عمر بمعنی شان النزول صحیحۃ معروفۃ عنہ مشہورۃ اور جو مہمل ہونا اس عبارت کا ہی واضح ہی الغرض کون حجر
مہمل ہونے العرق بتشبث بکل حشیش وہ ہی کا سہارا پکڑتا ہی لاکن کچہہ فائدہ اوسکو نہین ہوتا ہ بہرحال خائب و خاسر و غریق لجۂ ماء ہی رہتا ہی
بالجملہ روایات شان نزول آیہ نساء کم الآیہ کی ابن عمر سے بھی معروف و مشہور و احادیث و تفاسیر سنیہ میں بھی مذکور ہین کہ بعض رجال انصار نے اپنی ازواج
ساتھہ اتیان فی الدبر کیا تہا اور لوگون نے اوسپر انکار کیا تہا تب یہہ آیہ نازل ہوا اس عبارت ابن عبد البر کی صحت و شہرت ثابت ہی کو ابن عمر سے ماعلی صورۃ الانکار
رہی ہی اور واسطی بکون نفس سامع کی فقرات بعض روایات کی کتب معتمدہ سنیہ سے جو سہم ثاقب مین مذکور ہو چکی ہین اعادہ کئی جاتی ہین تاکہ ہر کس و ناکس کو معلوم
ہوجاوی کہ شان و نزول آیہ کا ابن عمر کی نزدیک اتیان فی الدبر ہی اور یہی ابن عمر سے مشہور و معروف ہی اور کون حجر جو سخن سازی کرتا ہی کاذب ہے معصوم
اخرج اسحاق بن راھویہ فی مسندہ والبخاری و ابن جریر عن نافع قال قرأت ذات یوم نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم أنی شئتم قال ابن عمر
أتدری فیم أنزلت ھذہ الآیۃ قلت لا قال نزلت فی اتیان النساء فی أدبارھن واخرج ابن جریر والطبرانی فی الاوسط و ابن مردویہ
وابن النجار بسند حسن عن ابن عمر ان رجلا أصاب امرأتہ فی دبرھا فی زمن رسول اللہ فانکر ذلک الناس وقالوا انعرھا فانزل اللہ ٦٠
نساءکم حرث لکم واخرج النسائی وابن جریر من طریق زید بن اسلم عن ابن عمر ان رجلا أتی امرأتہ فی دبرھا فوجد فی نفسہ من ذلک وجدا
شدیدا فانزل اللہ نساءکم حرث لکم الآیۃ وعن نافع قال قرأ ابن عمر ھذہ السورۃ فمر بھذہ الآیۃ فقال أتدری فیما نزلت ھذہ الآیۃ
قلت لا قال فی رجال کانوا یأتون النساء فی أدبارھن واخرج الدارقطنی فی غرائب مالک من طریق أبی بشر الدولابی عن نافع قال
قال لی ابن عمر أمسک علی المصحف یا نافع فقرأ حتی أتی علی نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم أنی شئتم قال تدری یا نافع فیم نزلت ھذہ
الآیۃ قلت لا قال نزلت فی رجل من الانصار أصاب امرأتہ فی دبرھا فأعظم الناس ذلک فانزل اللہ نساءکم حرث لکم الآیۃ قلت لہ من دبرھا
فی قبلہا قال لا الا فی دبرھا اب کون حجر بدیدہ بصیرت اگر دیکھ سکی ہون دیکھی اور بگوش حق نیوش سنی کہ ان سب روایات بسیار دیگر سے واضح ہی کہ شان
نزول آیہ مذکورہ کا ابن عمر کی نزدیک اتیان النساء فی ادبارہن ہی ہی لا غیر اور یہی شان نزول اوس سے معروف و مشہور و یہی روایت اوس سے صحیح ہے
اور روایت اخیر نص ہی اسامر مین بھی کہ لفظ فی کا روایات فی الدبر مین بمعنی من نہین ہی بلکہ بمعنی ظرفی ہی ہی نہ بمعنی طرفی پس حملہ تاویلات بعیدہ
باردہ غیر سدیدہ کون حجر عذول بیابان ضلالت کی خام خیال و مخترعات وہمیہ کا نیابت الاغوال ہین کون حجر لی یہہ جو کہا کہا سنی معلوم ہوا کہ ابن عمر
نی کہا کہ اس آیہ سے وطی فی الدبر لا بمعنی من الدبر مراد ہے کون حجر کان کہولکر سن لے کہ قول ابن عمر سے لا الا فی دبرھا معلوم ہوا کہ آیہ مذکورہ سے وطی
فی الدبر لا بمعنی من الدبر مراد ہی ہذا ولا تکن من الجاہلین قال صاحب السہم الثاقب واخرج ابن راھویہ والدارمی وابوداود وابن جریر
وابن المنذر والطبرانی والحاکم وصححہ البیہقی فی سننہ من طریق مجاہد عن ابن عباس قال ان ابن عمر واللہ یغفر لہ أوھم انما کان ھذا الحی من الانصار

الى آخر الرواية وزاد الطبراني في آخرها فقال ابن عباس قال ابن عمر في دبرها وهم ابن عمر والله يغفر له انما كان الحديث على
هذا **قال** انما مدار ركاكت اخير روايت ... ابن راهويه کا ... جس بعد ... کان هذا الحي من الانصار ... وهم اهل وثن مع
الحي من يهود ... ينزلون فيسمع ... بعضهم ... فكانوا يقتدون ... من فعلهم وكان من امر اهل الكتاب
لا ياتون النساء ... وذلك ... يكون المراة ومكان هذا الحي من الانصار قد اخذوا ... وكان هذا الحي
من قريش يشرحون النساء شرحا ويتلذذون منهن مقبلات ومدبرات ومستلقيات فلما قدم المهاجرون المدينة تزوج رجل منهم امرأة
من الانصار فذهب يصنع لها ذلك فانكرته عليه وقالت انما كنا نؤتى على حرف فاصنع ذلك والا فاجتنبني فسرى امرهما فبلغ ذلك
رسول الله ... نساءكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم يقول مقبلات ومدبرات بعد ان يكون في الفرج وانما كانت من قبل دبرها
في قبلها وزاد الطبراني فقال الحق ... بعد ميں ... روايت ... ترک کيا اور روايت خاتمه کي عبارت که يقول مقبلات ومدبرات بعد ان يكون في
الفرج آخره منافي تقريب تهي سو الحمد لله که بعد نقل روايت تامه اهل فهم وادراک پر واضح هي که يه منافي مدعا هي کيونکه اس روايت کي کس لفظ سے
مفهوم هوتا هي که ابن عمر کي مذهب پر ... في الدبر حلال هے وه تو صرف لفظ في الدبر کا بولي که اوس سے بعض وهم ميں پڑي اور يه امر ظاهر هي که وه
في الدبر کي استدلال ميں هرگز مالا ينبغي کي کام نهيں آتا سو سيوطي که مقصود ملا ان يه هي که جناب ابن عمر اور بشير علماي بشيره وطي في الدبر کا فتوي ديتے
تهي ... انهي سے ... روايت ... اصل الدراية والدراية **اقول** کون خرطنام مجهول الاب والاعمام في يه طول عمل وتطويل بلا طائل
صرف واسطي ... اور فهم مصنفين ... تطويل بلا طائل کا کچه فائده نهيں معلوم هوتا اور وجه ترک کرني صاحب سهم ثاقب کے خاتمه روايت کو ٦١
يه هي که صاحب سهم ثاقب کو مثل کون خرمنتشر کرنا اوهان وافهام سامعين ومستمعين ومنصفين کا منظور تها جو تطويل بلا طائل کرنے بلکه صاحب سهم ثاقب نے
جو صرير رسالة ... ميں کيا هي ... عظماي صحابه وتابعين وعلماي اهلسنت وجماعت کا ... حلال ... مدون تصريح بکرا هے اور بعد
ايک ... فرمايا هے توضيح ... ابن جمال الخ از جمله قائلين بجواز آن عبد الله بن عمر است که خليفه زاده سفيان ومجتهد مذهب ايشان بوده الى آخر
... اس مقام ميں مقصود جناب ... کا يهي هي که ابن عمر کي نزديک اتيان في ادبار النساء جائز هي چنانچه واسطي اثبات اسي مطلب کے پهلي روايات
نافع مولاي ابن عمر کي جو منقبت مطلوب ہے کتب معتمده سنيه سے نقل کے بعد فقره روايت مجاهد کو ابن عباس سے **قال** ان ابن عمر والله يغفر له اوهم الحرکه
مشعر اس بات کے که ابن عباس سے ابن عمر کو مجوز اتيان في الدبر ميں لکهتی هين نقل کيا اور اوسي فقره پر که مشعر شهادت ابن عباس هي بتجويز ابن عمر اقتصار کيا
اور خاتمه روايت ميں قال وقال ابن عباس کا مذکور هي اوسکي ذکر کي هرگز احتياج نهي اور کون خرفي جواوسکو ذکر کيا لا طائل هي وهمين مطلب کون ابن عمر کا
قائل بجواز فعل مذکور نهيں ہے اور صاحب سهم ثاقب ني يه نهيں کها که ابن عمر وعلماي سابق سنيه وطي في الدبر کا فتوي ديتي تهي اگرچه ابن عمر وغيره علماي سنيه کا
قائل بجواز بلکه امام مالک وابن مليکه کا فاعل عمل منکور هي ... بهرحال ... مکائد ... کون خرکا ... مشعر ... لکها هي تصرف
وتبديل بعض الفاظ پيشکش کرتا هوں شيوه کذب ومکائد ... **قال** صاحب السهم الثاقب ...
حزم ... او خلاف حزم است ... هر دو جانب ... الى ... هر طرف ... وکيف ما کان تجويز ابن عمر است ...
... نسبت ... خواه ... فهم ... مغفرت الهي ... يقول ... نعماي ...

خواہد بود قال ابن عبد البر الروایۃ عن ابن عمر ہذا المعنی صحیحۃ معروفۃ عنہ مشہورۃ **قال** الناصب الکاسب اہلسنت کی نسبت ابن عمر کیطرف
وہم کا جزم کیا کہ خلاف جزم ہوا یہہ سارا الزام ان کے غلط فہمی کا منشا ہی ہو اسطیلکہ روایت مذکورہ بالا کو اوسکو طازمان والاجی نے آخرۃ کیطرف نکالا اور بعض لفظ
فاوہم ابن عمر واقع ہی بصیغہ متعدی من الایہام نہ فوہم بصیغہ لازمی من الوہم اور اس فاوہم کا ترجمہ یا ان عبارت حوالہ خامہ حدیث نمامہ ہوا کہ یعنی مجاہد از ابن عباس
روایت کردہ کہ او گفت کہ ابن عمر نہ فہمید اور او وہم کرد انتہی پس معلوم نہیں کہ یہ خطاء ولادی یا خطای اجتہادی بہرحال اس خطا کا باعث تشکیک ہو چکی رہی طلب مغفرت
بس ملاحظہ ہو نہ کہ وہ ابن عمر سے مستقل ہو کر کسکی جانب متوجہ ہوتی ہے کہ اللہ یغفر لعبد المجتہد الخاطی المخطی الذی خطاء خطاء فانہ یخطی فی انہ یخطی مسطور میں
توہم وہم کہ دو نو جانب یعنی ابن عباس و ابن عمر بطرف متوہم ہوا تو ہم محض اور محض توہم ہی ہرگز اونکی جہالت خطا کا احتمال نہیں یہہ احتمال تو ان
کی خطای اجتہادی اور تفہیم کے منشا کی جانب ادا پاتا ہی ورنہ لفظ اگر وہم کی مقام میں وہم بھی ہوتا تو بھی جانبین میں توہم وہم کی گنجایش نہتی سوا
زیادہ برین نیست کہ اس ہنگام میں جناب ابن عمر سے اباحت وطی فی الدبر معلوم ہوتی وہ پایہ اعتبار سے ساقط ہی کیونکہ فریقین میں باعتبار شہرت
اور ما اتفق علیہ جمہور الملت معتبر ہی چنانچہ جناب جد کبار ہی حدیقہ سلطانیہ میں اسکی تصدیق فرما رہی ہیں حیث قال کہ در روایتی از تہذیب مروی
کہ آنحضرت نیچ رکعت گذارد تا بسبب سہو بجا آورد و ہرگاہ مردم آنحضرت را تنبیہ ساختند بعد تکبیر دو سجدہ سہو بجا آورد و فرمود کہ این از برای تعلیم شما میکو بینید و امثال این
روایات مستند صدوق ست و چنین اخبار اگرچہ معتبرہ است لاکن مخالف مشہور است و معارض آن کہ موافق مشہور است بسیار است چنانکہ شیخ باسناد خود از
زرارہ نقل کردہ کہ گفت از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام پرسیدم کہ آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سجدہ سہو بجا آوردہ آنحضرت فرمود نہ انتہی بقدر الحاجۃ
بس پہلی الزام اپنی گھر کی خبر لیں پھر اہلسنت پر الزام دیں **۵** تیف ہے ای رفضی بدگہر یہ اپنی گھر کی بھی نہیں مجکو خبر **۶۲** **اقول** کون جرکو ہا قلت استعداد
کیا ضرور تھا کہ غلط فہمی ایتی ناحق کیا اور بغیر اجتہاد کی بور سوا کیا کہ مطلب عبارت فارسی عام فہم کو نسمجہا اور قلیل الاستعداد یہی جو اندک فارسی سے
عبارت سمجھتی ہیں مخفی نہیں کہ صاحب سہم ثاقب نے تو یہہ کہا ہی کہ ابن عباس نے جو نسبت وہم کا ابن عمر کیطرف کیا ہی خلاف جزم ہی کون جزا اپنا بلند پرواز کی
یہہ سمجہا کہ صاحب سہم ثاقب کہتے ہیں کہ اہلسنت کی جو نسبت وہم کا ابن عمر کی طرف کے خلاف حزم ہی و این ہذا من ذاک سبحان اللہ جہ خوش
۵ برین فہم و دانش بباید گریست یہہ ظاہر ہی کہ تو کچ ہی خطا ہی ولادی ہی اور لواح حزم طعام مجہول الاب والاعمام فی یہہ جو کہا کہ روایت مذکورہ بالا
لفظ فاوہم ابن عمر واقع ہی بصیغہ متعدی من الایہام نہ فوہم بصیغہ لازمی من الوہم الی آخر ہذیانہ یہہ کون جزکی جہالت فراموشی ہی کیونکہ صاحب سہم ثاقب
کی ترجمہ الفاظ مذکورہ میں یا مذکور مسامحہ کر کی اور اوہم کو بمعنی وہم لکہ کے ابن عمر پر جہالت لیا ہی کیونکہ لغت میں معنی ایہام کی در غلط انداختن و در شک
افکندن ہے کما فی المنتخب و الغیاث اور لوگوں کو غلطی و شک میں ضلال کا رشیطان ہی کہ ہشت ضلال و رہی غلطی میں پڑی ہتی اور ایسا تعرض کرنا
کون جز کا خطای اجتہادی ہی اور تشکیک ان خطاء و ولادی و اجتہادی کا یہہ ہی لا یغفر اللہ لعبد الخاطی المخطی الذی خطاء خطائی اور کون جز طعام
مجہول الاب والاعمام فی یہہ جو کہا کہ اگر روایت مذکور میں بالفرض فوہم ہی ہوتا تو زیادہ برین نیست کہ اوس ہنگام میں ابن عمر سے اباحت وطی فی الدبر مفہوم
ہوتی اور وہ پایہ اعتبار سے ساقط ہی کیونکہ فریقین میں باعتبار شہرت اور ما اتفق علیہ جمہور الملت معتبر ہی چنانچہ الحمزہ حضرت کون جز جب بقول فخر رازی
امام نسائی نقل نافع عن ابن عمر انہ کان یقول المراد منہ انہ یجوز اتیان النساء فی ادبارہن اور جب بقول و شہادت ابن عبد البر کے کہ الروایۃ عن ابن عمر
ہذا المعنی صحیحۃ معروفۃ عنہ مشہورۃ شہرت جواز وطی فی الدبر کے ابن عمر کے نزدیک ثابت ہی کہ کون جز اپنی جواب میں سلک جل کا ملکوت ہو گیا ہی تو وہ

ڈالنا

شہرت

شہرت تو پایہ اعتبار ہی نہ باعث سقوط از پایہ اعتبار انکار کرنا کون جز کا اس شہرت کو کہ بقول شاہ عبد العزیز عند السنیہ ثابت ہی اپنا بانو بر تشبیہ باز آنا ہے
اور مخفی نہ رہی کہ ما اتفق علیہ جمہور الملت کو ہی مسئلہ سینون کے مخلت مین نہین ہی اگر ہون تو دس بیس کہانسی اور قیاس کرنا کون جز کا قول مشہور ابن عمر کو
ما باحت وطی فی ادبار النساء روایت سجدہ سہو بغیر خدا پر قیاس مع الفارق ہی کسو سطی کہ جابر امامیہ مین روایات عدم سجدہ سہو بغیر خدا دونو طرح کے
روایات وارد ہین مگر ملت امامیہ مین مشہور و متفق علیہ سہو ہی ہی بخلاف اباحت وطی فی ادبار النساء نزد ابن عمر کے کہ جابر سنیہ مین کوئی روایت
حرمت وطی کے نزدیک ابن عمر کے ابن عمر سے مروی ہے نہین ابن عمر سے تو روایات اباحت ہی مروی ہین اور اس مقام مین ذکر خاص اسی امر کا ہے
کہ ابن عمر کے نزدیک وطی فی ادبار الحلائل جائز ہی تو لکھنا کون جز کا عبارت حدیقہ سلطانیہ کو سمجھکہ صرف تسوید کاغذ بلکہ تسوید روو دل اپنے سے کے
قال الناصب الکاذب و ہجوا رشاد ہوا کیف ما کان تجویز ابن عمر ثابت التحرۃ پس بملاحظہ لفظ فی دبرہا اصلا تجویز ابن عمر کی ثابت نہین نہ بشرت
وہم نہ بجودت فہم دعوا اس تجویز کا تحکم بحت متولد ماکل اموال الناس بالسحت ہی خدا توفیق فہم عطا فرماوی **اقول** کون جز طرفہ بیغیر و محکمہ
معجون ہے کہ اپنی بیچی سے خبر نہین رکہتا سہم ثاقب سی ابہی دیکھ چکا اور آپ ہی اوسکا اعادہ کر چکا کہ وزاد الطبرانی فی جز ماشعال قال ابن عباس قال ابن عمر
فی دبرہا فاوہم ابن عمر اللہ یغفر لہ جب بملاحظہ لفظ فی دبرہا کی ابن عباس کو تجویز ابن عمر کی باباحت وطی سے فی الدبر ثابت ہوئی کہ اونہون نے
لفظ فاوہم ابن عمر اللہ یغفر لہ فرمایا کہ وہ محاورہ دان تہی تو اس صورت مین کہنا کون جز کا کہ بملاحظہ لفظ فی دبرہا کی تجویز ابن عمر ثابت نہین تکذیب ابن
عباس کی ہے اور تحکم بحت و مغلطہ بحت ہے کہ قابل اعتنا کے نہین **ہ** اذان مرغی جو دلیوی کعب سعد ہے چہ اور اکل اموال الناس بالسحت وہ تہا جو اوسکی
شیخین نے فدک موہوب و مقبوض جناب سیدۃ النساء بضعۃ رسول خدا کا بحیلہ حدیث جعلی چہین لیکر اپنا ملک خاص کر لیا تہا جیسا کہ تاریخ الخلفا سیوطی وغیرہ مین

اور ہی اکل اموال الناس بالسحت وہ تہا جو عمر نے نساء کو چہین لینی کا قصد کیا تہا خدا انکو بہی توفیق فہم عطا کری **قال** الناصب الکاذب اکر من بعد طارزنا
اس تحکم پر اصرار فرمائین کے الزام لازم غیر متعدی ہے اوٹہائین کے کیونکہ بعینہ یا بین لعنت رات یا فقہ تحقیر بر طرز ہم نہ ہوگا کہ بنا بر افادہ حدیقہ روایت زرارہ کہ موافق جمہور
ہی اور مشہور اگرچہ معارض روایات مستندہ صدوق لقبی کذوب حقیقی ہی لاکن کیف ما کان تجویز صدوق ثابت ہی خواہ بسبب شہرت ہو خواہ بسبب عدم شہرت
اقول قول شاذ صدوق علیہ الرحمۃ کا معارضہ و مقابلہ اقوال جمہور و مشہور نہین کر سکتا تو یہم قول شاذ صدوق سے کیون الزام اوٹہانی لگی کون جز خود
ہی لکھ چکا ہی کہ اعتبار شہرت و ما اتفق علیہ جمہور الملت کا ہی ہان کون جز کہ دعوی بلا دلیل و تحکم بحت کر رہا ہی کہ ابن عمر کی نزدیک وطی فی ادبار الحلائل حلال
نہین اور قول نافع کا قلت لہ من دبرہا فی قبلہا اور اوسکی جواب مین قول ابن عمر لا الا فی دبرہا اور نزول آیہ کا ہی مقدمہ مین بیان کرنا ابن عمر کی بلا دلیل
مکیر اور نزول آیہ کا تسلیہ مرتکبین فعل مذکور مین بلا حجاب سن چکا ہی اور دیکھ چکا ہی اور یہ دیکھیگا دیکھیگی سہی جو الکو الزام اوٹہانی سے بری سمجہتا ہی اس
کیا ہوا ہی لاکن کیف ما کان کون جز بار تعقیل الزام مین دبا ہوا ہی اور زیر مشق اقلام فحول امامیہ کا بنا ہوا **قال** الناصب الکاذب پہر علاوہ اسکی اس کلام سے
بہت جزئیہ مستنبط ہونگی مثلا خلافت خلفا اور اقتدای جناب مرتضوی بہیں بہا از تزویج کلثوم بنت حیدر صفدر بجناب امیر المومنین عمر و غیرہا علی ما لا یخفی
کہ باجماع اہلسنت یہ امور با استحقاق اور بلا تقیہ و نفاق اور برضا اور اتفاق واقع تہی اور باجماع شیعہ بغصب و نفاق اور اکراہ و شقاق عمل آئی قائل کہہ سکتا
کہ بنا بر اعلی عہد تکلم کیفما کان خلافت ثابت ہوئی خواہ بغصب خواہ بلا غصب و رجاب شیر خدا انکی اقتدا کی کہ گہرہ مین آئی تو سہی خواہ بتقیہ اور حضرت عمر جناب حیدر
اور بتول الطہر کے داماد ہوئی تو خواہ بکراہ خواہ بی اکراہ اب قطع نظر ان الزامات صریحہ صحیحہ غیر مندفعہ بنا بر علاقہ مصاہرت فیما بین جانبین مدعیان ولا ہی دو

خسر اپنی کو جناب فاروق کے نسبت ناناراشتہ بہم پہونچتا ہی تا ہی کیا ہی فی البدیہہ اسکا جواب یہ ہی اگر غیرت کی جا ہی والا شتی کہ بعد جنگ یاد آید برکلہ خود
باید زد جو اور کی بدشگونی کو اپنی ناک کاٹی تا اوسکی یہی سزا ہی ۲ **اقول** جواب خلافت خلفا اور اقتدای جناب امیر کا تصنو کے باب اپنیا مجملا گذر چکا ہی اور مفصلا گذر
چکی ہی فانتظر اور جواب تزویج ام کلثوم کا مفصل گذر چکا کہ یہہ تزویج بنا بر روایات سنیہ کے بہی اصح ہی فانتظر ثمہ اور معاذ اللہ کہ مدعیان موالای اہلبیت علیہم السلام
سیما جناب سلالۃ الاطیاب ام کلثوم کو عمر مذکر کی ساتھہ کوئی نا تا رشتہ بہم پہونچا ہو کہاں مصداق ۵ من جدہ خالد و ما ادراک * آنچہ اختہ و عمتہ *
اجداں بیعقل [illegible] دان * بحد بوالفضل وبعینہ * وکہاں عترت رسول مقبول و فرزندان بتول ۵ چہ نسبت خاک را با عالم پاک * الحاصل بجمد
اس تزویج سے اصل کے سب وشتم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے طرف منجر ہوتی ہی فلیحذر منہ المسلمون **قال** الناصب الکاسب اور یہہ جو فرمایا کہ ابن عمر بزعم خود گنا
ہمو دہ الخرہ فی الواقع ابن عمر بیگناہ بود اسواسطے طالب مغفرت نہوئی دعوی طلب مغفرت او نیز بہتان ہی کسی کہا کہ وہ طالب مغفرت ہوئی ہاں اونکی محاورہ میں
جو لفظوں فی مجرد سماع توہم پیدا کیا کہ بصورت خطا تہا اوس پر ابن عباس نے بدون طلب مغفرت البتہ اللہ یغفر لہ فرمایا اسکو تمہیں ابن عمر مطلوب المغفرت ہوئی نہ
طالب المغفرت اور معہذا طلب مغفرت لنفسہ ولغیرہ یا توبہ کیا ضرور کہ بمقابل گناہ یا خطا ہی کسواسطے کہ خود مصنف حدیقہ سلطانیہ توبہ و استغفار کی تحقیق میں
لکہتا ہی کہ آن تذللی ہست نزد حقتعالی کہ بآن حقتعالی را بلطف میا ورد اگرچہ دران گناہی نباشد چنانچہ در احادیث عامہ و خاصہ وارد شدہ کہ رسولخدا
روزی ہفتاد مرتبہ استغفار میکرد دیکہا ہی منہی پس طلب مغفرت ابن عباس بمقابل معصیت یا عیب ہی بلکہ بمجرد شفقت و رحمت بالاسابق جو زرارہ کا
قول مذکور ہوا کہ بہ نسبت امام باقر رحم اللہ ابا جعفر کہا شیعہ کے طور پر منافی عصمت ہوگا واللہ الذیبا واللہی اگر بالفرض ابن عمر سی ہمہ قد میں خطا ہی واقع ہو تی ٦٤
محل اعتراض نہونا اسواسطے کہ ابن عمر برقرار داد اہلسنت ائمہ اطہر کی طرح معصوم نہیں کیونکہ نہج البلاغہ جناب امیر الائمہ خطای فی الجملہ کی ہی نسبت
معترف ہیں چنانچہ [illegible] وغیرہ میں فرمایا لا تکفوا عن مقالۃ بحق او مشورۃ بعدل فانی لست بفوق ان اخطی ولا آمن ذلک من فعلی یعنی
لوگو مجکو حق کہنی اور نیک مشورہ دینی سی باز نہ ہو کہ میں خطاسی محفوظ اور اپنی فعل سی مامون نہیں اس ارشاد صریح ارشاد کی موجب روافض جو سوا
انبیا کے اوروں میں عصمت کا پیچ لگاتی ہی وہ بہی نہ چا و بالجملہ دونو صورت خطا اور عدم خطا ہی بر ابن عمر میں ابن عباس کی دعا فضول نہ ٹہری اور ابن
عبداللہ کی شہرت نائلہ کا جواب مذکور اور متردد میں کی کا نوسی پنبہ غفلت دور ہو چکا اعادہ کی حاجت نہیں ۲ **اقول** اس تطویل لاطایل کا کچہہ حاصل
معلوم نہیں ہوتا صاحب سہم ثاقب نے نہیں کہا کہ ابن عمر طالب مغفرت ہوئی جسکو کوئی جز کہتا ہی دعوی طلب مغفرت او نیز بہتان ہی وفی الواقع طلب مغفرت
لنفسہ ولغیرہ یا توبہ ضرور نہیں کہ مقابل گناہ یا خطا ہی کے ہو یہہ مضمون حق ہے اور صاحب سہم ثاقب نے یہہ جو کہا ہی کہ ابن عمر بزعم خود گنہگار نہ ہوتا
طالب مغفرت الہی نہ بودہ باشد پس دعای ابن عباس بقول جزاک اللہ یغفر لہ دعای فضولی خواہد بود یہہ مضمون بہی حق ہی فی الحقیقت ابن عمر نے فی البدیہہ کا لفظ
بولنی میں نہ کوئی گناہ کیا تہا بلکہ مانع کی تعلیم مسئلہ کی تہی اور نہ ابن عباس نے جو اللہ یغفر لہ کہا بلاشبہ دعای فضولی ہے اور قول زرارہ رحم اللہ ابا
جعفر مثبت عدم عصمت نہیں ہو سکتا محاورہ عرب میں براہ شفقت و رحمت رحم اللہ فلان و عفا اللہ عنک و اللہ یغفر لہ شایع ہی اور فقرہ نہج البلاغہ
جو کون جز نی نقل کیا تہا اسمیں وسنی موافق اپنی عادت کے کچہہ نہ کچہہ خیانت فی النقل کی ہوگی لاکن میں قبل تصحیح النقل کے کہتا ہوں کہ بر تقدیر یکہ یہہ فقرہ
نہج البلاغہ میں یا ہی ہو جو جیسا کہ [illegible] نقل کیا ہی تب بہی وسمیں اعتراف جناب امیر علیہ السلام کا خطای فی الجملہ ہرگز نہیں کیونکہ فقرہ لا تکفوا عن مقالۃ
بحق او مشورۃ بعدل نہج [illegible] استشارہ میں کہ مسنون و ما مور ہی اور فقرہ فانی لست بفوق ان اخطی تواضعا لنفسہ ارشاد ہوا وہی مثل قل انما انا بشر مثلکم

اسکو سمجھا چاہیے بہرحال ایسی خطا جو فی الحال کا اعتراف قطعاً نہیں ہو سکتا بلکہ نازیبا خطا کا معصوم کی نسبت مادر خطا کا کام ہی انبیا و اوصیا علیہم السلام
موافق تعلیم علام الغیوب کے بمضمون لا نفسم بینی ان مما نحو استطی تعلیمہ وارشاد خلق کے اکثر ارشاد فرمایا کرتے ہیں آیہ یستنبارہ جو تفسیر جلالین و سطی
تعلیم وارشاد کیون حرف کی لکھتا ہوں اگرچہ بیقین معلوم ہے کہ کون حرف شقی ازلی خدا کی سنتا ہے قرآن کو مانتا ہے جیسی وسکی چیز ایمان نے لیکن بظاہر اگرچہ حسبنا
کتاب اللہ لوگوں کے دہوکا دینے کو کہا تھا یا انکو وسکو کتاب خدا سے مجہکر عزیز اور کتاب خدا کو برتا ہی تہا اور کتاب خدا وسکو یاد بہی نہتی عمر رضی بارہ
برس میں صرف ایک سورہ بقر ہی یاد کی تہی اور حسبنا کتاب اللہ کہنے کی مانع تحریر وصیت پیغمبر خدا کی مانع ضلال و گمراہی خلق کی نہی ہوا تہا ویسی ہی
شقی پیرو و بچے لگو واوس اشقی الاولین و الآخرین کا کب خدا کی سنتا ہے اور لیب قرآن کو مانتا ہے وشاورهم استخراجا لآرائهم فی الامر ای شانک من الحرب
وغیره تطییبا لقلوبهم ولیستن بک وکان صلی اللہ علیہ وسلم کثیر المشاورة لهم فاذا عزمت علی امضاء ما ترید بعد
المشاورة فتوکل علی اللہ ثق بہ لا بالمشاورة ان اللہ یحب المتوکلین جناب امیر علیہ السلام نے کہ امام برحق و معصوم مطلق تہی واسطی خوش کرنے
قلوب مخاطبین کے ارشاد فرمایا کہ تم نیک مشورہ دینے سے باز نہ ہو اگرچہ مجھکو وثوق و توکل رب قدیر پر ہی اور اس فقرہ سے پایا نہیں جاتا کہ جناب امیر علیہ السلام
نے اپنی خطا کا معاذ اللہ اعتراف کیا ہو ۵ فاش خبر کہ جان را بہ جلوہ نہ بست ٭ ای بی بصر بنور خدا را ندیدہ ٭ اور کون حرف نے یہ جو لکھا ابن
عبد البر کے شہرت قائلہ کا جواب مذکور ہو چکا یہ صرف نال و نزول ہے سابق ہیں وہ تاویل علیل قول ابن عبد البر جو کون حرف نے کہے ہیں وہ الہام اسکی
بحر فکر کو شور چکی ہیں فانظر تمہ مسطور تمین شہرت قول ابن عمر کے جیسی تہی ویسی ہی باقی ہی یہ سچ ہی تاشکور کون حرف معقول سے بہ اشکور [illegible]
کہ اس شعر کو ورد زبان و ورد کرے ۵ صرف الحسن فی کذب وکید ٭ فاماتم اماتم آہا قاک صاحب السہم الثاقب نے تجبیب ٦٥
ترفیع غریب درین مقام تشنیع از پائین بالا میرود و از حضیض موج اعلی ترقی میشود پس الحمد غالبا خلیفہ زادہ نتیجہ استفادہ از والد ماجد خود حسن نمودہ
باشد قاک الناصب لکا سب جوتی پر لعنت کہو نشیب سے بات جب ثابت ہو اکہ عمر اور ابن عمر اور حضرت جناب عمر کا امر غیر مرار و سمجھی نہ قائل ہو فعل شنیع کے
ہیں نہ فاعل اس ہنگام میں اہلسنت کے نسبت تشنیع پائین سے بالا اور حضیض سے اوج اعلی کی طرف کیونکر ترقی ہی اور استفادہ ابن عمر کا افادہ جناب عمر
کیونکر نتیجہ دیتا ہی ہاں بشرط انصاف و از انصاف ذرا تامل اور کتب دینی سے واضح ہوتا ہے کہ بنابر نص استبصار اور تصریحات فرقہ اثنا عشریہ معاذ اللہ
اس فعل کے فاعل اور اس عمل کے قائل حضرت امام صادق اور امام رضا ہوتے ہیں کہ باعتراف شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی و غیرہ احتمال تقیہ
اور تزویر کا بہی انکی نسبت منفی و منتفی ہی چنانچہ تفصیل صدر رسالہ میں مسطور ہوا اس تقدیر پر البتہ تشنیع شنیع پائین مامومین سے بالا اور تحضیض
معصوم کے اوج اعلی کو ہو پہنچی ہے کہ نعوذ باللہ علی سبیل التعاقب بل علی نسبة التضایف والتطابق ان دونو اماموں نے اپنے آبای کرام کی افادہ
سے اس نتیجہ کا استفادہ کیا مصرع میں یہ تشنیع شنیع اور تفضیح فضیح شیعہ پر منطبق ہے نہ اہلسنت پر کہ اصلا اس فعل بد کی گردن جا تی
فاعل اور قائل پر تعزیر تجویز فرماتی ہیں فما لهؤلاء القوم لا يكادون يفقهون حديثا ٭ اور جوتی پر لعنت خدا اور ملائکہ و ناس جمیعین الی یوم الدین
کہو نشیب یاد با بجملہ با وجود ورود روایات کثیرہ مشکثرہ جواز وطی در ادبار النساء کی ابن عمر و غیرہ سے مذہب سنیوں میں اور جملہ مشہورات ہو فی صحاح ستہ
وکتب معتمدہ اونکی اون روایات سی جنانکہ جیسیدہ روایات اونہیں سے کہ رسالہ مستحق فسب میں ہیں [illegible] عقیدہ کون حرف
محمد [illegible] جلیں بہ بہتا چشم انصاف اوسکا کور و دل نفاق منزل اوسکا نور کامی نور رہا اور با وصف [illegible] جو مسلکا [illegible] جلیل ہونی محمد کی بعض من [illegible]

ابن عمر میں بھی اصل محض ہے وہی سند بدلیل قول ابن عمر کی لا الا فی دبرہا جواب قول نافع من دبرہا فی قبلہا میں کون جز مسود الوجہ فی الدارین کا روی دل اور دل بند

کا سیاہ ہو رہا جو کہتا ہی کہ ثابت ہوا کہ جمہور اور ابن عمر اور خود جناب عمر نہ قائل اس فعل شنیع کی نہیں فاعل عند ہیچکاں ہیج بٹ دہری سے بناہ دے اور ایسی بیحیائی

سی نجات بخشی فذلکہ کلام یہہ ہی کہ جب روایات معتبرہ ابن عمر سی باسانید متکثرہ کتب معتمدہ سنیہ میں موجود ہیں با باحت و جواز وطی فی دبار النساء کا حکم

دیکا سمجھی تو بالیقین افادہ خلیفہ زادہ نتیجہ استفادہ از خلیفہ ہوا انا لتہ خبث المخانیث و الخنثی المابین سید سنیونکا اس فعل کا فاعل ہوگا کیونکہ وہ خود

تو مفعول انبح فاعل کا تھا کما سیجی مفصلا انشاء اللہ المستعان اور کون جز بدیم نہ ہی یہہ جو کہا کہ جمہور سنیہ میں نہ قائل اس فعل شنیع کی ہیں نہ فاعل دروغ

بیفروغ ہی علاوہ ابن عمر کی ابو سعید خدری صحابی جلیل القدر اور عبد اللہ بن علی بن سائب اور محمد بن ملکندر اور عبد الرحمن بن قاسم اور ابن ملیکہ اور نافع

مولی ابن عمر اور مالک لک امام سنیونکا کہ یہہ سب کے سب جمعیہم اباحت وطی فی الادبار کے قائل بلکہ بعض انمیں سی اس فعل کے فاعل بھی ہیں چنانکہ ابن ملیکہ

سی استعانت بروغن اور مالک لک امام سنیان سی الساعہ غسلت راسی منہ کتب معتمدہ سنیہ میں موجود و عوام و خواص کو مشہور اور اسناد اوسکی رسالہ ہٰذا

ماقبل میں معدود ہیں اور یہاں ترقی عجیب یہہ ہی کہ مالک لک امام سنیان علاوہ اباحت وطی فی ادبار الاحرار کے کی اباحت کا بھی قائل ہی منظومہ مالکیہ سے

منقول ہے ؎ وجائز نیک الغلام الامرد + وجوز اللواط العبدی + ھذا اذا کان جیدا فی السفر + ولم یجد انثی

تغنی الذکر + اور کتاب تذکرۃ الادبا میں علی بن عراق مصری شافعی نے قاضی ابو الحکم مالکی بن مرحل کی طرف اس رباعی کو منسوب کیا ہے

؎ مذہبی تقبیل خد مذہبی + سیدی ما ذا تری فی مذہبی + لا تخالف مالکا فی رائہ + فبہ یاخذ اھل المغرب

اور شیخ فرید الدین اوحدی کرمانی مثنوی جام جم میں کہتا ہی ؎ کم ابخواجہ بر غلامان جور + کہ بدین شکل و شان نماند دور + زو بر زیر دست

خویش مکن + دل او را العضہ ریش مکن + اتر وی غلام خویش مبر + دفتر بدنام خویش مدر + نتوان ز دبمہ بسبب لک + محوطہ در وز حلقین

جین لک + اور کون جز طعام مجہول الاب و الاعمام نی یہہ جو کہا ہاں بشرط انصاف و دور از اعتساف ادنی تامل و کتب بینی سی واضح ہوتا ہی کہ بنابر نص استبصار

اور تصریحات فرقہ اشرار معاذ اللہ اس فعل کے فاعل اور اس عمل کے قائل حضرت امام صادق اور امام رضا ہوتی ہیں کہ باعتراف شیخ الطائفہ یعنی

ابو الطوائف جعفر طوسی وغیرہ احتمال تقیہ اور تزویر کا بھی انکی نسبت منفی و منتفی ہی جیسا باتم تفصیل صدر رسالہ میں مصدر ہوا الحجرۃ لعنۃ اللہ علی المتقین

کون جز طعام مجہول الاب و الاعمام دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ اہل الحق امامیہ ایدہم اللہ تعالی بالطاف الخفیہ و الجلیہ کے دیکہہ کر مبہوت ہو گیا فبہت الذی

کفر اور دست پاچہ ہو کر کہسیا گیا اور مانند جلاف بازاریوں کے گالی خوارہ بلکہ کہروکا فری پر اگیا لا حول ولا قوۃ الا باللہ مخفی نہ ہی کہ یہہ کون

بس گبر و بچہ لکو خبث المخانیث و الخنثی المابین و مرشد الطوائف کا سہرا سر غلط کہتا ہی و معصومین آل اطہار طاہا و یسین پر افترا کرتا ہی گو وہ سگ و خوک کا

مدتان بخس مفتری ہیدین کے نص استبصار و تصریحات فرقہ ابرار سی اصلا و مطلقا شائبہ اسکا پایا نہیں جاتا کہ معاذ اللہ عترت پیغمبر و ائمہ اطہار اس فعل کے

فاعل تہی نص مذکور میں جو کون جز طعام مجہول الاب و الاعمام نی صدر اپنی رسالہ مزخرفہ میں نقل کی ہی سوال صفوان راوی حدیث کا امام رضا علیہ السلام

سی قال قلت لہ و انت تفعل ذلک اور جواب امام عالیمقام علیہ السلام کا لا انا لا نفعل موجود ہی باوجود اس انکار مکرر موکد صریح کی کون جز

معلول بعلت عمری و اثر گوئی نوار گون کہتا ہی کہ اس نص سی ثابت ہی کہ ائمہ معصومین معاذ اللہ اس فعل کے فاعل تہی فض اللہ فاہ و قطع لسانہ و میلاہ

و احراہ و جعل النار مثواہ اور حقیر صدر رسالہ میں اس جواب کو بتفصیل لکہ چکا ہی فلینظر ثمہ قال انا صاحب المکاسب کیف لا عاقل کو اندک تعمق سے بطلان

مقابلہ و تمثیل یہہ تصور ہو سکتا ہی بیان اسکا یہہ ہی کہ ملازمان لس کس و قباحت اور سواہ تشیعہ ... جہاں ڈالین گے اس قسم کے بوچیات سی جو در عبادات و جو
در عادات معتبرہ شیعہ مشحون ہین **اقول** جو دلاور ہست دزدے کہ بکف چراغ دارد ۔ وقاحت و بیحیائی و سواہ و بیہودہ ہی طبیعہ دہلوی مصارق
مصداق من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا ہے اگرچہ حد سی گذر گئی تہی لیکن یہہ لون خر طعام مجہول الاب والاعمام نہی نقوش
لی کیا اوس اندہی ایمان نے بہی لے بہی ہو گئی جنہوں اور بقول محرمین و ممتحنین کے حیا و مروت کے جگہ انکھہ مین انسان کے ہی بہلاوہ کور بی ایمان لعین ابن لعین
بیحیائی کری تو اوسکو زیبا ہی یہہ لون خر طعام مجہول الاب والاعمام کہ بظاہر انکھہ ماک بہہ بانون مثل انسان کے کہتا ہی کیون اندہو نگی سی بیحیائی کرتا ہی اور
مثل ناقہ عشوا کی کیون اندہیری کا لون جہالت مین پہرتا ہی نہی انکھہ کا شہتیر نہ دیکہنا اور دوسرے کی انکھہ کے پہلی دیکہنا کمال وقاحت و بیحیائی ہی مثل
مشہور ہے سوپ بولے تو بولے چلنی کیا بولی جسمین بہتر ہزار چہید کتب معتمدہ سنیہ اور مذہب سنیان بیدین جو در عبادات اور جو در عادات بالکلیہ بوچیات
و خرافات و ترہات و اباطیل سے مملو ہین سنیان بیحیا و بیدین کس کس وقاحت اور سواہ تعن بر خاک ڈالین گے **قال** الناصب الکاسب مثلا اس قوم
مین خمر طاہر ہے نص علیہ ابن بابویہ والجعفی وابن عقیل **اقول** بیجا ہے و افترا پردازی کون خر مفتری کے قابل دید ہی کہ یہہ مخمور خر بیحیائی کہتا ہے
کہ اس قوم مین خمر طاہر ہے یعنی نزدیک فرقہ حقہ امامیہ کے باجمعہم خمر طاہر ہے کسو سطحی کہ قوم کی لفظ سی بحکمہ متبادر تمامی ہے فرقہ حقہ ہوتا ہی حال انکہ یہہ قول
کون خر مفتری کا افترا بحت و کذب محض ہے حاشا کہ فرقہ حقہ امامیہ طہارت خمر کا قائل ہو حقیقت حال یہہ ہی کہ فرقہ حقہ امامیہ مین صرف شیخ صدوق ابن بابویہ
علیہ الرحمہ نے کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین ایک روایت کہ جس سے طہارت یا معفویت خمر مستنبط ہوتی ہے البتہ نقل کیے ہے وبس تو قول طہارت یا معفویت خمر
مین شیخ صدوق ابن بابویہ علیہ الرحمہ متفرد ہین اور قول انکا کہ مخالف مشہور و مجمع علیہ کی ہے متروک و مہجور ہی اور جعفی و ابن عقیل کا قائل ہونا بطہارت خمر
کتب متداولہ مین مانند شرایع الاسلام و شرح لمعہ کے پایا نہ گیا غالبا افترای مفتری ہے بالجملہ سواد اعظم اکثر علمای فرقہ حقہ متفق بنجاست خمر پر ہین اور لطف یہہ ہے
کہ کون خر کو اپنی گہر کے خبر نہین یہہ سبی اپنی خانگی مسائل سے جاہل ہے ع تو برا وج فلک چہ دانی چیست ۔ چون ندانی کہ در سرای تو کیست ۔ علمای سنیہ سے
داود صفہانی و ربیعہ و امام شافعی علی حد قولیہ طہارت خمر کے قائل ہین میزان شعرانی مین ہی ما ما اختلفوا فیہ فمن ذلک قول الائمۃ الاربعۃ ان الخمر
نجس مع قول داود بطہارتہا یعنی ائمہ اربعہ خمر کو نجس کہتی ہین اور داود اوسکو طاہر کہتا ہی اور یہہ داود وہ ہی جسکی حق مین تاج الدین سبکی نے طبقات
شافعیہ مین لکہا ہی داود بن علی بن خلف بن سلیمان بغدادی اصفہانی امام اہل ظاہر ہی اور کہا ابو بکر خطیب نے کہ وہ تہا امام پرہیزگار عابد و زاہد اور قول
ربیعہ و شافعی کا بطہارت خمر علامہ علیہ الرحمہ نے تذکرہ مین لکہا ہی اور بڑا لطیفہ جس سے کون خر مخمور محبت خمر کی نشی پر ہو جاوی یہہ ہی کہ طہارت
و نجاست خمر تو کیطرف سنیون کی مذہب مین شراب کا پینا تشنگی مین مرض و علیہ الفتوی ہی فی الدر المختار رخص الحکم للعطشان و علیہ الفتوی اور یہی شراب انگور
کی جبتک کہ پینی نہ لاوی اگرچہ نشہ لاوی حلال ہے فی الہدایہ نجس لذہب المسکر کیس نجس ما لم یتغذ بالزبد عند ابی حنیفۃ وان اسکر اور یہی
بوزہ ابو حنیفہ کی نزدیک حلال ہے فی رحمۃ الامۃ والفقاع حلال یجوز شربہ وفی الہدایہ ما یتخذ من الحنطۃ والشعیر والعسل والذرۃ حلال عند ابی حنیفۃ ولا یحد شاربہ
عندہ وان اسکر اور یہی سب مسکرات سوای عصیر انگور کے امام اعظم سنیون کے نزدیک حلال ہین فی المرقاۃ شرح مشکوۃ لملا علی قاری قال النووی واختلفوا
فی من شرب النبیذ وھو ما سوی عصیر العنب من انبذۃ المسکرۃ فقال مالک والشافعی والجمہور ھو حرام وقال ابو حنیفۃ والکوفیون
لا یحرم اب کون خر طعام مجہول الاب والاعمام و اوسکی اذناب و اضراب کو لازم ہی کہ نشہ محبت ابو حنیفہ مین مخمور اور مسکر شراب انگور و بوزہ وغیرہ مین چور ہوکر

اس شعر کو ورد کریں ؎ ما مریدان رو بسوی کعبہ چون آریم چون ❊ رو بسوی خانہ خمار دارد پیر ما ❊ مثل مشہور ہی سیان ہی کوتوال اب ڈر کاہےکا

قال الناصب الکاسب اور پیپ لہو مذی و ودی کے نکلنے سے وضو نہیں جاتا فی من لا یحضر کلما خرج من الطرفین من دم و قیح و مذی و ودی و غیر ذلک فلا وضوء فیہ ولا استنجاء **اقول** اس کون خر کسی کو اپنی روایات خانگی سے غفلت مناسب نہیں کہ اوسکے امام مالک کے نزدیک سلسل البول و استحاضہ و مذی ناقض وضو نہیں اور اوسکے امام شافعی کے نزدیک منی ہی ناقض وضو نہیں فی رحمۃ الامہ سلسل البول والاستحاضۃ والمذی لا ینقض الوضوء عند مالک و المنی عند الشافعی اور اوسکے امام اعظم ابو حنیفہ کی نزدیک یو نچھنا یا دہونا بول و براز کا مخرج سے ضرور نہیں بلکہ بہر ذکر پر بول اور دبر پر براز کثیر اگر ہو تو نماز صحیح ہے فی الدر المختار لان ما علی المخرج ساقط شرعا و ان کثر و لہذا لا یکرہ الصلوۃ معہ **قال** الناصب الکاسب غلام امارد سے غسل لازم نہیں آتا فی خلاصۃ المذہب و فی وجوب الغسل لوطی الغلام تردد **اقول** عبارت خلاصۃ المذہب فی وجوب الغسل لوطی الغلام تردد کی یہہ معنے ہیں کہ غسل لازم ہونے میں تردد ہے نہ یہ کہ غسل لازم نہیں آتا کما قال الناصب الکاسب کون خر کسیکو اپنی خانگی مسائل بہی دیکھے اور ستر ماشی سنیوں کے یہاں وطی چارپایہ یعنی گدہا گہوڑا بکری وغیرہ اور عورت مردہ اور صغیرہ سے جماع کرنے سے بلا انزال غسل واجب نہیں اور وضو بہی نہیں جاتا فی الدر المختار ولا عند وطی البہیمۃ او میتۃ او صغیرۃ غیر مشتہاۃ بان تصیر مفضاۃ بالوطی و ان غابت الحشفۃ ولا ینقض الوضوء بلا انزال فلا یلزم الا غسل الذکر اور رحمۃ الامۃ میں ہے وقال ابو حنیفۃ لا یجب الغسل من فرج البہیمۃ الا بالانزال کون خر طعام مجہول الاب و الاعمام دیکہے کہ ابو حنیفہ طالب دنیا ہے حنیفہ کی نزدیک صورتوں میں کہ وہیں غسل ہے نہیں جہ جائی تردد ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا **قال** الناصب الکاسب لواطہ نسا سے اگر انزال ہو مرد پر غسل ہے ورنہ نہیں اور زن پر دونوں صورتوں میں غسل نہیں فی الاستبصار اذا اتی الرجل المرءۃ فی دبرہا و لم ینزل فلا غسل و ان انزل فعلیہ الغسل لا علیہا **اقول** اولا تصحیح النقل اسکی بسبب موجود نہونے استبصار کے ہو سکی تعجب نہیں کہ اسمیں بہی کون خر نے موافق اپنی عادت کے خیانت فی النقل کی ہو ثانیا بر تقدیر تسلیم و بر فرض موجودگی حدیث مذکور کی کتاب استبصار میں قطع نظر وثوق و غیر وثوق اوسکے راویوں کی حدیث مذکور مانند حدیث کتب سنیہ خلق اللہ آدم علی صورتہ کی کہ صحیح مسلم میں موجود ہے اور شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوۃ میں لکہا ہے کہ حدیث میں آیا ہے پیدا کیا گیا آدم او بر صورت خدای رحمان کے اور مانند دیگر احادیث تشبیہ و تجسیم کی واجب التاویل ہے کیونکہ سواے مذہب حق امامیہ میں غائب ہونا حشفہ کا قبل یا دبر میں غسل کو واجب کرتا ہے شرح لمعہ میں ہے فموجب الجنابۃ شیئان احدہما الانزال للمنی یقظۃ و نوما والثانی غیبوبۃ الحشفۃ وما حکمہا کقدرہا من مقطوعہا قبلا او دبرا من آدمی و غیرہ حیا و میتا فاعلا او قابلا انزل ام لا اور شرایع الاسلام میں ہے و ان جامع امرءۃ فی دبرہا و لم ینزل وجب الغسل علی الاصح ثالثا سنیوں کے مذہب میں جب وطی بہیمہ اور زن صغیرہ اور زن میتہ سے بلا انزال غسل واجب نہیں ہوتا کما مر من فتاوی الدر المختار اور وطی دبر سے اور وطی بہیمہ سے بلا انزال حج فاسد نہیں ہوتا کما فی فتاوی قاضی خان مصدوریتہیں اگر عدم وجوب غسل وطی فی دبر النساء سے بغیر انزال بعض روایات امامیہ میں اگر پایا جاوے تو مورد طعن نہیں ہو سکتا دابعا داؤد و اکثر صحابہ سنیوں کی نزدیک تو اس سے بڑہ کر ہے کہ دخول سے دبر میں ہو یا قبل میں بغیر انزال کے غسل واجب نہیں ہوتا رحمۃ الامۃ میں ہے وحکی عن داؤد و ہو قول جماعۃ من الصحابۃ ان الغسل لا یجب الا بالانزال خامسا اگر حشفہ اوسکی کیرا پیت کر بشہوت جماع کری اگر لذت جماع پاوی تو سنیوں کے مذہب میں غسل واجب نہیں ہوتا علی الاصح در مختار میں ہے او لف حشفۃ

او قدرها ملفوفة بخرقة ان حد لذته وجب الغسل وان لا فعلی الاصح سادسا گر داخل کرے انگلی اور داخل کرے ذکر حیوان اور ذکر خنثی مشکل
سے اور ذکر میت سے اور ذکر صبی سے دبر و قبل میں سنیوں کے مذہب میں غسل واجب نہیں فی الدر المختار لا غسل عند ادخال اصبع ونحوه کذکر غیر آدمی
وذکر الخنثی المشکل وذکر میت وصبی لا یشتهی وما یصنع من نحو خشبة فی الدبر او القبل علی المختار سعودیین اگر لواطت سنت عمر کر کے غسل نہ کیا
پاکدامنی سے آ دخال فی دبر کرلی تو ثواب سنت عمر پر چلنے کا حاصل اور مشقت غسل کرنے کے زائل رہی را باب انصاف وجود کو ان عمر انصاف کرے کہ یہ مسئلہ
٥ کلوخ انداز را پاداش سنگ است ٭ کیست قلم حقیر کا جلانی پر آتا ہے یہ کچھ مقام شکوہ و شکایت و برا ماننے کا نہیں ہے اور جو کہ ایسی تحریر
میں ہتک اسلام ہوتا ہے اور مخالفان اسلام کی اذہان موجہ میں باعث کسر شوکت اسلام ہو کا صاحب قبقاب کو چاہیے کہ آئندہ کو ایسی تحریر پر لا یعود
دست کش ہوا و منصفین دریافت کریں کہ حقیر نے یہ کلام براہ عجز نہیں کہا بلکہ براہ حفظ ناموس اسلام و حمایت خود دین مبین دست بستہ عرض کرتا ہے
کہ آپس میں مناظرہ بعض مسائل اسلامیہ میں اظہار الحق و الصواب خالیا عن الجدل والاعتساف کرنا بہت مناسب ہے خدای قدیم دین قویم کو تا قیام آل محمد قائم
و دائم رکھے آمین ثم آمین اور حقیر یہ عرض کرتا ہے کہ حقیر کے اس کلام کو عجز حقیر پر جواب ایسی تحریر سے حمل نہ فرماویں بندہ ہرگز عاجز نہیں اگر حیدر زمین صاحب قبقاب
یا شخص دیگر پھر ایسی تحریر کریگا جواب دندان شکن پاویگا بندہ عاجز ٥ ہمیں میدان ہمیں چوگان ہمیں گو ٭ قال الناصب الکاسب نماز میں ستر
عورت صرف حشفہ اور قضیب ہے اگر کوئی تمام بدن سے برہنہ کرے بضرورت تنہا حشفہ و قضیب میں مٹی لگا کر نماز پڑھے درست ہے فی ارشاد الاذہان عورة
الرجل قبله ودبره یجب سترهما مع القدرة ولو بالورق والطین والمراد بالقبل القضیب والانثیان ذکره الشیخ الشهید
خوب کہے کہ رہے اور قضیب کے دھوکے پر کل حکمت تجویز ہوتی بتا کیا اچھی لگا کاش حلقہ دبر میں روئی کا پھایا چپا ہوتا یا خالی چھوڑتے کہ ہوا آنے جانے ٩
اقول عبارت ارشاد الاذہان میں با وجودیکہ لفظ مع القدرة موجود ہے کون حرف کہا نسے کہتا ہے اگر کوئی تمام بدن سے برہنہ ہو کر بضرورت
الحمرہ نما لیا ہنگام تحریر اس مقام کے دیدہ دبر کون حرف کا دیکھنے لفظ مع القدرة سے اندھا کیونکر ہوگیا اور کون حرف نے یہ مسئلہ تحفہ مسروقہ سارق دہلوی
سے سرقہ در سرقہ کیا ہے اور یہ امر افترای محض ہے کیونکہ نماز میں ستر عورتین مٹی سے کرنا بے ضرورت کے مذہب حق امامیہ میں ہرگز جائز نہیں ہاں
جسوقت میں مصلی کپڑا استر عورت کے لئے نہ پاوے تو اوسوقت نظر بقاعدہ الضرورات تبیح المحظورات کے جسطرح ستر عورت کر سکے کرے صاحب تحفہ اثنا عشریہ
علیہ الرحمہ نے بھی جواب میں الزام فرمایا ہے کہ عبارت مذکورہ ارشاد الاذہان سے مطالب سارق مفتری کا نہیں نکلتا کسو بھلی کہ عبارت مذکورہ میں لفظ
مع القدرة ولو بالورق والطین کا نص ہے اس مطلب پر کہ جبتک مصلی کو ستر عورتین کی قدرت ہو اور ساتر اختیاری یا ساتر اضطراری سے ستر کر
سکتا ہے تو برہنہ نماز نہیں کر سکتا اور اگر قدرت ساتر اختیاری پر کہ جامہ ہے نہ رکھتا ہو تو ساتر اضطراری سے کہ برگ درخت ہے ستر عورت کرے اور اگر
قدرت برگ درخت پر بھی نہ ہو تو مٹی سے ستر عورت کرے اور نماز پڑھے بالجملہ جمہور امامیہ کا اجماع ہے کہ ستر عورت نماز میں واجب ہے اگر قادر ہو تو ساتر
اختیاری سے کہ جامہ ہے ورنہ ساتر اضطراری سے ستر عورت کرے جامع عباسی میں فرماتے ہیں چھپانا عورتکا نماز میں واجب ہے خواہ کوئی
دیکھنے والا ہو یا نہو اور خواہ دیکھنے والا محرم ہو مثل زوجہ و کنیز کے یا غیر محرم پس اگر کوئی خانہ تاریک میں اور خانہ خالی میں نماز برہنہ ہو کر
پڑھے نماز اوسکی باطل ہے اور ابن خاتون نے حاشیہ میں لکھا ہے کہ اگر جامہ نہو جس سے ستر عورت کر سکے تو جس چیز سے ممکن ہو ستر عورت کرے اگرچہ
برگ درخت ہو اور اگر برگ علف بہم نہ پہونچے اور مٹی میسر ہو تو واجب ہے کہ مٹی سے ستر عورت کرے اور غایة المرام شرح شرایع الاسلام میں بھی لکھا

اگر سونے کی مٹی کی جگہ بناوی تو اوسکو وجب ہی نہ تھا عورتین کو مٹی سے چھپاوینگی اور وجب ہی مٹی سے چھپانی مین لون وحجم کا چھپانا اگر ضرورت ہو بحالت
مٹی سے چھپانا صورت اضطرار ہی مین ہے، ہمصورتمین یہہ کہنا کہ امامیہ کے نزدیک بلے ضرورت عورتین پر مٹی لگا کر نماز پڑھنا جائز ہی کذب [illegible]
دروغ بیفروغ ہی لعنة الله على الكاذبين تا بیگا ای کون جز کسی ہی خانگی روایات ومسائل دیکھہ اور شرما اگر تجھہ بجیا کو شرم کہان دیکھہ تیری یہان تو بغیر
ضرورت وبی اضطرار کے ستر عورت مٹی سے کرکے نماز پڑھنا صحیح ہے، خلاصہ کیدانی مین ہی الخامس ستر العورة ولو بالماء الکدر او ورق الشجر والطین
اور فتاوی برہنہ مین ہے، بدانکہ ستر عورت شرط نمازست اگرچہ بآب یا اوراق یا گل باشد نہ بظلمت ثالثا اس سے بھی بڑھ کر یہہ ہی کہ مالک امام سنیون کے
نزدیک برہنہ ہوکر نماز صحیح ہی وہ کہتا ہی کہ ستر عورت نماز کی لئے واجب ہی لاکن شرط صحت نماز کی نہین اگر کوئی برہنہ ہوکر نماز پڑھے اگرچہ اوسنے ترک واجب
کیا لاکن نماز اوسکی صحیح ہی کتاب رحمة الامة فی اختلاف الائمة مین کہتا ہی ستر العورة عن العیون واجب بالاجماع وهو شرط فی صحة الصلوة الا
عند مالك فانه قال هو واجب للصلوة وليس بشرط في صحتها **قال** الناصب الکاسب نماز مین جھونکا اوجالنا قضیب سے کہیلنا جو
بهلا منافی نماز نہین فی الاستبصار سألت ابا عبد الله عن الرجل يعبث بذكره في الصلوة المكتوبة قال لا بأس استغفر الله کجا نماز
کی بیاز و کجا لعب بخصیہ کلان و ذکر دراز **اقول** اسوقت تصحیح النقل بسبب موجود نہونی استبصار کے عمل مین نہ آئی اگرچہ احتمال خیانت
کا ہی لاکن مین برتقدیر تسلیم صحت حدیث مذکور کے کتاب مسطور مین ہہین الفاظ عرض کرتا ہون کہ حرمت ہر مذکور کے کو ثابت ہنو مگر اوسکی مکروہ ہونے
مین کسیطرحکا شبہہ نہین کسواسطے کہ کہیلنا علی الخصوص قضیب وخصیہ سی نماز مین بلکہ خارج نماز مین بہی فعل عبث ہی وارتکاب فعل عبث کا سیما
نماز مین مکروہ ہی بلکہ شعار مومنین کا نہین ہے شرح لمعہ مین فرماتی ہین ويكره الالتفات يمينا وشمالا والتمطى والعبث الى آخر ما افاد
اور یہہ امر توجہ ظاہر ہی کہ حرام یا مکروہ نہونا یا لا باس بہ ہونا کسی شی کا نماز مین مستلزم اوسکی ایقاع کو نماز مین نہین ہی گون جز بتقلید بلید دہلوی کے
علیہ ما علیہ بی فائدہ وعبث ایسی امور کا متعرض ومعترض ہوا کہ مثل اسکی بلکہ اشنع اس سی خود اوسکے یہان اوسکی خانگی روایات مین موجود
بهلا استبصار مین تو برتقدیر تسلیم اگر لکھا ہی تو اپنی ذکر وخصیہ سی کہیلنا لا باس لکھا ہے [illegible] کی یہان تو عین نماز مین زوجہ اجنبیہ کا دیکھنا کہ
اشنع وافحش کہیلنی اپنی قضیب وخصیہ سی ہی جایز ہی فتاوی قاضیخان مین ہے ان نظر المصلي الى فرج امرأة بشهوة حرمت عليه امها
وبنتها ولو نظر الى فرج امرأة مراهقة حرمت عليه امرأته ولو نظر الى فرج امرأته التي طلقها طلاقا رجعيا يصير مراجعا
ولا تفسد صلوته في الوجوه كلها في قول ابي حنيفة انتهى سبحان الله کیا خوب مسئلہ ہے، اور کیا خوب نماز ہی اور کیا اچها وقت فرج اجنبیہ
کی دیکھنی کا سینو نکی امام و ماموم کے ہاتھہ آیا زہی دین وزہی دیندار زہی دونو پر لعنت کردگار **قال** الناصب الکاسب اگر
کسی زن خوبصورت کو عین نماز مین ہم آغوش کیا اور نعوظ پیدا ہوا بر سر ذکر کو محاذی سوراخ فرج رکھا اور مذی سائل ہوتی ولو الی الساق نماز
فاسد نہین ذکرہ ابو جعفر الطوسی **اقول** مجھ جز فی بتقلید مفتری بلید دہلوی کی یہہ افترای محض کیا ہی حاشا وکلا کہ مذہب حق امامیہ مین ایسے
لغویات ومزخرفات ہون صاحب تحفہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ نی ارقام فرمایا ہی کہ یہہ مسئلہ افترای محض وبہتان بحت ہی کسی کتاب امامیہ مین
نہ نکلا . اثر مین عجب ہی کہ ناصب مفتری کذاب نے پردہ حیا وشرم کا اپنی موہنہ سے اوٹھا کی اس مسئلہ کو شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ کی طرف نسبت
کیا کتب امامیہ اطراف عالم مین خصوصا ہندوستان مین موجود ومتداول ہین جسکا جی چاہی دیکہہ لی کہ مسئلہ مذکورہ کا نشان وپتہ کہین نہین عجب

ترجمہ

تو یہہ بھی ہدایت ہی مفتری ناصب کذاب کے عقل میں آیا باوجود یکہ اپنی کتاب کو بھی کذب و افترا سے بھر دیا ہی کسی نے خوب کہا ہے

ع این ہدایت وجودانی صفات * دست جایم برقرار و بر ثبات * بر سر حق داخل کرده دال والیس * شد هدایت بسته دم نفیس * حق اجلال پیش جیر * جون وضوی حکم ہی بی تمیز * فذلکہ کلام یہہ ہی کہ کوئی جز اس مفتر کو نام کتاب شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمۃ کا اور نشان باب کا یعنی یہہ مسئلہ منقول کذوب دہلوی نے مرقوم ہی اگر تصحیح نقل کرانا اور ... اوس نامہ سیاہ مفتری کے شایان و واجب تھا کہ بی تحقیق اوس مفتر کذاب کے پیچھے ہو لینا اور تقلید اوس نامہ سیاہ کی اپنا نامہ اعمال بھی کذب و افترا سے مانند اپنے دل و روکی سیاہ کرنا تھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ *

قال الناصب الکاذب اغلام سے صوم باطل نہیں ہوتا نہ غسل کما فی خلاصۃ المذہب فی فصل الصوم لو وطی الغلام تردد و کذا فی الملحق اقول و لوندہ جز سگ ناپاک نے ذکر ان مسائل میں تقلید پلید دہلوی کے ناحق خامہ فرسائی کی اور جہالت اپنی مانند پلید دہلوی کے ظاہر کی سنیون کے یہان اشنع اور بدتر اس سے بہت مسائل موجود ہیں کوئی جز دیکھی کہ فعل مذکور سے مذہب حق امامیہ میں وجوب غسل اور فساد صوم میں تردد ہی سنیونکے مذہب میں اوس اشنع میں کچہہ تردد نہیں کیا اونکی یہان بی تردد وجوب غسل و فساد صوم نہیں ہوتا ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا * سو بولی تو بولی جہلتی کیا بولی جسمین بہتر ہزار چھید جو خود مطعون ہوا وہ مکو طعن کرنا غیر پر کمال نا زیبا ہی تفصیل اس اجمال کے یہہ ہی کہ سنیون کے مذہب میں زن صغیرہ اور بہائم و میتہ کی وطی کرنی میں صوم بھی باطل نہیں ہوتا غسل بھی واجب نہیں ہوتا حج بھی فاسد نہیں ہوتا اور اغلام سے بھی حج فاسد نہیں ہوتا فتاوی قاضیخان میں ہی ولا یلاج فی البہائم لا یوجب الغسل ما لم ینزل و لا یلاج فی المیتۃ عندنا الایلاج فی البہائم و کذا الایلاج فی الصغیرۃ التی لا تجامع مثلہا لا یوجب الغسل فی قول محمد بلا انزال اور یہی فتاوی مذکور میں ہے وان اولج بہیمۃ او میتۃ و لم ینزل لا یفسد صومہ و یلزمہ الغسل اور یہی وسی فتاوی میں ہے و فی روایۃ ابی حنیفۃ الوطی فی الدبر لا یفسد الحج و اذا وطی البہیمۃ و انزل کان علیہ دم و لا یفسد حجہ و ان لم ینزل لا شی علیہ اور ہدایہ و شرح وقایہ میں بحث صوم میں ہے اذا وطی البہیمۃ بلا انزال یعنی وطی بہائم اور وطی میتہ اور وطی صغیرہ بلا انزال موجب غسل نہیں اور وطی فی الدبر مفسد حج نہیں اور وطی بہیمہ بلا انزال مفسد حج نہیں اور یہی وطی بہیمہ بلا انزال مفسد صوم ہذا لا تکن من الجاہلین و کن من الشاکرین

قال الناصب الکاذب المکو احرام میں زنا کری حج میں نقصان نہیں کما فی التحفہ حیف کہ وطی حلال سے حج باطل ہو جتی اور وطی حرام سے کچہہ ضرر نہیں یہہ ثمرہ دیانت و حیا ہے اذا لم تستحی فاصنع ما شئت اقول اقوال صاحب تحفہ مسروقہ اور اوسکی متعلد کوئی جز کی خرافات بعینہ ہیں ان مفتریونکو و کذبون لازم تھا کہ سند مسئلہ مذکورہ کی کتاب معتمد امامیہ سے لکھتے و انی لہما ذلک مسئلہ مذکورہ افترای محض پلید دہلوی کا اور کوئی جز کا ہی امامیہ پر لعنۃ اللہ علی المفترین کیا یہہ مفتریان بیدین مذہب حق امامیہ کو مانند اپنی مذہب ناحق و نحلہ باطلہ کی سمجھی ہیں کہ اونکی کتب معتمدہ ایسی مسائل واہیہ پوچ بیہودہ سے بھری ہوئی ہیں اور ایسی مسائل نا لائقہ اونہیں نا لائقونکے مذہب میں مفتی بہ ہیں فتاوی قاضیخان میں ہی و فی روایۃ عن ابی حنیفۃ الوطی فی الدبر لا یفسد الحج و لو وطی البہیمۃ و انزل کان علیہ دم و لا یفسد حجہ و ان لم ینزل لا شی علیہ و ان جامع الحاج او المعتمر فیما دون الفرج و انزل او لم ینزل لا یفسد احرامہ و لا حجہ و علیہ شاۃ انتہی حیف ہزار حیف ہی کہ وطی حلال سے حج باطل اور اغلام سے اور وطی بہائم سے حج باطل ہو و فاسد ہو اور بغیر انزال کے وطی بہائم ہو و اغلام میں کچہہ ضرر نہیں اور اگر حاج یا معتمر ما دون فرج میں

جماع کرے یعنی وطی فی دبر النسا کرے منزل ہو یا نہو بصورتین نہ احرام فاسد ہوتا ہے نہ حج فاسد ہوتا ہے ایک شاۃ دیدے پہٹی مونہہ اس دیانت و
حیا پر اذا لم تستحی فاصنع ما شئت **قول** الناصب لکاسب خلاصۃ المنہج مین ہے کہ متعہ کی بہت فضائل ہین ایکبار متعہ کرنے مین امام حسین کا درجہ
ملتا ہے دوبار مین امام حسن کا تین بار مین امام الائمہ جناب امیر کا چار بار مین خاتم الانبیا حضرت بشیر ونذیر کا کمبخت روسیاہ ہو لا پانچوین
بار مین خدا ہی کا درجہ کیون نہ دیا کہ متمتع بجاے خود بی کہنسکی جو جاہتا کرتا پہر اسیطرح شیخ اللہ کی خاندان اور ابن بابویہ وغیرہ کی کیسہ مین ہے کہ متمتع تہا
کیا ہو سہ مین حج وعمرہ کا ثواب ملتا ہے اور غسل کے قطرہ سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسکی تسبیح کا ثواب فاعل ومفعول کو پہونچتا ہے اور ساعی کو ثواب
ان دونوکی برابر **اقول** اوجہی نہین کہ ایسے مضامین احادیث ترغیب وترہیب مین شایع مین الفریقین ہین سنیونکی یہان فضائل اعمال مستحب
مین کیا کچھ ہے کہ فعل قلیل پر ثواب کثیر موعود ہے کون جو کیسے چہپاتا ہے خانگی روایات پر کیون اعتراض نہین کرتا وہان دم چرانا اور دم دبانا ہے خود فضیحت دیگران
نصیحت کار جاہلون کا ہے کون جو دیکہے کہ عبد القادر جیلانی جیسا شخص لا یعنی فی غنیہ مین لکہا ہے کہ جو کوئی جمعہ کی دن اپنی جورو سے جماع کرے اور نہا کر
نماز جمعہ کو جاوے تو اوسکو ہر قدم پر ثواب سال بہر کا روزونکا اور تمام سال کے قیام کا ہوگا اور ہے اوسی کتاب مین ہے کہ جو شخص ماہ رجب مین نو
روزے رکہے تو وہ جسوقت قبر سے نکلیگا تو نور اوسکی مونہہ کا تمام اہل محشر کو روشن کر دیگا اہل محشر کہین کہ یہہ پیغمبر برگزیدہ ہے اور جو کوئی ماہ رجب
مین دس روزہ رکہیگا تو وہ مرتبت حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اونکی قبہ مین کریگا کون جو اگر ہٹ دہرمی کو چہوڑے اور انصاف سے مونہہ نہ موڑے
تو دیکہے کہ ماہ رجب مین نو روزہ رکہنے سے کہ اکثر تارک الصلوۃ وفساق رکہتے ہین مثل پیغمبر برگزیدہ ہونا اور دس روزہ رکہنے سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ
کی قبہ کو چہین لینے کا قصد کرنا ثواب متعہ سے بہت بڑہا ہوا ہے اور مشکوۃ سنیونمین انس سے مروی ہے کہ جو کوئی خدا سے ملاقات کرے پاک وپاکیزہ ٧٢
گیا ہو نیکی تو حرائر سے نکاح کرے اور ہے اوسی کتاب مین ہے کہ جب دو مسلمان ملتے ہین اور مصافحہ کرتے ہین تو قبل جدا ہونیکے مغفور ہوجاتے ہین
کون جو دیہے کہ تزویج حرائر کا کہ حظ نفس شہوت رانی ہے وعلی ہذا القیاس جمعہ کی جماع اپنی جورو سے کرنیکا ثواب کہانسے کہان لی اوڑا کہ متزوج
حرائر ہمین مین نکاح کرنیکی ساتہہ کبائر وصغائر سے پاک وپاکیزہ ہوگیا اور مجامع جماع کرنے سے ثواب سال بہر کی روزون اور سال بہر کی قیام کا پایا
اور مصافحہ کیا ہے گہنٹا روسیہ کار ہو ہاتہہ کی ملانیسے مغفور ہوگیا بالجملہ کون جو جیسا حال اپنی ان روایات کا سمجہا ہو ویسا ہی حال متعہ کی فضائل کا
سمجہے اور کون جو کمبخت روسیاہ اونکی نبیہ جو کہا کہ کمبخت روسیاہ ہو لا پانچوین بار مین خدا ہی کا درجہ کیون نہ دیا کہ متمتع بجاے خود بی کہنسکی جو
جاہتا سو کرتا کون جو کو لازم ہے کہ اپنے گریبان مین مونہہ ڈالکر دیکہے اور شرمائے کہ اوسکی مذہب ناحق مین جب ہجڑون وزنانون مین داخل
ہونے اور ڈہولک بجانے ناچنے گاتی پہرنے مین اور اغلام کرانے مین خدا کا مرتبہ ملتا ہے کہ لیس فی جبتی سوی اللہ اور انا الحق فاعبدونی کہنے کے
لایق وسزاوار ہوجاتے ہین اگر الحق امامیہ باحیاے سنت متعہ کہ ایک مخنث مردہ دل نے اپنی رائے ناقص سے بقول عمران بن الحصین صحابے
حاد اپنیونکی تہم قال رجل برأیہ ما شاء کی مشابعت خدا ورسول خدا امر مشروع کو حرام کیا تہا کہ متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا
احرمہما مستحق ثواب کثیر کی ہون تو کون جو کی رائے ناقص علیہ دہلوی کے زعم باطل مین قابل اعتراض وتعریض کے ہوئی سبحان اللہ کیا دین ودیانت
کون جو اوسکی محاسن اخلاق کی ورا ہے اون مشایخ صوفیہ غیر صافیہ کا کہ پیران طریقت سنیونکی ہین حال لانا اور ڈہولک کے گت پر ناچنا اور سرود وغنا
کو کہ محرمات شرعیہ سے ہے افضل العبادات وذریعہ وصول الی اللہ اور فنا فی اللہ ٹہرانا کہ رانڈکی سے سانڈہی ہوئے بجاے خود بی کہنسکی جو جاہتے ہین

جواب حدیث تمتع ٥

کون جو کیون بہول گیا کہ اوسی کے طریق مین قہولک کے گت پر ناچنی اور ہجڑو نمین ملنی اور اعلام کرانی مین خدائی کا درجہ ملتا ہی اور یہہ امر مخفی نہین
معلوم ہے کہ اکثر غوث و قطب سنیو نکی ہجڑون و زنانون و چماروں مین ہوتی ہین اور بسبب ترک صوم و صلوۃ کی اور مخالفت شریعۃ منزہہ منوی کے
وصل بخدا و فنا فی اللہ ہوجاتی ہین واہ ری فہم و فراست و دین و دیانت کون جو اوسکی اسلاف جلاف کا کہ اونکی نزدیک سبب مخالفت
شریعت مقدسہ و ثواب ترک صوم و صلوۃ تو بجا ہی اور ثواب احیای سنت متعہ بیجا لعنۃ اللہ علی ہذا الفہم و علی لوہم **قال** ناصب الکاب
معلوم نہین کہ ملازمان کیون اس سعی سے محروم ہین دین دلاوی تا ہسکا ثواب موعود پاتین الکیابر عمگسار غربت مین گرفتار اس سعی کا امیدوار ہی اظہار
ما فی الضمیر سی حیا کی مار ہی جا رہی ۔ شرم سی کہہ نہین سکتا ہی جو کچہہ مطلب ہے ٭ عاشق تازہ ہیں اور وصل کے پہلی شب ہے ٭ خدا کی فضل سی فہم رسا ہی سمجہہ
جاتی ہسکا مزد دو لونا ہہہ سمیٹ لاتی ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین **اقول** و نیز نعین ہمود اشعر مشہور ۔ ہر زنگی کہ خواہی جامہ می پوش ٭
من انداز قدت را می شناسم ٭ طرز بیان و انداز تحریر کون جو طعام مجہول الاب و الاعمام سی رذالت ولادی و جہالت عنادی اوسکی اگرچہ بخوبے
ہویدا ہی کہ روزمرہ سوقیانہ نی با کانہ اوسکا محاورہ شرفا سی نہین ملتا لاکن حقیر کو تحقیق حقیقت اوس بے حقیقت کی نہی کہ فی الحال ناگاہ یک
بیان بعضی ثقات سی معلوم ہوا کہ نانا دہت شریف کا قوم حلاقون و حجاموں دہات غازیپور سی تہا مین بعد غلام قاضی احمد علی کا اور مادر او
دولاری کنیز حکیم سیف علیخان غازیپوری ساکن محلہ بربرینہ تہی علی ہذا القیاس باپ بہی اسکا غلام مجہول الاب و الاعمام تہا نام کون جو کا اسد ہوا
کہ ہمعہد دبیدین ہے اور لکہنؤ مین اکثر علمای فرنگی محل سے کچہہ پڑہ کر اپنی وطن مین شریف بن گیا اور نام اپنا اسد ہوا سی بدلکر جو شرفا کا سا رکہا
وہ ہمعہد ابن معاویہ و ہمعہد یزید ہی الحق مقتضا ہے کل شیء یرجع الی اصلہ کی کہنی پر ہی سی اعالت نسل نہین بدلتی کمینہ شریف نہین ہو جاتا
اور خاصہ طبیعی نسل بد اصل کا فرع سی منفک نہین ہوتا ۔ قارونکا خزانہ ہو تو عزت نہین ملتی ٭ پر نہی سے کمینہ کو شرافت نہین ملتی ٭
کمینہ اپنی اصل کی طرف رجوع کرتا ہی بنا بر علیہ اس کون جو کمینہ نی مقتضا ہے رذالت اصلی و نسلی کے زبان درازی بیجا حد سی زیادہ اور انداز سی باہر کے
اور ناحق علماء متقدمین و متاخرین اہلحق کے خدمت میں کہ مصداق علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہین گستاخیان یہان تک کین کہ ہمکو اوسکی جواب
مین کوئی چارہ سوا درشتیون کے بجز خلفای جور نہوا اور ہمکو بنا چاری ہونا ہے ۔ کلوخ انداز را پاداش سنگ است ٭ اور بحواب جواب ترک کا تر کے
تقلید روزمرہ سوقیان کی ناک کرنا پڑا بالجملہ جواب سوال کون جو کا یہہ ہی کہ اگر وہ اپنی رفع عزوبت چاہتا ہی تو عطا بن ابی رباح قرم ساق سی
کہ ممدوح ابو حنیفہ طالب دنیای جیفہ کا ہی ابو حنیفہ اوسکی حق مین کہتا ہی ما رایت فیمن لقیت افضل من عطا بن ابی رباح کہ پیا یا مین نی اپنی
ملاقاتیون مین کوئی شخص افضل عطا ابن ابی رباح سی کما فی رجال المشکوۃ الدہلوی اور اوس عطا کا کردار قرمساقی تہا کہ اپنی لونڈیون کو اپنی مہمانون کے
پاس وطی کے لیے بہیجتا تہا کما فی طبقات التابعین سیکہ چاہی کہ وہ کوئی اپنی لونڈی کون جو زادہ کنیز کی پاس بہیجکر پیوند مین ملا دیگا اور ایک تدبیر رفع عزوبت
کون جو طعام مجہول الاب و الاعمام کی یہہ بہی ہی کہ وہ موافق اپنی مذہب تسنن حنفی کے اپنی ماں یا بہن یا بیٹی یا پہوپہی یا خالہ یا بہانجی کے ساتہہ رفع عزوبت
کر لی کہ ابو حنیفہ طالب دنیای جیفہ کے نزدیک جو کوئی اپنی محرمات شرعیہ کی ساتہہ نکاح و جماع کری اگرچہ اوسکی حرمت کا بہی علم رکہتا ہو حد نہین ہی کما فی
الہدایہ و فتاوی قاضیخان اور جو کہ کون جو فدایان خاص و جان نثاران باختصاص حضرت عمر سی ہی اور سنت عمر پر اوسکو چلنا مہر سعادت ہی اسی معلوم
ہوا اوسکو اپنی رفع عزوبت کی لیی تلاش کسی قایم مقام افلح کی ہی ۔ من تجربہ شہر طلوع است با تو میگویم ٭ تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال ٭

قال الناصب الکاسب پھر اسکی بیان متعہ دوریہ کہ مجمع علیہ شیعہ ہے اسپر طرہ یہی اقول لعنة اللہ علی الکاذبین متعہ دوریہ مذہب امامیہ مین ہرگز جائز
نہین چہ جائیکہ اوسکا مجمع علیہ ہونا بلبیہ دہلوی علیہ ما یستحقہ نے اپنی تحفہ مسروقہ مین اپنی جہالت جبلی و بلادت فطری سے افترا کیا ہے کہ مذہب امامیہ مین متعہ دوریہ
جائز ہے کہ دس بیس آدمی ملکر ایک عورتسے متعہ کرین اور اپنی اپنی باری اوسکے ساتھہ رہین اور اسکو کون حرفطام مجہول الآبا والاعمام نے سرقہ در سرقہ کرکے اوسکو
بلا تحقیق لکھدیا اور اپنی دہشت مین امامیہ پر تشنیع کیا اور یہہ نہ سمجھا کہ وہ خود بسبب اس کذب و افترا کے ملعون خلق و ملعون خالق ہوا بالجملہ متعہ دوریہ بمعنی مذکور
مذہب حق امامیہ مین ہرگز ہرگز کسیطرح جائز نہین بلبیہ دہلوی کو اور کون حرکو سند اوسکی کتاب معتمد امامیہ سے لکھنے تہی ورنہ باین افترا منہ اور دل کے اپنی کا سیاہ کرنا
مناسب تہا بعد تحقیق تفطر لیا معلوم ہوتا ہے کہ منشاء غلط و تغلیط بلبیہ دہلوی کی یہہ ہے کہ مذہب حق امامیہ مین زن آیسہ یعنی جس عورتکا حیض منقطع ہوچکا ہو اوسپر عدت
نکاح و متعہ کے نہین کیونکہ وہ سن یاس کو پہونچی اور رحم اوسکی احتمال علوق اور خلط انساب سے محفوظ ہوگئی اگر ایسی عورت بے انتظار عدت کے نکاح یا متعہ کرے تو نہ شرعاً
ممنوع ہے اور نہ باعث طعن کسیطرح کا ہوسکتا ہے کیونکہ انتظار عدت تو شرعاً اسی واسطے مشروع ہوا ہے کہ رحم عورت کے اختلاط میاہ رجال سے محفوظ رہے اور جب سن یاس مین علوق
نطفہ غیر ممکن ہوا تو احتمال اختلاط میاہ رجال و خلط انساب کا باقی نرہا اور جب احتمال باقی نرہا تو انتظار عدت ضرور نہوا بلکہ بیفائدہ و عبث ٹہری تو زن آیسہ سے کہ علوق
نطفہ و حمل اوسکا محال ہے عدت ساقط ہے تو زن آیسہ بسبب سقوط عدت کے اگر دوسرا متعہ بعد گذرنے مدت متعہ اولی کے بلا انتظار عدت کے کرلے تو اسمین کوئی قبح و شناعت
شرعی و عرفی نہین اور یہہ دونو متعے علیحدہ علیحدہ ہونگے دفعۃً نہونگے ملکر ایک متعہ دوریہ نہوا جو کوئی ان دونو متعون جداجدا کو متعہ دوریہ سمجھے وہ خر ہے انسان نہین
بلبیہ دہلوی اور کون حرفطام اور جملہ سنیہ سنکر کان کہولکر سن لیوین اور آنکہہ کہولکر دیکہہ لیوین کہ متعہ دوریہ مذہب حق مین ہرگز صورت پذیر نہین لاکن مذہب
سنیہ مین نکاح دوری جائز ہے اوس عورتکا کہ جسکا حیض بہی منقطع نہوچکا ہو اور وہ قابل حمل و علوق نطفہ ہو اور رحم اوسکی احتمال حمل اور اختلاط میاہ رجال اور (۴۷
خلط انساب سے محفوظ نہو اور وہ عورت سن یاس کو بہی نہ پہونچی ہو اور یہہ نکاح دوری زیادہ شنیع و افحش متعہ دوریہ مختلفہ بلبیہ دہلوی سے ہی ہے عقلاً و نقلاً و عرفاً
و شرعاً فقط لکہ کلام یہہ ہے کہ سنی لوگ اپنی مذمت کے نکاح دوری کو کہ ساتھہ عورت ممکن العلوق و الحمل کے صحیح ہے دیکہین اور تفاوت اوسکا متعہ دوریہ کہ ساتھہ
عورت آیسہ غیر ممکن العلوق و الحمل کے بلبیہ دہلوی و کون خرنے نکالا ہے میزان عقل مین وزن کرین اور اپنی مذہب ناحق پر نفرین کرین ع ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا پس بالجملہ منشاء سنی لزوم متعہ کذائیہ کا مذہب حق امامیہ مین بلبیہ دہلوی و اونکی اذناب کے نزدیک سقوط عدت کے زن آیسہ سے و علی ہذا القیاس
فقہاء و مبنی لزوم نکاح کذائیہ کا مذہب سنیہ مین ہے سقوط عدت بجز زن آیسہ قابل الحمل و لایق العلوق سے اور جب عدت اوس عورت غیر آیسہ قابل الحمل
سے ساقط ہوئی تو دس بیس مرد نے ایکدن مین عورت مذکور سے نکاح کرسکتے ہین اور رحم عورت مذکورہ مین اختلاط میاہ رجال ہوکر ایک بچہ سنی مذہب
پیدا ہوسکتا ہے اور مین سب سنیون سے استفتا کرتا ہون کہ وہ بچہ ابن کثیر ہوگا یا ابن واحد اور موافق مذہب سنیون کے کس مرد کی طرف منسوب ہوگا اور
کسکا بیٹا ٹہریگا اور کسکا وارث و موروث ہوگا بینوا و توجروا کون حرفطام مجہول الآبا والاعمام و دیگر اذناب بلبیہ دہلوی جواب باصواب اسکا بے تعلل
بیعلت تمام لکہین اور اب کون حرفطام مجہول الآبا والاعمام صورت سقوط عدت کہ زن سنیہ قابل الحمل و لایق العلوق سے موافق مذہب حنفی کے
اور تصویر لزوم نکاح دوری کی سنی اور خوش ہوا اور بشکریہ مین اوسکی کچہہ مجہکو دینا چاہئے کہ جب کوئی سنی اپنی جورو کو طلاق بائن دیوے
اور بائن دیوی اور بابین عدت کے پہر اوسی عورت مطلقہ سے وہی زوج مطلق نکاح کرلے اور وہی نکاح دوسرے مین قبل وطی کے طلاق دیوی تو امام
محمد کے نزدیک شاگرد رشید ابوحنیفہ صاحب بنای حنیفہ کا ہے اوس عورتسے عدت بالکلیہ ساقط ہوگئی وہ عورت فوراً دوسرے مرد کی ساتھہ نکاح کرسکتی ہے

اور جس

اور اس دوسری زوج کو فوراً وطی اوس عورت کی جائز ہے مثلاً بکر نے اپنی جورو کو طلاق بائن دی اور پھر اثناے عدت کی خواہ بروز طلاق
خواہ بعد ازان قبل انقضاے عدت طلاق کے اوس عورت مطلقہ سے پھر نکاح کیا اور اس نکاح دوسرے مین قبل از وطی اوسکو طلاق دیدیا تو اوسی
وقت عمر کو نکاح و وطی مطلقہ بکر کے ساتھ صحیح ہے اور عمر نے جماع کر کے اوسیوقت اوسکو طلاق بائن دی اور اثناے العدت پھر اوس سے نکاح کر کے
قبل از وطی کے طلاق بائن دی اوسیوقت خالد کو نکاح و وطی اوس عورت سے صحیح ہے اور بعد ایک ساعت کی خالد نے بعد جماع کی اوسکو طلاق
بائن دی اور پھر بین العدۃ اوس عورت سے نکاح کر کے قبل از وطی کے طلاق بائن دی تو زید کو اوسیوقت نکاح و وطی اوسکی موافق مذہب حنفیہ کے
صحیح ہے وعلیٰ ہذا کہ بقول امام زفر کے اوس عورت سے عدت ساقط ہو گئی اور جب عدت ساقط ہو گئی تو نکاح اوسکا ہر بار صحیح ہوا کیا اور حقیر نے بغرض
مزید توضیح کے مثال اوسکی لکھتا ہے کہ بکر نے مثلاً اپنے جورو مسماۃ حفصہ غیر آئسہ کو غرہ ماہ کو بعد نماز صبح کے طلاق بائن دی اور پھر بکر مذکور نے
اوسی روز پہر دن چڑھے اوس حفصہ سے پھر نکاح کیا اور اوسیوقت قبل از وطی حفصہ کو طلاق دی تو بقول امام زفر کے عدت حفصہ سے ساقط
ہو گئی تو اوسیوقت پہر دن چڑھے اوسی غرہ ماہ کو عمر نے حفصہ سے نکاح و وطی کر کے طلاق دیا اور بعد ایکساعت کے پھر حفصہ سے نکاح کر کے قبل از
وطی طلاق دیا تو حفصہ سے عدت ساقط ہو گئی وعلی ہذا القیاس اوسیوقت خالد نے حفصہ سے نکاح و وطی کر کے طلاق دیا اور بعد ایکساعت کے پھر حفصہ سے
نکاح کر کے خالد نے قبل از وطی حفصہ کو طلاق دیا تو حفصہ سے عدت ساقط ہو گئی وہلم جراً اسی طرح حفصہ کو دن بھر ہزار دیگر جواب کون ضرر سے بوجھتا ہے کہ رحم
حفصہ مین جو منی و رجال مذکورہ ملکر حمل رہے تو وہ بچہ کسکا ٹھہریگا اور وہ متعہ زن آئسہ کا جسکو بلیہ دہلوی اور تقلید بلیہ دہلوی کون ضرر اسکا اصطلاح
مین متعہ دوریہ کہتے ہین اور وہان حمل غیر ممکن ہے افحش و اشنع ہے یا بعد نکاح دوسرے زن غیر آئسہ قابل الحمل کا افحش و اشنع ہے ۷۵
اور حقیقۃً نعوذ باللہ وہ متعہ قابل طعن سکے ہے یا بعد نکاح قابل طعن کے ہی ہوتی موند سے کچھ تو بولو مگر یقین کامل ہے کہ کون ضرر طعام مجہول الاب الامام
اب جو منقح نہ بولی کا ضرر ہے کہ لکھا ہے فی شرح الوقایۃ ولو نکح معتدۃ من بائن وطلق قبل الوطی فلہ مہر تام وعدۃ مستقلۃ ہذا عند ابی
حنیفۃ وابی یوسف فان اثر الوطی فی النکاح الاول باق وهو العدۃ فصار کان الوطی حصل فی هذا النکاح وعند محمد یجب علیه نصف
المہر وعلیہا اتمام العدۃ الاولی لان هذا طلاق قبل الوطی فلا عدۃ للطلاق الثانی بل ان الوطی ... فیه وعند زفر لا عدۃ علیہا اصلاً انتہی
اور فصول عمادی مین ہے آن اصحاب ابی حنیفۃ یقولون ان کل قول قلنا به فقد کان قولاً لابی حنیفۃ انتہی اور حاصل عبارت کا یہ ہے کہ جب
کوئی اپنی جورو کو طلاق بائن دیوی پھر قبل از اتمام عدت کی اوس سے نکاح کریگا اور اس نکاح دوسرے مین قبل وطی کے طلاق دیوے تو امام
زفر کے نزدیک کچھ عدت اوس عورت پر نہین اور اصحاب ابو حنیفہ کہتے ہین کہ جو کچھ ہم کہتے ہین وہ قول ابو حنیفہ کا ہی ہے پس بعین قول
امام زفر امام صاحب کا سقوط عدت قول ابو حنیفہ سے ہے کیا ہے اور شیعہ الا عجبا لی جو بعض رسائل مین بحث بیا تجاہل انکار لزوم نکاح
دوسرے کا اس عبارت شرح وقایہ سے کیا اوسکو سواے خیانت و بلادت کے کوئی محمول نہین کیا اوسکو سمجھ لیکر عبارت مذکورہ شرح وقایہ کے
یہ سمجھا کہ صورت مذکورہ مین امام زفر کے نزدیک عورت سے عدت ساقط ہے اور یہ ظاہر ہی ہے کہ منشاء لزوم نکاح دوسری کا محض سقوط عدت ہی ہے پس جب
عدت موافق مذہب امام زفر کے ساقط ہو گیا تو نکاح دوسرے کا محالہ اوسکی مذہب کے موافق پایا گیا فالحمد للہ المجید الحمید و صلی اللہ علی النبی
[illegible] تمام ہوئی کتاب [illegible]

چہ مسا جاننا ہی **اقول** کوے حرف اسم مجہول الاب و الاعمام معتری وشایان لعنت ہی حلیۃ المتقین مین چاٹنا نہین لکھا ہی حلیۃ المتقین کتاب
نایاب نہین جسکا جی چاہی دیکھہ لے اور مخفی نہین کہ چاٹنا فرج کا عادت کتون کے ہی تو جو لوگ کتون کا گوشت کہاتی ہونگی اور کتونکا دودہ و پس خوردہ
پیتی ہونگی اونمین خو و بو کتونکی بسبب پینی دودہ و کہانی گوشت و پس خوردہ کتون کے ضرور اثر کرتی ہوگی تو یہہ چاٹنا فرج کا شیعونکی عادت
ہوسکتی ہی اون (؟) سگ کا شیعونکی مذہب مین سگ آبی ہے جسکی حلال و طیب ہے جیسا کہ رحمۃ الامۃ اور مرقات شرح مشکوۃ
مین ہے اور شیعون سنیونکو بھی تقلید مالک کی کہانا و پینا اور طہارت مین استعمال کرنا سور سگ آبی جائز ہی بخلاف فتاوی خیریہ لنفع البریہ
بالجملہ حلیۃ المتقین مین بوسہ لینا فرج کا جائز لکھا ہی سو مخفی نہین کہ جائز ہونا بوسہ کا مستلزم بوسہ لینی کو نہین ہے کسو سطی کہ لازم نہین ہے
کہ جو امر جائز ہو وہ خواہ مخواہ عمل مین بھی آوی اور عیان ہے کہ عورت اور سب بدن و جملہ اعضا عورت کی بالطبع محبوب انسان ہین اور جملہ اہل
جنکی رجولیت کامل ہے اور تانیث و تخنث سی پاک ہین محصول ہین محبت نسا پر چونکہ رجال سی ہنگام اختلاط کی نسا کی ساتہہ اکثر حرکات
اضطراری واقع ہوتی ہین شارع نی کمال رحمت و شفقت سی صورت مسئلہ کی بتا دی لاکن اوسکا ایقاع اور عمل مین لانا ضرور نہین اگر کون خر طعام
مجہول الاب والاعمام کی نزدیک جواز کسی امر کا مستلزم اوسکی ایقاع و عمل مین لانی کو ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ ایسکا ابو حنیفہ طالب دنیای جیفہ اور کون خر اور سب
مقلدین ابو حنیفہ وضو کرکی فرج و ذکر اصحاب کے چہوا کرتی ہونگی کہ کتاب رحمۃ الامۃ مین ہی مس فرج غیرہ قال ابو حنیفۃ لا ینقض وضوء الماس و
الملموس علی کل حال یعنی چہونا فرج و ذکر غیر کا حالت وضو مین سنیونکو درست ہی ناقض وضو کا نہین چہونی والی کے وضو کا جسکا چہوا ارباب الفضل
دیکہین کہ حلیۃ المتقین مین تو بوسہ لینا فرج اپنی منکوحہ کا و کنیز کا کہ یہہ دونو بالاتفاق محرم ہین اور امر مذکور رغبت نسا اور کمال رجولیت پر دال ہی ہنگام
اختلاط کی جائز لکھا ہی اور سنیونکی مذہب مین بڑا اندھیر ہی کہ وضو کرکی چہونا فرج و ذکر اجنبی و اجنبیہ کا کہ بالاتفاق حرام اور شعار حرام کاروں اور مسخرون
اور بوسیون کا ہی ہنگام تہیہ و آمادگی نماز کی درست لکھا ہی **لاحول ولا قوۃ الا باللہ** یہان شیطان کی بہی کان کٹ گئی ہے بہین تفاوت رہ از کجا
تا بکجا اور جس صورت مین کہ کون خر طعام مجہول الاب و الاعمام کی وقت نظر مین جواز کسی امر کا مستلزم اوسکی ایقاع کو ہی تو ابو حنیفہ طالب دنیای جیفہ اور کون
خر اور سب مقلدین ابو حنیفہ مسخری اور بوسیی ٹہری کہ ضرور وضو کرکے ذکر و فرج جانب چہوا کرتی ہونگی **قال** الناصب الکاسب کلینی مین امام جعفر صادق سی
مروی ہے کہ عورت کو برہنہ کرکر اوسکی ستر مغلظہ کو دیکھنا بہترین لذاید ہی **اقول** کون خر طعام مجہول الاب و الاعمام سخت جاہل ہی اور اپنی
حالات سی بہی بیخبر ہی ہے تو بر اوج فلک چہ دانی چیست چون ندانی کہ در سرای تو کیست اگر اپنی خانگی حالات سی باخبر ہوتا تو یہہ مسئلہ مقام طعن
و تعریض مین ذکر نکرتا اوسکی چاروں اماموں کی نزدیک عورتکی عورتکا دیکھنا دیکھنا جائز ہی فی رحمۃ الامۃ و کان الصحیح من مذہب الشافعی جواز النظر الی
فرج الزوجۃ والامۃ وعکسہ وبذلک قال مالک و ابو حنیفۃ و احمد یعنی دیکھنا فرج زوجہ و کنیز کا شافعی و ابو حنیفہ و احمد و مالک کے نزدیک
جائز ہی اور زوجہ و کنیز کو بہی دیکھنا ذکر زوج کا چاروں کی نزدیک جائز ہی و چونکہ نسا محبوب رجال ہین اوسکی اعضا کو برہنہ کرکی دیکھنا اگر بہترین لذاید
تو باعث طعن نہین ہو سکتا باعث طعن کا دیکھنا اوس چیز کا جو اوس کی دیکھتا تھا اور دیکھا ہی البتہ ہی کون خر سوچی اور شرمائی یہان تو بی تکلف
کون خر طعام نی اور کی بد شگونی کی لئی اپنی ناک کاٹی اور حقیر نی اور حقیر نی خطاہای لفظی و معنوی کون خر طعام سی بالکلیہ غض بصر کیا ہی مگر بہا ان
لفظ ستر مغلظہ کو پوچھتا ہوں کہ ستر مغلظہ کس عضو کا نام ہی اور وہ کیا چیز ہی **قال** الناصب الکاسب تحلیل فروج امن شرم شایع ہی

بالطبع

جامع عباسی مین لفظ ومباشرت تمام بیان کیا ہے جو یہ حقیقت ہے رقم یا بہ یا ع عشرہ ہوتی بہا شیئ جب کوئی حر طعام محمول الاشیاء الاعام فی ان مسائل
تحفہ مسروقہ ہے از کہیں ہی بھلا شبیہ دہلوی مصداق ہوئی ہیں شد انتہی ہذہ الا ختلق انتہی وفضل سب لاگے تو یہی کہے ہی بولی نہیں اوسکی
بیشرمی وبیحیائی بجا ہی ہیں کوئی حر طعام محمول الاب والاعام کی تو دیدہ درایساف دیدہ ظاہر ہی کہ بجائے حیا ومروت کی ہوتی ہین لہذا ہر موجود ہین ا
ایسی بیحیائی کیون کیجے جو تعریض وطعن کسکو ہر ان مسائل پر لکہا کوئی حر کرے ہی مذہب ہوئی اکثر مانگی اوسکی مسائل شنیع وفحش مسائل مذکورہ سبی موجود
ہین کیا کوئی حر فی مثل مشہور نہین سنی کہ لا ترم بالحجارۃ من کان بیتہ من زجاج بالجملہ حلال کرنا اپنی لونڈی کا کسی پر اسکو تحلیل کہتی
ہین اور ایک طریق ہے طرق اربعہ حلت وطی سے مذہب حق امامیہ مین بچند شروط جائز ہی کہ منجملہ اون شروط کی ایجاب وقبول ہی اور بغیر ایجاب و
قبول کے مذہب حق مین تحلیل نہین ہوتی بخلاف اکابر سنیون کی کہ اونکی نزدیک تحلیل جواری بغیر ایجاب وقبول کے جائز بلکہ معمول ومروج ہی چنانچہ
عطا ابن ابی رباح کہ اجلہ تابعین اور مشایخ واساتذہ اور ممدوحین امام اعظم سنیون سے ہی کہ امام اعظم اوسکو افضل اپنی ملاقاتیون مین کہتا ہی سو وہ
عطا اپنی لونڈیون کو اپنی مہمانون کے پاس مباشرت کی لیئی بہیجتا تہا شیخ عبد الحق دہلوی نے رجال مشکوۃ مین لکہا ہی کہ ابو حنیفہ نی عطا کی حق مین کہا
ما رایت فیمن لقیت افضل من عطا ابن ابی رباح اور شیخ کوہ نی رجال مشکوۃ مین ترجمہ عطا ابن ابی رباح مین یہہ بہی لکہا ہی کان احد الاعلام
من اجلاء الفقہاء وکان ثقۃ فقیہا عالما کثیر الحدیث اور طبقات تابعین مین اوسکی احوال مین مرقوم ہی کہ منصب افتا وفقاہت کا مکہ مین
منحصر مجاہد وعطا مین تہا اور ہی طبقات تابعین مین یہہ بہی مسطور ہی کہ از عطا دو حکم غریب در فقہ مرویست حکم دوم تجویز وسیت وطی جواری را بار باب
ارباب وصاحبان شان وگویند وی کنیزان خود را بجہت مہمانان میفرستاد تا ہر فعل کہ خواہند با ایشان بجا آرند وابن خلکان نی وفیات الاعیان
مین لکہا ہی نقل اصحابنا عن مذہبہ انہ کان یری وطی الجواری باذن اربابہن وحکی ابو الفرج المعلی ان عطا کان یبعث بجواریہ
الی ضیفانہ اب مصنف لوگ دیکہیں کہ عطا سا فقیہ مکہ معظمہ وممدوح امام اعظم سنیان اور ثقہ اور احد الاعلام جب اپنی لونڈیون کو اپنی مہمانون
کی پاس وطی کے لیئی بغیر ایجاب وقبول کے بہیجتا ہو تو کوئی حر طعام محمول الاب والاعمام کو امامیہ پر تحلیل جواری مین کہ ایجاب وقبول منجملہ اوسکی
شرطون کی ہی طعنہ کرنا داد بیحیائی دینا ہی اور طعن ممدوح ابی حنیفہ پر بلکہ خود ابو حنیفہ طالب دنیائی حنیفہ پر کرنا ہی سو ہی کہ ابو حنیفہ عطا کو با وصف
ارتکاب ایسی افعال شنیعہ کے سب فقہا سی افضل کہتا ہی تو لامحالہ اوسکی اس فعل شنیع کو بہی اچہا جانتا ہی کیونکہ اگر اوسکو برا جانتا تو اوسکی ا
مدح نکرتا بلکہ شمشیر از خاطر اپنا اوس سے اور اوسکی اس فعل شنیع سی ظاہر کرتا ولیس فلیس بالجملہ تحلیل مع الایجاب والقبول مین کوئی شناعت شرعی
وعرفی نہین ہی اور تحلیل مین کنیز وام الولد ومدبرہ سب یکسان ہین اور اثر الطیفہ یہہ ہی کہ مزنی وابن جریر طبری کی نزدیک کو علمای سنیہ سی ہین قرض
دینا کنیز کا اور مقترض کو اوس سی وطی کرنا جائز ہی رحمۃ الامہ فی اختلاف الائمہ مین ہی قال المزنی وابن جریر الطبری یجوز قرض الاماء
اللواتی یجوز للمقترض وطیہن **قال** الناصب الکاذب عاریت دینا فرج کا روا ہے فی الاستبصار سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن عاریۃ الفرج
قال لا بأس بہ **اقول** یہہ افترای بحت اور بہتان محض ہے حاشا وکلا کہ مذہب حق امامیہ مین عاریت دینا فرج کا روا ہو جامع عباسی مین فرماتی
ہین وعاریت گرفتن کنیز جہت تمتع از او بغیر آنکہ لفظ تحلیل یا اباحت گوید جایز نیست اور شیخ شہید ثانی علیہ الرحمہ شرح شرائع الاسلام مین فرماتی
ہین واما استعادتہا ای الجاریۃ للاستمتاع فغیر جائز اجماعا بالجملہ استعارہ دینا فرج کا مذہب حق امامیہ مین باجماع غیر جائز ہے

حتیٰ کہ تحلیل بھی بلفظ عاریت جائز نہیں صاحب شرائع علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نہ کرے بلفظ العاریۃ بخلاف سنیوں کے کہ اونکے یہاں کرخی کے نزدیک کہ شاگرد
اعظم امام اعظم کا ہے نکاح بلفظ عاریت منعقد ہو جاتا ہے ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا فی شرح الکنز ینعقد النکاح بلفظ الاجارۃ و
الاعارۃ فی الصحیح خلافا للکرخی انتہی اور اسی فائدہ فرمایا ... عشریہ علیہ الرحمہ نے اور کون حر طعام مجہول الاب والاعمام فی استبصار کا
حوالہ جو کیا ہے تصحیح النقل اوسکی بسبب موجود نہونے کتاب مذکور کے کہ میں ایک ویران دہ میں وارد ہوں نہو سکی غالباً یہ عبارت استبصار بھی خیانت سے
خالی نہوگی اور بر تقدیر تسلیم اولاً کلام کو اوسکے رواۃ کی وثوق و عدالت و جرح و تعدیل میں گنجایش ہے ثانیاً قطع نظر اس امور کی حال اس روایت کا
مثل روایات تجسیم و تشبیہ کے کہ سنیوں کے یہاں وارد ہیں سمجھنا چاہیے فللہ الحجۃ البالغۃ قال الناصب الکاسب و باجماع شیعہ وقف فرج جاریہ ایک خیر
جاری ہے اور اوسکی خرچی کہانا حلال طیب آفرین برین مذہب کثرت جریان کا لکھنؤ میں یہی سبب ہے اور افراط تولید بچہ ناکدخدا نوچیوں کا یہی باعث
اور ہرگاہ ہر شخص مملوک سے زیادہ اپنی نفس پر اختیار رکھتا ہے پس وہ مخدرات نیک حیا و غیرت کہ بحال خود مختار ہیں بیباک و بے شناعت اپنی فرج کو
تحلیل اور وقف و عاریت میں دے سکتیاں ہیں اس فرقہ کی مستورات میں یہہ عیب ظاہر ہے خصوصاً صاحب محل میں ہر محل میں ہو نچیاں بعض کلاب کہیں
انہیں فروج کی صدقہ میں زیارت کربلا نصیب ہوئی تمامی سکنہ لکھنؤ پر ظاہر ہے کہ جبتک وہ کتا اوس کتیا سے پہنسا سے ہر شب آدینہ اوسکی جہابون کا
کا صفیہ ہی ہر گناہ کہی کہ در شب آدینہ کن تا یک از صد نشنیدن ... غرض اس تفصیل لاحاصل سے اتضاح حال ہوا کہ اس قسم کے
افعال شنیعہ اور اعمال قطیعہ اسی فرقہ میں مروج اور انہیں کی کتب معتبرہ میں مندرج ہیں اب اگر کوئی ہٹ دہرمی بچیاوے تو بے شرمی اپنی عیب پوشی
کو جناب عمرو ابن عمر پر تہمت باندہے سفسطی صاف ہے اور دشمن جان بعد ... بر اندیشہ ہے کہ ... والا ما ندیشہ ... بعض ان مسئلوں کا اگر انکار ۷۸
کر سکیں گے تو مصالح شتی ضعیف ہی بتاوین گے اس ہنگام ارشاد شریف کیفما کان الخ سے الزام اوٹھاوینگے کہ یہہ مسائل ضعیف ہیں سہی تو ثابت تو
ہوی فالحمد للہ اقول کون حر طعام مجہول الاب والاعمام فی باقی ہے مفتری پلید دہلوی علیہ ما یستحقہ کی یہہ مسئلہ وقف فرج جاریہ کا بے
بی تحقیق بی سند لکھدیا اور اوسپر طرہ یہہ ہے کہ مانند اوس کور بی ایمان کی ... کون حر نی اوسکو باجماع شیعہ لکھدیا معصومین سے لعنۃ اللہ
علی الکاذبین کے اوسکی جواب میں کیا کہی بالجملہ وقف کرنا فرج جاریہ کا مذہب حق امامیہ میں ہرگز کسی کے نزدیک جائز نہیں چہ جائیکہ اجماع شیعہ کا
اوسپر البتہ وقف کرنا جواری و عبید کا مذہب امامیہ میں مصالح مومنین کے لیے مانند مذہب سنیوں کی جائز ہے فتاوی عالمگیری میں ہے وقف العبید
والغلمان علی مصالح الرباط یجوز اور خرچی نوشجان کرنا کام ابوحنیفہ طالب دنیا ہی جیفہ اور اوسکی ماموموں کا ہے جب ابوحنیفہ طالب دنیا جیفہ
کے نزدیک اجارہ فروج کا جائز ہے تو اجرت اوسکی کہ خرچی اوس سے عبارت ہے خواہ مخواہ نوشجان اونکی ہوئی غزالی امام سنیان منخول میں مطاعن
ابوحنیفہ میں لکہا ہے فاما الفروج فانہ مہد قواعد اسقط الحد بہا منہا الاجارۃ ... یعنی ابوحنیفہ نے قواعد شرعیہ کو جو شارع
نے حفظ فروج کے لیے مقرر کیے ہیں منہدم کر دیا اور اسقاط حد کے لیے قواعد بنائے ہیں مانند اجارہ فروج کو سقوط حد کے لیے جائز جانا اور اوسکو صحیح و سائغ زعم کیا
معصومین کہ امام اعظم سنیوں کے نزدیک اجرت اس اجارہ فروج کی کہ خرچی ہے سنیوں کے لیے حلال طیب و نوشجان و گوارا ہوئی ہنیئاً و مریئاً اور یہہ خرچی
و اجرت اجارہ فروج کی مانند اوس مہر کے ہے جو واجب ہوتا ہے ابوحنیفہ کے نزدیک اوس شخص پر جو اپنی ماں و بہن و بیٹی و بہانجی و بھتیجی و پھوپھی و خالہ
سے نکاح کرے فی الہدایۃ و من تزوج امرأۃ لا یحل لہ نکاحہا بان کانت من ذوی محارمہ کالام والبنت فوطیہا لا یجب الحد عند

ابی حنیفہ وسفیان الثوری وزفر وان قال علمت انہا علی حرام ولکن یجب المہر یعنی جو سنی اپنی ماں بہن کے ساتھ نکاح کری اور اوس سے
وطی بھی کری اور اوسکو حرام بھی جانتا ہو تو اوسپر حد نہیں ہی ابو حنیفہ وسفیان ثوری وزفر کے نزدیک اور مہر واجب ہی آخر تک بر تہذیب اور میں سابق
ازین لکھ چکا ہوں کہ لکھنؤ میں ایسے لوگ ہونگے جو کتی کا گوشت کھاتی اور پس خوردہ اونکا نوش کرتی ہیں اہل حق تو کتی کو حرام و نجس اور اوسکی پس خوردہ
کو اور کتی اور اوسکی پس خوردہ کھانی والوں کو حلال خور و نجس جانتی ہیں اور کون ہے طعام مجہول الآب والاعمام جو لکھنؤ میں کرشمے نمایاں کرنے
لگا اور اہل لکھنؤ کا کہا کر خواہ مخواہ شریف بنکیا لکھنؤ اہل لکھنؤ کی مذمت وغیبت کرنا کو زیبا و شنیعہ ہی کو زیبا اور سنیوں کا جنہوں نے آل بیت
پیغمبر پر ظلم کیئے وکو رتمیان کیں اور اس اجمال کا تفصیل سے کہ اندکی ازبسیار ومشتی نمونہ از خروار ہی واضح ہوا کہ خرچی کو مستحبات کرنا اور اجارہ فرج
کا دینا اور ماں بہن کے ساتھ نکاح ومجامعت کرنا وغیرہ اس قسم کی افعال شنیعہ اور اعمال قبیحہ فرقہ سنیہ میں معمول ومروج اور انہیں کی کتب معتبرہ سے مندرج ہیں اب اگر
کوئی بسبب فرط بےحیائی وبےشرمی اپنی عیب شنی کو علمائی اہل حق امامیہ پر تہمت باندھی تو وہ سفسطی تخاف اور دشمن جانب انصاف ہی فالحمد للہ الذی وفقنی اور حقیر
نی یہہ مسائل شنیعہ اس قوم کی ہدایہ ومنحول اونکی کتب معتمدہ متداولہ سی لکھی ہیں کون ہی طعام مجہول الآب والاعمام جو اونکا انکار کرسکتا ہی اونکو ضعیف
بنا سکتا ہی ہے بنہ تہمت سی ہو امو نہہ یارو کفار کا ؛ پڑ گیا یہہ اگلی میں رشتہ زنار کا **قال** صاحب السہم الثاقب جو روایات معتمدہ
درکتب سنیہ بایں مضمون وارد شدہ لہ ابن عباس گفت جاء عمر الی رسول اللہ فقال یا رسول اللہ ھلکت قال وما اھلکک قال حولت رحلی
البارحۃ فلم یرد علیہ شیئا فاوحی الی رسول اللہ ھذہ الآیۃ نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم یقول اقبل وادبر
واتق الدبر والحیضۃ **قال** الناصب الکاسب بلا زبان کو بعلت شیخوخت اور کبارت سن اس وہیت کی معنی ادراک میں چند جا غلطی کا اتفاق ۹
ہوا ہے پہلی یہہ کہ حولت کا ترجمہ برگردانیدم فرمایا یہہ صحیح ہی لیکن پہر بلا ضرورت یعنی وازگون ساختم اوس سے یہی مراد تہا یا یہہ خطا ہی کیونکہ برگردانیدن اور چیز ہے
اور وازگون ساختن اور چیز بہار عجم وغیرہ میں موجود ہی کہ وازگون بمعنی سرنگون ومعکوس ہے اسوقت میں برگردانیدن کی تفسیر وازگون ساختن محض بیجا یا جہل مرکب
اور جہل بسیط سی ناپاک ہی ہندی میں برگردانیدن پہیرنی کو کہتی ہیں اور وازگون اولٹا کرنی کو اس الٹ پہیر میں فہم رسا کا پہیر نظر آتا ہی دوسری یہہ کہ رحل
کی معنی پالان ارشاد ہوئی حالانکہ پالان جہول کی قسم ہوتا ہی غیاث اللغات میں ہی پالان پلاسی کہ بر پشت خر اندازند یہہ معنی اسمقام میں چسپاں نہیں
رحل بمعنی کجاوہ بہی برہان میں ہے کہ کجاوہ بالفتح آلہ ئیست برپشت شتر بندند ودو شخص دران مقابل یکدیگر نشینند یہی معنی مناسب مقام ہی کیونکہ عرف میں
کجاوی کو پہیرنا بولتی ہیں نہ پالان کو اور پالان کو ڈالنا اوپر اوتارنا کہتی ہیں نہ کجاوی کو تیسری یہہ کہ یقول کی ترجمہ میں فرمایا اور یہی گوید حالانکہ
یہہ مقولہ حضرت کا ہی فلم یرد شیئا اسپر قرینہ ہی کیونکہ لم یرد سی ظاہر ہی کہ آنحضرت نی عمر کی عرض سنکر قبل وحی کچہہ نفرمایا پہر جب وحی آئی فرمایا اقبل و
ادبر واتق الدبر والحیضۃ والا لازم آتی کا کہ قبل وحی اور بعد وحی کا حال یکسان ہو وہو لا یناسب المقام کما لا یخفی علی ذوی الافہام اب ملازمان شاہ صاحب
خیال کریں یہہ استدلال ناتمام ہی اور خیال خام ہوا سلئی کہ حولت رحلی کنایہ ہی وطی فی القبل من الدبر سے نہ وطی فی الدبر ہی اور سابق مذکور ہوچکا اور خازن وغیرہ تفاسیر میں
بہی مسطور ہے کہ قریش اگرچہ وطی کے باب میں اوضاع مختلفہ کے عادی تہی پہر موضع معتاد اور مقرری سی تجاوز نکرتی جناب فاروق کہ منجملہ ممتازان اور
سرآمد قریش ہیں کچہ جی لکیا منجملہ اوضاع معلومہ ہی اتفاق ہوا کہ وطی فی القبل من الدبر فرمایا اور ہرگاہ حلت اس فعل کے مسطور بر ہنوز تو بہی معلوم نہ تہی
یہہ دو سکا شعور نہا کہ یہہ فعل توریت میں حرام ہی لکہہ بنابر احتیاط اور بکمال خوف وخشیت کہ لازم ایمان کا اندیشہ ہوا کہ مجتہی ووضع خلاف توریت کہ کلام الٰہی ہی ہوا

ہی حضرت کا حضور میں عرض کرنی تھی یا رسول اللہ ہلاکت حضرت بعد ترسیت یا جبرا ساکت رہی یکایک وحی نازل ہوئی قریش اور ذلیل ہود میں نازل ہوئی تمام
حرث لکم الآیہ حضرت نی فرمایا اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ یعنی باستلقاء وہیدر یا و استقبال وطی کیا کر جیسا تو چاہے پر وطی فی الدبر سی بایام حیض میں اجتناب
لازم ہی پس منجملہ اختلاف شان نزول ہی یہی قصہ فاروق کا ہی در نزول نہر اب حولت رحلی کے معنی وا گون ساختم پالان مرکوب عرف در اختلاف لغت کو
ایجاد حقیر ہی اسکی وہی مثل ہی کہ شیر برنج بار وغن چراغ اگرچہ گستہ ولیکن ایجاد بندہ **اقول** کون خر طعام مجہول الاب والاعمام کو قطع نظر کرلات ما طبے
کی علم لغت میں بہی خوب دخل ہے اوس جو غلط انشا غلط املا غلط نی جو کہا کہ برگردہیدن اور چیر ہی اور واژگون ساختن اور چیز ہیہ جاہل مرکب اور جہل
بسیط کون خر کا اور الٹ پہیر نارسا کی اوسکی ہی کیونکہ از روی لغت کے برگردہیدن و واژگون ساختن ایک ہی معنی میں معلوم ہوتا ہے برہان قاطع میں ہی واژگونہ
بر وزن و معنی باژگونہ ہست کہ برگشتہ و معکوس و مقلوب و نا مبارک باشد و فیہ واژون با زای فارسی بر وزن و معنی وارون ہست کہ برگردیدہ و عکس و قلب باشد و فیہ
وارونہ با زای فارسی مخفف واژگونہ ہست کہ بمعنی برگشتہ و معکوس و مقلوب و نا مبارک باشد و فی المنتخب عکس بالفتح باژگونہ کردن و برگردانیدن سخن و فیہ
قلب برگردانیدن و باژگونہ کردن و فی القاموس قلبہ یقلبہ حولہ عن وجہہ و فیہ العاکس کالمصر قلب الکلام ونحوہ و رد آخر الشی الی اولہ
عبارتوں سی صریح معلوم ہوتا ہے کہ تحویل عکس و قلب بمعنی برگردانیدن ہیں اور برگردانیدن و واژگون ساختن مترادف ہیں اور پہیرا اور الٹا کرنا ہی ایک ہی
معنی میں ہیں البتہ بتحقیق نظر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ الٹا کرنا خاص ہی پہیرنی سی کہ یہہ عام ہی اور الٹا کرنی سی پہر بہی مطلب ہمارا حاصل ہی اور کون خر
طعام مجہول الاب والاعمام نی جو کہا کہ یہہ جگہ رحل بمعنی کجاوہ ہی کون خر خلاق معانی نی یہ معلوم کہ یہہ معنی اوسنی کہا سی کہی منتخب و قاموس و برہان و غیاث
و غیاث سی معلوم ہوتا ہی کہ کجاوہ کو ہودج کہتی ہیں نہ رحل بلکہ معنی رحل کے پالان شتر ہی ہی نہ کجاوہ اور کون خر نی یہہ جو کہا کہ حولت رحلی اللیلۃ میں معنے ۸۰
پالان کی چسپاں نہیں بلکہ معنی کجاوہ کے مناسب مقام ہی جسمیں دو مرد مقابل یکدیگر بیٹہیں بندہ عرض کرتا ہی کہ عمر کی جو رو کی پشت پر دو مرد کا
بیٹہنا کون خر کہی ہم نہیں کہہ سکتی ورای آن اگر کون خر کی نزدیک یہاں پالان چسپاں نہیں ہی تو یہہ اعتراض اوسکا عمر پر ہی کہ وہ رحلی بولا ہی ہودج نہیں
بولا مترجم تو ترجمہ اوسی لفظ کا کریگا جو عبارت میں ہوگا مترجم کو چسپاں اور غیر چسپاں اور مناسب مقام سی کیا کام اور کون خر طعام مجہول الاب والاعمام
نی یہہ جو کہا کہ حولت رحلی کنایہ ہی وطی فی الدبر سی ہی وطی فی الدبر سی یہہ اوسکا خام خیال و اندیشہ محال ہے اگر حولت رحلی کنایہ وطی فی الدبر سی ہوتا تو
وہ پہیرنا باعث ہلاکت کیوں کہتا کہ وطی من الدبر کوئی فعل حرام نہتا نہ فی نفسہ نہ بقول یہود کی کسواسطی کہ یہود وطی من الدبر کو حرام نہیں کہتی تہی کہ جو کوئی
وطی من الدبر کریگا تو فرزند اوسکا احول پیدا ہوگا فرزند کا احول ہونا کسیطرح باعث ہلاکت اوس پہیرنا بالغ کا نہتا کہ وہ خود ہی احول تہا جیسا کہ
کتاب تجلیس حسین بن حسن الدیار بکری میں صفت عمر میں ہی اور تاریخ بخاری میں ترجمہ یحیی بن اکثم میں ہی مذکور ہی کہ مامون رشید نی عمر کو احول کہا ہی
اور کون خر طعام مجہول الاب والاعمام نی یہہ جو کہا کہ جناب فاروق منجملہ ممتازان و سرامد قریش ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ او ہت کلبی سی کہ سننی و
منجملہ نسابان سے ظاہر ہوتا ہے کہ عمر قریش کے نسل میں نہیں ہی اور خال مختصر اوس لے نسب کا ہم سابق میں لکہ چکی ہیں اور حال اوسکی ممتاز ہونے
یہہ ہی کہ وہ قریش میں ارذل الارذال و ہر ایک کی نظر میں ذلیل و خوار تہا اوسنی اتنا قریش میں کہاں سی پایا حال اوسکی ممتاز و سرامد قریش ہونے
کہ قبل از غصب خلافت فقیر صعلوک تہا یہہ ہی نہایہ ابن اثیر میں لغت یمین و لغت ہبد میں مرقوم ہی کہ ایام جاہلیت میں عمر اور بہن اوسکی اونٹ
چراتی تہی اور عمر نی کہا کہ میری ما مجکو اور میری بہن کو ازاربی بنفشہ میں نی کو اور تخم حنظل مقطوع نہالی کو دیتی تہی اور ابن عبد ربہ نے کتاب عقد میں

مخدوش

علاوہ بعت

علی مانقل عنہ لکھا ہی کہ عمرو عاص نی کہا قسم بخدا مین جانتا ہون کہ خطاب پر ایک گٹھا لکڑیون کا ہوتا تہا اور ایک گٹھا یعنی پشتہ ہیزم اوسکی بیٹی عمر پر اور اونکی
خلاف کی پاس ایک ایک جامہ صوف کا تہا کہ اونکی بند دست تک نہین پہونچتا تہا اور نہایہ اور قاموس مین لغت برطش مین ہی کہ عمر جاہلیت مین دلالی
کرتا تہا اور ابن طاوس نے طرائف مین لکھا ہی کہ عمر قبل اسلام کے دلال گدہون کا تہا اور فائق زمخشری مین ہی کہ عمر گذرا ضجنان کے پاس کہ وہ ایک پہاڑ ہی قریب
مکہ معظمہ کے وہان عمر نے کہا کہ مین اس پہاڑ مین کبہی لکڑیان چنتا تہا اور کبہی برگ درختون کی جہاڑ کر اونٹ کی لیے لیجاتا تہا اور ابن عبد ربہ نے کتاب
عقد مین لکہا ہی کہ ایک زن قرشیہ نے عمر سے کہا کہ تو پہلے عمیر مشہور تہا بعدہ عمر ہوا بعدہ امیر المومنین ہوگیا خدا سے خوف کر اور شرح نہج البلاغہ ابن الحدید
اور نہایہ ابن اثیر مین بعنت عفر و لغت مائی مین ہی کہ جب عمرو عاص عمر کے طرف سے حاکم مصر کا تہا عمر کی پاس مصر سے آیا عمر نے اوس سے پوچہا
کہ تو کی دن مین آیا عمرو عاص نے کہا بیس دن مین عمر نے کہا لقد سرت سیر عاشق یعنی تو جلد آیا عمرو عاص نے کہا مین نہ زادہ کنیز ہون نہ حیضی تہا
بچہ عمر نے کہا قسم بخدا کہ یہہ تیرا کلام میری سوال کا جواب نہین اور مادیان خاک مین لوٹتی ہی اور خاک کی انڈا دیتی ہی وہ انڈا خاک کی طرف منسوب
ہوتا ہی کہ خاک کی انڈا کہلاتا ہی اور یہہ کہکر عمر متغیر اللون ہوکر اوٹھ کہڑا ہوا خلاصہ یہہ ہی کہ عمرو عاص نے عمر کو اوسکی ما کا طعنہ دیا عمر نے اوسکی جواب مین کہا
نخزاب کی طرف سے ہوتا ہی نہ ما کی طرف سے اور یہی ابن ابی الحدید نے ابی احمد عسکری سے نقل کیا ہی کہ عمر جب اٹہارہ برس کا تہا مزدور ولید بن مغیرہ کا ہوکر
شام کو گیا تہا و لید کی اونٹونکو چراتا تہا یہہ ہین روایات اونکی از انبار و مشتی نمونہ از خروار ممتاز و سرآمد قریش ہونی عمر کی اور کون حرطغام مجہول الاباء والاعمام
نی یہہ جو کہا کہ یہود ونکا شعور تہا کہ یہہ فعل توریت مین حرام ہی دروغ بیفروغ ہی یہود نی اس فعل کو کبہو حرام نہین بتایا بلکہ یہی کہا ہی کہ یہہ فعل باعث احولیت
پسر ہوتا ہی بالجملہ حولت رحلی اللیلہ کی معنی موافق لغت عرب کے یہی ہین کہ واژگون ساختم پالان مرکوب خودرا اور کون حرحلاق معانی جو اوسکو معنی
پہناتا ہی کہ پہیرا مین نے کجاوہ مرکوب اپنی کو خلاف لغت و عرف و محاورہ ہی اور ایجاد فقیر اوسکی وہی مثل ہی کہ الناس باباؤ اگرچہ کنندہ لاکن ایجاد بندہ
ہ سمجہہ کا پہیر ہرچند بات سیدہی ہی **قال** صاحب السہم الثاقب این فقرہ ظاہر از ابن عباس است کہ راوی روایت بودہ نہ از کلام عمر چہ او
اقتصار بہ بیان نحو نمودہ و اکتفا بر تحویل رحل فرمودہ **قال** انسب لکاسب فیکی تحت مین لفظ عمر کا بجای ضمیر ظاہر اسہو قلم ہی یا شاید خطای فہم کیونکہ
خطاب عمر اس شان نزول کے محکی مین نہ حاکی حاکی ابن عباس ہین لاکن فقرہ اقبل وادبر واتق الدبر و الحیضۃ اونکا الحاق نہین اونکی نسبت دعوا ظہور کا غاط
خطا مین ہی بلکہ خطا کا سبب ارجاع ضمیر یقول یجانب ابن عباس یہہ وسوسہ خاص خیال شریف مین آیا و لیس کذلک یہہ ضمیر راجع بطرف حضرت ہی بدو دلیل
ایک یہہ ہی کہ ترمذی کی روایت لفظ یقول کا نہین انی شئتم کے بعد متصلا بالتخلل یقول اقبل و ادبر الخ واقع ہی دوسری یہہ کہ امام احمد وغیرہ کے
روایت مین یقول کے جگہ فقال علیہ السلام مروی ہی مظہری مین فقال علیہ السلام اقبل و ادبر کی تحت مین مذکور ہی کہ ہذا الحظ انہ صلی اللہ
الد • علیہ وسلم فسرھذہ الایۃ بقولہ اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ کما فسر قولہ تعالی فاعتزلوا النساء فی المحیض بقولہ اصنعوا کل شیء
الا النکاح وان کان ظاہر تلک الایۃ لاتدل علی جواز مخالطۃ النساء فی الماکل والمشارب یعنی حضرت نی اقبل وادبر کو تفسیر بنایا کہ کریمہ نساؤکم کی
جیسی آیہ فاعتزلوا النساء فی المحیض کے تفسیر اصنعوا کل شیء الا النکاح بنایا اگرچہ ظاہر آیہ جواز مخالطت نسا پر دلالت نہین کرتی اب بنا بر اس تحقیق
منقول معقول حقیق باخذ و قبول کے علمای زمان کی ظاہر اکو گنجایش نہ رہی اہلسنت کی مسلمات سے الزام لازمی تا اتمام تقریب مین الزام نہ اوٹہا سی والا ہر عوعو
کنان اپنی کوچہ مین شیر غران ہین **اقول** کون حرطغام مجہول الاباء والاعمام کو عبارت فارسی سلیس عام فہم کا تو سلیقہ نہین اور تالیف جواب

سہم ثاقب کسہم الحوب کا حوصلہ کون ہے جو اس جواب کے لکھنے سے سوای ظہور جہالت کے کوئی ثمر ملا کون ہے جو کہا کہ بسبب ارجاع ضمیر یقول کی بجانب ابن عباس
یہہ وسوسہ خناس خیال شریف مین آیا اری خناس موسوس فی صدور الناس صاحب سہم ثاقب نے ضمیر یقول کے ابن عباس کیطرف کہان پھیرا ہی جناتوا
عقل و فہم بر تالیف کتاب حضرت من صاحب سہم ثاقب نے تو ضمیر یقول کے خدا کی طرف پھیرا ہے عبارت سہم ثاقب کی یہہ ہی راوی کوید کہ حقتعالے
میفرماید کہ از پیش یا از پس وطی در قبل نماو بہ پرہیز از وطی دبر در حالت حیض و این فقرہ یعنی یقول اقبل وادبر الحیضۃ ظاہرا از بیان ابن عباس یعنی
نی آید مذکورہ نساءکم الآیہ کی تفسیر کے ہی اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ اور یہہ تفسیر کرنا ابن عباس کا یقول عود اقبل وادبر الخ یقول
خداتعالے کا ہی نہ قول پیغمبر کا ظاہرا ابن عباس نے اپنی رای سے یہہ تفسیر کی ہی یہہ ہی مطلب عبارت سہم ثاقب کا جسکی فہم رسا ستور بلید فہم کون خدا نے
کسمہ ڈال دیا اور کون ہے جو کہ یہہ جو کہا یہہ ضمیر یقول کے راجع بطرف حضرت ہی مدد و دلیل ایک یہہ کہ ترمذی کی روایت مین لفظ یقول کا نہین
الحرہ یہہ دلیل ہیچ پا در ہوا ہے شاید ترمذی نے اپنی دانست مین مداہنت کون ہے کی خدای علام کو العیاذ باللہ منہ صلاح دی اور اپنی قول اقبل
وادبر کو قرآن مین ملا دیا تو یقول کون ہے کی روایت ترمذی کے یون ہی جاء عمر الی رسول اللہ فقال یا رسول اللہ ہلکت قال وما اہلکک
قال حولت رحلی اللیلۃ فلم یرد علیہ شیئا فاوحی الی رسول اللہ ہذہ الآیۃ نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم اقبل
وادبر واتق الدبر والحیضۃ اب کون ہے بتاتا ہی کہ فقرہ اقبل وادبر کا قول ہی خدا کا یا قول پیغمبر کا یا قول ابن عباس کا یا قول ترمذی کا اور
جسکا قول شہر تھا اوسکی تعیین کے وجہ موجہ بیان کری ہی اور ظاہرا یہہ روایت کہ ذہبی ترمذی کے ہے مہمل ہے اور کون ہے جس امر کی دلیل مین لایا ہی وہ امر
ثابت نہین ہوتا اور دلیل کون ہے کی اوسکی مدعا پر منطبق نہین ہوتی ۵ مردم اند حسرت فہم درست بد اور کون ہے ثبوت ارجاع ضمیر یقول
کی طرف پیغمبر خدا کی دلیل دوم جو لایا ہی اور کہا ہی دوسری یہہ کہ امام احمد وغیرہ کی روایت مین یقول کے جگہ فقال علیہ السلام اقبل وادبر کے
تحت مین مذکور ہی کہ بعدا ظہر انہ صلی اللہ علیہ وسلم فسر ہذہ الآیۃ بقولہ اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ کما فسر قولہ تعالی فاعتزلوا
النساء فی المحیض بقولہ اصنعوا کل شیء الا النکاح انتہی یہہ دلیل ہی کون ہے ہے کی مہمل اور قول مظہری کا ہی مہمل اور قیاس مظہری کا
اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ کو تفسیر نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم مین اور اصنعوا کل شیء الا النکاح کے تفسیر فاعتزلوا
النساء فی المحیض مین قیاس مع الفارق ہی کیونکہ ظاہر ہی کہ جسطرح پیغمبر خدا نے تفسیر فاعتزلوا مین اصنعوا فرمایا ویسی ہی چاہتی تہا کہ تفسیر فاتوا
حرثکم انی شئتم مین اقبلوا وادبروا واتقوا الدبر والحیضۃ فرماتی کسواسطی کہ احکامات شرعیہ عام ہین اسی واسطی ملک علام نے فاتوا حرثکم انی شئتم ارشاد کیا
پیغمبر خدا اس امر الہی مین عمر کو کیون خاص کر دیتے اور فرماتی اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ بالجملہ یہہ فقرہ اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ نہ قول خدا
علام کا ہی نہ قول پیغمبر انام کا تو لامحالہ یا قول ابن عباس کا ہی یا امام احمد یا ترمذی کا یا کسی اور کا اور بہرحال جس کسی کا ہو اس روایت مین ایسے
جوڑ ہے بلکہ مہمل اور کون ہے کی یہہ تطویل بلا طائل وسواس خناس ہے وبس قال الناصب لکا سجاب والا اس قسم کی حضرات کو الحاق طور ہی نہین کبہی
الحاق وہ ہی کہ یارون نے قرآن کو حاشیہ لگایا الم نشرح مین ووضعنا لک ذکرک کی بعد بیسنی بی وجعلنا علیا صہرک بتایا اور کتاب روضۃ
باسناد ابن بابویہ بعلی صہرک کا لفظ بڑہایا حالانکہ اس علوق کے جبین مبین سی آثار وضع والحاق کی نمایان ہین بلکہ موریت کی موجب مغضوبیت
جناب رسالت اور فضیلت شاہ ولایت متوہم ہی اور معہذا اس مفاخرت کا سبب ہنوز ظاہر نہین حضرت عثمان بہی داماد رسول الثقلین تہی بلکہ ذی النورین

انکی صحبت کی ساتھہ آپ کیون نہ مخاطب ہوئی ہی ۲ **قول** جب عثمان باحیا و با ایمان قرآن منزل من اللہ کو جلا دیا حاشیہ قرآنکی ناسخہ سی پیر وان عثمان

کی ناسخہ سی کب بچ سکتی اور بادنے تامل واضح ہوتا ہی کہ یہہ فقرہ یعنی وَجَعَلْنَا عَلِيًّا صِهْرًا لَّكَ الحاق حاشیہ پر ونکا نہین کیونکہ فقرہ مذکورہ موید و معاضد بروایات

صحیحہ سنیان ہی جب روایات سنیہ اوسکی معاضد موجود ہین تو کون حرطعام کا اوسکو الحاق کہتا و حاشیہ بتاتا ہی صحاح کو سقام بتاتا اور یہی بانو بر تشنیع

مارتا ہی صواعق محرقہ ابن حجر مین ہی کہ روایت کی طبرانی نی ابن مسعود سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ امر کیا خدا تعالی نی مجکو کہ مین تزویج کرون

فاطمہ کو علی سی اور یہی صواعق مین ہی انس سے کہ وہ کہتا ہی کہ ہم پیغمبر خدا کی پاس تہی کہ نزول وحی ہوا آنحضرت نی بعد نزول وحی کی فرمایا کہ پروردگار

میری نی مجکو امر کیا کہ تزویج کرون مین فاطمہ کو علی سے تو اس صورت مین فقرہ وَجَعَلْنَا عَلِيًّا صِهْرًا لَّكَ کہ ہم مضمون روایات مذکورہ کا و معاضد بروایات

مسطورہ ہے الحاق و حاشیہ نہین ہوسکتا اور معلوم نہین ہوتا کہ فقرہ مذکورہ موہم مفضولیت جناب رسالت اور فضیلت شاہ ولایت کیونکر ہوتا ہی کون حرطعام

طعام مجہول الاب و الاعمام کو مضمون مجہول کہنا کیا ضرور تہا اور مجادلہ جلیبان کا کیا مقام تہا کہ اوس مفضولیت و فضیلت کے تقریر و تصویر بیان کرتا

تہی اور اصل یہہ ہے کہ کون حرطعام مغلطہ باز کو تغلیط و شہوکا دینا عوام کا مذکور خاطر خطا مظاہر ہی ورنہ اس مغلطہ کی اصل سے کیا حاصل اور کون حرطعام مجہول

الاب والاعمام کو جو اس مفاخرت کا سبب بیہودہ روئی کی ظاہر نہوا او نہین روایات سنیہ کو جو صواعق سی ہم نی نقل کین ہین سبب زیادہ عناد و عناد و

غضب کلمہ کی سبب مفاخرت کہ خود سمجہی کیونکہ ظاہر ہی کہ جب امر کا مانی خود خدای جلیل ہوا ہوا اور وہ امر بحکم رب جلیل صورت پذیر ہوا ہو وہ امر کاشی

قابل مفاخرت ہی اور جب مبین اس مفاخرت کا خود وحی خدای جلیل ہو تو کون حرطعام کو اوسکا سبب پوچہنا خدا تعالی پر اعتراض کرتا ہی کہ

ایسا زنوائید و چنین ہا تو کہی فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى المُعْتَرِضِ عَلَى اللَّهِ اور جو کہ صحبت عثمان باحیا و با ایمان کی بحکم رب جلیل نتہی بلکہ بطور تعامل کے ۳۱

تہی وہ کسیطرح سبب مفاخرت کی نہین ہوسکتی پہر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ مخاطب اوس صحبت کی ساتھہ کیونکر ہوتی اور ای امام

کون حرطعام مجہول الاب و الاعمام کو کیا معلوم نہین کہ ارباب کساء و اصحاب عبا مین جناب امیر و جناب سیدہ علیہما السلام ہی داخل ہین نہ عثمان نہ زینب کلثوم

از زواج عثمان اور یہی آیہ مباہلہ مین انفسنا مین جناب امیر و نسائنا مین جناب سیدہ ہی شامل ہین نہ عثمان نہ از زواج عثمان پس معلوم ہوا کہ صحبت عثمان

کی بوجوہ مذکورہ جیسی صحبت جناب امیر علیہ السلام مین کوئی لائق بیان ہی اور سبب مفاخرت کا اور لائق تخاطب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مذکورہ نہین ہی اعتراض اسکو حرطعام مجہول الاب و الاعمام کہ خدای تبارک و تعالی پر اعاذنا اللہ من ذلک ایک شعبہ ہی شعب اعتراضات بی مذہب

علاوہ بطلان اعتقادات جناب امیر و جناب سیدہ علیہما السلام کی کتب معتبرہ و صحاح ستہ و تفاسیر سنیہ مین اب ہی موجود ہین جیسا مدعا عقاید بیہودہ

طعام کا او نکی دیکہنی سی معذور ہی اور گوش باطل نیوش اوسکا بہرہ کہ عناد و جہالت سی معذور ہے تمنا ایک حدیث فضیلت جناب سیدہ علیہا السلام

کی بعد ایک حدیث فضیلت جناب امیر علیہ السلام کی کتب سنیہ سی لکہکر اوسی پر بیان اکتفا کرتا ہی عاقل کو کافی ہی اور جاہل معاند کو ہزار کتاب

وافی تفسیر بیضاوی مین ہے فرمایا پیغمبر خدا نی کہ کامل ہوئی مردونسی بہت لوگ اور کامل نہوئی عورتون سی مگر چار عورتین آسیہ بنت مزاحم

اور مریم بنت عمران مادر عیسی علیہ السلام اور خدیجہ بنت خویلد مادر جناب سیدہ علیہا السلام اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور صواعق

محرقہ ابن حجر مین ہے کہا احمد نی کہ جو فضایل علی کی واسطی آئی ہین وہ اور کسی کے واسطی نہین آئی **قال** الناصب اسکا سبب اور دوسری امور

کی موافق حضرت کا رفع ذکر جناب مرتضوی سی کس زمانہ مین ہوا باعتراف قوم باجمعہم حضور کا شہادت شریف مرتضی فی تنزیہ الانبیا موجود ہی

حضرت امیر اور انکی شیعہ شریر اپنی دین کو ستر اور دین مخالف کے بردہ مین بسر کرتی رہی امن کامل اور عدم خوف کبھی انکو حاصل نہین ہوا ابتدا
مثل شام مصر مغرب وغیرہ انکی امامت کے منکر رہی انکی عاملون کو فوج شام سی ہمیشہ ہراس غالب تھا بس یہہ سارا امور رفع ذکر کی موجب ہین یا
ذکر کو مستلزم اس سے معلوم ہوا کہ یہہ فقرہ ملحق ہے داخل قرآن نہین **اقول** کون حرف طعام مجہول الاب لا عمام نی بحیدہ جو انکا ذہن بحس سی انکلی کہ با
قوم باجمعہم حضرت امیر اور انکی شیعہ شریر اپنی دین کو مستتر اور دین مخالف کے پردہ مین بسر کرتی رہی تھی اگر استتار جناب امیر کا اپنی دین اسلام کو اور بسر کرنا اپنا
دین اسلام کا دین مخالف کے بردہ مین کسی نے اعتراف کیا ہی فضلاً عن اعتراف القوم باجمعہم اور مخفی نہین کہ دین ابوبکر وعمر کا بظاہر مخالف دین حضرت امیر کے
کہ دین اسلام تھا نہین تھا اور شریک رہنا جناب امیر علیہ السلام کا ابوبکر وعمر کی ساتھہ مشورہ نشر احکام اسلام و تقسیم غنایم وغیرہ دیگر امور متعلقہ صلاح
معاش و معاد مومنین مین یا کھڑا ہو جانا نماز مین پشت سر متغلبین کے اگر فرض کیا جاوے اور نماز اپنی بہ نیت منفرد ادا کرنا یہہ امور باشارہا استتار
دین اسلام اور بسر کرنا اپنی دین اسلام کا دین مخالف کے بردہ مین کیسے عاقل و جاہل کے نزدیک ہوگا کون حرف جو اپنی کج فہمی سی سمجھتا ہی غیر معقول ہے
ثانیاً شیعہ علی کے حق مین پیغمبر خدا نی فرمایا ہی یا علی انت و شیعتک تأتون یوم القیامۃ راضین مرضیین و یاتی عدوک غضابا مقمحین کما فی صواعق
المحرقۃ مین ہی اخرج احمد فی المناقب انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما ترضی انک معی فی الجنۃ والحسن والحسین و ذریتنا خلف ظہورنا
وازواجنا خلف ذریتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا اور بھی صواعق مین ہے اخرج ابن سعد عن علی قال اخبرنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اول من یدخل الجنۃ انا وفاطمہ والحسن والحسین قلت یا رسول اللہ فمحبونا قال من ورائکم اور کون حرف طعام
شیعہ علی کو کہ ممدوح پیغمبر خدا و مستحق اولیت دخول بہشت بخیر سرشت موافق روایات معتبرہ سنیہ کی ہین متصف بشر کہتا یہہ شقاوت کون حرف شریر کی ۸۴
ساتھہ جناب بشیر و نذیر علیہ وآلہ الصلوات والتسلیمات کی فجزاہ اللہ شر الجزا اور کون حرف شریر تعریف شیعہ کے اپنی اسلاف کی کی ہوتی بہی سن لے کہ عقل نارسا
ہو سکی اپنی ٹھکانی پر آجاوی فی القاموس شیعۃ الرجل بالکسر اتباعہ وانصارہ والفرقۃ علی حدۃ و تقع علی الواحد والاثنین والجمع
والمذکر والمونث وقد غلب ہذا الاسم علی کل من یتولی علیاً واہل بیتہ حتی صار اسما لہم خاصاً و تشیع الرجل ادعی
دعوی الشیعۃ انتہی و فی الصراح تشیع دعوی شیعیت کردن و خود را شیعی نمودن و شیعۃ الرجل بالکسر اتباع و انصار مرد و ہواداران اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہم
انتہی و فی المنتخب شیعہ بالکسر اتباع و انصار و گروہ علیحدہ و سرخود غالب شدہ است در عرف این اسم بر جمعی کہ دوستدارند علی ابن ابیطالب و فرزندان او را و متابعت
شان نمایند انتہی بالجملہ ان تصریحات ارباب لغت سی کہ یہہ سب کے سب سنی ہین واضح ہوا کہ شیعہ علی جنکی مدح اور اولیت دخول بہشت وغیرہ تمت [illegible]
ہو یہ مذکورہ ناطق ہی کہ فرقہ حقہ ناجیہ امامیہ ہی ہی نہ سنیان [illegible] کلام یہہ ہی کہ کون حرف شریر نے جو کہا کہ پیغمبر خدا کا رفع ذکر جناب مرتضوی سی [illegible]
ہوا اعتراف قوم باجمعہم حضرت امیر اور انکی شیعہ اپنا دین کو دین مخالف کے [illegible] بسر کرتی رہی لعنۃ اللہ علی الکاذبین اعتراف شیعہ باجمعہم کہ [illegible] شیعہ [illegible]
مطلقا کہین نہین کہ جناب حیدر کرار اور انکی شیعہ ابرار نے حیات پیغمبر خدا مین کبھی اپنی دین کو دین مخالف کے پردے مین بسر کیا ہو سے نہین اضافت [illegible]
تیری * نہین تہمت ہو مشرب مین تیری * چاہیے کہ کون حرف طعام مجہول الاب لا عمام اپنی گوش باطل نیوش سی حرف خباثت و عناد کا دور کرکی سنی کہ
رفع ذکر پیغمبر خدا کا جناب مرتضوی سے ہر زمانہ مین ہوا کیونکہ جناب پیغمبر خدا مین رفع ذکر جناب نبوی کا جناب مرتضوی سی اظہر من الشمس ہے [illegible]
کہ اصحاب ثلثہ سنیوں کی تو دائماً فرار از زحف و تولی ادبار برخلاف آیہ کریمہ یا ایہا الذین آمنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوہم

الآیۃ

الا بکار رتی رہی بر مسعود اور ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئة فقد باء بغضب من اللہ وماواہ جہنم
وبئس المصیر ہو گا غیبی رہی سے ... تلوار سخیون مین بہی احوال سارا ہے اور خلاف عادات ... اور ... کون حرکے
سکون جناب امیر علیہ السلام ... تالیات معارک جہاد مین فرمائی سورہ ...
الثقات ... رسولہ ... وکرتا فی احادیث السیئة وتوارخیم ...
ور رفع ذکر جناب سید المرسلین ... فرمائی ... بن حجر مکی نے وشہد مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سائر المشاهد
الا تبوک فانہ صلی اللہ علیہ وسلم استخلف علیا ... وقال لہ انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی ولہ
فی جمیع المشاهد الآثار المشهورة واصابتہ یوم احد ست عشرة ضربة واعطاہ صلی اللہ علیہ وسلم اللواء فی مواطن کثیرة سیما یوم خیبر
واخبر صلی اللہ علیہ وسلم ان الفتح یکون علی یدہ کما فی الصحیحین وحمل یومئذ باب حصنها علی ظهرہ حتی صعد المسلمون علیہ ففتحوها
وانهم جروہ بعد ذلک فلم یحملہ الا اربعون رجلا وفی روایة انہ تترس بباب الحصن عن نفسہ فلم یزل یقاتل وهو فی یدہ حتی فتح
علیہ ثم القاہ فاراد ثمانیة ان یقلبوہ فما استطاعوا یعنی حاضر رہی جناب امیر علیہ السلام ساتھ پیغمبر خدا کی سب غزوات مین سوای تبوک کے
... پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی آنحضرت کو خلیفہ اپنا کیا تہا مدینہ پر اور اوس وقت مین فرمایا تہا انت منی بمنزلة هارون من موسی یعنی مرتبہ تیرا
مجہسی مرتبہ ہارون کا ہی موسی سی اور جناب امیر نی جملہ غزوات مین کارہای نمایان کئے ہین اور روز احد اوس حضرت کی سولہ زخم لگی تہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نی آنحضرت کو بہت غزوات مین نشان دیا ہی خصوصا روز خیبر اور خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ فتح خیبر آنحضرت کے ہاتہ سی ہوگی جیسا کہ صحیحین
مین ہی اور اوٹھا لیا آنحضرت نے روز خیبر دروازہ قلعہ خیبر کا اپنی پشت مبارک پر تا کہ مسلمانون نی اوسپر چڑھ کر اوس قلعہ کو کہولا اور بعد اوسکی مسلمانون نے جو اوس دروازہ
کا اوٹہانا چاہا تو اوسکو اوٹہا سکے مگر چالیس آدمی اور ایک روایت مین ہی کہ اوس حضرت نی اوس دروازہ کو اپنی سپر بنایا اور جب تک آپ لڑتی رہے
اوسکو اپنی ہاتہ مین لیے رہے یہان تک کہ خدا تعالی نی آنحضرت کو ظفر دی تب آنحضرت نی اوسکو ڈالدیا پہر آٹہہ آدمیون نے اوسکا پہیرنا چاہا نہ پہیر سکی یہہ ہی حال مجمل
رفع ذکر جناب نبوی کا جناب مرتضوی سی حیات پیغمبر خدا مین اور بعد وفات سرور کائنات علیہ افضل الصلوات کی کہ غاصبین بہ بین مقتضا کور نمکی
کی غصب حقوق ... حضرت بتول زہرا ... اگرچہ ... من اغضبها فقد اغضبنی ومن اغضبنی فقد اغضب اللہ کی مغضوب خدا ورسول کے
اور ... بیٹیا حضرت رسول مقبول ... جہنم کو اپنا مقر ... اگرچہ جناب امیر علیہ السلام خلافت ظاہری سی بی دخل
مخصوص ... زمانہ مین بہی باب مدینہ علم سی رفع ذکر نبوی ہوتا رہا ... مسائل ... سون مدعیون خلافت کی پاس سے
نہ ... حضرت کی ... خدمت سراپا برکت مین بہیجکر اپنا پیچہا چہڑاتی اور عیب اپنی جہالت کا چہپاتی اور رونق اپنی خلافت مغصوبہ
کو ... اول کا اقیلونی اقیلونی فلست بخیرکم وعلی فیکم کما فی تاریخ الطبری والصواعق المحرقة لابن الحجر وقول غاصب
ثانی کہ لولا علی لهلک عمر وشاہد عدل اس امر کی ہین پس صورتین جناب امیر علیہ السلام ہر حال مین موجب رفع ذکر جناب نبوی کے ہر زمانہ مین ہے
اور روایت ... ذلک لعلی خیر ... صحیح اور سچا ہوی اور کون ... صحابہ ... ساتہ ... کون ... ہر زمانہ مین موجب تخفیف ذکر
جناب نبوی کا ... حیات پیغمبر خدا ... بعد وفات پیغمبر خدا کی ... خلیفہ ...

خلافت ہی سائلین مسائل کے جواب مین ٹھیک رہی سے خالعہ اول ابا و کلالہ کی معنی سے جاہل تھا کما فی الکشاف وغیرہ من تفاسیر السنیہ اور غاصب ثانی آیہ فتنظار
وانہ تیمم سے جاہل تھا جیسا تفاسیر سنیہ صحاح ستہ مین ہی اور تفصیل بے رحم عالمہ کا کیا کما فی صحیح البخاری اور سطرح کی صدہا مسائل جو ان اونکی جہالت کی صحاح ستہ و تفاسیر
سنیہ و تواریخ و دیگر کتب معتبرہ مین موجود ہے حقیر نے بطور نمونہ درج کیے ایکدو مثال کہدی کہ ان جرمنو پر بیان ہوی تو کہ یہہ ساری امور ان لوگوں کی موجب خفت ذکر ہوی مین ہے
یا رضع ذکر کو مستلزم اور واسطی کیون نفس سامع کی چند روایات فرار شیوخ ثلثہ سنیونکی رخت سے اور تو لیا دا اون مالکسون کون عرض ... کتب معتبرہ سنیہ سے نقل کرتا
ہون جو خرسشر پر اور اوسکی اذناب استرار ردی الاذناب والانیاب بچشم عبرت دیکہیں اور گوش ہوش سے سنین شرح حدید یحییٰ بدیع میں ہے علی ما نقل عنہ فی غزوۃ
حنین انہزم المسلمون باجمعہم ولم یبق مع النبی سوی علی کرم اللہ وجہہ والعباس وابنہ الفضل یعنی غزوہ حنین مین سب مسلمان بہاگے اور پیغمبر خدا
کی پاس سوای جناب امیر و عباس و فضل بن عباس کے کوہی باقی نرہا اور کنز العمال مین ہے کہ عایشہ کہتی ہی جب ابو بکر روز احد کو یاد کرتا تھا روتا تھا اور ازالۃ الخفا
محمد اللہ دہلوی پدر رشید دہلوی مین ہے عن عایشۃ قالت ابو بکر لما جال الناس عن رسول اللہ صلعم یوم احد کنت اول من جاء من بعد فاذا انا برجل
اعلیٰ منی من خلفہ یرید سول اللہ اخرج الحاکم یعنی ابو بکر نے کہا جب روز احد کو پیغمبر خدا کی پاس سے لوگ بہاگی تو بہاگنی والون مین سے پہلی مین آیا تو پیغمبر
خدا نی میری گردن مین پیچہی سے ہاتھ ڈال دی اور تفسیر کبیر مین ہے ان من المنہزمین عمر و منہم عثمان ہزم ہو مع الرجلین یعنی بہاگنی والون
سے عمر و عثمان ہین اور استیعاب مین ترجمہ عثمان بن عفان مین ہے قال ابن عمر ان عثمان فر باعظیما یوم التقی الجمعان باحد یعنی ابن عمر نے کہا گناہ
عظیم کیا عثمان نی روز احد اور یہی استیعاب مین ترجمہ عقبہ بن عثمان مین ہے و فر عثمان بن عفان و عقبہ بن عثمان و سعد بن عثمان حتی بلغوا الجبل بما
یلی الاعوص فاقاموا ثلاثا ثم رجعوا الی رسول اللہ یعنی بہاگی عثمان بن عفان و عقبہ بن عثمان و سعد بن عثمان تا کہ پہونچی پہاڑ پر قریب اعوص کے اور ۸۶
وہان تین دن ٹھہر کر پیغمبر کے پاس آئے اور مدارج النبوۃ مین ہے دگر وہی گریختہ در روابا و شعاب جبل مختفی گشتند و بعضی بشہر رفتہ قرار گرفتند و عثمان بن
عفان از انجملہ بود اور روضۃ الاحباب مین ہے و بصحت پیوستہ کہ مردی مصری نزد عبد اللہ بن عمر آمدہ گفت از تو سوال دارم ملتمس آنکہ سوال مرا جوابی شافی
فرمائی پس پرسید کہ ابن عفان در حرب احد از صفوف مومنان در حین جہاد با کفار فرار اختیار کردہ بود و سید ابرار یعنی احمد مختار را در میان اعدا گذاشت
ابن عمر گفت آری ہمچنین بود اور روضۃ الصفا مین فرار اصحاب ثلثہ سنیونکا احد کی دن مسطور ہی اور در منثور سیوطی مین ہی حکایۃ عن عمر قال لما کان
یوم احد ہزمت ففررت حتی صعدت الجبل ولقد رایتنی انزو کانی اروی یعنی عمر نی کہا مین روز احد ہزیمت کہا کر بہاگا اور پہاڑ پر چڑہ گیا اور مین
ایسی جست و خیز کرتا تہا گویا کہ مین بز مادہ کوہی ہون قاموس و صراح مین ہے اروی بالضم والکسر بز مادہ کوہی مخفی نہین کہ بملاحظہ روایت در منثور کی کہ مشعر اقرار حضرت
عمر ہی بفرار خود ایک لطیفہ خاطر مین گذرا کہ کثرت خندہ سے نسبت ہو تا کرتا ہی و ذکر اوسکا باعث اہتزاز طبع جناب موجب انبساط و مسرت خواطر اولی الالباب
ہوگا یہان لکہنا اوسکا مناسب ہے وہ یہہ ہے جو کہ حضرت خلیفہ مابون و سر خیل مخنثان بون تانیث فطری و تخنث جبلی رکہتی ہی تشبیہ اپنی بمادہ
بز کوہی کرکے کانی اروی فرمایا و کانی وعل حضرت بابونکی زبان مبارک سے نہ نکلا یہان پر وہ مثل اوس شاہزادہ بدبخت کے ٹہیک بیٹہی گا
شاہزادہ کمبختی کا مارا مسطور بتانیث بیہا تہا باپ کو اوسکی اس امر سے بہت کراہت تہی بادشاہ نی بمشورہ و صوابدید عقلا کی شاہزادہ مذکور کو علم تاریخ
شاہنامہ کا دیا کہ مشتمل حکایات جنگ و جدل ہی و قصص مردانگی و دلیری پر ہی تا کہ اوسکی تر ہو جا سے اور مزاولت حکایات جنگ و جدل سے
شاہزادہ تانیث کو چہوڑ ہی و میل خاطر اوسکا مردانگی طرف ہو جب وہ بدبخت شاہنامہ پڑہ چکا تب حضور بادشاہ مین معروض ہوا کہ شاہزادہ شاہنامہ تمام

نقطا

بادشاہ نی اوسکو بولاکر پوچہا کہ تم شاہنامہ پڑہ چکی شہزادہ نی عرض کیا ہان پڑہ چکا بادشاہ نی کہا کوئی مقام شاہنامہ کا پڑہو اوس بخت
ازلی نی کہ تخت جلیلی ثابت فطری رکہتا تہا یہہ شعر پڑہا ع منیژہ منم دخت افراسیاب * برہنہ ندیدہ تنم آفتاب * بامحبہ حلیفہ با سرننا دیگار
اوس مخنث ذبون کہتے ہین کہ ذات شریف لے نہی اپنی اوسوقت سیاہ مین سوای کلمہ کافی اروتہ کے اپنی زبان خباثت ترجمان کو پہنا نگیا ولنعم ما قیل ع بابت
زنرم دکوتر سفید نتوان کرد * گلیم بخت کسی کہ بافتند سیاہ * یارب مگر یہہ کہ خلیفہ بانون لے نغیر اپنی بادہ برکو بہی اشارہ عذر اپنی بہاگنی کا جہاد سے کیا ہو یعنی عمر کہ مخنث
وہنیز مثل بادہ برکو بہی کیے ہی پا ثبات و قرار معرکہ کارزار مین نہین رکہتا مخنثون کو جنگ سی کیا کام عمر زار کا کام یہی کہ وادبار ہے کہ ہر حال اوسکی لیئے اصلح و افلح
اندرم بمطلب کہ کون حز طعام خوب سوچ سمجہ کر جواب بوئی کہ بہاگنا جہاد سے کہ گناہ کبیرہ و حرام ہے اوسکی سگون کا مستلزم رفع ذکر ہونی کو ہی یا خفض ذکر ہونی کے اور یہہ
بہاگنا اون نا کسونکا امتثال و اطاعت حکم خدا و رسول خدا کی ہے یا مشاقت حکم خدا و رسول کی اور باعث ثواب ہے یا سبب نکال و عذاب خدا تعالی فرماتا ہے
وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا صاحب بیضاوی کہتا ہے وانما قال تعالی فیقتل و یغلب تنبیہا علی ان
المجاهد ينبغي ان يثبت في المعركة حتى يعز نفسه بالشهادة او الدين بالظفر والغلبة یعنی خدا تعالی نی جو فرمایا فیقتل و یغلب تنبیہ مجاہد
کی یعنی مجاہد کو چاہئی جہاد سی بہاگی ملکہ یا مارا جاوی یا غالب ہو کفار پر اور امام فخر رازی نی تفسیر کبیر مین تصریح کی ہی کہ فرار و تولی دبر صحابہ کبار سینون کا جہاد سے
کبیرہ و سبب بہاگنی مسلمانون کا و سبب مقتول ہونی جمع عظیم کا اکابر سے ہوا حیث قال اعلم ان هذا الذنب لا شك انه كبيرة لانهم خالفوا صريح نص
الرسول وصار سببا لانهزام المسلمين وقتل جمع عظيم من اكابرهم ومعلوم ان كل ذلك من باب الكبائر الظاهر قوله انما ومن يولهم يومئذ دبره
الآیہ یدل علی کونہ کبیرة انتہی الحاصل کتب احادیث و تفاسیر و تواریخ سنیان سے عیان ہوا ہی اس امر سی کہ صحابہ کبار سنیان خصوصًا کون جز کی سگی غزوات بسیار
علی الخصوص غزوہ حنین و احد و خیبر مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو میدان کارزار مین درمیان اعدا ہی تنہا چہوڑ کے اکیلا چہوڑ کر بہاگ گئی و مصداق و تہدید فقد باء بغضب ۹۷
مِنَ اللهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ کی ہوا کی ہین اور باعتراف فخر رازی امام سنیان کی بسبب بہاگنی دیگر مسلمانون کی و باعث قتل جمع کثیر عظیم اکابر کی
ہوکر مصداق حدیث صحیح من سن سنة سيئة فله وزرها و وزر من عمل بها کی حال اور سب بہاگنی والون کی بہی ہوئی اب کون جز بتا دی کہ یہہ افعال
اوسکی سگون کی باعث رفع ذکر ہونی کی ہین یا خفض ذکر ہونی کی اور یہہ جناب امیر علیہ السلام کا باعث رفع ذکر جناب نبوی کی حیات پیغمبر خدا مین اور بعد وفات
اوس سرور کائنات کی ہم ماشد ثبوت ثابت کر چکی کون جز کہ مرض ضد مین گرفتار ہی اوسکو چاہئی کہ ضد سی تبرا کری ادہر کی بہل راہ ہدایت پر آوی ع
من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم * تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال قال الناصب لکا سبابی رسیطرح انکی حدیثون مین ہزارون الحاق موجود ہین مثلًا
جناب مرتضی سی منقول ہے کہ فرمایا بينا انا امشي مع النبي في بعض طرق المدينة اذ لقينا شيخ طويل كث اللحية ما بين المنكبين فسلم
على النبي ورحب ثم التفت الي فقال السلام عليك يا رابع الخلفاء ورحمة الله وبركاته اليس كذلك هو يا رسول الله قال بلى ثم مضى
ہر گاہ یہہ حدیث صحیح و فصل کی مسکت اور بابلغ وجوہ خلافت خلفاء ثلثہ کی مثبت تہی سطور جز کہ قبل خلافت جناب امیر و ہی تین شخص اس امر جلیل کی مستحق اور بعد ہین
والا اطلاق رابع الخلفاء کا صحیح نہوگا اسکی دفعیہ کی لئی صدوق و قوم اونکی تحقیقت کی ذوب متوجب اللوم ہی صیانة للمذہب کتاب عیون اخبار الرضا مین بعد ثم مضی کی
یہہ فقرہ بڑہا دیا ہی کہ فقال علي قلت يا رسول الله ما هذا الذي قال لي هذا الشيخ وتصديقك له قال صلى الله عليه وآله انت كذلك
الحمد لله ان الله عز وجل قال في كتابه اني جاعل في الارض خليفة فالخليفة المجعول فيها آدم وهو الاول وقال يا داود انا جعلناك خليفة في

الارض فهو الثاني وقال حكاية عن موسى حين ترك هارون وقال اخلفني في قومي واصلح فهو هارون فاذا استخلفه موسى في قومه فهو الثالث

وقال اذان من الله ورسوله الى الناس يوم الحج الاكبر فكنت انت المبلغ عن الله وعن رسوله وانت وصيي وانت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي

فانت رابع الخلفاء كما سلم الشيخ اولا كنتم معه وقلت الا فانك هو الخ اخبر انتهى پس الفاظ اس فقرہ سے صاف وضع اور الحاقیت پیدا

ہو سمجھی کہ ماحصل اس فقرہ ملحقہ کا یہہ ہے کہ خلافت منصوصہ کلام الہیہ چار ہیں اور چارمی خلافت حضرت امیر ہی ہو اور کتاب کشف الیقین اور طرائف شیعہ سے یہ ثابت ہوتا

ہوتا ہی کہ خلافت منصوصہ کلام الہیہ میں تین ہیں دو حضرت آدم کے و حضرت داؤد کے اور تیسری حضرت امیر کے بدلیل کریمہ عظیمہ وعد الله الذين آمنوا وعملوا الصالحات

ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا يعبدونني

لا يشركون بي شيئا ومن كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون اس تقدیر پر موجب طرائف کے تاویل رابع الخلفا مسدود ہے اور بحکم مضمون عیون راہ تسویل

ثالث الخلفا مالوف بنا بر علی ہذا جناب امیر جیسے خلیفہ اول و ثانی نہیں ویسا ہی خلیفہ ثالث و رابع بھی نہیں ہو سکتی فاعتبروا یا اولی الابصار ان ہذا لشیء یدعی اذا اشرار

اقول وبالله التوفيق مضمون عبارت مشحونہ اس طول عمل کا اسقدر ہے کہ حدیث مرتضوی میں جو صدوق علیہ الرحمہ نے عیون میں فقرہ بڑھایا ہے

قلت یا رسول الله ما هذا الذي ذكرت هذا الشرح الخ موضوع و ملحق ہے کہ کتاب کشف الیقین و طرائف شیعہ مثبت اوس فقرہ کی الحاق و وضع کی ہیں اسواسطے

کہ حاصل اس فقرہ ملحقہ کا یہہ ہے کہ خلافت منصوصہ کلام الہی چار ہیں اور جناب امیر خلیفہ چارم ہیں اور کشف الیقین و طرائف شیعہ سے واضح ہوتا ہے کہ خلافت

منصوصہ کلام الہی میں تین ہیں اور جناب امیر خلیفہ سیوم ہیں جو کہ دونو کلام باہم متعارض ہیں بسبب اسکے اذا تعارضا تساقطا کی حضرت امیر نہ خلیفہ چارم ہو سکتی ہیں نہ خلیفہ

سیوم اور نیز عبارت کشف الیقین و طرائف سے ثابت ہوتا ہے کہ فقرہ بڑھایا ہوا عیون کا موضوع و ملحق ہے حقیر اسکی جواب میں لکھتا ہے کہ مضمون کشف الیقین و طرائف کو

معارض مضمون عیون کے سمجھنا اور اپنی سوء فہمی سے فقرہ عیون کو موضوع و ملحق کہنا و دماغ بیہودہ بکانا و خیال باطل پکانا ہے اسواسطے کہ مضمون کشف الیقین

و طرائف کا یہی ہے کہ خلافت فی الارض مجعولہ من قبل الله تین ہیں ایک حضرت آدم کی بدلیل انی جاعل فی الارض خلیفہ دوسرے حضرت داؤد کی بدلیل یا داؤد انا

جعلناك خليفة في الارض تیسرے جناب امیر علیہ السلام کی بدلیل وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض الآیۃ اور محقق

نہیں کہ یہہ تینوں خلافتیں من قبل الله ہیں اور جناب امیر علیہ السلام بلاشبہہ خلیفہ سیوم ہیں اور فقرہ عیون میں اوس خلافت منصوصہ قرآن کا ذکر ہے جو

عام ہی استخلاف من قبل الله اور استخلاف من قبل الانبیا سے اور استخلاف فی الارض سے اور استخلاف فی بعض الامور المخصوصہ سے کیونکہ خلافت حضرت آدم و حضرت داؤد کے

من قبل الله او فی الارض ہے اور خلافت حضرت ہارون کی من قبل موسی قوم پر تھی نہ فی الارض بدلیل اخلفنی فی قومی اور خلافت جناب امیر علیہ السلام

بحکم خدا من قبل الرسول تہی واسطے پڑھنے آیات سورہ برات کی موسم میں اور اس حالت میں جناب امیر بلاشبہہ رابع الخلفا ہیں اسصورت میں دونو مضمون عیون و

کشف الیقین کے صحیح ہیں و باہم متعارض و متناقض نہیں کیونکہ وحدتین مشروطہ تناقض یہاں نہیں ہیں اور حضرت خضر علیہ السلام کی جو ملاقات سے خلافت پر اوسنے

امیر علیہ السلام کیا اور رابع الخلفا کہا وجہ اسکی ظاہر ہے کہ ہنگام ملاقات حضرت خضر و حضرت امیر کے یہہ خلافت رابعہ وقوع میں آچکی تھی اور خلافت ثالثہ موجودہ

وجود میں نہ آئی تھی اور جو کہ بیان خلافت مجعولہ من قبل الله و من قبل الانبیا کا مذکور ہے مع خلافت سگان سگانہ کون حق مسکون کے نہ قبل من الله تھی نہ قبل من الرسول

تو حدیث مذکور مثبت اون خلافت کے کیونکر ہو سکتی ہی تو کہنا کون حق طعام مجہول الاب الاعمام کا یہہ کہ ہرگاہ یہہ حدیث صحیح بالیقین وجوہ خلافت خلفا ثلثہ کے

مثبت ہے اسطور پر کہ قبل خلافت جناب امیر اور بھی تین شخص اس امر جلیل کے مستحق اور جدیر ہیں تو الا اطلاع رابع الخلفا کا صحیح نہوگا یہہ کون حرف و اوسکی ہجر آ

ذوی الاذناب کا خیال خام و سودے آن تمام ہی اور آن عند العاقل استحقاق کون نرکی سلوکی ... شجاعت نہ تھی موجب ... مخلوط تھی ...

جاتا چہ جا کہ مذہب حق امامیہ کے تفضیل اور اجمال کے ... سنیون کے مذہب مین منجملہ شروط خلافت و امامت کی شجاعت ...

شجاعت کو حرکی سکون مین بالکلیہ مفقود تھی کہ جہاد مین ہمیشہ تولی و ادبار کیا کرتی تھی اور بہاگا کرتے تھی واذا فاتتہ الشرط فات المشروط ...

فرار لئنہ کے قول سابق مین کتب معتمدہ سنیہ سی نقل کیا گیا ہے اور نیز منجملہ شروط امامت کے نزدیک سنیون کے جہاد ہے اصول و فروع دین مین ...

اور مخفی نہین کہ مدار جہاد کا علم پر ہے جاہل و فاقد العلم مجتہد نہین ہو سکتی جہالت خلیفہ اول کی ظاہر ہے کہ وہ ابّا و کلالہ کے معنی جاہل تہا ...

ومعالم التنزیل ونہایہ ابن اثیر و شرح المشکوۃ للشیخ عبد الحق الدہلوی اور یہی خلیفہ اول نے خود کہا ہے فان زغت فقوّمونی ...

ہی کہ ربیع کا منشا جہالت ہی ہے اور جہالت خلیفہ ثانی کی بہی ظاہر ہے کہ انتہا تحصیل اسکی علم کی صرف البقرہ تہی ...

فی الدر المنثور اور یہی جاہل ہونا اوسکا آیہ تیمم سے و حکم کرنا اوسکا فاقد الماء کو سقوط نماز کما فی صحاح البخاری و مسلم و ابو داؤد و النسائی ...

اوسکا آیہ قنطار سے اور ایک عورت سی الزام کہا کر کہنا کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال کما فی التفسیر الکبیر و الکشاف ...

حکم کرنا اوسکا رجم مجنونہ کما فی صحیح البخاری ... اوسکی جہالت کے ہوا ور جہالت ثالث یا بحیر عثمان ...

حامل کو حکم رجم دیا اور بحالت حمل اوسکو رجم کیا کما فی الموطا لمالک اور مروان طرید رسول ... کو ... کر دیا اور قرآن منزل من اللہ

جلوایا اور ابن مسعود وغیرہ اصحاب پیغمبر خدا کو مارا و علی ہذا القیاس وغیرہ بیشمار ... تو ان تینون کو حرکی سکون کو بسبب جہالت

و فقدان جہاد کی بہی استحقاق خلافت نبی و امامت کا نہین اور یہی منجملہ شروط خلافت و امامت ... سنیون کے عدالت ہی ... و جوب اوسکا متفق علیہ

سنیہ کا ہی شرح مواقف مین ہے نعم یجب ان یکون عدلاً لئلا یجور ... ملاحظہ کتب احادیث و تفاسیر و تواریخ معتمدہ سنیہ مین

مصرح ہے اسلئے کلام کو مختصر کرتا ہون اور کہتا ہون کہ کلام جائر اول کلام صدق التیام اقیلونی اقیلونی فلست بخیرکم و علی فیکم کما فی تاریخ الطبری والصواعق

المحرقہ ابن حجر اور قول اوسکا یقول ان لی شیطانا یعترینی فان استقمت فاعینونی وان زغت فقوّمونی کما ذکرہ عبد الجبار فی المغنی و غیرہ

فی غیرہ اور نحوہ جائر ثانی کا کلام حقیقت التیام کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال اور تخاطب اوسکا جناب امیر علیہ السلام اور حضرت

عباس عم رسول مقبول سے رأیتماہ و ابابکر کاذبا غادرا خائنا کما فی صحیح مسلم شہود عدول ہین انکی فقدان عدالت پر کیونکہ وہ دونو اگر ان اقوال مین

بمفاد الکذوب قد یصدق صادق ہین تو انہون نے خود اپنی فقدان عدالت کا اقرار کیا اور اگر وہ دونو اپنی ان کلامون مین کاذب ہین تو بہی کذب اونکا سبب فقدان

اونکی عدالت کا ہوا اور جور ثالث یا بحیر عثمان یا حیا و یا ایمان کے اوپر عمار یاسر و ابوذر و ابن مسعود صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی کسی پر پوشیدہ نہین ہے

تو یہہ سگان سگانہ بسبب فقدان شجاعت و علم و اجتہاد و عدالت و وجود جہالت کے سنیون کے اصول پر بہی خلیفہ و امام نہین ہو سکتی کون خرطام مجہول الاب

والاعمام کس راہ سے ان تینون بیدینون کو مستحق اور جدیر اس امر جلیل کا کہتا ہے ورائے نص صریح واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمہن قال انی جاعلک

للناس اماما قال و من ذریتی قال لا ینال عہدی الظالمین تفسیر جلالین مین ہے دل علی انہ ینالہ غیر الظالمین یعنی یہہ آیہ دلالت کرتا ہے اس پر

کہ غیر ظالم ہے امامت کو پہونچی گا علاوہ بران کتاب السیاسۃ والامامہ لابن قتیبہ مین ذیل خلافت جناب امیر مین حدیث خثعمی مین موجود ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی تحقیق

کی حقیقت فرمایا انما کان عاملین بالجور اور اسی ابن قتیبہ کے ... جرح و تعدیل نہایہ ابن اثیر و کتاب مغنی مین موجود ہے اور یہی خطبہ شقشقیہ علویہ

[illegible] علیہ السلام بھی شیعون کی معلوم ہی شکایات کون جزئی سلونی [illegible] میں کلام [illegible]
[illegible] عدم استحقاق اونکی ہی بخلاف مشہور وسنی ہی تو کون جز استحقاق اونکا خلافت کیونکر ثابت کر سکتا ہے، اور بہت اجلہ علمای
[illegible] کلام بلاغت نظام جناب امیر علیہ السلام کا ہے سابق ہم لکہہ چکی ہیں چند کرادر بہی وہ قصہ لکہتا ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نی ابوبکر کو لکہا کہ
[illegible] خلافت سی راضی نہیں ہون اور بہی نصر بن مزاحم نی کتاب صفین میں و دیگر ارباب سیر نی اپنی کتابون میں لکہا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام
نی بعد وفات [illegible] فرمایا اگر میں چالیس صاحب عزم پاتا تو جہاد کرتا اور حق اپنا نہ چہوڑتا اور بہی استیعاب میں ترجمہ [illegible] میں ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا
اگر مجہکو دین کی ہلاک ہونی اور [illegible] کا خوف نہوتا تو میں خلافت کو مرتبہ اول میں نہ چہوڑتا اب کون جز طعام مجہول الآب والاعمام ان روایات صحیحہ و تحقیقات
صریحہ کو دیکہی اور پنبہ غفلت اپنی گوش دل نفاق منزل سے [illegible] دیدہ بصیرت سی دور کری جو لکی اور ہوشیار ہوجاوے
اور سمجہی کہ کس طرح مستحق [illegible] تکامل خلافت کے نصب پایا نہیں جاتا اور فقرہ عیون اخبار الرضا کا ملحق نہیں بلکہ سراسر صحیح و مطلب اوسکا لایق اذعان
و قابل تصدیق کے ہی **قال** الناصب الکاسب [illegible] صحت عبارت تحفہ موقوف ہی تبلیغ اور وصایت اور منزلت ہارونی کی تسلیم پر حالانکہ یہہ تینون امور
غیر واقعی ہے اول تو واسطی کہ [illegible] مبلغ من اللہ ورسولہ بالاصالت جناب ابوبکر ہین نہ حضرت امیر ہان بعد روانگی حضرت ابوبکر ہمراہ سورہ برات
[illegible] جناب امیر [illegible] مبلغ ہوئی جناب ابوبکر نی پوچہا امیر ام مامور حضرت امیر نی فرمایا بل انا مامور
[illegible] فضیلت صدیق مثل رفاقت فی الغار [illegible] وغیرہ کا ذکر
[illegible] حضرت ابوبکر پر متوہم ہوا و رکمال فضیلت ابوبکر کے متحقق ۹
ہوا [illegible] الزام پایمیں **۲ اقول** کون جز طعام مجہول الاب والاعمام
جو کلام [illegible] جہوٹ [illegible] یہہ جو کہا ہے ان بعد روانگی ابوبکر کے ہمراہ سورہ برات مشتمل بیان نقض عہد مشرکین نازل ہوا
یہہ قول کون جز کا صریح ہی [illegible] کہ سورہ برات بعد روانگی ابوبکر کے نازل ہوا حالانکہ یہہ غلط محض ہے اگر سورہ برات بعد روانگی ابوبکر بدگہر کی نازل ہوا ابوکو ساتہہ
طعام مجہول الاب والاعمام بتاوی تو کہ ابوبکر کیا لی کے گیا تہا اور جناب سید المرسلین نی ابوبکر کو خالی ہاتہ کیون بہیجا تہا کیا جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ نی
نعوذ باللہ منہ فعل لغو کیا تہا اور کون جز طعام نی یہہ جو کہا کہ [illegible] مبلغ من اللہ ورسولہ بالاصالت ابوبکر ہین اور جناب امیر بالتبعیت متعاقبا مبلغ ہوئی یہہ عبارت
صریح ہی اس معنی میں کہ ابوبکر و جناب امیر دونو مبلغ ہوئی متعاقبا یعنی پہلی ابوبکر نے تبلیغ کے اور بعد اوس کے پہر جناب امیر نے تبلیغ کی حالانکہ یہہ بہی سراسر کذب ہے
کس واسطی کہ تبلیغ صرف جناب امیر نی کی ہے نہ ابوبکر نے اور کون جز طعام مجہول الاب والاعمام نی یہہ جو کہا کہ ابوبکر نے جناب امیر سے پوچہا امیر ام مامور حضرت امیر نے
فرمایا بل انا مامور یہہ کذب محض و افترای بحت ہے اثبات اوسکا موجب مناظرہ کی کتب امامیہ سے چاہیے و انی لہ ذلک اور کون جز نی یہہ جو کہا کہ جناب امیر کے ہاتہہ
سورہ برات بہیجنے اور پڑہ سنانے میں یہہ حکمت تہی کہ سورہ مذکورہ میں فضیلت صدیق مثل رفاقت فی الغار وغیرہ کا ذکر تہا ان چیزونکا بیان زبان مرتضوی
ہوا تا فضیلت جناب امیر کے حضرت ابوبکر پر متوہم ہو یہہ بہی کذب صریح ہے ملاحظہ کتب سنیہ کے ایک مضمون خیالی تراشیدہ کون جز کا ہی صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے و انما
استبعث علیا لقراءتہا [illegible] عادۃ العرب فی نقض العہد [illegible] ان یتولاہ الرجل او احد من بنی عمہ یعنی پیغمبر خدا نی بہیجا ہی علی کو اوس واسطی بہیجا
کہ عادت عرب کی عہد کرنے میں ہی کہ عہد کرنیوالا یا خود عہد کرنی کا اور ترک عہد کا متولی ہو یا کوئی بنی عم عہد کرنی والی کا متولی عہد و ترک عہد ہو بلکہ یہہ کلام صاحب

صلوٰۃ علیٰ کو بھی محمل ہے حقیقت حال یہہ ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ نے جب سورۂ برأت [illegible]

پر بہیجی بعد جانے ابوبکر کی بحضور جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور پیغام رب جلیل کا لائے کہ حقیقت لہ صلوٰۃ السلام نے فرمایا ہے کہ آیات مذکورہ دوبارہ پڑہی [illegible]

جو بھیجی ہو حضرت سید المرسلین نے جناب امیر کو بلا کر اپنی ناقہ غضبا پر سوار کر کے عقب ابوبکر کے بہیجا اور حکم کیا کہ آیات کو ابوبکر سے لیکر اہل موسم [illegible]

ابوبکر کو جیسا دیکہو کہ وہ خواہ موسم مین چلوی خواہ پلٹ آوی چنانچہ جناب امیر علیہ السلام نے بہو جبکہ آیات ابوبکر سے لے لیں اور روز عید حجہ عقبہ کے پاس کہڑی ہو کے

فرمایا ایہا الناس مین رسول رسول خدا کا ہون تمہاری طرف لوگون نے کہا کیا پیغام ہے حضرت امیر نے یہہ آیہ پڑہا براءۃ من اللہ ورسولہ الآیۃ اور کون جز طعام مجہول الاب والاعمام

نے یہہ جو کہا سورۂ مذکورہ مین فضیلت صدیق مثل رفاقت فی الغار اور مصاحبت باسید الابرار ومعیت الٰہی وغیرہ کا ذکر تہا اسو رفاقت فی الغار کے جواب مین یہہ تقریر

کافی ہے ف بیت کن حدیث غار کہ عبارت نزد عقل * آن حزن وبیقراری شیخ معترم * مخفی نہین کہ حزن وبیقراری وواویلا بہر خوف کے

غار مین بطرف اسکے تہی کہ مشرکین اسکی آواز سنکر پیغمبر خدا کی غار مین ہونے سے آگاہ ہو کر پیغمبر خدا کو ضرر وایذا پہونچاوین چنانچہ پیغمبر خدا نے اوس پر جنجل کے

تنبیہ لے لیے فرمایا ان اللہ معنا یعنی ای پیر جنجلچور خدا تعالی حافظ وناصر ہمارا ہے [illegible] تیرا آگاہ کرنا مشرکین کو اور واویلا جنجلچوری کے [illegible] ہمارا کرنا [illegible]

اور کون جز اپنے دل مین سمجہہ لیوی کہ جسطرح خدا تعالی نے دروازہ غار پر عنکبوت کو حکم [illegible] دیا اور [illegible]

تا کہ مشرکین اوس تنیدہ عنکبوت وبیضہ کبوتر کو دیکہہ کر پیغمبر خدا کا ہونا اوس غار مین [illegible] مشرکین کو سنی آواز

حزن وبیقراری وواویلا جنجلچور سے بہرا کر دیا ورنہ اوس جنجلچور نے تو اپنی دانست مین کام پیغمبر کا تمام ہی کر دیا تہا ارباب انصاف خیال فرماوین کہ یہہ حزن وبیقراری

وواویلا جنجلچور کے فضیلت وخیرخواہی یار دلیل بدخواہی [illegible] جناب امیر علیہ السلام شب [illegible] جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ

اور اپنی جان کی کچہہ پروا نکی چنانچہ جناب العزت نے باخبر کت بابرکت جناب امیر کے [illegible] باتفاق فریقین مبلغ من اللہ ومن الرسول

الی الحج الاکبر جناب امیر ہی ہین نہ ابوبکر اور مبلغ ہونا جناب امیر کا واقعی کیون جز غیر واقعی کسی سے کیا ہوتا ہے ف ادان مرعی چہ دیدی کہ بسند ہے

فائدہ الناصب اکاسب دوسری سوسطی کہ وصایت کا دعوی محض ادعائے فاضل مستراباد ہے تا اسی سلاف شیعہ کمال مرور منہج المقال مین افادہ فرمایا ہے

وذکر بعض اہل العلم ان عبداللہ بن سبا کان یہودیا فاسلم ووالی علیا وکان یقول علی یہودیتہ فی یوشع انہ

وصی موسی بالغلو فقال فی اسلامہ بعد وفات رسول اللہ فی علی مثل ذلک وکان اول من شہر القول بفرضیۃ امامۃ علی واظہر

البراءۃ من اعدائہ واکفرہم فمن ہہنا التشیع والرفض ماخوذ من الیہودیۃ انتہی بحذف بعض الالفاظ اقول کون جز طعام

مجہول الاب والاعمام بجہہ لگو خائنین غادرین کاذبین کا خیانت سے نہین جز کتا نقل عبارت منہج المقال مین جو اوسنے خیانت کی اور فقرہ فمن ہہنا

قال من خالف الشیعۃ اصل التشیع والرفض ماخوذ من الیہودیۃ سے قال من خالف الشیعۃ کا لفظ اوڑادیا اس سے کیا ہوتا ہے عجب بیحیا ہے یہہ نسمجہا کہ اسکا

تصحیح النقل کے چوری اوسکی جناب مقلد خائنین کی ظاہر ہوجاوی گی اور طرفہ بات یہہ ہے کہ باوجود اس خیانت شنیع کی بہی مطلب وسکا حاصل نہوا کیونکہ سوسطی کہ

دعوی کون جز کا یہہ ہے کہ وصایت جناب امیر علیہ السلام کی ثابت نہین اور سوسطی اثبات اپنی دعوی کی عبارت منہج المقال سے استدلال کیا حالانکہ عبارت مذکور

سے باوجود خیانت فی النقل کے بہی یہہ نہین ثابت ہوتا کہ جناب امیر علیہ السلام نبی کے وصی نہین ہے ف مردم اند حسرت وہم درست * اور کون جز طعام مجہول

الاب والاعمام نے ترجمہ عبارت منہج المقال مین جو کہا ہے کہ دنیا ہے اسلام مین جہگڑا انکا لا یہہ کس لفظ کا ترجمہ ہے کون جز اوس لفظ کا نشان دیوی ورنہ اپنی آن پر [illegible]

در عبادت اصنام ... یعنی ابوبکر و عمر و عثمان مشرک و بت پرست و شراب خوار تہی پہر اظہار اسلام و اظہار اتباع سید المرسلین کیا اور حالت
بت عبادت اصنام میں عمر گذری تہی پہر حالت اسلام میں بعد وفات رسول خدا کے خلیفہ بنے جانی میں غلو کیا اور عترت پیغمبر پر ظلم و تعدی بیشمار کی پس اخلاف
ان کسوں کے ماخوذ مشرک و بت پرستی و خمر خوری سے ہیں اور یہی کون حرف ماخوذ ہونا شیعیت کا معلوم ہوتا ہے جو کہا ہے کہ مجمع البحرین اور تہذیب سے یہی واضح
ہوتا ہے مجمع البحرین میں ما وصف تلاش کے ملا اور تہذیب سے موجود نہیں ہے بہر حال ان دونو کتابوں سے بہی ایسا ہی واضح ہوتا ہوگا جیسا منہج المقال سے کون حرف
نجاست سے منتفی واضح کیا ہے بالجملہ وصایت جناب امیر علیہ السلام کی کتب سنیہ سے ثابت ہے فضلاً عن کتب الامامیہ کون حرف طعام مجہول الاب والانجام ہو وصایت
جناب امیر علیہ السلام کو غیر واجبی اور ادعای محض کہتا ہے مرض جہل و عناد میں گرفتار ہے فزادہم اللہ مرضاً ولہم عذاب الیم صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے ولما ہاجر
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امرہ ان یقیم بمکۃ بعدہ ایاما حتی یودی عنہ امانتہ والودایع والوصایا التی کانت عند النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ثم یلحقہ باہلہ ففعلہ یعنی پیغمبر خدا نے ہنگام ارادہ ہجرت کی حکم کیا امیر المومنین علیہ السلام کو کہ بعد میری جانے کی چند روز تم مکہ میں ٹہر کر ادا کرے
امانت و ودایع و وصایا میری کرنا ... تب انہیں جناب امیر نے ایسا ہی کیا اور غیاث اللغات میں ہے وصی آنکہ باو وصیت کردہ باشند و نیز لقب
ما بشد از حضرت علی کرم اللہ وجہہ انتہی مقصود تمہیں کلام صاحب صواعق کا صریح ہے وصایت جناب امیر علیہ السلام میں اور غزالی امام سنیوں نے احیاء العلوم و کیمیائے
سعادت میں لکہا ہے کہ شب غار یعنی آیہ واقع ہدایہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد شان امیر المومنین علی ابن ابی طالب
میں نازل ہوا جس وقت کہ آنحضرت قریش پیغمبر خدا پر ہوئی اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں لکہا ہے کہ شب غار میں سید ابرار نے علی ابن ابی طالب کو کہ اوس وقت
بست و یکسالہ تہی بلایا اور فرمایا کہ ای علی کفار قریش نے اتفاق کیا ہے کہ اگر مجھکو ہلاک کریں حکم خدا تعالی کا یہہ ہے کہ تم میری فرش خواب پر سو جاؤ اور گلیم میری
اوڑہلو اور میں باہر کو جاؤں کفار قریش مجھکو فرش خواب پر سوتا جانکر میری پیچہی ڈہونڈنی کو نجاوینگی اور میں جو مکہ سے باہر جاؤں تم مکہ میں
بعد میرے توقف کرنا و اعلام کرنا کہ جسکی امانت پیغمبر کے پاس ہو آکر لیوی اور جسکا قرض پیغمبر خدا پر ہو وہ بہی آکر لیوے اور بعد ادای دین و امانت
اپنی مادر فاطمہ بنت اسد کو اور بہی فاطمہ بنت محمد کو اور بہی فاطمہ بنت زبیر کو لیکر مدینہ کو آنا جناب امیر علیہ السلام موجب فرمودہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ عمل میں لائے کہ گلیم سبز پیغمبر خدا کا اوڑہ کر فرش خواب پیغمبر پر سوئے قریش تمام شب گرد و پیش باہر خانہ ہدایت کاشانہ پیغمبر خدا کی رہی کہ حضرت
کہیں باہر کو نجانی پاویں اور رات بہر قریش ہر طرف سے سنگ خوابگاہ حضرت میں پہینکتی رہے اور امیر المومنین نے اپنی تئیں سپرد خدا تعالی کر کے ہرگز خوابگاہ سے
حرکت نہ کی و اضطراب نکیا جب صبح ہوئی قریش ہجوم کر کی گہر کے اندر گہس آئے و تلواریں کہینچکر خوابگاہ کی طرف آئی امیر المومنین جست کر کی اوٹہی
اور کفار نابکار پر نعرہ مارا اور شمشیر اپنی نکالکر اون پر حملہ کیا ابوجہل ملعون و خالد بن ولید و حنظلہ بن ابوسفیان کہ پیشوای کفار تہی اور سب کفار شجاعت
شاہ مردان دیکہکر ترسان ہوئی اور کہا اے علی ہمکو تمسی کام نہیں ہم تمہارے پسر عم محمد کو چاہتی ہیں سچ کہو وہ کہاں گئی امیر المومنین نے کہا وہ جہان گئے
امان پروردگار اپنی میں ہے اور تمہارے شر سے محفوظ خطیب خوارزمی نے کتاب مناقب میں لکہا ہے کہ شب غار کے جبرئیل علیہ السلام نہایت خوشحال پیغمبر خدا پر
نازل ہوئی پیغمبر خدا نے سبب خوشحالی کا پوچہا جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ کیونکر خوشحال نہوں کہ حق تعالی نے برادر و پسر عم و وصی تمہارے کا اکرام عظیم
کیا اور بسبب عبادت و شب بیداری اوسکی و بسبب اوس عمل کے کہ اوس شب واقع ہوا خدا تعالی نے ملایکہ و حاملان عرش سے فخر و مباہات فرمایا کہ میں ایسا بندہ
رکہتا ہوں کہ نقد جان اپنے پیغمبر حبیب کے فدا کی اور اوسکو شر اعدا سے بچایا اور بہی کتاب مناقب میں مذکور ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ میں نے پیغمبر خدا سے سنا کہ آنحضرت

نی فرمایا کہ میں وہ شخص ہوں جسکو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نی خدا تعالی سی طلب کیا تھا و آرزو کی تھی حضار صحابہ نی عرض کیا یا رسول اللہ کیفیت طلب حضرت ابراہیم
کی ہی پیغمبر خدا نی فرمایا کہ حضرت ابراہیم نی حقتعالی سی سوال کیا کہ یا رب خدایا میری نسل سے کوئی ایسا ہوگا کہ مرتبہ امامت کا پاوی حقتعالی نی فرمایا کہ میں عہد امامت کا ظالموں کا
کو نہ دونگا جو کوئی تیری نسل سی ظالم ہوگا امامت سی محروم ہی قولہ تعالی انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی قال لا ینال عہدی الظالمین جب ابراہیم
علیہ السلام نی یہہ کلمہ سنا تب واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام کا مضمون زبان مبارک پر جاری فرمایا پس حقتعالی نی دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی میری حق میں اور علی ابن
ابیطالب کے شان میں قبول فرمائی ور مجکو اور علی کو بت پرستی سی محفوظ رکہا فاتخذنی نبیا واتخذ علیا وصیا یعنی حقتعالی نی مجکو اپنا نبی کیا اور علی کو وصی میرا اور فردوس
الاخبار و مسودات سید علی ہمدانی میں بریدہ سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہی ہر نبی کے لئی وارث ہوتا ہی بتحقیق کہ علی وصی میرا اور وارث میرا ہے اور تفسیر کبیر و مناقب ابن
مردویہ میں حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہے کہ پیغمبر خدا نی علی سی کہا ای علی میں نی خدا تعالی سی درخواست کی کہ درمیان میری اور تیری محبت ڈالی خدا تعالی
نی میری خواہش کے موافق کیا اور میں نی خدا تعالی سی سوال کیا کہ درمیان میری اور تیری مواخات کری اسکو بھی قبول فرمایا اور میں نی خدا تعالی سی التماس کیا کہ تجکو
وصی میرا کری خدا تعالی نی ایسا ہی کیا پس ایک منافق نی تیری غیبت میں کہا واللہ یک صاع خرما کہ مشک کہنہ میں ہو بہتر ہی اوس چیز سی جو محمد نی خدا سے سوال کیا
محمد نی خدا سی کیوں درخواست فرشتے کی نہ کی کہ وہ معاونت محمد کے دشمن پر کرتا اور کیوں درخواست گنج کی نہ کی کہ فقر و شدت احتیاج میں کام آتا تب خدا تعالی
نی آیہ فلعلک تارک بعض ما یوحی الیک وضائق بہ صدرک ان یقولوا لولا انزل علیہ کنز او جاء معہ ملک انما انت نذیر واللہ علی کل
شیء وکیل نازل فرمایا اور ابن معاذ مالکی نی ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایک گروہ جوانان قریش کا حضور میں پیغمبر خدا کی بیٹھا تھا کہ ایک ستارہ گرا پیغمبر خدا نی
فرمایا کہ یہہ ستارہ جسکی گھر میں پڑیگا وہ ہی میرا وصی ہی وہ گروہ اوٹھ کر دیکھنی کو گئی دیکھا کہ ستارہ مذکور خانہ بدہیت کاشانہ جناب امیر علیہ السلام میں گرا تھا اوس
گروہ نی از طرح جہالت پیغمبر خدا سی کہا کہ تم بسبب محبت علی کی گمراہ ہو گئی ہو اوسوقت آیہ والنجم اذا ہوی ما ضل صاحبکم وما غوی نازل ہوا اور شافعی
امام سنیوں کی یا بیچی کہ مصرح ہے وصی ہونی جناب امیر علیہ السلام میں مشہور ہی ؎ علی حبہ جنۃ ؛ قسیم النار والجنۃ ؛ وصی المصطفی حقا ؛
امام الانس والجنۃ ؛ اور یہی ثبوت وصایت جناب امیر علیہ السلام کی لئی روشن ہے ایک دلیل روشن ہے جیسی یوشع بن نون وصی حضرت موسی علی نبینا
وآلہ وعلیہ السلام کی لئی شمس پہرانا ویسی ہے جناب امیر علیہ السلام کی لئی پہرا ہے صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے ومن کرامتہ الباہرۃ ان الشمس ردت علیہ
اور یہی ثبوت وصایت جناب امیر علیہ السلام کی لئی اول دلایل یہہ ہے کہ تفسیر ثعلبی میں سورہ مومن میں ہے عن ابی الحمراء خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول لیلۃ اسری بی رایت علی ساق العرش الایمن مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی ونصرتہ
بہ یعنی پیغمبر خدا نی فرمایا شب معراج کو میں نی دیکھا کہ ساق ایمن عرش پر مکتوب ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی ونصرتہ بہ اور اس روایت کی مولوی
فضل حق سنی خیرآبادی نی بہی جو کالی پانی میں مرا اپنی رسالہ تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی میں جو رد وہابیان نابکار میں لکہا ہی درست ہے تخریج اور منجملہ نکات
کون حرام طعام مجہول الاب والاعمام ہیہ ہے کہ جناب امیر علیہ السلام تا قرار ابوبکر بدگہر وادناب اوسکی کی وصی سید المرسلین ہیں کون حرام زادہ ہی تیرہ دروغی سی ایسی امر
واضح و روشن کا انکار کرتا ہی اپنی صدیق کو کذب بناتا ہی ؎ دشمن دانا کہ پی جان بود ؛ بہتر از ان دوست کہ نادان بود ؛ سچ ہی کہ دوستی بیخرد خود
دشمنی ہست معارج النبوۃ میں ہے کہ بعد وفات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایک شخص نی مجمع اصحاب میں کہ در مسجد نبوی میں تہا آکر پوچھا کہ وصی تمہاری پیغمبر کا
ہی ابوبکر نی جناب امیر کو وصی پیغمبر بتایا اور یہہ واقعہ اگرچہ طولانی ہے لائق جو کہ خالی لطف سی نہیں لکہنا اوسکا بعینہ حسب طرح معارج النبوۃ ...

منقول ہی روی لکھا ہی کہ زہرۃ الریاض مین ہے کہ بعد گذرنے وس دن کے وفات سرور کائنات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات سی ایک مسافر نا زبانہ دراز حصت
نقاب بر روبیا یا پہنچ کر دروازہ مسجد پر کہڑا ہوا اور کہا السلام علیکم یا اصحاب رسول اللہ اگر محمد نی وفات پائی خدا تعالیٰ حی لا یموت ہی ہمیشہ زندہ رہی گا
عظم اللہ اجورکم وغفر ذنوبکم ما اعظم مصیبتکم بموت سیدکم صلوات اللہ علیہ اور بعد اس تعزیت کی پوچہا کہ وصی تمہاری پیغمبر کا کون ہے
ابوبکر نے علی کیطرف اشارہ کیا تب اعرابی نے علی کیطرف مونہہ کرکی سلام کیا اور کہا السلام علیک یا فتی علی نے کہا وعلیک السلام یا مضر یا صاحب البئر ابوبکر
اور سب اصحاب حاضرین جواب علی سے متحیر ہوئی اعرابی نے کہا ای جوان تونی نام میرا کیونکر جانا اور مجکو صاحب البئر کیون کہا امیر نی فرمایا مجکو حضرت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ نے خبر دی تہی اور کیفیت تیری حال کی مجھسے کہی تہی اگر تو کہی تو مین بیان کرون جو مین نی پیغمبر سے سنا ہی اعرابی نی کہا نام تمہارا کیا ہے
امیر نے کہا علی ابن ابیطالب عم رسول اعرابی نی کہا الحمد للہ بعد اوسکے امیر نے فرمایا کہ نام تیرا مضر ہی اور نام تیری باپ کا لام ہی اور تین سو ساٹہہ برس کے تیری عمر ہی ابتدا
کہ جب سو برس کے تیری عمر تہی تونی اپنی قوم کو غضب خدا سی ڈرایا اور بعثت حضرت بیانات سی بشارت دی تہی اور اوصاف حضرت کے اپنی قوم سی یہہ کہی تہے
کہ تہامہ سی باہر آئینگے با رخسار از ماہ نورانی تر و با سخنی از شہد شیرین تر جو کوئی تمسک اوس جناب سی نجات دارین کی پاوی پدر یتیمون و مسکینون کا ہوگا اور
صاحب شمشیر اور دراز گوش پر سوار ہوگا اور کفش اپنی پیوند کریگا و شراب و زنا کو حرام کریگا خاتم انبیا و سید اولیا ہوگا اوسکی امت پانچ وقت نماز پڑہیگی
و ماہ رمضان روزہ رکہینگے و حج بیت اللہ کرینگے ای قوم میری اوس حضرت پر ایمان لانا جب تونی اونکو یہہ ہدایت کی اوہنون نی تجکو ضرب و شتم کرکی تیری
مارنی مین کوشش کی اور تجکو چاہ عمیق مین گرا دیا تو تین دن اوس چاہ مین محبوس تہا اب جو پیغمبر خدا نی رحلت کی خدا تعالیٰ نے تیری قوم کو ہلاک کیا اور تجکو
اوس محبس سے نجات ہوئی بعدہ تجکو عالم غیب سے ندا آئی کہ کسی ہاتف نے کہا ای مضر مدینہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نی رحلت کی اور تو مزہ اصحاب آنحضرت سی ۹۴
مدینہ کو جا و قبر حضرت کی زیارت کر تو قطع منازل کرتا ہوا آیا کہ مشرف زیارت مشرف ہو وی مضر یہہ سنکر گریہ مین آیا اور کہا یا علی یہہ قصہ تمکو کیونکر معلوم ہوا
حضرت نی کہا مجکو پیغمبر خدا نی خبر دی تہی کہ مضر بعد میری وفات کی بانک مدت اویگا میرا سلام اوسکو پہونچانا مضر نی جو یہہ سلام سید المرسلین کے سنی و سعادت
پیغام سی مشرف ہوا اوٹہا و بوسہ سر مبارک علی پر دیا اور اگلی حضرت کی بیٹہا حضرت امیر نی برقع مونہہ سی اوٹہایا و اوسنی برقع اوٹہایا اوسکی جبین سی ایسا نور ساطع
ہوا کہ تمام مسجد منور ہو گئی بعدہ مضر نی کہا ای علی مین چند سوال تمسی کرتا ہون کہ اونکی جواب پر اطلاع نہین ہوتی مگر پیغمبر یا وصی پیغمبر کو جناب امیر نی کہا پوچھو اوسنی کہا
ای علی بتاو مجکو اوس نر سی کہ پدر و مادر نہین رکہتا اور اوس مادہ سی کہ بی پدر و مادر پیدا ہو اور اوس نر سی کہ بی پدر موجود ہوا اور اوس رسول سی کہ نہ جن
ہی نہ انس سے نہ ملائکہ سی نہ بہائم سی نہ سباع سی اور بتاو مجکو وہ قبر کہ جسنی اپنی ساتہہ صاحب قبر کو سیر کرایا اور بتاو کہ اوس حیوان کو کہ اوسنی اپنی اصحاب کو ڈرایا
اور بتاو اوس جسم کو جسنی کہایا لاکن کچہہ پیا نہین اور وہ شی کہ کو ابتدا سے خلق سی سوای ایکبار کے آفتاب اوسپر نہین چمکا اور قیامت تک پہر نہ چمکیگا اور
وہ جماد جسنی زندہ کو جنا اور وہ زن کہ تین ساعت مین فرزند اوس سے متولد ہوا اور وہ دو ساکن کہ حرکت نہین کرتی اور وہ دو متحرک کہ ساکن نہین ہوتے
اور وہ دو دشمن کہ ہرگز دوست نہونگی اور بتاو مجکو شی لاشی اور بہترین اشیا و زشت ترین اشیا جب مضر نی یہہ سب سوال کیئے حضرت مرتضی سی تو پہلے حضرت
نی جواب ہر ایک کا بتفصیل بتایا کہ وہ نر کہ پدر و مادر نہین رکہتا آدم علیہ السلام ہی اور وہ مادہ کہ بی پدر و مادر موجود ہوئی حضرت حوا ہی اور وہ نر کہ بی پدر موجود ہوا
حضرت عیسی علیہ السلام اور وہ رسول کہ نہ جن سی ہی نہ انس سی نہ ملائکہ سی نہ بہائم سی نہ سباع سی غراب ہی کہ حق تعالی نی تعلیم قابیل کو بہیجا تہا فبعث اللہ غرابا
یبحث فی الارض اور وہ قبر کہ جسنی اپنی صاحب کو سیر کرایا ہی یونس تہی کہ تین دن تک اطراف و جوانب بحر مین سیر کرتی پہری اور وہ حیوان جسنی اپنی اصحاب کو

ذرا یا سور تہا کہ بطلب رزق اپنی قوم کی ساتھہ باہر آیا تہا اور اوس ستون کی جانا تہا کہ ناگاہ سر سلیمان تہا اوس مور نے اپنی قوم کو کہا شہر جاؤ کہ خاک تہا نے جلتی سلیمان علیہ السلام کی سر پر نہ گری اور وہ جسم کہ جسنی کہایا اور کچھہ نہ پیا اور پہر قیامت تک نہ کہائی گا عصای موسی علیہ السلام تہا کہ سحر ساحرونکو کہایا کہ تلقف ما یأفکون اور وہ بقعہ کہ آفتاب اوسپر ایکبار سی زیادہ نچمکا وہ قعر دریا تہا کہ حقتعالی نی قوم موسی کی لئی اوسکو شکافتہ کیا اور آفتاب اوسپر چمکا چنانچہ گزرنیک دریا سی بعد گذر جانی قوم کی پہر دریا اپنی حال اول پر آگیا اور وہ حاملہ جسنی حیوان متولد ہوا وہ سنگ تہا جس سی ناقہ صالح علیہ السلام نکلا اور وہ دو ساکن کہ متحرک نہین ہوتی آسمان و زمین ہین اور مراد متحرک سی انتقال ہی ایک مکان سی دوسری مکان پر اور وہ دو متحرک کہ ساکن نہین ہوتی آفتاب و ماہتاب ہین اور وہ قرین کہ تین ساعت مین جنی یعنی ایکساعت مین حامل ہوئی اور ایکساعت حامل رہی اور ایکساعت مین جنا وہ حضرت عیسی کو جنی مریم ہی اور وہ دو دوست کہ ہرگز دشمن نہین ہوتی حقتعالی اور حبیب اوسکی حضرت رسالت پناہ ہین صلی اللہ علیہ وآلہ اور وہ دو دشمن کہ ہرگز دوست نہین ہوتی موت و حیات ہین اور یعنی مومن اور لاشی کافر احسن اشیا صورت بنی آدم ہی اور اقبح اشیا مین مبیرای مضر یہہ ہی جواب تیری بیسون سوال کا جب مضر نے جواب اپنی سوالون کی سنی اوٹہا اور بوسہ سر و پیشانی مبارک جناب امیر علیہ السلام پر دیا اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ جو اوس مجلس مین حاضر تہی سبہون نی سر مبارک حضرت امیر کی بوسی لئی اور آنحضرت کو وارث علم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ جانکر بفضایل و مفاخر حضرت سبہون نی زبان ثنا کہولی بعد مضر نے کہا یا علی مجکو قبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی بتاؤ تا کہ مین ما[illegible] کروں پس حضرت امیر نے قبر حضرت سید المرسلین کی اوسکو بتا دی مضر نے روضہ منورہ مین آکر قبر حضرت کو بغل مین لیا اور سینہ کو اوسپر رکہا جناب امیر نے فرمایا اوسکو ایکساعت اوسکی حال پر چہوڑ دو کہ اوسکا وقت مفارقت دنیا کا ہی بعد ساعت کی دیکہا کہ سر قبر مطہر پر رکہی ہوئی جان بحق تسلیم کر چکا اصحاب نے تجہیز و تکفین کر کے اوسکو نزدیک قبر سید الشہدا حضرت حمزہ کی مدفون کیا اہی کون خر طعام مجہول الاب والاعمام دیکہی کہ اس روایت سنیہ سی کالشمس علی شاہق الطور روشن ہی کہ صدوق سینون نے تصدیق وصایت و وصی برحق حضرت امیر علیہ السلام کی کی اور گواہی حضرت کی وصایت کی دیے اور اقرار معتبر بحالت صحت نفس و ثبات عقل جناب امیر علیہ السلام کی توصیف کا علی روس الاشہاد کیا اور جملہ اصحاب حاضرین مسجد نے بہی اقرار تقریری وصایت و وصی برحق کا کیا کسی نے اصحاب حاضرین مسجد سے اوسمین رد و نکیر نہین کی اس سی زیادہ کونسا ثبوت ہو سکتا ہی بالجملہ روایات مذکورہ سنیہ سی وصایت جناب امیر علیہ السلام کی بخوبی ثابت ہی مقصود تمہین انکار کو حق معلمہ عمر منکر سے ہوویگی کہ پس چہ خفتہ چہ بیدار کیا ہوتا ہی ٭ چراغی را کہ ایزد بر فروزد ٭ ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد ٭

قال الناصب الکاذب ابن نصر جلی سی دو فائدی منجلی ہوئی ایک یہہ کہ یہودیت ماخذ ہی شیعیت کا اور شیعیت اوسی سی ماخوذ ہی

اقول قول سابق مین ہم لکہہ چکی ہین کہ کون خر طعام مجہول الاب والاعمام کی عبارت منہج المقال مین جسکو یہان بنص جلی تفسیر کیا ہی خیانت فی النقل کی ہی اسصورت مین اوس نص جلی سی یہہ فائدہ منجلی نہین ہوتا کہ یہودیت ماخذ ہی شیعیت کا کون خر طعام مجہول الاب والاعمام اس قول مین سراسر کاذب و مصداق لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا ہی اور مخفی نرہی کہ شیعیت کا کلام خدا اور احادیث نبویہ ہین کون خر طعام اور اوسکی خراب دیدہ ربد اعتساف ہیدہ آپ ہی سی غشاوہ جہل و عناد کو پاک کر کی بچشم انصاف دیکہین اور گوش باطل نیوش سی پنبہ کو چرک سو فہمی ولا او سی صاف کر کی سنین کہ حقیر یہجگہ دو ایک آیات و روایات لکہتا ہی کہ بسبب عزم سفر کی ضیق وقت و قلت فرصت اگرچہ مانع استقصای کلام ہی الکن ہو وی ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ اسجگہ منظور من الاتمام **آیہ اولی** خداتعالی ارشاد کرتا ہی کونوا مع الصادقین سیوطی نی در منثور مین کہا ہی کہ ابن مردویہ نی ابن عباس سی روایت کی ہی کہ آیہ کونوا مع الصادقین سی مراد یہہ ہی کہ ساتھہ علی ابن ابیطالب کی رہو اور ابن عساکر نی روایت کیا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا کہ مراد آیہ مذکورہ سی یہہ ہی کہ ساتھہ علی ابن ابیطالب کی رہو اور حافظ ابو نعیم نی روایت کی کہ آیہ مذکورہ در شان علی ابن ابیطالب مین نازل ہوا اور مراد صادقین

سے علی ابن ابیطالب و اولاد امجاد آنحضرت کی ہین اور ہے ابن مردویہ و خطب خطبای خوارزم فی مناقب مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مراد کونوا مع الصادقین
سے کونوا مع علی و اصحابہ ہین کہ بحکم حدیث نبوی مراد صادقین سے جناب امیر و اونکی صحاب ہین آیہ دوسرا انما انت منذر ولکل قوم ہاد فردوس الاخبار و مناقب
ابن مردویہ مین ابن عباس سے مروی ہے کہ منذر پیغمبر خدا ہین ولکل قوم ہاد جناب امیر ہین آیہ تیسرا وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اہتدی
صواعق محرقہ ابن حجر مین حضرت امام صادق علیہ السلام و ثابت بنانی سے مروی ہے کہ مراد ثم اہتدی سے پیروی اہلبیت ہے آیہ رابعہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا
الا المودۃ فی القربی تفسیر مدارک مین و فصل الخطاب و ہدایۃ السعداء مین ہے کہ بعد نزول آیہ مذکورہ کے لوگون نے پیغمبر خدا سے پوچھا کہ وہ لوگ جنکی محبت خلایق پر واجب ہوئی
کون ہین پیغمبر خدا نے تین مرتبہ فرمایا علی فاطمہ و حسنین آیہ خامسہ وممن خلقنا امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون بحر المناقب مین و مناقب ابن مردویہ
مین زاذان سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ امت متفرق ہوگی تہتر فرقون پر اور بہتر فرقے دوزخ کو جاوینگے اور ایکفرقہ جنت کو اور یہہ فرقہ
جنتی وہ لوگ ہین کہ خدا تعالی نے اونکی شان مین فرمایا ہے وممن خلقنا امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون اور یہہ فرقہ مین ہون اور میری شیعہ آیہ سادسہ
یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم مناقب ابن مردویہ مین امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اولوا الامر بالاصالت علی علیہ السلام
ہین اور باقی حکام بالتبعیت اور تفسیر کبیر مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد ہمہ اثنا عشر علیہم السلام ہین و فخر رازی نے اسی قول کو قوت
دی ہے آیہ ثامنہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا و صواعق محرقہ ابن حجر مین ہے کہ ثعلبی اپنی تفسیر مین جناب صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے
کہ آنحضرت نے فرمایا کہ ہم ہین حبل خدا تعالے کی جو فرمایا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا آیہ تاسعہ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات
اولئک ہم خیر البریۃ صواعق محرقہ مین ہے کہ روایت کی حافظ جمال الدین زرندی نے ابن عباس سے کہ یہہ آیہ جب نازل ہوا پیغمبر خدا نے جناب امیر سے
فرمایا کہ وہ تو ہے اور تیری شیعہ ہین انہی حقیر نے یہان بسبب قلت فرصت کے انہین چند آیات پر کہ ماخذ شیعیت ہے اقتصار کیا اور اب چند روایات
و احادیث سنیہ و اقوال علماء معتمدین سنیہ کہ جو مثبت حقیت مذہب حق امامیہ و ماخذ شیعیت مین لکھتا ہے فخر رازی نے تفسیر کبیر مین تفسیر بسم اللہ
الرحمن الرحیم مین کہا من اقتدی فی دینہ بمتابعۃ علی ابن ابیطالب کان علی الحق والدلیل علیہ اللہم ادر الحق معہ حیث ما دار یعنی جو
کوئی پیروی کرے اپنی دین مین بمتابعت علی ابن ابیطالب کے وہ حق پر ہے دلیل اسکی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے یا اللہ پہیر حق کو ساتھ علی کے جدہر کو وہ پہرے
اور بہی اوسی رازی اوسی تفسیر مین لکھا ہے من اتخذ علیا اماما لدینہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی فی دینہ ونفسہ یعنی جس کسی نے علی کو
اپنا امام دین مین کیا بتحقیق پکڑی اوسنے دست آویز محکم اپنی دین و نفس مین اور حافظ محمد بن موسی شیرازی نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا نے
جناب امیر سے فرمایا جبکہ جناب امیر نے پوچھا تھا کہ ناجی کونسا فرقہ ہے المتمسک بما انت علیہ واصحابک یعنی ناجی وہ فرقہ ہے کہ جو تمسک کرے تجہہ
و تیری اصحاب سے اور حافظ ابوبکر ابن مردویہ نے روایت کیا ہے کہ ابوذر و مقداد بن الاسود و سلمان فارسی رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم سب پیغمبر خدا کی حضور
مین بیٹہی تہی کہ تین گروہ مہاجرین مدینے کے دکہائی دیے پیغمبر خدا نے فرمایا میرے امت کی تین فرقے ہونگے ایک فرقہ اہل حق کا کہ اوسمین شائبہ باطل کا
نہوگا مثل اونکی مثل زر و طلا کے ہے جسقدر اوسکو آگ مین تاپے اچہا ہے ہوتا جاویگا اور امام اوسکا ایک تینون کا ہے اور وہ امام ہے جسکو خدا تعالے نے
قرآن مین فرمایا ہے امام مبین دوسرا فرقہ اہل باطل کا کہ اوسمین شائبہ حق کا نہوگا مثل اونکی مثل خبث الحدید کے ہے جسقدر اوسکو آگ مین صاف
کرو برا ہے جاتا امام اوسکا ایک تینون کا ہے تیسرا فرقہ اہل ضلالت کا ہے مذبذب درمیان حق و باطل کے نہ ادہر نہ اودہر امام اوسکا ایک تینون کا ہے

ابوذر وغیرہ کہتی ہیں کہ ہم نے پیغمبر خدا سے الحق کو پوچھا فرمایا کہ وہ فرقہ اتباع علی ابن ابیطالب امام المتقین ہے اور باقی دونوں فرقوں کو بتایا
ہر چند پوچھا اس حدیث کو خطیب خوارزمی نے بھی روایت کیا ہے اور صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے واخرج احمد فی المناقب انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما
ترضی انک معی فی الجنۃ والحسن والحسین وذریتنا خلف ظہورنا وازواجنا خلف ذریتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا اور بھی صواعق میں ہے
واخرج الدیلمی یا علی ان اللہ قد غفر لک ولذریتک ولولدک ولاهلک ولشیعتک ولمحبی شیعتک فابشر فانک الانزع البطین
اور بھی صواعق میں ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا یا علی انت وشیعتک هم الفائزون اور بھی صواعق میں ہے اخرج ابن سعد عن علی قال اخبرنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اول من یدخل الجنۃ انا وفاطمۃ والحسن والحسین قلت یا رسول اللہ فمحبونا قال من ورائکم انتہی کون حرام طعام
مجہول الاب والاعمام اور اوسکی جراب دیکھیں کہ ان آیات واحادیث میں کہ انکے از بسیار روشنی مونہہ اوراق مذکور ہوئے ہیں اور بھی وہ آیات واحادیث ماخذ تشیعت
ہیں کیسی مناقب ومفاخر شیعہ علی کے وحقیت وبشارت اولیت دخول بہشت عنبر سرشت مصرح ہیں اور کون حرام یہہ بھی سن لے کہ مراد شیعہ سے فرقہ امامیہ ہے
لغۃً وعرفاً کما مر من عبائر القاموس والصراح والمنتخب فانظر ثمہ اور بھی عبارت صراط علی حق نمسکہ کہ جمیع مقطعات قرآنیہ واسقاط مکررات سے حاصل ہے
بھی اول دلائل ہے اس امر کے کہ تشیعیت ماخوذ قرآن سے ہے اور قرآن ہے ماخذ تشیعیت ہے اور بھی دلیل حقیت مذہب شیعہ ہے اور کون حرام طعام مجہول الاب والاعمام کان کہول کر
سن لے کہ یہودیت ماخذ تشیعیت کا تو ہو ہی نہیں سکتا کما فصلنا بلکہ یہودیت ماخذ سنیت کا البتہ بلکہ ضرور ہے اولاً مذہب سنیوں کا منحصر چار فرقوں حنفی شافعی
مالکی حنبلی میں ہے کما قرر ذلک الطغام فی اوائل ہذہ الرسالۃ المردودۃ مبتدع ومستحدث ہے بعد انقراض زمانہ پیغمبر خدا واصحاب ثلثہ کے نکلا ہے تو ماخذ ہو سکتا
اسلام نہیں ہو سکتا ثانیاً سنی لوگ پیچھے لگو عمر کے ہیں اور اوسکی سنت پر چلتے ہیں اور اوس بدنصیب کو یہود سے رغبت اور شوق تھا بھی توراۃ کا تھا چنانچہ
وہ بدمذہب وبدنصیب کچھہ کلام توراۃ کا یہود سے بکمال اشتیاق لایا اور حضور پیغمبر خدا میں اوسکی مدح کرکے اوسکو بکمال شوق پڑھنے لگا پیغمبر خدا کو بہت
ناگوار ہوا اور چہرہ مبارک حضرت کا اوسکی اس حرکت نامناسب اور اس فعل شنیع اوسکی سے متغیر ہو گیا اور حضرت اوس پر نہایت غضبناک ہوتے تو ابوبکر
یہہ حال دیکھکر اوسکو براہ زجر وتوبیخ کہا ثکلتک امک اما تری بوجہ رسول اللہ مشکوۃ میں ہے ان عمر بن الخطاب اتی رسول اللہ بنسخۃ من التوریۃ
فقال یا رسول اللہ هذہ نسخۃ من التوریۃ فسکت فجعل یقرأ ووجہ رسول اللہ یتغیر فقال ابوبکر ثکلتک الثواکل ما تری ما بوجہ رسول اللہ
فنظر عمر الی وجہ رسول اللہ فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ رضینا باللہ ربا وبمحمد نبیا فقال رسول اللہ
والذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ اور بھی مشکوۃ میں ہے عن جابر عن النبی حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث من یہود
تعجبنا افتری ان نکتب بعضها فقال امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصاری لقد جئتکم بہا ولو کان موسیٰ حیا ما وسعہ الا
اتباعی انتہی **قال** الناصب الکاذب دوسری یہہ کہ جناب مرتضوی کو اوسنے یعنی عبد اللہ بن سبا نے وصی بنایا ہے وصی کرنا حضرت کا ثابت نہیں
اقول لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہم قبل اسکے سابق میں کتب معتمدہ سنیہ سے بروایات کثیرہ ثابت کر چکے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کو خدا و پیغمبر خدا نے
وصی بنایا ہے نہ عبد اللہ بن سبا نے فانظر ثمہ واعتبر عن رقدۃ الغافلین **قال** الناصب الکاذب اس ہنگام میں خم غدیر کا قصہ فضیل ہوا
اقول کون حرام طعام مجہول الاب والاعمام کے موہنہ میں لگام نہیں جو شتر بے مہار جو چاہتا ہے سو بلا خوف خدا و رسول کے بکتا جاتا ہے قصہ خم غدیر
کا بعد نزول آیہ وافی ہدایہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک الآیہ کے جو بحکم رب جلیل بسامع جمیلہ نبی جلیل بصورت جبریل سے ہوا بشر کی کیا طاقت

اوسکو فیصل کر دی گئوا ابوبکر بدگہر و عمر منکر اظہار اپنی نفاق درونی کا کرکی بمشاقت خدا و رسول خدا نقض عہد و نکث بیعت خم غدیر کرکی حیات
مستعار چند روزہ اپنی ریاست و امارت غصبی مین بسر کرین و مصداق سَتُحۡرَضُونَ عَلَی الۡاَمَانَةِ وَسَتَکُونُ نَدَامَةٌ یَومَ الۡقِیٰمَةِ جیسا کہ
صحاح ستہ مین ہے ٹہرین دینا روز چند و آخر کار با خدا و مذہبی وَسَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ اور انجام کار بکرین ثانیہ ہوا کنز العمال
بترتیب جمع الجوامع سیوطی مین ہے عن ابی صالح عن علی قال رایت النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ فی منامی فشکوت الیہ مالقیت من امتہ من
التکذیب والاذی فبکیت فقال لی لا تبک یا علی والتفت فاذا رجلان یصعدان واذا جلامیذ یرضخ بہا رؤسہما حتی تنفضخ ثم یعود الحدیث
رواہ ابو یعلی فی مسندہ یعنی جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا کہ مین نے پیغمبر خدا کو خواب مین دیکھا مین نے حضرت سے شکایت کی ایذا اون و تکذیب کے جو امت سے مجکو پہونچی تہین
اور مین رویا پیغمبر خدا نی فرمایا ای علی گریہ مکرو پہر کر دیکہو مین نے موڑ کر دیکہا تو کیا دیکہتا ہون کہ دو شخص بندہی ہوئی ہین اور پتہر وسنی سر اونکی پہوڑی جاتی ہین اور ریزہ
ریزہ کئی جاتی ہین یہانتک کہ خوشی پہیکی لگتا ہی پہر سر اونکی درست کی جاتی ہین اور توڑی جاتی ہین انتہی نقد الحاجۃ کون حراون دونو قیدیون کو جنکی سر روز
سی پہوڑی جاتی ہین اپنی دل مین سمجہ لے اور مضمون حدیث صحیح من رانی فقد رانی الحق کو خیال مین رکہکر یہ بہی سمجہ لے کہ یہہ خواب رحمانی حقانی ہے خواب و خیال شیطانی
کہا ہو دم الکون کہا آدم * زجا رفتم اما بجا آدم * آدم مطلب کہ علی بن احمد واحدی نی اپنی تفسیر مسمی با سباب النزول مین لکہا ہے کہ آیہ یا ایہا الرسول
بلغ الآیۃ شان عالیشان علی ابن ابیطالب مین غدیر خم مین نازل ہوا اور ثعلبی نی بہی تفسیر مین کہا ہی کہ براء بن عازب نے روایت کیا کہ جب ہم نے رسول خدا کے ساتہہ
حجۃ الوداع سے مراجعت کی وہ غدیر خم مین پہونچی اوسدن گرمی بشدت تہی رسولخدا سایہ مین دو درخت کی کہ وہان تہی بیٹہی تہی اور سب مہاجرین و انصار کو کہ اوس منزل
مین تہی جمع کیا اور ہاتہہ علی ابن ابیطالب کا پکڑا اور کہا ای حاضرین آیا مین اولی نہین ہون تمکو نفسون تمہاری سی سبہون نے کہا کہ آپ اولی ہین ہمکو ہماری نفسون سے
پس حضرت نی فرمایا کہ جسکا مین مولا ہون علی اوسکا مولی ہے بار خدایا دوست رکہہ اوسکو جو علی کو دوست رکہی اور دشمن رکہہ اوسکو جو علی کو دشمن رکہے
عمر اوٹہہ کہڑا ہوا اور کہا ای پسر ابوطالب مبارک ہو تجکو یہہ منصب عالی و سلطنت و سروری اور ہر ایک مومن و مومنہ کی اور روایت مین ثابت ہوا ہے کہ حاضرین اوس
روز ستر ہزار تہی بعدد قوم موسی علیہ السلام کہ بفرمودہ خدا تعالی حضرت موسی نے اپنی بہائی ہارون کی لیئی بیعت لے تہی اور سبہون نی بیعت قبول کی تہی اور آخر
کو نقض بیعت کیا تہا اور یہان بہی ایسی ہی صورت واقع ہوئی تہی اور ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین کہا کہ عبد اللہ ابن مسعود نے کہا کہ ہم حیات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ مین اس آیہ کو یون پڑہتی تہی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین وان لم تفعل فما بلغت
رسالتہ اور بہی ثعلبی نے روایت کی ہے کہ جب حکایت نصب کرنی جناب امیر کی مشہور ہوئی حارث بن نعمان فہری ناقہ پر سوار ہو کر مدینہ مین آیا و پیغمبر خدا سے
منازعت شروع کی اور کہا ای محمد ہمکو تمنی کلمہ شہادت بتایا ہمنی قبول کیا نماز پنجگانہ کا حکم کیا اسکو بہی قبول کیا زکوۃ و حج و روزہ و جہاد کا حکم دیا ہمنی قبول
کیا اور جو کچہہ کہا ہمنی مانا مخالفت اوسکی نہ کی تم ان امور پر راضی نہوئی اور اب جو کچہہ باقی نرہا تو ہاتہہ پسر عم اپنی کا پکڑا اور اوسکو اوٹہایا اور سب لوگون
پر اوسکو امیر کیا اور حکم اوسکی اقتدا کا کیا آیا یہہ امر منجانب خدا تعالی ہے تو نی کیا ہی یا اپنی رائے سے حضرت نی فرمایا قسم اوس خدا کے جسکی سوا کوئی اور پروردگار نہین
جو کچہہ مینے بارہ علی مین کیا ہے بحکم خدای تعالی کیا ہی نہ اپنی رائے سے حارث تیرہ درون حضرت کی پاس سے اوٹہہ کہڑا ہوا اور راہ مین کہتا جاتا تہا خداوندا
جو کچہہ محمد نی علی کے حق مین کہا ہی اگر درست و راست ہی تو مجپر پتہر آسمان سی برسا یا مجکو بعذاب دردناک گرفتار کر فی الحال ایک پتہر آسمان سی اوسکی سر پر گرا
اور اوسکی دبر سی نکل گیا اور وہ واصل جہنم ہوا اور یہہ آیہ نازل ہوا سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ لَیۡسَ لَہٗ دَافِعٌ مِّنَ اللّٰہِ ذِی الۡمَعَارِجِ

اور تفسیر

اور تفسیر کبیر میں لکھا ہے العاشر نزلت هذه الآية في فضل علي فلما نزلت هذه الآية اخذ بيده وقال من كنت مولاه فعلي مولاه و
اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فلقيه عمر فقال هنيئا لك يا ابن ابي طالب اصبحت مولاي ومولى كل مؤمن ومؤمنة
وهو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمد بن علي یعنی جب نازل ہوا یہ آیہ پکڑا ہاتھ علی کا پیغمبر خدا نے اور کہا
جسکا میں مولی ہوں پس علی اسکا مولی ہے بارخدایا دوست رکھ اوسکو جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اوسکو جو علی کو دشمن رکھے پس ملا علی سے
عمر اور کہا مبارک ہو تجکو ای پسر ابو طالب ہوا تو مولی میرا اور ہر مومن و مومنه کا اور یہ حدیث صحیح ہے ابن حجر نے بیان کیا هذا حديث صحيح لا مرية فيه وقد
اخرجه جماعة كالترمذي والنسائي واحمد وطرقه كثيرة جدا ولذا رواه ستة عشر صحابيا وفي رواية لاحمد انه سمعه من النبي ثلاثون صحابيا وكثير من اسانيدها
صحاح وحسان یعنی حدیث من کنت مولاه فعلي مولاه حدیث صحیح ہے نہیں ہے شک اوس میں اور روایت کیا ہی اوسکو جماعت نے مانند ترمذی
ونسائی واحمد کی و طرق اوسکی بہت ہیں روایت کیا ہی اوسکو سولہ صحابیوں نے اور بیچ روایت احمد کی تیس صحابیوں نے اور اکثر سندیں اوسکی صحیح وحسن ہیں
اور ایسا لکھا ہے مواہب لدنیہ میں سعد او سعید نے زیادہ ہے کہ اوسکی طرق کثیرہ کو جمع کیا ہی ابن عقدہ نے ایک کتاب علیحدہ میں اور حدیث مذکور کنز العمال ل
سیوطی میں و شرح دیوان شہید میں ہے و شرح عزیزی جامع صغیر سیوطی میں لکھا ہی حدیث مذکور متواتر ہے اور احمد بن حنبل نے حدیث غدیر خم کو براء بن
عازب و زید بن ارقم وابی الطفیل و عطیه عوفی و ریاح بن حارث و ابو مریم و ابو اسحق و زاذان و ابن عمر و سعد بن وقاص و ابن ابی لیلی سے روایت کیا ہی کہ فضائل الخطاب
میں بھی ہی اور ثعلبی نے تفسیر سال سائل و آیہ یا ایہا الرسول بلغ میں براء بن عازب سے ابو داود سجستانی و ترمذی نے بھی براء بن عازب سے اور ابن مغازلی
99 شافعی نے زید بن ارقم و ابو ہریرہ و زید بن ارقم و جابر بن عبد الله و عمیر بن سعد و ابن ابی اوفی و عبد الله بن مسعود و عمر بن الخطاب و ریاح
بن حارث سے اور بیہقی نے براء بن عازب سے و خطیب خطابی نے ابی الطفیل و براء بن عازب و ابو سعید خدری و ابن ابی لیلی و ابن عباس و یعقوب
بن اسحاق و سعید بن مسیب و ابو ہریرہ و جابر بن و اصبغ بن نباتہ و عمار و ابن مردویہ نے ابن عباس سے اور ابو عبد الله مرزبانی و امام
و حافظ ابو و حافظ ابو ابو القاسم عبد الله حسکانی و علامہ نیشاپوری و محمد ابن طلحہ شامی و حافظ ابو نعیم
و صاحب کتاب وسیلة المتعبدین و ابن اثیر جزری و صاحب روضة الاحباب و ابن ابی الحدید و طبرانی و نسائی و ذہبی و ابن مغازلی و ابو العباس و شیخ ابن کثیر
شامی شافعی و ابن جوزی نے حدیث مذکور کو کتب احادیث و تفاسیر و تواریخ میں ذکر کیا ہی اور کتاب المودة فی القربی سید علی علوی ہمدانی شافعی کے
مودت خامسہ میں یوں ہی عن عمر بن الخطاب قال نصب رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا علما فقال من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال
من والاه وعاد من عاداه واخذل من خذله وانصر من نصره اللهم انت شهيدي عليهم فقال وكان في جنبي شاب حسن الوجه طيب الريح
فقال لي يا عمر لقد عقد رسول الله عقدا لا يحله الا منافق فاحذر ان تحله قال قلت يا رسول الله انك حيث قلت في
علي كان في جنبي شاب حسن الوجه طيب الريح فقال كذا وكذا قال نعم يا عمر انه ليس من ولد آدم لكنه جبرئيل اراد ان يؤكد عليكم
ما قلته في علي یعنی عمر بن الخطاب نے کہا نصب کیا رسولخدا نے علی کو پیشوا و امام پس کہا من کنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه واخذل
من خذله وانصر من نصره اللهم انت شهيدي عليهم پس کہا عمر نے کہ تھا میری پہلو میں ایک جوان خوبصورت و خوشبو اوسنے مجھسے کہا ای عمر تحقیق باندھا رسولخدا نے ایک
بند میں نہ کھولیگا اوسکو مگر منافق پس تو پرہیز کر اوسکی کھولنی سے اور یہہ حال میں نے پیغمبر خدا سے کہا حضرت نے فرمایا ای عمر وہ اولاد آدم سے نہیں ہی بلکہ وہ جبرئیل

تھا اوسنے و بہ ظلم ناکیا اس بات کی جو مین نے علی کے شان مین کہی ہے تحسین کہا کہ تو حذر کرنا اور عقد کی کھولتی ہے اور مسند احمد بن حنبل مین یون ہے عن البراء

بن عازب و زید بن ارقم قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ لما نزل بغدیر خم اخذ بید علی فقال الستم تعلمون انی اولی بکل مومن من نفسہ

قالوا بلی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ والعن علی

من ظلمہ و عصبہ حقہ فلقیہ عمر فقال ھنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولای و مولی کل مومن و مومنۃ اور امام غزالی نے

العالمین مین لکھا ہی کہ بعد نصب کرنی رسولخدا کی علی کو بخلافت اول جس کسی نے مبارکباد کہا عمر بن خطاب تھا کہا بخ بخ یا علی قد اصبحت مولای

و مولی کل مومن و مومنۃ ایک شخص کہتا ہی کہ جسوقت عمر خلیفہ ہوا مین نے کہا ای امیرالمومنین مین روز غدیر خم حاضر تھا پہلی تم نے علی سے مبارکباد کہا تھا اب یہہ

کیا ہی عمر نے کہا سچ ہی لاکن لوگون نے مجھکو تکلیف خلافت کی دی مین نے بحبجاہ قبول کیا انتہی بالجملہ قصہ غدیر خم کا بسبب کثرت رواۃ کی اوس مرتبہ کو

پہونچا ہی کہ شک و شبہہ اوسکی وقوع صحت مین نہیں ہو سکتا اور موافق فرمودہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی بیا نہ مین ہی کہ سوای منافق کے کوئی اوسکو بھول

نہیں سکتا اور بقول صاحب صواعق کے تیس اصحاب پیغمبر خدا نے اوسکو روایت کیا ہی اور موافق مذہب سنیونکی اصحاب کلہم عدول ہین و قد اولی اسنادہا

اور یہی مطابق قول صاحب صواعق محرقہ کی اکثر سندین اوسکی صحیح ہین اور یہی قصہ مذکورہ صحیح ترمذی و صحیح نسائی و مسند احمد حنبل مین موجود ہی چنانچہ

بوجوہ مذکورہ صاحب صواعق نے کہا ہی انہ حدیث صحیح لا مریۃ فیہ مقام حیرت ہی کہ کوان خرطام مجہول الاب والاعمام ایسی قصہ کو کہ حد تواتر و شیاع

کو پہونچا ہی ضعیف سمجھتا ہی اور مخفی نرہی کہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث نص صریح ہی خلافت بلافصل جناب امیر علیہ السلام مین کئی وجہ

ایک یہہ کہ لفظ مولی کا من کنت مولاہ فعلی مولاہ مین بمعنی اولی بالتصرف ہی بدلیل سیاق حدیث کی کہ پیغمبر خدا نے صحابہ کو خطاب فرمایا الست اولی بکم

من انفسکم قالوا بلی سبھون نے جواب مین کہا بلی تب پیغمبر خدا نے فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ چنانچہ شارح مقاصد نے بحث خامس مین حدیث مذکور

مین مولی بمعنی اولی بالتصرف کی ترجیح دیجا ہی دوسرے یہہ کہ کتب لغت سے معلوم ہوتا ہی کہ لفظ مولی کا مشترک ہی چند معانی مین فی القاموس المولی

المالک والعبد والمعتق والمعتق والصاحب والقریب کابن العم ونحوہ والجار والحلیف والابن والعم والنزیل والشریک وابن الاخت

والولی والرب والناصر والمنعم والمنعم علیہ والمحب والتابع والصھر انتہی و در منتخب اللغات مین یون ہے مولی بالفتح آزاد کنندہ و آزاد کردہ شدہ

و سزاوار تر و پسر عم و یار و دوست و ہمسایہ و ہم عہد و فی الصراح مولی خداوند و آزاد کنندہ و آزاد کردہ شدہ و پسر عم و یاری کنندہ و دوست و ہمسایہ

و ہم سوگند و فی اللغات مولی بالفتح میم و فتح لام آزاد کنندہ و غلام و یاری دہندہ و بمعنی خداوند و مہتر و ہمسایہ و یار و غلام آزاد کردہ شدہ انتہی پس

سمجھنا چاہیی کہ حدیث مذکور مین کوئی معنی معانی مذکورہ سے سوای مالک کے یا سزاوار تر کی کہ ترجمہ اولی بالتصرف کا ہی خداوندی یا مہتر کے کہ مآل

ان سب کا خلافت بلافصل ہے نہین بنتی کیونکہ حدیث مذکور مین مولی بمعنی عبد و معتِق و معتَق کے ہو ہی نہیں سکتا و علی ہذا القیاس بمعنی صاحب یعنی

یار کی و ابن العم کی و ہمسایہ کے و ہم سوگند کی و ابن عم کی و نزیل کے و شریک کے و ابن الاخت کے و منعم علیہ کے و محب کے و تابع کی و صہر کی بھی نہیں بنتی

کسواسطی کہ یہہ امور تو سبکو معلوم تھی ان امور کے تبلیغ کی کچھ حاجت نتھی ان امور کا اعلام تو لغو و عبث محض تھا اور قبیل ۵ جیسا کہ مین تھورا بر وار انڈا اعلام

دیدان تو حلوردہان ندہ اور ایسی اعلام و تبلیغ لغو و عبث محض کے لیی یہہ شدومد کہ وان تفعل فما بلغت رسالتہ یعنی اگر یہہ تبلیغ تو نکریگا تو

نی تبلیغ رسالت کی بالمرہ نہ کی خدای علیم و خبیر سی محال مستبعد بلکہ غیر مستحسن ہے تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا تو معین ہوا

یہہ امر توکہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ مین مولی بمعنی مالک و متولی امور کے یا مہتر کی یا سزاوار تر کی ہے ہی ورمال ان معانی کا خلافت بلافصل ہی ہے
اور لفظ مولی کا کلام مجید مین بہی بمعنی متولی امور و بمعنی سید و بمعنی علی امر و بمعنی مالک و بمعنی اولی کے مستعمل ہوا ہے حقیر سندین ان معانی کی تفسیر جلالین
سی نقل کرتا ہے کہ جو تصحیح النقل کرے خدا تعالے فرماتا ہی فاعلموا ان اللہ مولیکم ناصرکم و متولی امورکم اور فرماتا ہی انت مولینا سیدنا و متولی امورنا
اور فرماتا ہی ثم ردوا الی اللہ مولیہم مالکہم اور فرماتا ہی وھو کل علی مولیہ ولی امرہ اور فرماتا ہی ماویکم النار ھی مولیکم اولی بکم کون جو
جو جواب استفتا مین اور صاحب صواعق فی بحث سی حدیث بی لکہا ہی کہ کلام عرب مین مولی بمعنی اولی ہے مین آیا دلیل اونکی جانب کی ہی تیسری یہہ کہ خدا
عز اسمہ نے جو پیغمبر خدا کو ہنگام معاودت حجۃ الوداع سی راہ مین حکم کیا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک یعنی ای رسول تبلیغ کر تو ما انزل الیک کی
راہ ہی مین بہ تاکید فرمایا وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ یعنی اگر تو تبلیغ ما انزل الیک کی نکریگا تو تونی تبلیغ رسالت کی بالمرہ نکی بہ تاکید
علی التاکید فرمایا واللہ یعصمک من الناس یعنے تبلیغ اوس حکم مین تو کسی کا خوف نکر کہ قادر تعالی تیرا نگہبان ہے شر ناس سی اس تاکید علی التاکید سی واضح
کہ وہ امر جسکی تبلیغ کا حکم باین شد ومد و باین تاکید علی التاکید ہوا ہے کوئی امر مہتم بالشان ہی کہ خدا تعالی نی بتاکید و اصرار و بہ تہدیدات بسیار اوسکی تبلیغ
کا حکم فرمایا ہی اور پیغمبر خدا نی بہی ایسا اہتمام کیا کہ راہ ہی مین بمقام خم غدیر جہان سوای دو درخت کی کچہہ سایہ نتہا اور دن و موسم بہی بہت گرم تہا ادنکو
جمع کر کی تبلیغ حکم خدا کی فرمائی یہہ اہتمامات خدا اور رسول کے اولہ قویہ ہین کہ وہ امر کہ تبلیغ کا حکم باین شد و مد و مضا اوسکا راہ ہے مین باین اہتمام ہوا کوئی
امر سہل سرسری نتہا بلکہ امر عظیم مہتم بالشان تہا اور وہ نہین ہی مگر استخلاف جناب امیر علیہ السلام کا ان دلہ قویہ و قراین جلیہ سی بہی متعین ہوا کہ حدیث من کنت
۱۰۱ مولاہ فعلی مولاہ مین مولی بمعنی اولی بالتصرف یا مالک یا خداوند یا مہتر یا سزاوار تر ہی کے ہی کہ مال مرجع ان سب معانی کا طرف خلافت بلافصل ہی کی ہے
چوتہی یہہ کہ صواعق ابن حجر مین اسی حدیث کی بحث مین ہی وانہا اسلمنا انہ اولی بالامامۃ فالمراد المال والا کان ھو الامام مع وجودہ صلی اللہ
علیہ وآلہ اور یہی کوفحر طعام مجہول الالباب الاعام فی جواب ناصوب استفتای الحق مین جو بطور دنبالہ کی اپنی قبقاب مین لگایا ہی لکہا ہی کہ حدیث مذکور
مین مولی بمعنی محب ہے نہ بمعنی متصرف تا مضمون خلافت کی جانب منصرف ہو والا ولایتین مستقلتین کا اجتماع زمان واحد مین لازم آتی کا کیونکہ
لفظ بعدی کے ساتہہ یہہ فقرہ مقید نہین اولاً اسکا جواب یہہ ہی کہ نبی اور وصی و امام کا کہ نبی کا ہی جمع ہونا ممنوع نہین ہے ولایت تسلط و حکومت
نبی کے بہ نبوت و الاستقلہ وبالاصالت ہی اور ولایت و تسلط امام و وصی کے بالتبعیت والنیابت ہی اجتماع متبوع و تابع کا زمان واحد مین کس دلیل
سی ابن حجر و کوفحر ممنوع جانتی ہین حضرت ادریس علیہ السلام وصی تھی اور حضرت ہارون و یوشع بن نون وصی حضرت موسی علیہما السلام کی اور شمعون الصفا
وصی حضرت عیسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام کی تہی اور یہہ حضرات اپنی اپنی زمانہ مین مجتمع تہی وعلی ہذا القیاس اکثر انبیا و اوصیا اونکی مجتمع رہی ہین
ثانیاً کوفحر طعام مجہول الالباب الاعام فی اسی رسالہ قبقاب مین لکہا ہی کہ جیسی القران یفسر بعضہ بعضاً معلوم ہے ویسا ہی الحدیث یفسر بعضہ بعضاً مجزوم
تو موافق قول کوفحر کی روایت بریدہ کے کہ صواعق محرقہ ابن حجر مین اسی حدیث کی بحث مین ہی کہ لا تقع یا بریدۃ فی علی فان علیا منی وانا من علی
وھو ولیکم بعدی اور بہاہ جندب جو استفتا مین ہی کہ پیغمبر خدا نی جناب امیر سی فرمایا انت ولی کل مومن بعدی مفسر حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی ہی یعنی
علی مولی ہر مومن کے ہین بعد میری پانچوین یہہ کہ حجۃ الوداع اواخر سنہ دس ہجری مین تہا اور نزول آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک الآیہ کا و قصہ
غدیر خم و فرمانا جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا من کنت مولاہ فعلی مولاہ بمقام خم غدیر ہنگام مراجعت کی حجۃ الوداع سی دو ماہ قبل رحلت آنحضرت کے

واقع ہوا تو یہہ خبر دینا امامت و خلافت بلا فصل علی کا اوس وقت کہ ایام اخیر زندگی کا و قرب رحلت کا تہا بقرینہ مقام و بزبان حال صریح ہین ایسمین کہ آنحضرت
نی بزبان حال فرمایا کہ جسکا مین مولا ہون بعد میرے کہ عنقریب سفر آخرت کا کیا چاہتا ہون علی اوسکا مولا ہی جیسی یہہ کہ روایت صحیح طبرانی کی کہ صواعق
محرقہ ابن حجر میں بہی بحث مین ہے صریح ہی اسی معنی میں صاحب صواعق لکہتا ہی ولفظہ عند الطبرانی وغیرہ بسند صحیح انہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب بغدیر خم
تحت شجرات فقال ایہا الناس انہ قد نبانی اللطیف الخبیر انہ لم یعمر نبی الا نصف عمر الذی یلیہ من قبلہ وانی لاظن انی یوشک ان ادعی
فاجیب وانی مسئول وانکم مسئولون فماذا انتم قائلون قالوا نشہد انک قد بلغت وجہدت ونصحت فجزاک اللہ خیرا فقال الیس
تشہدون ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان جنتہ حق وان نارہ حق وان الموت حق وان البعث حق بعد الموت و
ان الساعۃ اٰتیۃ لا ریب فیہا وان اللہ یبعث من فی القبور قالوا بلی نشہد بذلک قال اللہم اشہد ثم قال یا ایہا الناس ان اللہ مولی
وانا مولی المومنین وانا اولی بہم من انفسہم فمن کنت مولاہ فہذا مولاہ یعنی علیا اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ ثم قال یا ایہا
الناس انی فرطکم وانکم واردون علی الحوض حوضا اعرض مما بین بصری الی صنعاء فیہ عدد النجوم قدحان من فضۃ وانی سائلکم حین تردون علی
عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیہما الثقل الاکبر کتاب اللہ عزوجل سبب طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم فاستمسکوا بہ لا تضلوا
ولا تبدلوا وعترتی اہل بیتی فانہ قد نبانی اللطیف الخبیر انہما لن ینقضیا حتی یردا علی الحوض اس روایت مین صریح ہے کہ پیغمبر خدا نے پہلی اپنی رحلت کی
خبر دی اور بعد اوسکی فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی مین عنقریب دنیا سی چلا جاتا ہون بعد میری علی اوسکی مولا ہین جسکا مین مولا ہون بالجملہ حدیث
من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو لفظ بعدی مقید نہین ہی لاکن موید ہی تفسیر بعضہ بعضا کی حدیث بریدہ و روایت طبرانی اوسکی مفسر ہین کون خر طغام مجہول الآباء
والاعمام دیکہی کہ قصہ خم غدیر کا تو فیصل ہونا محال ہے البتہ قصہ سقیفہ بنی ساعدہ کا فیصل ہو گیا والسلام علی من اتبع الہدی **قال** الناصب الکاسب تیسری یہہ
منزلت ہارون ہے نبی کی فیہ مین خلافت عامہ مراد نہین ہے بلکہ اوسکی حقیقت یہہ ہی کہ جب حضرت غزوہ تبوک کو چلی مدینہ سکینہ مین محمد ابن مسلمہ کو صوبہ دار مقرر فرمایا اور سباع
ابن عرفطہ کو کوتوال اور ابن ام مکتوم کو پیشنماز مسجد نبوی اور ہر گاہ امور خانگی اور خبرداری مثل حرم بیت اور اطلاع امور مستورہ پر موقوف ہین کہ بیٹا داماد اس کام کے
سزاوار ہوتا ہی حضرت امیر کو اونپر خلیفہ کیا چنانچہ حضرت امیر نے فرمایا اتخلفنی فی النساء والصبیان آپ نے فرمایا اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من
موسی الا انہ لا نبی بعدی پس یہہ خلافت عامہ اور زعامت کبری کہان ٹہری بلکہ تشبیہ ہارون سی معلوم ہی کہ یہہ خلافت مقید تا مدت رجوع تہی بعد انقضای مدت
رجوع تہی بعد انقضای مدت رجوع منقضی ہوئی باقی نہین رہی ایسی جیسی جب موسی نے طور سی رجوع کیا ہارون کی خلافت باقی نرہی ویسا ہی جب حضرت نے تبوک
سی رجوع فرمایا جناب امیر کی خلافت باقی نرہی اور جیسی بعد وفات موسی ہارون خلیفہ نہوی یہہ منصب یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا کو ہوا ویسا ہی
بعد انتقال حضرت حضرت امیر خلیفہ نہوئی یہہ منصب ابوبکر و عمر کو پہنچا کہ اونہی اہل نسب اور نسل اور نحو خد لہما اللہ سی معلوم ہوا کہ مقصود اس تشبیہ سی تشبیہ فی
القرابہ ہی نہ تشبیہ فی الامامۃ والخلافۃ پس معلوم ہوا کہ جناب امیر کو استحقاق خلافت ولو فی وقت من الاوقات ثابت و متحقق ہی وہو عین مذہبنا معاشر اہل السنۃ
والجماعۃ **اقول** یہہ خر طغام ولد الحرام ایسا ہی کہ سوا اسی ہوئی رہنا رتر اہی کی کچہہ نہین جانتا ناحق دخل در معقول کرتا ہی ارباب عقل و
دانش کہون خر کی جہالت کو دیکہین کہ کیسا کلام متناقض کرتا ہی یہہ فقرہ کہ اس خر کا تیسری یہہ کہ منزلت ہارون من موسی سی مانحن فیہ مین خلافت عامہ مراد نہین صریح ہے
تسلیم منزلت ہارونیہ مین کیونکہ اس فقرہ سی واضح ہی کہ کون خر کو کلام ہے تو اوسکی معنی مراد مین ہی نہ ثبوت منزلت ہارونی مین بلکہ اسی قول مین اوسکی جملی کی منزلت ہارونی

ثبوت کا اقرار صریح کیا ہی باین عبارت کہ بلکہ تشبیہ ہارون سے معلوم ہوا کہ یہہ خلافت مقید بامدت رجوع تھی بعد انقضای مدت رجوع منقضی ہوئی باقی نہین رہی جب حضرت نے
تبوک سے رجوع فرمایا جناب امیر کے خلافت باقی نہ رہی آہ اور سابق اسی قول مین منزلت ہارونی کا انکار محض کیا ہی باین عبارت و معہذا اصحت عبارت ملحقہ موقوف ہے
تبلیغ اور روایت اور منزلت ہارون کے کی تسلیم پر حالانکہ یہہ تینون امور غیر واقعی ہین انتہی کون حجر کو با این فہم و استعداد کہ یہی تصنیع عناد و تسوید قرطاس کیا ضرور تھا ورا
ان یہہ لہو الحدیث کی ان حجر طعام کا کہ محمد بن مسلمہ کو صوبہ دار اور سباع بن عرفطہ کو کوتوال اور ابن ام مکتوم کو پیشنماز مسجد نبوی کے مقرر کیا تھا کچھ بکار آمد نہین کیونکہ کون حجر
طعام جب خود بعد اس تودہ طوفان کے لکھتا ہے نہ ہو خفائی بر حضرت امیر کو خلیفہ کیا تھا چنانچہ حضرت امیر نے فرمایا اتخلفنی فی النساء والصبیان پیغمبر خدا نے
فرمایا اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی تو باعتراف کون حجر کی منزلت ہارونی ثابت ہوئی جسکا وہ انکار کرتا ہی اور امر غیر
واقعی کہتا ہی اب مجملا حقیقت حال اس ماجرا کی یون ہی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عزم غزای تبوک کیا منافقون نے خیال باندھا کہ جب پیغمبر خدا مع اصحاب اس
جہاد کو جاوینگی مدینہ خالی رہی گا ہم گھر و خانہ رسول و اصحاب رسول کی گھس کر لوٹین گی اور زنان و اطفال کو لونڈی غلام بنا دینگی حقتعالی نے بوساطت جبرئیل علیہ السلام
اپنی پیغمبر کو منافقون کی نیت سے مطلع کیا پیغمبر خدا نے تدبیر پوچھی حضرت جبرئیل نے کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہے اس غزوہ مین احتیاج تیغ زنی کی نہوگی انجام مہم بصلح ہو جاوے گا
علی کو اپنا قایم مقام کر کی اہلبیت و منبر وغیرہ انکو سونپو کہ آپکی نیابت او مدینہ کی حفاظت کرین اور یہی لوگ جانین کہ جب علی تمہاری زندگی مین نیابت کے لیاقت
رکھتا ہی تو بعد وفات آپکی بہی اولی بہ نیابت وہی ہے پیغمبر خدا نے موجب مشورہ جبرئیل و حکم رب جلیل کے عمل مین لائی اور مدینہ مین جناب امیر کو خلیفہ کر کے
تشریف لی گئی جب پیغمبر خدا ایک منزل پہونچی تب منافقون نے زبان طعن کہولی اور کہا کہ محمد نے علی کو دشمن جانا کہ لڑکون اور عورتون مین چھوڑ گئی حضرت
امیر کو یہہ بات منافقون کے شاق و ناگوار ہوئی اسلحہ پہن کر پیغمبر خدا کی خدمت مین پہونچی پیغمبر خدا نے پوچھا کیا باعث ہوا کہ تم مدینہ سے چلی آئی جناب امیر نے عرض
کیا طعن منافقون کا باعث میری آنی کا ہوا پیغمبر خدا نے فرمایا ای علی کیا تو راضی نہین کہ میرا اور نیز وصی و خلیفہ اور قاضی دین میرا اور وفا کنندہ وعدہ میرا ہووے
تو جان کہ گوشت تیرا گوشت میرا ہے و خون تیرا خون میرا ہے اور جسم تیرا جسم میرا ہے اور تو مجھسی بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر یہہ کہ بعد میری کوئی پیغمبر نہوگا جناب
امیر علیہ السلام نے فرمایا راضی ہوا مین راضی ہوا مین اور کون حجر طعام نے یہہ جو کہا بس یہہ خلافت عامہ و زعامت کبری کہان تہی بلکہ تشبیہ ہارونی سے معلوم ہی کہ
خلافت مقید بامدت رجوع تہی الخ وہ کون حجر بتاوی کہ انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی مین حرف تشبیہ کا کہان ہی یہان تو منزلت ہارونی
ہی جسکا حال خدا تعالی نے قرآن مجید مین فرماتا ہی حکایۃ عن موسی علیہ السلام واجعل لی وزیرا من اہلی ہارون اخی اشدد بہ ازری اور وزارت حضرت ہارون کے مقید تا
بمدت رجوع نتہی اور بعد رجوع موسی کی بیقاتسی منقضی نہوئی تہی ویسی ہی وزارت و منزلت ہارونی جناب امیر علیہ السلام کی مقید بامدت رجوع نتہی اور بعد رجوع سید المرسلین کی
منقضی نہوئی تہی اور جو کہ حضرت ہارون نے حیات موسی مین انتقال کیا تہا بعد موسی کے زندہ نرہی تھی اس سبب سے یوشع بن نون و کالب بن یوفنا کو خلافت پہونچی
اور یہان تو جناب امیر جو باشارہ جبرئیل و بحکم رب جلیل خلیفہ نبی ہوئی تہی بعد رحلت سید المرسلین کے زندہ و باقی تہی یہان تو ابوبکر و عمر کا تقمص بخلافت بجز
تکلف و تعدی و جبر کے کوئی محمل صحیح نہین رکہتا اور وزارت و خلافت جناب امیر کی کہ باشارہ جبرئیل و حکم رب جلیل تہی بلا شبہہ خلافت عامہ و زعامت کبری تہی
کون حجر کی انکار سے کیا ہوتا ہی خذلہ اللہ و اخزاہ اور کون حجر طعام نے یہہ جو کہا کہ بس معلوم ہوا کہ مقصود اس تشبیہ سے تشبیہ فی القرابۃ ہی نہ تشبیہ فی الامامۃ والخلافۃ
یہہ بہی جہل یا تجاہل و سفاہت ہے ورنہ ظاہر ہے کہ یہان تشبیہ کا بیان ہے اور بر تقدیر فرض و تسلیم تشبیہ فی القرابۃ جب ٹہہرتی کہ حضرت ہارون ابن العم و داماد حضرت موسی کے
ہوتی و راسے آن لفظ الا انہ لا نبی بعدی کا دال ہے کہ تشبیہ فی القرابۃ مراد نہین ہے ہذا و کن من الشاکرین قال الناصب الکاذب بعضی غدر شبہ عبارت ملحقہ

کہ نہیں وضع اور الحاق بالمبلغ وجوہ وضوح واضح ہی ۲ اقول کون جر طعام مجہول الاب و الاعمام فی انکار تبلیغ و وصایت و منزلت ہارونی جناب امیر المومنین علیہ السلام

کرکے جو تعصب اپنے دل نقار منزل میں کئی تہی سو بحمد اللہ بھی مرہم روایات کتب معتمدہ سینہ اوسکا علاج کر دیا کہ اوس سے باوضح وجوہ وضوح ظاہر ہوگیا کہ عبارت

عیون کے ملحق و موضوع نہیں ہے اور مضمون صدقت مشحون عبارت مذکورہ کا سراسر حق و صحیح ہی البتہ جو اوسکی اعتقاد سراپا فساد میں خراش شیطانی یا انکار عداوت

و بغض جناب امیر مصداق من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ جملہ کہ

مواعق محرقہ ابن حجر میں ہو رہے ہیں اوس خراش و فساد کی اصلاح ہماری تدبیر سے ممکن نہیں خدا کے عز اسمہ فرماتا ہی ومن یضلل اللہ فما لہ من ہاد ۳ قال الناصب اسمہ افرا

الکاسب یہہ عبارت ملحقہ طرایف وغیرہ دلیل اوسکی وضع و الحاق کا یہہ بیان ہے کہ قیود کریمہ مذکورہ یعنی خلافت ارض اور تسلط مثل خلافت اور تسلط خلفائی بنی

اسرائیل کی اور پسندیدگی دین اور رواج اور استقرار اور بدل خوف امن کلی وغیرہا کہ مجموع وعدہ الہی میں داخل ہیں اور سوائے شیخین کے اسکے زمانہ خلفائے ثلثہ کی حضرت امیر

کے زمانہ پر اصلا منطبق نہیں اسواسطے کہ شہادت شریفہ مرتضی فی تنزیہ الانبیا کا مفنی یہہ سب امور حضرت امیر میں مفقود ہیں پس یہہ کریمہ عظیمہ آپ کی خلافت

دلیل کیونکر ہو سکتی ہی اور بعد اکریمہ مذکورہ میں الفاظ جمع مستعمل ہیں اور جناب امیر کی فرد ہیں اون جماعت سے بنا بر اصول شیعہ جمع کی نفی نہیں فرد جا ہی پس

معلوم ہوا کہ اس آیہ کو تنہا اثبات خلافت جناب شیر خدا میں صرف کرنا سراسر بے صرفہ ہی اور وضع اور الحاق محرقہ ہی واللہ اعلم بالصواب مطلع صفا ہی کہ فقرہ مضمون

رقیبہ او پر ابن عباس کا الحاق نہیں فقرات الحاقیہ یہہ ہیں جو عیون اور طرایف کے لفظ او معنی کے ہیں واللہ وہو الہادی والنصیر ۴ اقول کون جر طعام

مجہول الاب و الاعمام کو عقل و دماغ و اختلال حواس لاحق ہے جو کہتا ہی کہ خلافت و تسلط مثل خلافت و تسلط خلفائی بنی اسرائیل کے اور پسندیدگی دین اور بدل

خوف امن کلی زمانہ میں خلفائے ثلثہ ہی میں تھا زمانہ جناب امیر میں غالباً فہم کون جر طعام میں پسندیدگی دین کے وہ ہی جو مثلاً خالد بن ولید نے زمانہ

ابوبکر مگہر میں بیچارہ مالک بن نویرہ مسلم کو بلا وجہ قتل بعزیت کیا اور اوس کی زوجہ مسلمہ کو بلا انتظار عدت و استبرا متصرف ہوا کما فی کتب السیر و

التواریخ اور پسندیدگی دین کے زمانہ عمر میں مثلاً وہ ہوئی کہ عمر نے فاقد الماء کو حکم سقوط نماز کا کیا اور فاقدین ماء کو بذریعہ حکم و اجتہاد عمر کی تکلیف

مشقت تیمم سے نماز سے نجات فراغ و آسودگی حاصل ہوئے اور زمانہ یہہ بیش بدل امن کے خوف جین جانی مہر میں مبتلا ہوئیں او حضرت خلیفہ زن بردہ نشین سے

الزام کیا کہ منقوصہ ہوئی کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال کما فی تفاسیر اہلسنت اور زن مجنونہ اور زن حاملہ بدل امن کلی کے خوف رجم میں گرفتار

ہوئیں بلکہ مرحوم ہو گئیں کما فی صحاح اہلسنۃ اور پسندیدگی دین کی زمانہ عثمان بیچارہ ولی ایمان میں یہہ ہوئی کہ مثلاً قرآن منزل من اللہ جلا دی گئی اور ابن مسعود

وغیرہ صحابہ ابرار رسول مختار ماری کھائی گئی اور مروان طرید رسول مقبول بلایا اور وزیر بنایا گیا اور حکم انحوراں بنی امیہ امت مرحومہ پیغمبر خدا

پر مسلط کئی گئی بہلا کون جر طعام مجہول الاب و الاعمام بتا دے تو آیہ والفی بیہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض

کما استخلف الذین من قبلہم الآیۃ حسب کا بیان و بصراحت حدیث صحیح لا یزال الاسلام عزیزا منیعا الی اثنا عشر خلیفۃ میں ہی خلافت عصبیہ

کون خر کی سگوں پر کیونکر صادق آتا ہی اور کون خر طعام مجہول الاب و الاعمام یہہ بہی بتا دے کہ آیہ ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا اوسکی سگوں

پر کیونکر صادق رہی گا اوسکی سگوں کا خوف کب تہا جسکی بدل میں وسکو امن حاصل ہوا بالجملہ مخفی نہیں کہ مصادیق آیہ مذکورہ کی نہیں ہیں مگر یہہ

اثنا عشر جناب امیر علیہ السلام سے لیکر تا جناب صاحب الامر علیہ السلام کہ خلافت مثل خلفائے و نقبای بنی اسرائیل کے اور پسندیدگی دین کی حق سبحانہ

کہ یہہ عبارت جمع و سائط کرنی تکررت متصفات قرینہ سے حاصل ہوتی ہے اوسکی خبر دیتی ہی اور امن بدل خوف انہیں ائمہ اثنا عشر علیہم السلام میں جمع ہوئی ہیں اور

ظاہر نہ کی ائمہ علیہم السلام کا سبب اظہار نفاق مضمر منافقوں و مخرجوں کے اون نا کسوں کے اونکی خلافت حقہ من قبل اللہ مین نقصان نہیں ہوسکتا منافقان و کافران

امت حضرت نوح کو ہر روز دکھ دیا گیا فرعونیوں نے حضرت موسی کو مغلوب کیا حضرت زکریا آرہ سے دو پارہ کئے گئے حضرت یحیی بعد تعذیب ذبح کئے گئے گوناگون جفائیں

حضرت عیسی کو سوا رفع آسمان کے کوئی چارہ نہوا و علی ہذا القیاس اکثر انبیا تسلط ظاہری نہ پاکی اور تسلط ظاہر نہ پانی سے اونکی نبوت و خلافت مین کچھ نقصان

نہوا پہر ائمہ کے تسلط ظاہر نہ پانی سے کچھ اونکی وصایت و امامت مین کیون نقصان ہوسکیگا اور اس بیان شافی سے جواب اوس مغلطہ کو جو کا بہی واضح ہوگیا

جو اوسنی کہا ہے بعد الکریمہ مذکورہ مین الفاظ جمع مستعمل ہین و جناب امیر اکیلے فرد ہین و اس بیان شافی سے یہہ بہی کالنور علی شاہق الطور روشن ہوگیا کہ قیود

مذکورہ یعنی خلافت ارض اور تسلط مثل خلافت اور تسلط خلفا ہی پہر تبدیل او تمکین دین اور رواج اور استقرار او ربدل خوف امن کلی وغیرہا کہ مجموع وعدہ اوسی

مین داخل ہین اور شاید نحر زمانہ کون خرکی سکون پر صلا منطبق نہین کہ یہہ سب امور زمانہ صحابہ ثلثہ مین بالکلیہ مفقود ہین و جواب عبارت تنزیہ الانبیا سید

مرتضی علیہ الرحمہ کا سابق گذر چکا اور بیان مذکور سے یہہ بہی ثابت ہوگیا کہ مضامین عیون و طرایف کی سب کے سب حق احق بالاتباع ہین اور یہہ بہی

ہوگیا کہ فقرہ قبول و انکار محاورات ابن عباس کے نہ کلام پیغمبر خدا کہ کلام یہہ ہے کہ کون حجر طعام مجہول الاب والاعمام نے نفاق مضمر اپنا ظاہر کرکے جو انکار تبلیغ و

وصایت و منزلت ہارونی جناب امیر علیہ السلام کا کیا تہا سو حقیر نے تینون ارشادات کتب معتمدہ سنیہ ثابت کر دیا اور کون حجر مسلوب و مغلوب ہوا ٥ للہ الحمد کہ کیا خوب

مطالب بیان ہوئے الحق کا فرہیدین پر غالب ہوئے **قال** صاحب السہم الثاقب وظاہر آنست کہ مراد از ارتکاب فعل ورکوب حمل ہمان باشد کہ خلیفہ زادہ جعفری

افادہ فرمودہ فان الولد سر لابیہ و پدر شریک ریزہ جمعا بین القولین و توفیقا بین السبیلین و ہذا ہو المتبادر من تولی الخلیفہ المنعوۃ

ذلک الوجہ المعاقر والمحاکی ما تذکیر ما حکی عن حاشیۃ القاموس من عکس لفضیۃ فلا یخلو عن اساءۃ الادب واما التأنیث ٥

فلا یطلع احد علی غرضہ و ہیاتہ الا کثیر عن افشاء سرہ **اقول** اس کلام سے ثابت ہوا کہ یہہ جتاتا ہے کہ جیسا سابق تحویل کے معنی ازکون لکہے

ہمقام مین معنی رکوب عمر کی لیکن یہہ ظاہر ہے بستر از نہفتن بلکہ تیرہ درونان تو ربا طن کے طرح ظلمت افشان ہے نہ جناب عمر کا حولت رحل سے فعل بد مراد ہے نہ یہہ فعل

جا فیان الفنا و قرینا مین ابن عمر کا ارشاد لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہمقام مین با خبر اسپید لکہے ہیں اور تماشا یہ دیکہئے کہ جب ملازمان نے خلاف مصمون صحیح اللہ

لا اکرہ لکم ان تکونوا سبابین ولکن لو تسبوا الناس فیتکسبوا العداوۃ بینہم علی ما فی الکلینی سب و شتم نا بجا نہ ہوسکتا ہے اب بہی جل ہنانی کو جو

یہ آئی بہار اکہا نقصان نہ کا موہ نہ کیا ٥ لگی موہنہ ہی جرات دیتی دیتی گالیان صاحب زبان بگڑی تو بگڑی تہی خبر لیجئے دہن بگڑا ❊ نسبت نکاح عمر

والا دد اماد خیر البشر یعنی جناب سیدہ صغیرہ زوج بتول اطہر بنا بر رشتہ نسبتی او رعلاقہ خسرائی اور قرابتی رسم ورواج ہندوستان جنت نشان میں رواج ہو جا

ونسیر ابادیا آبا جہان تک مضایقہ نہین بلکہ مقام شکر ہے کہ اس قوم مین اگر دشمنون کے یہہ عزت ہے تو انکی ہاتھون حور و بیٹی دوستو کے کیا گت ہے وہان اگر

شکایت ہو خانہ بیجا ہے یہان حرکات بیہودہ سے مرشیہ کی بجا ضو غمین وسیے ہرگاہ انکو اپنی مادر حقیقی سے یہہ سلوک بیدریغ نکار ہے اور کا کیا شمار مصنف اخبار المصرین

کہ منجملہ آبائی شیعہ معتبرین ہے اپنی کتاب کے آغاز مین افادہ فرمایا ہے کہ فقیر حقیر کثیر التقصیر عبدالوہاب ابن عبدالرحمن سمی بن ملجم ملجائی جہنم علیہ ما یستحقہ اور دوسرے مقام

مین لکہتا ہے کہ دو ام زاکا نہایت عایشہ نام متعصب ترا ز معاویہ ان ولیہ الحرام بیش زوجہ معلونہ جو ذ ہ تعالی رد کند او کند او ر اسیطرح اکثر جا اوسنی ما باپ کے

رسوا سنے او ربیجا ئے مین روسیاہ کیا ہمقام مین اوسی لعین بلید کے تقلید ملازمان عبید کو خوش آتی ہے کہ نسبت نکاح اپنے رو قیا یہہ مرہت اور فہما فہمائی یہہ بہی

نہو کو آتا ہے کہ دیتے ہیں ذرا بہی نہین ڈرتے کہ لوگ کیا کہینگے ٥ کیون نہ برسین فلک سے انگارے ❊ بیٹی دیکر داماد کو فخر ری ❊ ملازمان اپنی دروغ بیفروغ

ملاحظہ فرمائیں کہ ہمارے نسبت کسقدر بیجا ہی اور ہمارے رہت بی لم و کاست کو مطالعہ مین لائین کہ انکی نسبت کتنا بجا ہی حمام والی بات باد کیجئی حمامی کو دو چار روپی اور دیجئی ع لا ستیما جو مسدود تجاہل ہ کسکی حال کا مصداق اور مقال ہے اگر یہہ امور بیجا ہین جناب سیدی عبوس گرفتار بلای فرسیمو مین کا مین کس مرض کے دوا ہین کہین بہی تفضیل المفضول علی الفاضل و تقدیم المفضول علی الفاضل بضرورت روا ہے اولاد امجاد او اعضاد متعدد خصوصاً سنیم الباقر و الصادق اور الداکر حرکات او سکنات تمامی اہلبیان لکہنو بہی مقال و ربی گفتگو ہین کہ وہ نظرونکی تلی رہتی تہی او نکی دروازی کہلی باہم مفتوح للداخلین ہ و حاجتہم مرتجی للفاعلین ہ یہہ استغاذی مجتہدادونکی کسکی افادون سی ہین اگر پاس ناموس ورباس لوس نہوتا جمعاً لا فواہ الانام وطمعاً فی الجاہ والاکرام فقیر تو یہی کہتا کہ یہہ حرکات نسونیہ نتیجہ برکات ملا زمان ہی ہے استدلالاً بقولکم البنیہ الولد سر لابیہ یہہ حاشیہ قائم کہان ہے دکہاتی اس بہتان آموختہ شیطان کا نشان بتاتی نواب معتمد الدولہ کے حضور مین جناب کا فرار کی لئی اس قسم کے دیوانگی اور ہرزہ جانکی کا دعوا کیا تہا آخر مجبور بعض علمای اہلسنت حاشیہ مذکورہ لائی نواب ممدوح کے خطاب مین آملا زمان شرمندہ ہو مگر بیان نہین ہوتی اپنی حقیقین پس ہوتی ہین ولیس ہذا اول بصعبۃ الشیعۃ کسرت تحت قدم اہل السنۃ اب بر موقوف کیا جناب جملکت یہ ہے اسی قسم کی باتین ہذیانیہ اپنی حدیقہ سلطانیہ مین لکہتی ہین یا بعبارت کہ ام در حکم پیمبر است در عہد ابن حکام و تعرض بذکر جہر اجہات و بہ یا وصف انکہ برائت بینی و امام ازان مستغنی عن البیان است گویا تعریض است تا فی الشیخین انتہی بعبارتہ ملعونہ علیہ و علیہا عرض یہہ ہے کہ تب ہر کو سی ابنی اور ابنی اولاد کی عیب پوشی ہی و بالجملہ تحقیق مقام یہہ ہی کہ حسب بالجا شعار ملازمان فی تذکر مین فرمایا ہوتی کہ شاہ معاد اللہ نسبت بجناب مرتضوی عبد المجید ناصبی معتزلی غیرہ کی کتب اور رسائل مین موجود ہی اس سی گمان جاتا ہی کہ نواصب فی علی الرغم روافض ان بوچہیات کے نسبت بجناب امیر بتایا اور روافض ان بوچہیات علی الرغم نواصب ان بحرہات کے خلافت بجناب فاروق جمایا لاکن الحمد للہ کہ اہلسنت کے نزدیک یہہ دونو بزرگ ذی عزت اور صاحب شرف ہین اور وہ دونو گرگ مورد لعنت جابر ضرب **اقول** کون جز طعام مجہول الاب والاعمام نے یہہ جو کہا ملا زمان کی یہہ خطای ثانی ہی کہ جیسا سابق تحویل کے معنی وا گرگون سمجہی اس مقام مین معنی رکوب عز اتی ہین الی اخرہ بدانیہ ہم سابق میں قاموس غیرہ و کتب لغت سے ثابت کر چکی ہین کہ تحویل کے معنی وا گرگون صحیح ہے اور یہان رکوب جو کہا وہ حاصل و مآل تحویل ہی بصورتین یہہ پہلی معنی مین خطا ہوتی ہی نہ معنی ثانی مین اسکو خطا سمجہنا ما در بخطا کا کام ہی اور کون جز فی یہہ جو کہا نہ جناب عمر کا حوث دحالے سی فعل بد مراد لیکر کون جز طعام کو اما لیقی آمالیوق بیغمبر کے مناسب نہین کیونکہ مخفی نہین کہ مراد عمر کے حوث دحالے سی فعل بد ہی مراد خطا مرتکب ہوا تہا دلیل اوسکی ارتکاب فعل بد کے قول او سکا ہلکت ہے کیونکہ اتیان نسی القبل من جانب الدبر مین ہلاکت کسطرح سے متنی نہ بقول اہل اسلام نہ بقول یہود یا یہود کہ یہود فعل مذکور کو حرام نہین کہتی تہی صرف احولیت مولود کا باعث بتاتی تہی اور احولیت مولود مین ہلاکت اوس بدکار کے کیا تہی جو بیغمبر خدا کی حضور مین اگر ہلکت کہا اوس اگنکو فاعل فعل شنیع و ہالک بیان کیا اور کون جز طعام نی یہہ جو کہا نہ یہہ فعل بد اتیان النسا فی الادبار مین ابن عمر کا ارشاد عجب انوکا تہا ہی یہہ کوسے ہرا نا بسی بچکا کہ جب ابن عمر نی نافع سی شان نزول آیہ مین کہا کہ یہہ آیہ اون لوگون کے حق مین نازل ہوا جو اتیان فی ادبار النسا کرتی تہی نافع نی پوچہا کہ وہ لوگ قبل ہی مین از جانب دبر کرتی تہی ابن عمر نی ملار دنکیر کہا لا الا فی دبرہا یعنی قبل مین من جانب الدبر کرتی تہی کون جز ایسا شیر خوارہ او ند ہی مونہہ دودہ پیتا ہے جو قول ابن عمر لا الا فی دبرہا کو نہین سمجہتا اب جو اس ہی محجمع گرکی سمجہہ لی ارشاد ابن عمر کا اس فعل بد اتیان النسا فی الادبار ہی مین ہے اور حقیر غمان اپنی جواد قلم کو حتی الوسع روکتا ہی لاکن یہہ کون جز خارزی بیان کا حاجتی اپنی اصل پر آکر جو کالی خواری پر آجاتا ہی عنان کمیت قلم کی ہاتہ سی جہوٹ جاری ہا

جاتی

جاتی ہی وہ ہماری رو کنی سی نہین رکتا چنانچہ یہان بہی موافق طریقہ یاجانہ رہی سکے کون حر طعام نی جو طول ممل بفایدہ بعبارات مہملہ والفاظ
نادرست ومضامین سست کیا اوس سے سوائے گالی خواریہ وسب وشتم کی کوئی مضمون بکار آمد سمجہہ مین نہین آتا خدا جانی کیا بکا ہی اور کیا بیان کہا ہی ہان
البتہ بقراین معلوم ہوتا ہے کہ بموجب فبهت الذي كفر کی مصداق ہے حقہ و براہین قاطعہ رسالہ سہم الثاقب کے دیکہہ کر مبہوت ہوگیا اور بلا وجہ وجیہ بیادا
رفیع الدرجات وجب التعظیم والاکرام کی جو جیا وجہ اموات کی حدیثین بر خلاف فرمان وجب الاذعان نبوی کی اذکروا موتاکم الصالحین منہم والطالحین بی
کی سب وشتم و افترا پردازیان کیہ ہین ومصداق سيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون کا ہوا ہے اور ذکر آباد عمر بابون کا نسبت بجناب
سیدہ علیہا السلام کہ منجر بسب وشتم رسول خدا ہے اور امر مذکور موافق روایات سنیہ مذکورہ کی بی اصل ہے کہ ہرگز وقوع مین نہین آیا لکہا اور خطاء معضلا فی نام
کون حر طعام جو بار بار لکہی نا کا نہ زبان قلم پر لاتا ہی یہی اسلام ظاہری کو بہی جواب صاف دیتا ہی کوئی فرقہ تہتر فرقون اسلامیہ سی جرأت سب وشتم کی بجناب
پاک صاحب لولاک قصدا و دانستہ نہین کرسکتا سوای اس بد اصل و بد مذہب کے اور کون حر طعام مجہول الاب لا اعمام نی یہہ جو کہا تفضیل المفضول علی
الفاضل او تقدیم المفعول علی الفاعل بضرورت کہین بہی روا ہے غالبا تقدیم عمر مفعول کے ظلم فاعل پر بہ نسبت کون حر شاید کسی ضرورت سی ہوگی اور غالبا
وہ ضرورت یہی ہوگی کہ كان يجامعها كانت والدة الامام الرجا کون حر طعام مجہول الاب والاعمام بحیا و بی شرم شرمندہ او سر بگریبان نہین ہوتا
وليس هذا اول قضية اهل السنة العمرية كثرت تحت قدم الشيعة العلية العلوية غرض یہہ سب طول ممل وتدبیر کوشی خلیفہ بابون کے
عیب پوشی کی لیے ہی سو وہ تو غیر ممکن ہے صاحب مجمع الامثال وغیرہ نی کہا ہی انہ کان معروفا اور کون حر طعام مجہول الاب والاعمام نی یہہ جو کہا حاشیہ قاموس مین
کہان ہی دکہلایئے اس بہتان آموختہ شیطان کا تو ثابت ہوتا ہی الی آخر ہذیانات اسکا جواب کلہ سکن یہہ ہی کہ صاحب قاموس مجد الدین فیروزآبادی اور محشی اوسکا
جلال الدین سیوطی دونو سنی ہین کتاب سنی کی الملحق الامامیہ سے طلب کرنا طرفہ حکایت ہی سنی لوگ اپنی کتابین لائین تو اہل حق وہ مضمون اونکو دکہلا دیگا
اگر مضمون معلوم کون حر طعام کی نزدیک بہتان آموختہ شیطان ہے تو سیوطی بہتان کرنی والا تلمیذ شیطان ہی ع مارا جازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت
با تکملہ حاشیہ قاموس و قانون تو ہمکو دستیاب نہین ہوا اگر بخاطر کون حر طعام مجہول الاب والاعمام چند مویدات و معاضدات مضمون حاشیہ قاموس کی لکہتا ہون
کون حر و جواب اوسکی پہیہ دیکہین و شرمندہ و سر بگریبان ہووین اور ہٹ دہرمی کو چہوڑ دین اور انصاف خیر الاوصاف سی ہاتہہ نہ اوٹہاوین شیخ عبد الحق
دہلوی ترجمہ مشکوۃ مین وجہ کہڑی ہوکر بول کرنی عمر کی لکہتا ہی بول کردن ایستادہ یا از بقایای عادت جاہلیت بود یا بجہت عذری کہ او را عارض شدہ و در عذر
عمر وجہی دیگر گفتہ اند کہ وی گفتہ کہ ایستادہ بول کردن نگاہ دارندہ تر است دبر را ایں تواند بود کہ در آن وقت او را علتی عارض بود کہ بدان محافظت دبر کہ چیز
از طرف وی بگرمد بر آید با وجود آنکہ نہی کرد ازان حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ عمر را چنانچہ در حدیث وارد شدہ یا عمر لا تبل قائما اور سیوطی کنز العمال مین
کہتا ہی عن عمر قال البول قائما احصن للدبر والبول جالسا ادعى الدبر یعنی عمر نی کہا کہڑی ہو کر پیشاب کرنا پناہ دبر کی ہے اور بیٹہکر پیشاب کرنا
جالی دبر کے ہی اور میدانی نیشا پوری مجمع الامثال مین مثلا ومعنی مثل مشہور اخنث من مصفر استہ مین لکہتا ہی وقد ضرب اهل مكة المثل
قبل الاسلام في التخنث برجل آخر من مشركي مكة لا احب ذكره فزعموا انه كان معروفا یعنی اہل مکہ مثل مذکور کو کہا کرتی تہی تخنث مین
ایک رجل کی مشرکین مکہ سی کہ اوسکا ذکر کرنا مجہکو اچہا نہیں لگتا اور اہل مکہ کو زعم تہا کہ وہ رجل مشہور بالتخنث ہی کون حر طعام مجہول الاب والاعمام
اور اوسکی جواب لنام بلفظ لا احب ذكره کو سمجہین اور بعض حواشی اقرا مین ہی ذکر المسیح و بعض شراح القانون ان بعض الصحابة قد ابتلی

هذا الدواء و شاع ذلك الخبر فقال له معالجه ليس عليك شيء لان الاطباء و الشارع قد جوزوا الشافة و الحقنة علی جميع مثلهما
هذا و انکا مذکور نا معضلاً لیکن استحیٰ من ذکر اسمہ یعنی سیحی و بعض شارحین قانون نے ذکر کیا ہی کہ بعض صحابہ مبتلا مرض ابنہ میں تہی اور مابون ہونا
اونکا شایع ہوگیا تہا جب اونکی معالج نے کہا نہیں ہے کوئی ہیز تمپر کسو سطی کہ طبیبون نے اور شارع نے شافہ و حقنہ جائز رکہا ہی اور علاج ابنہ کا مثل شافہ اور حقنہ کی ہے
اور یہہ اگرچہ مذکور معضل ہے لیکن مجکو شرم آتی ہی ذکر کرنی نام وس صحابی کی سے کہ بن طعام مجہول الاب و الاعمام لفظ لاکن استحیی من ذکر اسمہ کو سمجہی او رنہایہ ابن اثیر
مین لغت کس مین ہے فی حدیث جعفر الصادق لا یحبنا ذو رحم منکوسۃ قیل ہو المابون لانقلاب شہوتہ الی دبرہ یعنی جناب صادق علیہ السلام نے
فرمایا دوست نہین رکہتا ہمکو مابون اور حال دوست رکہنی خلیفہ مابون کا مابین سنیون کو مستغنی عن البیان ہے اور وصیت کرنا جناب سیدہ نساء عالمیان کا
کہ ابو بکر و عمر میری جنازہ پر بہی نآوین صحاح ستہ سنیہ مین منصوص ہے اور کون حر طعام مجہول الاب و الاعمام یہہ جو کہا کہ روافض نی تبحریات کو اضافت بجناب فاروق
جما یا یہہ اوسکی سخن سازی ہی ورنہ ظاہر ہے کہ شیخ عبد الحق و سیوطی و ابن اثیر وغیرہ یہہ سب کے سب سنی ہین اونہون ہی نی نسبت کیا ہی اور کون حر نے
یہہ جو کہا کہ تحقیق مقام یہ ہے کہ جس نامکا اشارہ ملا رمان نے تذکرہ مین فرمایا اوسکے نشانہ معاذ اللہ نسبت بجناب مرتضوی عبد الحمید ناصبی متعصب شقی اور اوسکی کتب و رسائل
مین موجود ہی اسکا جواب دندان شکن یہہ ہی کہ تحقیق مقام یہہ ہی کہ عبد الحمید ناصبی متعصب شقی اور اوسکی کتب و رسایل اسمکا بامسمی ہین اگر کوئی کتاب و رسالہ اوس ناصبی کا جس مین
ہو یا مضمون مذکور اوسمین ہو تو کیون حر طعام مجہول الاب و الاعمام اوسکو پیش کرے جواب دندان شکن اوسکا سنے اور اگر بالفرض اوسکا وجود بہی فرض کیا جاوے
تو لکہنا عبد الحمید وغیرہ ناصبیون ملاعنہ اشقیا دشمنان جناب امیر علیہ السلام کا بحق جناب امیر کس طرح کسی عاقل و جاہل کے نزدیک قابل اعتنا و جواب کی نہین ۵ قابل استناد
اتنجہ مدعی گواہ یہہ مثل مشہور و معروف ہی بخلاف اقوال جلال الدین سیوطی وغیرہ علمای سنیان جان نثاران کون حر کی مسکون کہ اونکی اقوال بحق عمر او سند حجۃ قابل
اعتبار کی ہین کہ زیادہ بران متصور نہین ہو سکتا اس صورت مین قیاس کرنا کون حر طعام کا قول سیوطی وغیرہ کو قول عبد الحمید ناصبی شقی پر و بالعکس قیاس مع الفارق
ہی اور کون حر طعام نی عبارت حدیقہ سلطانیہ کی جو نقل کیا ہے کچہہ اوسکا مال و راوسکی نقل کرنے کی وجہ سمجہہ مین نہین آتی حقیر وارد دیہات ہی کہ کوئی کتاب میسر
ہمراہ نہین ہے اور یہان کوئی کتاب میسر نہین ہوتی بعد تصحیح النقل کے اوسکا حال لکہا جاویگا اور کون حر طعام مجہول الاب و الاعمام نے عمر کو جناب فاروق جو لکہا ہے
وس سے اور سنیان عالم سے یو نجہتا ہون کہ ابو بکر بدگہر کا لقب صدیق اور عمر منکر کا لقب فاروق کہانسی ہی اور کس طرح صحیح ہے اور اون القاب کا دینی والا کون ہی حضرت
شیطان رجیم یا کوئی سنی لئیم کیونکہ کہ خدا اور پیغمبر خدا نی تو یہہ القاب نہین دئی کسو سطی کہ کتب معتمدہ سنیہ سے ثابت ہی کہ صدیق اکبر و فاروق اعظم القاب جناب امیر
علیہ السلام کی ہین بخشی ہوئی خدا اور رسول کے شیخ عبد الحق دہلوی نے ترجمہ مشکوٰۃ مین فضایل العشرہ روایت کی ہے عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ انہ قال فی علی انہ
الصدیق الاکبر و انہ الفاروق الاعظم یعنی پیغمبر خدا نی فرمایا تحقیق کہ علی صدیق اکبر و فاروق اعظم ہے اور جلال الدین محدث نی روضۃ الاحباب مین لکہا ہی عن سعد
بن الکاتب الواقدی عن الزہری انہ قال بلغنا ان الیہود سمتہ فاروق ثم تابعہم المسلمون و لم یبلغنا عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ
فی ذلک شیء یعنی واقدی نی زہری سے روایت کی ہے کہ یہود نی عمر کا نام فاروق رکہا اور مسلمانون نی اتباع یہود کا کیا اور پیغمبر خدا سے اس تسمیہ کے ہمکو کوئی روایت
نہین پہونچی اور ابن عبد البر نے استیعاب مین باسنادہ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ لکہا ہی انہ صلی اللہ علیہ و آلہ قال لعلی انہ فاروق ہذہ الامۃ و غیر
ذلک من الاحادیث التی تدل علی ان الفاروق ہو علی لا غیر یعنی پیغمبر خدا نی علی کو فرمایا کہ وہی فاروق اس امت کا ہی نہ کوئی دوسرا اور صواعق محرقہ
ابن حجر مین ہے اخرج ابو نعیم و ابن عساکر عن ابی لیلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم قال الصدیقون ثلثۃ حبیب النجار مومن آل یس

قال اقول اشعر الملو سلیون و حزقیل مومن آل فرعون الذی قال اتقتلون رجلاً ان یقول ربی الله وعلی ابن ابی طالب وهو افضلهم و ریحلہ مثبت

تفسیر کبیر مین ہی ہے یعنی صدیق از ابتدای عالم تا ہندم تین ہی ہین کسو سطی کہ سکوت کی معرض البیان مفید حصر ہی اور وہ تینون صدیقہ ہیہ ہین حبیب نجار مومن آل یٰس

اور حزقیل مومن آل فرعون اور علی ابن ابیطالب کہ تینون مین افضل ہے بالجملہ کون حرزنا م مجہول لا ب و لا ام ہو دیگر سنیان لیام بدلیل مقبول خصم ملقب ہونا

ابوبکر بدکہر کا لصدیق اکبر وملقب ہونا عمر کا لفاروق اعظم خدایا رسول خدا کی طرفسی ثابت کرین ورنہ بدلنان القاب کا جو ر دین ہے من اتحہ شہر

طاعنت تاتو میگویم ٭ توخواه از سخنم پند گیر خواه ملال **قال** صاحب السہم الثاقب باقیا مذ تاویل تحویل رحل بحمل آن بر دخول فی التقبل من قبل الدبر مس

این تاویل علیل پیش ہمہ ومگر این توجیہ غیر وجیہ ربست نمیاید مدو وجہ یکی آنکہ خلافت پناه اگر چنین حرکتی میمود از پس پیش توجہ پیغمبر مو بمنیر مود کہ ہلکت

چہ بتقدیر خدا نخواستہ جاہل ہنود کہ حرکت پیشین از پسین باعث ہلاک جو ستمر دحاشا و کلا شان خلافت نشان ارفع از آن بوده کہ تردد ی دران میمود چہ

گنجایش ترجیش پس و اندیشہ ہلاک در خصوص دخول در موضع مخصوص بود اگر جای تردد ی بود در جای غیر مخصوص بدخل بود **قال** الناصب الکاشف ثانیا بر

تصریحات اہلسنت حولت رحل کی تحقیق حقیق اور ہلکت کی وجہ وجیہ سابق واضح ہو چکی کہ اس قسم کی حیثیات کمال ایمان کا نشان ہے گو قبل وقوف حقیقت حال

کہ بنا بر اعتقاد اہلسنت جناب فاروق کو نہ علم ماکان تہا نہ علم مایکون بسبب شہرت ہوا کہ اس بعض ایات القسار من الاد بار کو کلام الٰہی نسبت سے انصار ممنوع

ہا تی تہی اندیشہ پیدا ہوا حضرت کی حضور مین جو جاہی تحقیق آئی کہ ساد انجسی خلاف فرمان الٰہی تو صدور نپایا آخر بعد وقوع ما وقع جب ہو دکی غلطی ثابت

ہوئی دلکو طمینان آیا ہیہ جای تحسین ہے نہ مقام توہین در الحقیقہ کہولی ہو ہہ ہی حق بولی ایمہ اطہار کہ عند القوم عصمت مین ہمتای انبیای عالیمقدار ہین اونکی

ارشادات قد کلب لسانی کثرۃ ذنوبی و اذہب غضبہ اوجہی علی ما شخصی اعمال الشنیعہ و امثال ذلک کس چیز پر محمول ہونگی باوجودیکہ بحکم علم ماکان و مایکون ١٠٩

تمد بخواستہ و اسیقدر جاہل نہی کہ عصمت اور معصیت مین اجتماع نہی ہوتا یا دنی معصیت کو ذنب عظیم اور ذہاب ماء وجوه مؤکد بلفظ قد لہ منجر

بہلاک تعبیر سے اپنی ہلاک کا سبب جانین حاشا و کلا شان ایمہ عصمت و غفران ارفع ہی ہے کہ اپنی عصمت و طہارت مین تردد کرین ہو اسطی کہ گنجایش

تردد و اندیشہ ہلاک مخصوص مرتبہ عصمت مخصوص مین تہا اگر مقام تردد تہا تو معصیت مین ہے جز اس مقام مین تہیک کر ہی ارشاد ہوئیگا جو جناب کی مسلم

فی حد بلغیہ شیطانیہ مین فرمایا کہ چون بسبب کمالات و علو درجات ایمہ کثرت فہم بر ایشان مکروہات ملکہ مباحات ملکہ متوجہ شدن بجناب قدس الٰہی عظیم بست لہذا

حقتعالی این عبارت یعنی معصیت و غیرہا را بر اعمال بسیان اطلاق فرموده و خود ایشان در مقام تذلل و تضرع امثال این عبارات را نیز استعمال می نماید

انتہی بعبارۃ البالغہ الی حد الملاحۃ پس جیسا ایمہ علیہم السلام تذلل اور تضرع کی مقام مین عصمت کو معصیت بولی اور جای موجنده و تشنیع نہین ایسا ہی اگر جناب

فاروق خوف اور خشیت سے کہ کہ شہرت ہیود کو باعث ہلاک فرمایئن کیا محل موجنده اور تشنیع ہی بیہ ہمارا قصور عدم کتب بینی اور نا خدا ترسی اور کوردیتی ہے

کہ بگمان ہلکت لفظ حولت کو صراحۃً یا کنایۃً اپنی دخول فی الدبر مین استعمال فرماتی ہین وہو ملزم للفہم و مستلزم الوہم ہے تا ایک کہا و کشف ستر

نجا جو کو را ہنرشناختن تہان ملمس ہست ٭ طرفہ یہ ہی کہ علاوہ ان ملا ادعان ملفوظ حاشا و کلا کہ بسبب تاکید عرف محال مین قسم کی جگہ استعمال پاتا ہے

ان محررات واہیہ پر جہوٹی سوگند کہا رہی ہین اور کمال جسارت اور بیباکی سے کردن دیانت کی سفائی فرما رہی ہے کفاره کی فکر فرمایئی حانث ہو چکی جہوٹے

اجتہاد کی جہوٹی حیلی بہانی کیا عجب کہ یہ دروغ بیفروغ بتقیہ ہو یا بزبان تذلل یا بنا بر مصلحت کسی غرض پر مشتمل کیونکہ ان ایمان تقیہ مین ہمارا اعلی ما فی

حق الیقین ومن لاتحضره الفقیہ والاستبصار کہ کفاره ہی نہ گناه نہ حنث بمقصود یمین اس قوم مرجع لوم کو قول و قرار عہد و پیمان شہادت روایت کا تکلم بغیا

اوٹھہ گیا فاحفظہ و اعلم فانہ یجیء بک ینفع الانجم فی رد مذہب القوم الاظلم انتہی بحذف الزوائد کلامہ و لا ینتہی ملامہ **۱ قول ۹** کون حضرت ابتدا سے راہ مغلطہ بازی کی پکڑی لیے ہے اوسکو نہیں چھوڑتا مخفی نہیں کہ اتیان فی العقبل من جانب الدبر کو کسی نے حرام نہیں کہا تھا نہ ابضار فی زیبیو دا سیقدر کہتی تھی کہ جو وطی فی القبل من الدبر کریگا اوسکا فرزند احول پیدا ہوگا اور ظاہر ہی کہ احولیت کسیطرح نہیں ہو سکتی نہ عقلا نہ نقلا نہ شرعا نہ عرفا مصور نہیں عمر نے جو حضور پیغمبر خدا مین اکر کہا ہلکت اور پیغمبر خدا نے سبب اوسکی ہلاکت پوچھا و ما اہلکک تو حضرت عمر نے فرمایا حولت رحلی اللیلۃ تو حولت رحلی اللیلۃ سے یہان سوائے اسکے کوئی امر مستبادر نہیں ہی کہ خلیفہ جی فعل بد اتیان فی الدبر کے ہی مرتکب ہوئی تھی اگر اتیان فی العقبل من الدبر کیا تھا کہ وہ بقول یہود کے باعث احولیت فرزند ہوتا تھا احولیت فرزند سے ہلاکت خلیفہ جی کے یعنی تلف ایمان کا ہرگز متصور نہ تھا اور کون حضرت طعام مجہول الاب و الاعمام جو سخن سازی کرتا ہی کہ جو بایں تحقیق اتی آری کے تھی بعد ارتکاب فعل بد کے جو بایں تحقیق ہوا یعنی جب اگر جو بایں تحقیق تھا قبل ارتکاب اوس فعل بد کے تحقیق کر لیا تھا کہ یہ فعل مجوز ہی یا ممنوع حرام ہے یا حلال مصور نہیں یہہ فعل شنیع اوس حضرت نا متفحص کا اور تحقیق و جو بایں تحقیق ہونا بعد الارتکاب قبل علم حلت و حرمت کے کسیطرح جائے تحسین و آفرین نہیں بلکہ سراسر توہین و تہجین و نفرین ہے کہ علما در بابت حلت و حرمت کسی فعل کے آیہ مسئلہ مرتب ہونا دلیل کمال دلیری اور جسارت کی کہتے ہیں نہ دلیل خوف و خشیت خدا کی اور قیاس کرنا کون حضرت طعام کا ہلکت قول اوس حضرت نامتفحص کو اوپر ارشادات ائمہ اطہار علیہم السلام قد کثرت ذنوبی وانا ھب علی ملاء و جہی کی اگرچہ بسبب سفر کی تصحیح نقل و سکی نہو سکی لاکن حقیر علی سبیل التسلیم کہتا ہی کہ یہہ قیاس کون حضرت نسناس مقلد اول من قاس کا مع الفارق ہی کسواسطے کہ ہلکت قول اوس حضرت نامتفحص کا بعد ایقاع و ارتکاب اوس فعل بد کے تھا جسکا اقرار پیغمبر خدا کی حضور مین کیا اور ارشادات ائمہ علیہم السلام اگر پائی جاوین تو واسطے تعلیم امت وارشاد خلق کے بلا ارتکاب ذنوب کے ہی جسطرح اوس حضرت نامتفحص نے ہلکت کہا اور بعد استفسار پیغمبر خدا کی و ما اہلکت حولت رحلی اللیلۃ کہا کہ اپنی لوس فعل بد کا اقرار کیا یہان کس امام نی کنکی سامنی کس ذنب کا اقرار کیا جو کون حضرت مقیس و مقیس علیہ ٹہراتا ہی ور دی آن جلیسی پیغمبر خدا نی کہ بالاتفاق معصوم ہین جو فرمایا ہے انی لاستغفر اللہ فی کل یوم مائۃ مرۃ صرف واسطے تعلیم امت کی فرمایا ہی ویسی ہی ائمہ اطہار علیہم السلام نی ہی کہ اوصیا ئی و خلفا ئی رسول ہین واسطے تعلیم امت کی اوسطرحکی ارشادات فرمائی قال اللہ تعالی واستغفر لذنبک تفسیر جلالین مین ہے قیل لہ ذلک مع عصمتہ لیستن بہ امتہ وقد فعلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال انی لاستغفر اللہ فی کل یوم مائۃ مرۃ انتہی اور کون حضرت طعام مجہول الاب و الاعمام نی یہہ جو کہا کہ حاشا و کلا عرف حالیہ قسم کی جگہ استعمال پاتا ہی ان مخترعات و اہیہ پر جھوٹی سوگند کہا رہی ہین حانث ہو چکی دروغ بیفروغ ہی کیونکہ عرف مین یہہ کلمہ حاشا و کلا انکار کے جگہ مستعمل ہوتی ہین یعنی ایسا نہیں کہے ہی جگہ بولتی ہین نہ قسم کی جگہ اور صاحب سہم ثاقب نی انکار جہالت عمر کیا تہا سو کون حضرت صاحب سہم ثاقب کو اس قول مین جھوٹا کہتا ہی اور اپنی عمر کو جاہل ٹہراتا ہی ○ مرحبا شاباش ای رحمت خدا کی آفرین ○ ایہا تو آید و چنین ما تو کہی ولنعم ما قیل ○ دشمن دانا کہ پی جان بود ✤ بہتر از ان دوست کہ نادان بود ✤ اور کون حضرت طعام مجہول الاب و الاعمام نی یہہ جو کہا کہ مصور نہیں سقوم مرجع لوم کی قول و قرار عہد و پیمان شہادت روئیت کا بکلیہ اعتبار اوٹہہ گیا طرفہ حکایت ہی کہ بعض عہد و نکث بیعت خم غدیر وغیرہ سی اعتبار ناکثین بیعت و ناقضین عہد اصحاب سقیفہ بنی ساعدہ و ارباب جنگ جمل و متمردگان جواب کا تو نہ اوٹہی لفظ حاشا و کلا کی بولنی سی قسم لغو پر غیر مواخذہ ہونی سے کہ خدا ہی علیم جو فرماتا ہی لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم اور جان و مال و عرض کے محافظت کرنی سی تقیہ کہ خدا ہی تعالی فرماتا ہی ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اوٹحق ما بینہ کا اعتبار اوٹہہ جاوے ہی ان ہذا لشی عجاب اور اس قول مین کون حضرت نی جو بہت دریدہ دہنیاں کی ہین اور کہا ہی مرض بوطالبی خترت الشرمالعار اور ہذیانات مجانین اور

فرزند کے باعث ہلاکت پدر کی مع

قال جملہ کہ عبث لغو شیطانیہ و علی ہذا القیاس اوسکی جواب مین جو لکھیت قلم حقیر کا جیسہ جولانی کر گیا ہی لون ہو طعام اور اوسکی جواب برا نائین
صاحب سہم الثاقب و ہم آنکہ اگر چنین بودی نزاد حلیفہ پنہان بودی چہ مردم خانہ اعرف بمقدمات خانگی میباشند و ہر گاہ مولاش نافع گفتہ بود کہ من قبلہا فی دبرہا
بہ این سخن چنین افادہ میفرمود کہ لا الا فی دبرہا این حصر و قصر و این شد و مد و این اہتمام تمام در تاکید و تکریر چرا کیفر نمی نمود و کیفما کان اگر در بیان شان نزول باہم
اتفاق میداشتند فنعم الوفاق و اگر باہم اختلاف بود و پس یکے محق بود و دیگری مبطل خواہ بود و ہذا القدر لنا کاف کما لیس بخاف بر طرف کشتہ شود و سود اسلام مارا در ابطال
ہر دو رفتن ضرورت نیست ؁ مارا چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت **قال** الناصب الکاسب سابق مذکور رہا کہ بات اتنی ہی تھی فی قبلہا من دبرہا اور یہہ بات
ابن عمر پر مخفی نتھی اور نافع نے من قبلہا فی دبرہا کہاں کہا تھا کہ اوسکی جواب مین ابن عمر نے لا الا فی دبرہا فرمایا دروغگو برروی تو عزہ ہے نافع کے مین باخرج
دار قطنی اور شارمان نے نافع کے زمانی ہشیر ہی جو الہ علم کیا کہ قلت من قبلہا قال لا الا فی دبرہا اس مقام مین قبل کے جگہ دبر رکھنا کیا معنی اور ایسی مردم
ہی ایسی دبر معکوس منحوس پر نہین تہو کتی یہہ جای ثقات او ر حقیر و فقیر کا جواب جیسی دیکھی مکرر کی حاجت نہین اور یہہ جو ارشاد ہوا کہ اگر در بیان شان نزول
الخ و ہو ممنیت بیان شان نزول کہ آیات النساء من دبارہن کے حرمت مین تو اتفاق ہے فنعم الوفاق الحمد للہ ہرگز باہم اختلاف نہین تا ایک محق اور دوسرا مبطل ہو باعتراف
قوم ہی ہر قسم کی ایرادات امام اور امام زادہ پر البتہ جا بجا وارد ہین مثلا حق الیقین مین ہے کہ آزاد کردہ علی ابن الحسین از آنحضرت پرسید کہ مرا بر تو حق خدمتی
مرا خبر دہ از حال ابوبکر و عمر حضرت فرمود کہ ہر دو کافر بودند و ہر کہ او را دوست دارد کافر ست انتہی اور علل الشرایع مین ہی کہ ابو حنیفہ امام صادق سے
پوچہا کہ کوفی لا ابو کہتی ہین کہ آپنے خلفای ثلثہ پر تبرا کرنی کے اجازت دی ہے فرمایا لم یکن ہذا معاذ اللہ یعنی معاذ اللہ ہرگز یہہ بات درست نہین ہے
دو لی اگر محمول بر تقیہ ہی فنعم الاتفاق والا اتفاق و اگر محمول بر تقیہ نہین فبئس الاختلاف و النفاق اس تقدیر پر ان دو مفوا موہین کہ علاقہ ابوت
و بنوت متحقق ہی ایک محق ہوگا دوسرا مبطل فما جوابکم ہہنا فہو جوابنا ثمہ اور احتمال تقیہ کا رد ثانیہ مین باطل ہی اسو سطی کہ قاضی شوشتری نی مجالس مین
لکہا ہی کہ یہہ جو مشہور ہی کہ شیعہ شیخین کو کافر جانتی ہین غلط ہی اور محض افترا کیونکہ شیعہ جناب امیر المومنین کے محاربین کو کافر کہتی ہین اور شیخین نے اصلا جناب ممدوح
سی محاربہ نہین کیا انتہی بمضمونہ اور ملا عبد اللہ مشہدی کے اور اوسکی اتباع محاربین کو کافر نہین کہتی بلکہ فاسقین مین داخل کرتی ہین و بالجملہ جیسی یہہ دونو
امام عدم کفر شیخین پر اتفاق رکہتی ہین اور اصلا اونمین اختلاف نہین ایسی طرح جناب عمر اور ابن عمر عدم حلت وطی فی الدبر پر متفق ہین و قطعا اونمین خلاف
نہین پس دونو حق پر ہین او منکر اوکی باطل ہے جا بین دم الاخوین اگر اپنی سود کے حام بکایا کرین کیا اعتبار ہمگ رز درا دشغال ؁ تا چشم و گوش خویش
بہر خر نمی کنیم **اقول** قلم ناسخ یا کلک طباع سے رسالہ سہم ثاقب مین جو غلطی ہو گئی کہ قلت من دبرہا فی قبلہا کی جگہ من قبلہا فی دبرہا لکہ گیا کون خر طعام
و لد الحجام کے سوا آنکھی ہوئی زمانہ پر بنی دہا قین کے اور کچہہ نہین جانتا غلطی ناسخ یا طباع پر متفطن ہو کی اوسی پر اعتراض اور بنای کلام کرنی لگا اور یہہ نسمجہا کہ
کہ صاحب سہم ثاقب تو عزہ ہے ثالث سے باخراج دار قطنی اسکو صحیح لکہ چکی ہین یہان غلطی طباع یا سہو کاتب ہے ہے سبحان اللہ کجا ولد الحجام و کجا فہم مضامین
؁ گر تو قران بدین نمط خوانی ہ ببری رونق مسلمانی ہ بالجملہ قبل کے جگہ دبر رکہنا کام خبث الخبائث ہی کا ہی کہ سوا ای فسخ کے کوئی او باش بہی باوس دبر
معکوس منحوس پر نہ تہوکی اور کون خر طعام مجہول الاب الا عماش یہہ جو کہا بیشک شان نزول کہ آیات النساء من دبارہن کے اباحت اور آیات نہن فی ادبارہن کے
حرمت مین اتفاق عمر و ابن عمر کا ہی یہہ دروغ گو بم بر روتیو ہی کسو اسطی کہ جب عمر بد گہرنے پیغمبر خدا کی حضور مین اقرار حلت جلی اللیلۃ کا کیا اور ابن عمر نی جواب
مین لا الا فی دبرہا بلا اردہ و نکیر کہا تو تعاقب پدر و پسر کا حلت آیات فی ادبارہن ظاہر ہی کون خر او نہ ہی سمجہہ کا اتفاق پدر و پسر کا اوسکی حرمت مین کہاں سے

نکالتا ہی اور کون حرزی دلکو اسلی کو کہ فی ابن عمر کی نزدیک وار اوسکی محاورہ مین بمعنی من ہے ابن عمر کی حوذ باطل کر دیا جو مانع سی لا الا فی دبرہا کہا اور کون حرز

طعام مجہول الاثبات لا اعجام جو اپنی سوء فہمی سی مضمون عبارت علل الشرایع کو معارض عبارت حق الیقین کے خیال کرتا ہی یہہ اوسکا خیال خام اور سوداے ناتمام ہے

اگرچہ جیسا اوسکی تصحیح النقل بسبب ورود دیہاتکے نمبر سکا مگر قبیل تصحیح النقل کا لکہا ہون لہذا اقول اگر کون حرزنی عبارت علل الشرایع کی نہ لکہی کہ اوسکا طرز بیان

اور قیود و شروط اور عنوان عبارت دیکہاجاتا با اینہمہ اسقدر ظاہر ہی کہ جب ابو حنیفہ نی یہہ سمجہا کہ شیعی کہتی ہین کہ اپنی خلفای ثلثہ پر تبرا کرنی کے اجازت دی ہے

اپنی فرمایا کہ لیکن ہذا معاذ اللہ یعنی مین نے کوفی لا یوفی کو اجازت نہین دی یا اتحاد اور اس عبارت و مضمون سی یہہ نہین نکلتا کہ مین تبرا نہین کرتا ہون

یا مین اپنی شیعونکو اجازت تبرا کی نہین دی ہی یا اصحاب ثلثہ قابل تبرا کی نہین ہین عبارت مذکور سی اسقدر نکلتا ہی کہ کوفی لا یوفی کو مین نے اجازت نہین دی اور تنہا

مضمون عبارت حق الیقین کے نہین ہے فافہم اگر ابو حنیفہ سگ طالب دنیا حجیفہ سی کہ اس وقت مین مخالفین کا زمانہ تہا تقیہ ظاہر ہی قول کون حرز کا کہ احتمال تقیہ کا

روایت ثانیہ مین باطل ہے باطل ہے کیونکہ روایات معتبرہ اثنا عشریہ سی وارد ہے کہ جناب صادق علیہ السلام اپنی ہا تمام سی نہین اوٹہتی تہی جبتک چار مرد اور

چار زن پر تبرا بعد ہر نماز کی نہ کر لیتی تہی اور ماول و معنی صحیح اقوال قاضی نور اللہ شوستری نور اللہ مرقدہ اور ملا عبد اللہ مشہدی کی بعد تصحیح النقل کے لکہی جاوینگے

بالجملہ دونوں امام عالیمقام حضرت علی ابن الحسین و حضرت صادق علیہما السلام محق ہین کوئی انمین سی مبطل نہین اور نہ انکی کلامون مین تناقض ہی اور یہی یہہ

دونوں امام عالیمقام کفر شیخین پر بنا بر اتفاق رکہتی ہین اور اسلام و ہمین اختلاف نہین ہے جیسطرح عمر و ابن عمر حلت وطی الدبر پر متفق ہین او قطعا ہمین اختلاف

نہین کہا اوضحاب کون حرز طعام ولد الحجام ہذیان مجنونانہ بکا کرتا ہی ۵ تاپتیم گویی ہر جرمی کنیم **قال** صاحب آیات الحق اما قولہ تعالی نساءکم حرث لکم الآیہ تحریم المتعہ

کہ خلیفہ زادہ ہم منفرد باین فتوی نبودہ بلکہ دیگر بزرگان ہم شریک او بودہ اند از انجملہ سلف ابو سعید خدری قسطلانی در شرح صحیح بخاری نوشتہ کہ وقد تقدم ۱۱۲

ابن عمر بذلک بل ووافقہ ایضا ابو سعید الخدری کما عند ابو حسن والطحاوی فی مشکلہ بلفظ ان رجلا اصاب امرأتہ فی دبرہا

فانزل اللہ الآیہ و در منثور چنین است اخرج ابو یعلی وابن جریر والطحاوی فی مشکل الآثار وابن مردویہ بسند حسن عن ابی سعید الخدری

ان رجلا اصاب امرأتہ فی دبرہا فانکر الناس علیہ ذلک فانزلت نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم **قال** الناصب الکاسب

متعصب مذکور ہوچکا کہ کسی صحابی اور فقہاے اہلسنت اس فعل بد کے فعل کا فاعل کو فتوی نہین دیا کوئی علامات سابقہ فتوی انکی قولون مین نہین اور یہہ

انکی قولون سی اباحت معلوم نہین یہہ ملازمان کا بہتان صریح اور ہذیان فضیح ہے اور قسطلانی مین اگر ابو سعید خدری کی روایت مین اور اوس روایت مین

جو محول مین منثور ہی لفظ فانزل اللہ اور فانزلت کی بعد جو تحریمہ کا کلمہ مقدر ہی بنا برآ علی ما مر سابقا جمعا بین قول الجمہور کچہہ دریافت نہین ہوتا

کہ ان عبارت مبہمہ سے ملازمان کیونکر اپنے مدعا کا اذعان فرماتی ہین **اقول** جواب اسکا گذر چکا علامات فتوی جو کون حرز نی سابق مین لکہی ہین

کہ وعلیہ الفتوی وبہ نأخذ وبہ یفتی وعلیہ الاعتماد وہو المعتمد کسی روایت مین مذکور نہین ہم جواب دیدان شکن اسکا وہین لکہ چکی ہین

کہ یہہ قول کون حرز کا مغالطہ ہے کسواسطے کہ یہہ الفاظ مذکورہ علامات فتوی کے مستحدث ہین ابو حنیفہ طالب دنیا سی جیفہ کی عہد سی سابق نہی ہر صحابی کے روایت

مین یہہ علامات کہا سی ہوتی اور کون حرز طعام ولد الحجام صریح ابو سعید خدری کی یہی جو قسطلانی در منثور سی منقول ہوئین بعد لفظ فانزل اللہ اور فانزلت کی نفی تحریمہ کا لفظ

مقدر ٹہراتا ہی یہہ کون حرز کا ہذیان ماننا بعید از مجانین ہی کسواسطے کہ واجب تابع دلیل تقدیر الفاظ واہو انتو کون حرز کا خصم کہی کا کہ بعد فانزل اللہ اور

نزدیک وہ فعل حرام ہی تو کہتی جو اللہ تعالیٰ نساءکم الآیہ والمفسرین تابع ہیں بر تقدیر بر تقدیر لفظ فی تحریمہ کی معنوی روایت قسطلانی در منثور مین بعد فانزل اللہ اور فانزلت

مشار الیہ لفظ بذلک کا مرجع ضمیر بل رواہ کا کون ہو سکتا ہی گا مشار الیہ ذلک و مرجع ضمیر رواہ کا تحریمہ حرمت مقصود تھیں ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اس تقدیر تقدیر

تحریمہ پہ روایا مذکورہ مین تقدیر عبارت قسطلانی کی یہہ ہوتی کہ لم یتفق بتحریم ذلک الفعل ابن عمر بل رواہ ایضا ابو سعید الخدری

اور یہہ صریح ہی تفرد ابن عمر و ابو سعید خدری کی تحریم فعل مذکور مین حال ائمہ کو بہی قائل نہین کہ ابن عمر بحرمت وطی فی الدبر منفرد ہین

رہا ہی کہ جمہور صحابہ و فقہای اہلسنت حرمت وطی فی الدبر مین شریک و متحد القول مین مقصود تھین لم یتفرد ابن عمر بذلک بل رواہ ایضا ابو سعید الخدری

عبارت قسطلانی مین مشار الیہ ذلک و مرجع ضمیر رواہ کا سوا حلت کے اور ہی نہین سکتا اور کہنا کون ہوگا کہ بعد لفظ فانزل اللہ اور فانزلت کے دونوں روایت

مین فی تحریمہ کا لفظ مرقوم ہے سوای ہذیان مجنونانہ انکی کو ہی محمل صحیح نہین کہنا بالجملہ بموجب تصریح قسطلانی شارح صحیح بخاری کی ابو سعید خدری بہی شریک

ابن عمر کی فتوای حلت رکہتی ہیں ادبار الازواج میں ہین کون ہوگا چنانچہ غفلت اپنی دبر گوش سی نکالکر سنی اور دیدہ دبر اپنی کو کہولکر دیکہی اندہا ہوا

کیا ہوگا **قال** صاحب السہم الثاقب واز انجملہ عبد اللہ بن علی بن سائب است اخرج البیہقی فی سننہ عن محمد بن علی قال کنت عند محمد

ابن کعب القرظی فجاءہ رجل فقال ما تقول فی اتیان المرأۃ فی دبرها فقال هذا شیخ من قریش فسئلہ یعنی عبد اللہ بن علی بن سائب

فقال قذر ولو کان حلالا واز انجملہ است محمد ابن منکدر کہ قائل باتیان بلکہ فاعل آن بود اخرج ابن جریر عن الدراوردی قال قیل لزید ابن

اسلم ان محمد بن منکدر نہی عن اتیان النساء فی ادبارهن فقال زید اشهد علی محمد لاخبرنی انہ یفعل **قال** الناصب الکاسب

قولہ فقال قذر ولو کان حلالا کے یہہ معنی ہیں کہ ... اس فعل کے حلت ثابت ہوتی نجس

پہر ہرگاہ اسکی حرمت بکتاب خدا اور خطاب مصطفی اور ... ہو تحقیق کہو نکر یہہ فعل حسن اور فاعل کو گندہ اور متنجس کہاگیا

اور اس قسم کی محاورہ بعض اخبار ائمہ اطہار مین ... تبہی قول اللہ عز و جل ولقد ہمت بہ

وهم بها لولا ان رای برهان ربہ فقال علیہ السلام لقد همت بہ ... لکنہ کان معصوما والمعصوم

لا یهم بذنب ولا یاتیہ فقال المامون ... ترجمہ اس حدیث کا یہہ ہی کہ مامون نی منجملہ سوالات ایک سوال

امام رضا سی یہہ کیا کہ مرتبہ نبوت اور منصب عصمت میلان عصیان کو ہین چاہتا اور عزیز کہی یہہ لقد ہمت الخ بہ صریح گواہی آپ نے فرمایا اسکے معنی

یہہ ہین کہ زلیخا نی حضرت یوسف سی مخالطت کا قصد کیا اگر یوسف کو مشاہدہ برہان الہی کا کہ عبارت نور نبوت اور لمعہ عصمت سی ہے نہوتا بیشک مخالط

ہو چکی تہی اور زلیخا کی جانب جہکی تہی لاکن ہرگاہ انکو مرتبہ عصمت کا حاصل تہا اور معصوم سی معصیت کا ارادہ وقوع مین نہین آتا مخالطت واقع نہو

مامون نی کہا ای ابو الحسن انکو حقتعالی جزای خیر عنایت فرماوی پس معلوم ہوا کہ آیہ کریمہ قضیہ شرطیہ کی حکم مین ہے کہ محصل اوسکا قیاس استثنائی کے

طرف رجوع کرتا ہی فافہم و انطبق الحال علی ما لم تکن اور ابن منکدر کے روایت مین انہ یفعل کا لفظ برتقدیر صحت و ورود دو معنی کو محتمل ہے ایک یہہ کہ انہ

ضمیر اتیان النسا کی طرف رجوع ہو اور یفعل کو بصیغہ مجہول پڑہتی دوسرے یہہ کہ انہ کی ضمیر ابن منکدر کے جانب پہری اور یفعل کو بصیغہ معروف کہتی بر تقدیر اول

تقریب ناتمام ہی اسواسطیکہ مدعای ملا نابیہ ہی کہ ابن منکدر قائل اور فاعل تہا مقصود تہین وہ قائل اور فاعل نہتہرا غایۃ الامر غیرون کے طرف یہہ نسبت ٹہرتی

پس جایز ہی کہ وہ غیر روافض ہون بدلیل صیغۃ التمریض فہو المطلوب اور بر تقدیر ثانی کو ملا نابیہ کے تقریب تمام ہی اسواسطیکہ اس ہنگام مین ابن منکدر فاعل اور

فاعل ٹہرا ہی لاکن جایز ہی کہ اوسکا یہہ قول اور فعل اول ہو ہرگاہ اس فعل کے کدورت سی آگاہ اور تحقیق کے راہ ہو اصفائی کیطرف رجوع لایا لفظ اخبر نے

بصیغہ ماضی اس عبارت کا صحیح ہی و معہذا اہلسنت ابن منکدر کے متاسی و مقلد نہیں کہ ان پر یہہ الزام مناسب مقام ہوئی غایۃ الامر کہ شخص من آل
میں اوسکی روایت کو اوسکی اتحاد قول فعل پر دلالت کری روایات جملہ صحابہ اور مجتہدین کے مقابل میں کیا نسبت ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک پس ایسے
شخص کے قول و فعل سے اہلسنت کا قصد الزام کرنا خالی خطا سے نہیں **اقول** کون جز خلاق معانی نے جو کہا فقال قد ر ولو کان حلالا کے یہہ معنی ہیں
کہ علی تقدیر الحلال یحبس فکیف بعد الحرام اولاً حق اس عبارت کا یہہ تھا کہ علی تقدیر الحلیۃ یحبس فکیف بعد الحبس مقرر کون جز کی عبارت بنا نہی ہوئی
غلط ہی ثانیاً اس معنی کے بنا نی سے بھی مطلب کون جز کا حاصل نہیں ہوتا کیونکہ یحبس بمعنی حرام نہیں ہی اور یحبس ہونا وطی کا خواہ قبل میں ہو خواہ
ثالثاً یہہ کہنا کون جز کا کہ فقال قد ر ولو کان حلالا کے یہہ معنی ہیں کہ علی تقدیر الحلال یحبس فکیف بعد الحرام غلط محض ہے کیونکہ واو اتصالیہ ولو کان حلالا
جو موجود ہے صریح ناطق و ہی فعل معلوم کے حلت پر نزدیک عبد اللہ بن علی بن سائب کے کیا واو اتصالیہ کون جز کو دیدہ در بین سے بھی نسوجہا جو ایسے معنی کے
اصل گڑ ہتا ہی اور کون جز اپنی سوء فہمی سے اس روایت کو مانند حضرت جناب امام رضا علیہ السلام کی جو ٹہراتا ہی غلط فہمی اوسکی ہے کسواسطے کہ لولا ان
روی برہان ربہ میں واو اتصالیہ نہیں ہے اور کون جز کی روایت ابن منکدر کے انہ یفعل میں جو دو احتمال نکالی اور اس احتمال کو کہ انہ کی ضمیر راجع بسوی
اتیان النسا ہو اور یفعل بصیغہ مجہول پڑھا جاوی اسکو مخالف تقریب صاحب سہم ثاقب سمجھا یہہ سوء فہمی کون جز کی ہے کیونکہ کہنا ابن منکدر سے کا کہ اتیان
النسا کیا جاتا ہی بلا رد ونکیر خود مفید و موید مدعای مجوزین فعل مذکور ہے کسواسطے کہ جائز ہی کہ اوسنے اپنی اس فعل کو بصیغہ مجہول بیان کیا ہو اور احتمال
ثانی کو کہ انہ کی ضمیر راجع بسوی ابن منکدر ہے اور یفعل بصیغہ معروف پڑھا جاوی کون جز کی متمم تقریب صاحب سہم ثاقب کہا لاکن احتمال ثانی اصل
رجوع ابن منکدر کا اس مذہب سے تجویز فعل مذکور ہی بدلیل لاحق نے صیغہ ماضی کے جو نکالا طرفہ حدوث طبع غیر مستقیم و غیر سلیم ہی کہ صیغہ فعل مضارع کو احوال ۱۱۴
زمانہ حال و استقبال سے خبر دیتا ہی دیدہ و دانستہ نکھا اور کون جز طعام نے یہہ جو کہا معہذا اہلسنت ابن منکدر کے متاسی او مقلد نہیں الی آخر بدانہ کون جز عجب الوکی
کون قیاختم ہی قول و فعل محمد بن منکدر سے کسی الزام سنیوں کی دیا صاحب سہم ثاقب تو تعدید و شمار و بیان قائلین حلت فعل مذکور کے صحابہ و تابعین و روات
و علمای سنیہ سے کر رہی ہیں اوسکو الزام سمجھنا خطا ہی یہہ الزام نہیں ہی البتہ تکذیب کون جز کی ہے جو بار بار بواسطہ کہتا ہی کہ اس فعل کے حرمت
میں کسی اہل سنت کو اختلاف نہیں جملہ اہلسنت اوسکی حرمت پر متفق ہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین و رای آن محدثین منکدر ایسا شخص ہے جسکی قول کو امیر بیہقی
محدث سنیہ نے کہا کہ بلاشبہہ کون جز واوسکی احزاب پر تفوق و فضیلت رکہتا ہی لکھتا ہی کون جز واوسکی احزاب کے تقلید و عدم تقلید کس کام آتی
ہی بالجملہ فعل و قول محمد بن منکدر سے تو کہ معاضد القول ابن عمر افقہ صحابہ سنیان اور لیقول ابو سعید خدری صحابی جلیل القدر اور لیقول عبد اللہ بن
علی بن سائب شیخ قریشی ہے سنیوں کو الزام دینا سراسر صواب بجا ہی اسکو خطا کہنا کام ما در خطا کا ہی **قال صاحب السہم الثاقب** و
واز انجملہ است عبد الرحمن ابن قاسم کہ سیاتی فی آخر رسالہ و از انجملہ است ابن ابی ملیکہ کہ ما آن قول قائل و آن مسلک مائل بل آن فعل را فاعل بودہ
در تفسیر مذکور مذکور است اخرج ابن جریر عن ابن ابی ملیکہ انہ سئل عن اتیان المرأۃ فی دبرها فقال قد اردته من جاریۃ لی البارحۃ فاعتاص علی
فاستعنت بدهن و افضیحتاہ چہ حیا ہی بی شرمی است کہ ارتکاب فعل را در مقام افتخار بیان میسازد و دیگران را بمالیدن روغن قار ترغیب مینماید
و در ذکر ضعف قوۃ بہیمیہ باکی نمی نماید این خود دلالت بر عدم کراہت آن فعل دارد و بحمد اللہ کسی از علمای فرقہ حقہ باباحت بلا کراہت قائل نشدہ
چہ جای ارتکاب امر مکروہ العیاذ باللہ منہ ع ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا **اقول الناصب الکاذب** جواب عبد الرحمن بن قاسم کی قول کا

ساہنہ

ساتھہ غلطی اوس لفظ کی جو ملا زمان سی جہلایا تھا پایا گیا وقوع میں آئیگی جو رسالہ میں مذکور ہا ہی گاہ ہر جمع رہے اور جواب فعل ابن ابی ملیکہ کا اسمقام میں یہہ

کہیہ روایت کسی محفی کا افترا ہی بعض لسنخ کمنہ تفسیر مذکور میں نہیں اور برتقدیر تسلیم اولا مذکور ہو۔ کہ درمنثور کی اکثر روایات مستکلم و منظور فیہا ہیں صاحب

تحفہ فرماتی ہیں کہ مصنفین این قسم کی کتب التزام صحت جمیع ما فیہا نکردہ اند بلکہ بطریق بیاض رطب و یابس را جمع نمودہ اند محتاج نظر ثانی گذاشتہ

از دیلمی صاحب کشف الغمہ وحلی جامع لعضی از ہمین قبیل کتب در دفتر نقل کنند و بزعم خود گوار میدان محاربند و ابن طاوس نیز در مولفات

خود از ہمین جنس خرور ہا نیز کردہ و باعتقاد خود اہلسنت را الزام دادہ اور ثانیاً ابن ملیکہ اہلسنت کا مقتدا یا مجتہد نہیں کہ اوسکا فعل الکی حق میں

حجت ہو مذہب ہوا قوال افعال مجتہدین اور مقتدا ہم ہیں کلام ہی ہرگز خیال میں نہیں آتا کہ وہ فضیحتاہ ابن ملیکہ کی نسبت کس راہ سی استعمال پایا اگر ہن سبب

سی ہی کہ وہ بسبب ارتکاب عمل فی الدبر مورد حیا ہی اور بشیر حی ہی تو اول امام جعفر و امام رضا کی جانب سی جواب ارشاد ہو کہ جمعہ میں ورق کی ورق از

ابو جعفر طوسی شیخ الطائفہ سی منقول ہیں کہ یہہ دونو امام عالیمقام اس عمل کے فاعل اور قائل تہی سائل سے باندیشہ مضحکہ تقیۃ انکار کیا کہ میں اس فعل کو

نہیں کرتا والا در پردہ وہ فضیحتاہ کو معاذ اللہ اونکی جانب رجوع فرماتی والی اس سی ہے کہ اوسی استعانت بروغن کیا تو اس قسم کی تشنیع بسبب بوسہ

خروج کہ ہمہ سیج مانوس ہی اور شاید باین بہانہ اور دروغ فسانہ مونہہ سی تہوک لگانا منظور ہو مشترک ہی ابن ملیکہ تنہا مورد ملامت نہیں بلکہ اوسکا فعل

تو اجادیلیہ سے ماخوذ ہے کہ عند الجماع ہیئی مرطوبہ کو داعت میں لادی صدار شدید کو گداوی جب دیکھی کہ عورت کی طبیعت مشتاق ہو

تب بے استعانت خواہ باستعانت لعاب دہن یا دہن دخول فرماتی تہی ابو جعفر طوسی و رشیعہ معتقدین بحکم ذیک کہ قبل اور دبر دونو محل جماع ہیں اگر انکی

ماسی اور تقلید ہی وہ اقرب قبل کے دبر میں بجا لایا اور بزعم اہلسنت اوسنی ایسی اتش شہوت کو بجہایا و فضیحتاہ کا کیا محل ہی وہ حماسے خود

نا قبل تہا کہ جیسا میں وصل کو دیکھے عاجز آیا ملا زمان نے لعاب غلیظ عنایت فرمایا اور عمل کیا اور کیا   بحکم قانون طب یہہ فعل معلوم مذموم

جیسا لکھنو میں شاہد ہی کہ ساری قوم شیعہ معتاد بعمل ہیں روغن گل یا روغن بادام او سمین دخل ہوتا ہی انکی نزدیک عیوب میں برتقدیر صحت روایت

اور سنت فعل معلوم اگر اوس بیچارے شہوت کے مارے سی یہہ بات وقوع پاتی جاتی فضیحت اور محل مضحکہ نہیں اکثر کم بارہ اور ضعیف شہوت اور بشیر صفت

حریص مباشرت کو ایسا ہی اتفاق پیش آتا ہی جائز ہی کہ وہ بیچارا ہوس کا مارا ہمیں اور بہہن ملا زمان شیعہ ہو اگر بتعلیم شریف لوں اوسنی ایسا کام

کیا طعن مشترک ہی اور طاعن گرفتار جلجلے اپنی تیغنیز کو نہ دیکھا اور کی بہیلی پر عیب دینا کمال جرأت مصرع انکار از تو آید و مردان چنین کنند ہم

۱۵ افسوس و افسوس حرطعام ولد الحجام اور اوسکی پیرا عمی مصداق مَن کَانَ فِی هٰذِهٖۤ اَعۡمٰی فَهُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰی وَاَضَلُّ سَبِیۡلًا پلید دہلوی کے نزدیک

اگر روایت ابن ملیکہ حمامی سے افترا ہی تو سیوطی خارجی مفتری ہی کوئی رفضی سیوطے گہر میں کیونکر گود ا اور حقیقت حال یہہ ہی کہ اس روایت کو افترا کہنا

افترای پلید دہلوی ہی اور ابن ملیکہ اگر حمامی ہی تو کون حرولد الحجام کا اخیافی بہائی ہی اور بخاری اور سیوطی وغیرہ دیگر اکابر سنیہ عجب ہنسی جو روایات و

اقوال حمامی و حجاموں کے اپنی کتب میں درج کرتی تہی اور کون حر طعام ولد الحجام سد ہوائی دین جو بمقتضای بد دینی سے جناب امام صادق و امام

رضا علیہم السلام پر افترا کر کی اپنی دین کو تباہ اور اپنی دل و روکو سیاہ کرتا ہی باد ش اسکی نا شکیبا منتقم حقیقی ہی کہ واللہ عزیز ذو انتقام

وارد ہی اور جواب تفصیلی اسکا گذر چکا کہ جب اوس نے جناب امام رضا علیہ السلام سی پوچھا انت تفعل ذلک تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ

انا لا نفعل ذلک یعنی نہیں اور پہر تاکید ا فرمایا تحقیق کہ ہم اس فعل کو نہیں کرتی باوجود اس انکار مکرر موکد امام علیہ السلام کی نہیں معلوم کون حر

طعام ولد الحجام اور یہی سمجھہ کا اقرار ائمہ علیہم السلام کا کہا نسبی کا لتا ہی یہاں سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ ما بہ ہوا ہی دین کا کہ عینا جا نہ زاد قاضی سبحان احمد کون موضوع ہو گیا تھا

تہا سنت عمر کی بکر کی اوسکی مادر و ولادت نجیبا اور حجام علام قاضی احمد علی ماکن چنپور کو وہ حوالہ حلی اللیلۃ کے اور مادر کی سوار ہو الہ اوس سی نطفہ کی تحقیق سی پیدا ہوا ہی

اور یہی سمجھہ کا بیدا ہو جاوے لہی معنی لا انا لا نفعل کے کہ انکار مکرر ہو کہ ہے اقرار سمجھنا ہے علیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور کون خطاب طعام ولد الحجام الفضحا کی لفظ پر جو بہت

اور قواعد طلبیہ سی سناہی بلا تحقیق بعبارت طویل اہل وطول محل للہ کی اربعہ تحسین استعانت وغیر العوت ہی ہوا معلوم ہوا کہ یہی ہوا وسکی ارادہ سکی انکار کی بیان مروج ہی بتعلیم شیطان

واعلے مبارک ہو وہیں وجاہی کہ استعانت فرقہ سنیہ سیفیہ کی ملعاب دہن جو رنجہ کسوہ سطی کہ سگ اہلی بیس زدہ اوسکا مالک امام سیفو کے مذہب میں حلال ہے کا فی جمہ الامہ

شرح المشکوۃ اور حنفی سنیو نکو بھی تقلید امام مالک کے ہنگام ضرورت جائز ہے کما فی فتاوی الخیریۃ لنفع البریۃ تو مالکی وحنفی سنی گوشت و پشم زدہ سگ اہلی کا کہا کر خود بوسگ کے پیدا کرنا

ہیں اور سگ مادہ طبع جو خوکر جاتی فرج مادہ کا سی ضرور ہی اور استعانت لعاب دہن کرتے ہونگی ۵ آفرین شاباش ایسی حکمت حداکی آفرین ہے اور غالبا استعانت ابن النباسیہ کے حوالہ کو مدوح

کون جز کا ہو انتیجہ تعلیم افلح کا ہوگا کہ ہم خرما و ہم ثواب کا مزہ اوسکو ملا کون جز اس معنا کو سمجھے اور جواب نو فرج کا او یرکند ز اخا الظر نمہ **قال** صاحب السہام الثاقبۃ وانجملہ مالک

ابن انس امام سنیان محمد بشان کہ قائل این مقولہ بل فاعل مفعولہ ہم بودہ در تفسیر درمنثور ہم مذکور است اخرج النسائی والطحاوی وابن جریر والدارقطنی من طریق عبد

الرحمن بن القاسم عن مالک انہ قیل لہ یا ابا عبد اللہ ان الناس یروون عن سالم بن عبد اللہ انہ قال کذب العبد والعلج علی ابی فقال یا ابا عبد اللہ اشہد انی

الجواری فیحمض لہن فقال وما التحمیض فذکر الدبر فقال اف اف ایعمل ذلک مومن او قال مسلم فقال اما انا فاشہد علی ربیعۃ لحدثنی عن ابی

حباب عن ابن عمر مثل ما قال نافع قال الدارقطنی ہذا محفوظ عن مالک صحیح وانیکلام صریح است در تصدیق نافع وتکذیب سالم وہر دو دال است بر تکذیب مکذبین نافع

انفع **قال** الناصب الکاتب تفسیر مذکور میں لا یفعل ذلک کے جگہ یفعل ذلک مذکور ہے بطریق استفہام انکاری ہر چند دونو عبارت سی مدعا انکار حاصل ہے پر استفہام تاکید انکار

الطلبیہ ہے سیوطی ملا زمان نے انمیں تصرف و تحریف کو جائز رکہا بہر حال اس روایت سی متفرقہ تہا لیے اور مفعولہ یار انکی نسبت مالک بن انس خلاف ثابت نہیں بلکہ قول مالک

سالم اور ابوحباب کا تعیین کر رہا ہی ہو سیوطی کہ مالک نے مثل ما قال نافع فرمایا اور مستعد رہا سبق تسمیہ بیدا کہ نافع علی روس الاشہاد تحاشی کر چکا کہ لوگون نے مجہپر افترا کیا

میں ہرگز نہیں کہا کہ ابن عمر وطی فی الدبر کے قائل تہی ما اونہونکی دسکی اباحت کا فتوی دیا اور سالم اور ابوحباب سے وطی فی الدبر و تحمیض کے حرمت سابق منقول ہوئی ہیں

مراد مثل ما قال نافع سی یہہ ہے کہ جیسا نافع اس فعل کے حرمت کا راوی ہی ویسا ہی سالم اور ابوحباب وسکی راوی ہیں پس مالک کا ارشاد مفعولہ یاران کے حرمت کا موید ٹہرا

حلت کا شاید ہی کو دارقطنی نے کہا ہذا محفوظ عن مالک صحیح لیل اسد کمثل قسطلانی نے شرح بخاری میں بطریق اسنادالک کہ بنا بر نفی تو ہم کلام سابق آتا ہی موجود ہی کہ

روی الخطیب عن مالک من طریق اسرائیل بن روح قال سألت مالکا عن ذلک فقال ما انتم الا قوم عرب ہل یکون الحرث الا فی موضع الزرع لا یتعدی

الفرج قلت یا ابا عبد اللہ انہم یقولون انک تقول ذلک قال یکذبون علی پہر یہی قسطلانی میں ہے کہ نقل عن ابن وہب انہ قال سألت مالکا فقلت حکوا

عنک انک تراہ قال معاذ اللہ وتلی نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم وقال لا یکون الحرث الا فی موضع الزرع عجب ہے کہ با وجود اوعا وروق گرداں

قسطلانی نے دیدہ دیرین یہہ روایت اکی بالکلیہ یا موجب ان روایات صحیحہ اور روایات صحیحہ کے کہ کلمات محکمات سی علم میں ہی ارشاد ہو کہ مالک قائل یا فاعل اس قول اور فعل کے

نہ ہی اس ہنگام میں نافع کی تصدیق یا تکذیب کسکی قول پر لازم آتی ہے اور کسکی جنین نافع اور کسکی نسبت صادی ظاہر ہوا ہا سد ار نافع کی اگر اس جہت سی ہی کہ نافع مرادف النقض

مفید ہے اور یہہ معتقد اقوام عنید مفید شیخ مفید اور شاید اس قول کا فاعل ہے تو سرا سر نا مفید ہے بلکہ ہشر و ضرر فاہم انتہی بحذف التراجم والزوایہ **اقول**

کون جز طعام مجہول الاب والا عمام نے جو یہہ کہا پس مراد مثل ما قال نافع سی یہہ ہے کہ جیسا نافع اس فعل کے حرمت کا راوی ہی ویسا ہی سالم اور ابوحباب وسکی راوی ہیں

116

ملکا

میں سر گز داخل ہے اگرچہ اوسکی ماتھہ نہیں لکھا ہے اور قول کا تحریمت نقل برسور ہو بھی ثابت ہے نقل ہمیں نہیا ثمر اینچ روایت اوسمیں بھی قول نافع کا تحریمت نقل مذکور ہے
بھی اسی قدر اور سمیں ہے کہ لوگوں نے قصّہ نقل و قال اس امر کے کہ وہ کہتا ہے کہ ابن عمر نے اتیان فی ادبار النساء کا فتوی دیا ہے ابو نصر کہتا ہے کہ میں نے نافع کو کہا کہ لوگ تجھپر
بہت قیل و قال کرتے ہیں اسیر کہتے ہیں کہ ابن عمر نے اتیان فی الادبار کا فتوی دیا نافع نے کہا مجھپر لوگوں نے جھوٹ باندھا ہے اور وہ روایت یہہ ہے جو کون حرثی اس رسالہ
میں نقل کئے ہے اخرج النسائی والطبرانی وابن مردویہ عن ابی النضر انہ قال لنافع مولی ابن عمر انہ قد اکثر علیک القول انک تقول عن ابن عمر
انہ افتی ان توتی النساء فی ادبارہن قال کذبوا علی ولکن ساحدثک کیف کان الامر ان ابن عمر عرض المصحف یوما وانا عندہ حتی بلغ نساؤکم
حرث لکم الایۃ فقال یا نافع ہل تعلم من امر ہذہ الایۃ قلت لا قال انا معشر قریش نجبی النساء فلما دخلنا المدینۃ ونکحنا نساء الانصار اردنا
منہن مثل ما کنا نرید فاذا ہن قد کرہن ذلک واعظمنہ وکانت نساء الانصار قد اخذن بحال الیہود انما یوتین علی جنوبہن فانزل اللہ نساؤکم
حرث لکم الایۃ اور ترجمہ اس روایت کا جو کون حرثی طعام نے فتعات میں لکھا ہے یہہ ہے ابو نصر کہتا ہے یعنی نافع سے کہا کہ لوگ تجھپر بہت قیل و قال کرتی ہیں اسیر کہ تو
کہتا ہے کہ ابن عمر نے اتیان فی الادبار کا فتوی دیا گیا مجھپر لوگوں نے جھوٹ باندھا ہے بات تہی یہی کہ ایک دن جناب ابن عمر قران مجید تلاوت فرماتی تہی میں حاضر تہا جب
نساؤکم حرث لکم تک پہونچے مجھسے فرمایا کہ اے نافع کیا تجھکو معلوم ہے کہ یہہ آیہ کس مقدمہ میں نازل ہوا میں نے عرض کیے نہیں فرمایا ہم لوگ قریش تجبیہ کرتی تہی یعنی پشت
کی طرف سے جماع کرتے تہی جب مدینہ میں آئے اور انصار کی عورتوں کو نکاح میں لائے جماع کی وقت وہی بات تجبیہ کے چاہے عورتوں نے ناپسند جانا اور اونکو بہت برا معلوم ہوا
۱۷ تعلیم یہود کی وہ کروٹ پر لٹاتی تہیں پس حق تعالی نے اس آیہ کو نازل فرمایا انتہی ارباب انصاف دیکھیں کہ یہہ ایک روایت اور قول نافع کا
کون حرثی فتعات میں لکھا تہا اس روایت میں یہ فقرہ ہے کہ جب لوگوں نے نافع کو کہا کہ تو کہتا ہے ابن عمر نے اتیان فی الادبار کا فتوی دیا تو نافع نے کہا لوگوں نے
مجھپر جھوٹ باندہا یعنی میں نے فتوی دینے کا ذکر نہیں کیا ہے اور اس روایت میں یہہ نہیں ہے کہ نافع نے کہا ہو یعنی ہرگز نہیں کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قائل تہی جواز
ابن عمر کا وطی فی الدبر کو نہیں کیا اور اگر ایسا ہے اسمیں ہوتا تو یہہ قول نافع کا شاذ و متروک ہوتا اور اس قول شاذ کی سر روایت کے مقابلہ میں روایات کثیرہ نافع کی جو صحاح
وکتب معتبرہ سنیہ میں مذکور ہیں کیا وقعت ہوتی اور ایک روایت شاذ معارض روایات مشہورہ نافع کا کیونکر ہوسکے اور یہہ قول شاذ مشہور کیونکر ہو تا مشہور تو
نافع کا وہ ہے جو روایات متعددہ میں اوس سے منقول ہے اور ان روایات متعددہ سے بعض روایات جو رسالہ سہم ثاقب میں مذکور ہیں یہہ ہیں روایت اول
اخرج اسحق بن راہویہ فی مسندہ والنسائی وابن جریر عن نافع قال قرأت ذات یوم نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال ابن عمر اتدری
فیم انزلت ہذہ الایۃ قلت لا قال نزلت فی اتیان النساء فی ادبارہن روایت دوم اخرج الخطیب فی رواۃ مالک من طریق النضر بن عبد اللہ
الازدی عن مالک عن نافع عن ابن عمر فی قولہ تعالی نساؤکم حرث لکم الایۃ قال النساء فی قبلہا وان شاء فی دبرہا روایت سوم اخرج الخطیب فی
رواۃ مالک من طریق احمد بن الحکم العبدی عن مالک عن نافع عن ابن عمر قال جاءت امرأۃ من الانصار الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تشکو زوجہا
فانزل اللہ نساؤکم حرث لکم الایۃ روایت چہارم اخرج الدارقطنی فی غرائب مالک من طریق ابی بشر الدولابی حدثنا ابو الحارث احمد بن سعید حدثنا
ابو ثابت محمد بن عبد اللہ المدنی حدثنا عبد العزیز بن محمد الدراوردی عن عبید اللہ بن عمر بن حفص وابن ابی ذئب ومالک بن انس کلہم عن نافع قال قال لی ابن عمر امسک علی المصحف
یا نافع فقرأ حتی اتی علی نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال تدری یا نافع فیم نزلت ہذہ الایۃ قلت لا قال نزلت فی رجل من الانصار اصاب امرأتہ فی [illegible]

مناقضہ مطلقہ ہے جنکا حال حضرت مالک مصر تعالے بیان فرماتا ہی ان تتوبا الی الله فقد صغت قلوبکما وان تظاهرا علیه فان الله هو مولاه وجبرئیل وصالح المؤمنین
والملائکة بعد ذلک ظهیر عسی ربه ان طلقکن ان یبدله ازواجا خیرا منکن مسلمات مؤمنات قانتات تائبات عابدات سائحات ثیبات وابکارا
جس کسیکو ادنی ممارست عربیت سی ہوگی اور عربی عبارت کا ترجمہ صحیح کر سکتا ہوگا وہ سمجھ لیگا کہ خدا تعالی جو فرماتا ہے ان یبدله ازواجا خیرا منکن مسلمات مؤمنات
ای بدل دیگا خدا تعالے پیغمبر کو ازواج بہتر تمسی کہ وہ مسلمات مومنات ہونگے یہہ لفظ خیرا منکن مسلمات مؤمنات نص ہے اسمین کہ عائشہ وحفصہ مسلمات ومومنات سی نہین ہین
صحابہ کبار سنیون مین بدریین ہین اونکا حال سنی کہ مسطح برادر خالہ زاد خلیفہ اول کا مہاجرین و بدریین سے تہا ہی وسنی افک عائشہ مین شرکت کی پیغمبر خدا نی اونکو حد
ماری وموافق نص قرآنی کی شہادت اونکی مقبول نہین اور عبد الله بن سعد بن ابی سرح برادر رضاعی عثمان کو پیغمبر خدا نی فتح مکہ مین نکال دیا اور فرمایا کہ مین اوسکو امان نہین دیتا نہ حل مین نہ
حرم مین عثمان بی ایمان نی اوسکو حاکم مصر کا کیا تہا اوس ظالم بیدین نے اہل مصر کو اسقدر تنگ کیا کہ اونہون نے ناچار ہو کر بلوا کیا اور عثمان بے ایمان اسی حال مین دار البوار کو گیا
او جنازہ اوسکا تین دن تک مزبلہ مین پڑا رہا یہانتک کہ ٹانگ اوسکی کتی کہا گئی کتاب تاریخ الالفی اور الیمنی کا مقبرہ یہود کا جہان یہود دفن ہوتے ہین مدفون ہوا اور ولید بن عقبہ برادر مادری
عثمان کا جو شقی تہا عثمان نے اوسکو والی کوفہ کا کیا تہا وہ شراب پیکر حد مار آگیا اور یہی حکم صحابہ کبار سنیون سے ہے پیغمبر خدا نے اوسکی بارہ مین فرمایا لا غفر الله لک وعفا
جب اوسکو دفن کیا زمین نے اوسکو باہر پہینکا پہر دفن کیا پہر باہر پہینکا بالآخر اوسکو پتہرون مین چہپا دیا اور یہی کرکرہ وبدعم صحابہ کبار سنیون سی ہین کہ خیانت کلیم
غنائم سی کیے پیغمبر خدا نی اونکی دوزخ کی خبر دی اونہون کہا یہہ حالات بدعین کی صحیح لیتو مین موجود ہین اور حدیث ان ناسا من اصحابی یؤخذ بہم ذات الشمال واقول اصحابی اصحابی فیقول
انهم لم یزالوا مرتدین علی اعقابهم منذ فارقتهم بخاری صحیح بخاری اور آیہ وافی ہدایا افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم صریح اونکی ارتداد کی ہے حاصل کلام اصحاب جو
باتباع احکام اہلبیت و ارشادات رسالت پناہ اون لوگون کو جنکی مذمت خدا و رسول نے کی ہے اور اونکی ارتداد کی خبر دی ہی موجب سلمان سی بہتر بلکہ سگ حرکت بدتر جانتی
ہین عقل و اعتقاد مین بہتر ہین مخالفت کرنیکی والوسی فاعتبروا یا اولی الابصار اونکی ادعم ہے یہ کہ ظلم کرنا ابوبکر بدگہر اور عمر منکر کا بیٹی و داماد و نواسون پیغمبر خدا پر اشہر جہان ہے
سیتی سی بیدعمر بدعت نہین سکتا اور اس کو جرح کی انکا معاندین ظالمین لاعنہ کی نہین جاسکتی لیجانا عمر نابکار کا آگ کو دولتخانہ جناب سیدہ علیہا السلام پر جماعت
کثیر کی سنیون سی لکہا ہے طبری نے تاریخ مین لکہا ہے عمر خطاب جب منزل علی پر گیا تو کہا والله لاحرقن علیکم او لتخرجن للبیعة یعنی قسم بخدا اگر نہ نکلوگے بیعت کو تو مین
جلا دونگا تمکو یا نکلکر بیعت کرو ابن حجر اسقلانی عزرین لکہا ہے زید بن اسلم کہتا ہے جب علی نے بیعت ابوبکر سی انکار کیا مین عمر کے ساتہ لکڑیان اوٹہا کر خانہ فاطمہ پر لے
گیا تہا عمر نے فاطمہ سی کہا جو لوگ تمہارے گہر مین ہین اونکو نکال دو ورنہ مین تمہاری گہر کو اور اون لوگون کو جو گہر مین تمہارے ہین جلا دونگا حالانکہ گہر مین علی و فاطمہ وحسنین تہی
اور ایک جماعت اصحاب نبی تہی فاطمہ نے کہا کیا تو جلا دیگا علی کو اور میرے بیٹون کو عمر نے کہا ہان جلا دونگا قسم بخدا یا نکلین وہ لوگ اور بیعت کرین اور ابن عبد ربہ نے
کہا علی و عباس دونون خانہ فاطمہ مین بیٹہی تہی ابوبکر نے کہا علی و عباس اگر بیعت سی انکار کرین تو ای عمر تو قتل کر اون دونون کو پس عمر آگ لایا علی و عباس کے
جلانی کو اوسکو فاطمہ ملی اور کہا اے ابن خطاب کیا تو میرا گہر جلانی کو آیا ہے عمر نی کہا ہان اور استیعاب مین اور کنز العمال مین ابن مسعود سے ہے اور کتاب سقیفہ جوہری مین اور
کتاب السیاسة والامامة ابن قتیبہ مین بہی یہہ سارا قصہ لانی لکڑیون کا اور ڈرانا عمر اور اوسکی ہمراہیون کا علی کو اور کہنا کہ قسم اوس خدا کی کہ بیگانہ نہی ہم سر گردن مارینگے اور تحفہ
مسروقہ علیہ ملوی مین بہی تصدیق اسکی موجود ہے اور دینا پیغمبر خدا کا فدک جناب سیدہ علیہا السلام کو بعد نزول آیہ وآت ذا القربی حقہ کی تفسیر در منثور اور کنز العمال
وکتاب ابن مردویہ اور روضة الصفا اور معارج النبوة اور مقصد اقصی مین مسطور ہے اور چہین لینا ابوبکر کا فدک کو جناب سیدہ علیہا السلام سی بغوای فرعون آل محمد
کی ملت الزام افتادہ ہے کتب معتمدہ سنیون اوس سے مملو ہین جیسا کہ حجج صواعق محرقہ ابن حجر اور جواہر العقدین سمہودی اور ملل ونحل شہرستانی اور تاریخ علی ابن برہان ۱۱۸

حلبی

قال صاحب السہم الثاقب وقسطلانی شرح صحیح بخاری آورده وقد نقل اباحتہ ذلك عن جماعۃ من السلف لہذہ الاحادیث ولظاہر الآیۃ
ونسبہ ابن شعبان الی کثیر من الصحابۃ والتابعین والی الامام الائمۃ مالك فی روایات کثیرۃ قال ابوبکر الجصاص فی احکام القرآن لہ المشہور
من مالك اباحتہ واصحابہ ینفون عنہ ہذہ المقالۃ لقبحہا وشناعتہا وہی عندہ اشہر من ان یندفع بنفیہم عنہ انتہی **قال** الناصب الکاسب
حیرت ہی کہ مجتہد ہو کر اس قسم انہماک وانتحال کی راہ پر سلوک فرماتی ہین قسطلانی مین یہہ روایت نفی اور رد کی لیئی منقول ہے نہ اخذ وقبول کی لیئی
اسواسطی کہ کتاب مذکور مین لفظ انتہی کے بعد متصلا لکن روی الخطیب عن مالك الی آخر ما نقلناہ ہنا لکہ مذکور ہی بلفظ لکن جصاص کے قول کو مستدرک کر
رہا ہی سن بعد یہہ بہی فرمارہا ہی کہ قال بعض المالکیۃ ان ناقل اباحتہ عن مالك کاذب مفتر یعنے جسنی مالک سے وطی فی الدبر کا جواز نقل کیا دروغ باف و افترا
پرداز ہی پہر چند سطر کی بعد بیان کیا کہ انما نسب الی کتاب السر وہو کتاب مجہول لا یعتمد علیہ قال القرطبی ومالك اجل من ان یکون لہ کتاب السر یعنی جن
لوگون نی کہ وطی فی الدبر تجویز مالک ٹہرایا وہ حوالہ دیتی ہین کہ اس مسئلہ کو مالک نی اپنی کتاب السر مین لکہا حالانکہ کتاب السر کتاب مجہول ہی
کہ اوسپر اعتماد نہین ہوسکتا بلکہ قرطبی نے تصریح کی کہ مالک بڑی ہی اس سے کہ کتاب السر اوسکی کتاب ہو غرض حق یہہ ہے کہ اس قسم کی جہلات
قدمائیہ ومزعومات سوفسطائیہ مین آپ اپنی آپ سے بڑہی ہین کہ اصل بات کو غتربود اور پریشان مثل تار پود کر کر داخل الزام کا فرماتی ہین اس سے
کیا ہوتا ہی **اقول** حیرت ہے کہ کون خر طعام لذ الجام وخل ومعقول کرنی لگا جیسے منتہای علم عمر کا صرف سورہ بقر ہے وہ بہی بارہ برس مین
کافی الدر المنثور ویسی ہے منتہای تحصیل اس متقشف آثار اوس ذلیل کے ماتہ عامل معلوم ہوتے ہی غالبا اسلئے انہی نے ضریری ہی نہین دیکہی تا
ہدایت النحو وکافیہ چہ رسد کافیہ مین کہتا ہی قد فی الماضی للتحقیق قسطلانی شارح صحیح بخاری نی جو کہا ہی قد نقل اباحتہ ذلك عن جماعۃ من
السلف لہذہ الاحادیث ولظاہر الآیۃ یعنی تحقیق نقل کیئی گئی ہی اباحت اتیان نساء فی الدبر کی جماعت سلف سی بنا بر احادیث مذکورہ وظاہر آیہ کے
ابعبارت قسطلانی مین لفظ قد داخل صیغہ ماضی بر اعلی صوت پکار رہا ہی کہ قسطلانی نی یہہ منقول محقق اخذ وقبول کی لیئی نقل کیا ہی نہ نفی
ورد کی لیئی اگر نفی ورد کی لیئی کہتا تو لفظ قد کا نہ لاتا اور صیغہ ماضی کو بلفظ قد مصدر نکرتا اور اگر آن جو امر کہ جماعت سلف سے منقول ہے اور نیز بقول
ابن شعبان کی اکثر صحابہ وتابعین وامام الائمۃ السینہ مالک کے طرف منسوب ہے اوسکی نفی ورد کی لیئی چکٹ وچانہ قسطلانی کا کیا حقیقت رکہتا ہی اور
جب قسطلانی خود کہتا ہی ابوبکر جصاص ہمنام خلیفہ اول سنیان اپنی کتاب احکام القرآن مین یہہ کہتا ہی کہ مالک سے اباحت اتیان فی الدبر کی مشہور
ہی اور اصحاب مالک بسبب اوسکی قبح وشناعت کی نفی اس قول کی مالک سے کرتی ہین حالانکہ اباحت اوسکی عند المالک اشہر ہے کہ انکار
ونفی اوسکی اصحاب سی بالنفی والانکار کسی اور کی سی نفی اوسکی نہوسکیگی اسصورت مین قول کون خر کا کہ قسطلانی بلفظ لکن قول جصاص کو مستدرک
کر رہا ہی ... مستدرک ولغو ہی ورای آن جواب کلمے شکن روایت اسرائیل بن روح کا جو شافعی نی حسن کو دیا ہی ہم قول سابق مین
لکہہ چکی ہین علاوہ برآن جب مذہب مالک کا باباحت وطی فی ادبار الازواج ایسا اشہر بین العلما ہی کہ کسی کے دفع کرنی سی دفع نہین ہوسکتا
اوسکو روایت بی سرو پا اسرائیل بن روح شخص واحد کی کیونکر دفع کرسکیگی اور کون خرنی یہہ جو کہا کہ قسطلانی یہہ بہی فرما رہا ہی کہ قال
بعض المالکیۃ ان ناقل اباحتہ عن مالك کاذب مفتر یہہ بہی سوء افہام کون خر کا ہی کسواسطی کہ اولا اسصورت مین بقول بعض المالکیہ کی اگر کاذب
ومفتری ہے تو خود قسطلانی وابن شعبان وامام سنیان فخر رازی کاذب ہین کہ یہہ سب کے سب ناقل اباحت فعل مذکور کی عند المالک ہین

ہر گز کشتہ شہود شہود اسلام و ثانیا جب بقول قسطلانی کی اباحت اتیان فی الدبر کی جماعت سلف سی بتحقیق منقول ہے اور بقول ابن شعبان
کی اکثر صحابہ و تابعین و امام مالک کی طرف بروایات کثیرہ منسوب ہے و بقول ابو بکر جصاص کے اشہر ہی اون روایات مستندہ کثیرہ کی مقابلہ میں
قول بعض مالکیہ مجہول غیر معلوم الاسم والرسم کا کیا اعتبار اور کون خر طغام ولد الحجام نے یہہ جو کہا کہ قسطلانی نے پہر چند سطر کی بعد بیان کیا
انما نسب غیرا الی کتاب السر وہو کتاب مجہول لا یعتمد علیہ یہہ حصر بلفظ انما باطل ہے کسواسطی کہ فخر رازی نے تفسیر کبیر میں اور یہی ابو بکر جصاص نے کتاب السر
کی طرف منسوب نہیں کیا اور ای آن کتاب السر کا مجہول اور غیر معتمد ہونا بدلیل سقیول الخصم ثابت کرنا چاہئی بالجملہ اس قسم کی جہلات قدمائیہ
اور چند صیلات سوفسطائیہ کون خر ولد الحجام نی اپنی اسلاف اجلاف سی بوراثت پائی ہین **قال** صاحب السہم الثاقب این عبارت مفید فوائد
ثلثہ ہست اول اینکہ اکثری از صحابہ و تابعین از اسلاف اہلسنت قائل باباحت و جواز فعل مذکور بودہ اند **قال** الناصب الکاسب یہہ تینون فایدی
مستفاد ہین فقرہ و قد نقل اباحۃ ذلک الخ سی اور قسطلانی نے نفس کیا کہ یہہ نقل مستدرک اور منفی ہے پس ہر گاہ مستفاد عنہ مستدرک ٹہرا مستفاد بطریق
اولی مستدرک ہی اب اسمین تہتک اور تکرار اور تحکم و اصرار ایسا ہی جیسا پیر بخارا کی شہدون کو مشاہدہ ہوا کہ ماربرار پڑہی ہے پہر بتقاضای
غیرت کہی جاتی ہین کہ ابتو مار ورقطع نظر اس استدراک کی فی نفسہ یہہ تینون فائدہ بقاعدی ہین اول اسواسطی کہ قسطلانی مین نسبۃ ابن شعبان
کا لفظ واقع ہی اور ظاہر ہی کہ کسے چیز کی نسبت کسی کے جانب اور چیز ہی اور اوس شخص سے واقعیت اور نفس الامری کا ثبوت اور چیز ان مواقع
مین نسبت کا لفظ عدم صحت پر دلالت کرتا ہی نظیرہ ما فی مصائب النواصب ما نسبہ الی الشیعۃ من قولہم بوقوع التغییر فی القرآن لیس مما قال بہ
جمہور الامامیۃ الی آخر ما نقلتہ سابقا اور دلیل اس نسبت بمعنی عدم الصحت کی یہہ ہی کہ اکثر کیا تمام صحابہ اور تابعین اور سایر فقہا اور مجتہدین سے
نہ یہ بات ... یہہ فعل اہلسنت کے نزدیک حرام ہی ... استبصار اور تہذیب وغیرہ سی معلوم ہو چکا کہ شیعہ مذہب مین یہہ فعل حلال ہے مین بعد
جو کوئی اہل سنت سی حلت نقل کری منقول عنہ حقیقت مین سنی نہین چہپا شیعہ ہی مکاید روافض مین داخل ہے کہ بعض رافضی بتقیۃ اہلسنت
کی مذہب مین متمذہب ہیں کہ اس قسم کا شیوع اور تلبیس اور تلمیع اور تدلیس ملحوظ رکہتی ہین کتب رجال ناطق ہین کہ اجلح نامی شیعہ نی تمام عمر
بتقیہ و تزویر اہل سنت مین بسر کی تا آنکہ معتمد علیہ ہوا المنجنی کا مارا جب آخر عمر مین کچہہ حدیثین اپنی مذہب باطل کے موافق روایات کرنے
لگا من ذلک ما رواہ عن بریدہ مرفوعا ان علیا ولیکم بعدی کہل گیا کہ رافضی ہے اسیطرح محمد شاہ بادشاہ کی وقت دو شخص شیعی ہندوستان مین اور
آغا ابراہیم بن علی شاہ صفوی اصفہان مین اہلسنت کی کتب مین تصرف الحاق کرکی خوشخط لکہاتی تہے سطلا و مذہب بناتی تہے رہگذر مین
بقیمت ارزان معرض بیع مین لاتی تہے جب علما کو ظاہر ہوا وہ مختفی ہوئی ایسے نشان پر گمان جاتا ہی کہ ابن شعبان مجہول المسمی الشان
شاید شیعی ہو کہ اہلسنت کی تغلیط کو بجای کثیر من الائمۃ والمتشیعین کثیر من الصحابۃ والتابعین کہہ گیا کیونکہ انکی زبردار اسفار خصوصا تہذیب
و استبصار سی آشکار ہو چکا کہ یہہ بزرگوار قائل اور فاعل کار ہوتی آئی نہ صحابہ و تابعین اخیار و الا استدراک قسطلانی کی کیا معنے خدا کی پناہ
علماز مان کسی کسی اوٹ مین آتی ہین پہر سبب ہے مغز نہین پاتے **اقول** کون خر طغام ولد الحجام کلام شنا قعن کر رہا ہی غالبا براہین قاطعہ الحق امامیہ
کی زیر بکر مبہوت اور مصداق فبہت الذی کفر واللہ لا یہدی القوم الظالمین کا ہو گیا ہی قول سابق مین تو کہا ہی کہ قسطلانی نے بلفظ
لکن جصاص کے قول کو مستدرک کر رہا ہی اور یہان کہتا ہی کہ قسطلانی نے اپنا ہے قول قد نقل اباحۃ ذلک کو مستدرک کیا ہی طرفہ بات یہی کہ

بات ہی کہ کبہی ایک کلام کو مستدرک بتاتا ہی کبہی دوسری کو بیچارہ کون خر کس کس اوٹ مین چہپتا ہی پر چوٹ اہل حق امامیہ سی نہین بچتا بہر حال
تینون فایدہ صاحب سہم ثاقب کی افادہ کئی ہوئی بحالہا مفید ہے مفید اہل حق امامیہ کو و مضر سنیہ سیئہ کو باقی و غیر مستدرک رہی اور کون
خر طغام و لد الحجام خائب و خاسر کا خاسر رہا اسمین تہتک تکرار و تحکم و ہرار کون خر کا ویسا ہی ہے جیسا پیر بخار اکی شہدون کا ایسا مشاہدہ کیا اور
غیرت ہو تو کون خر کی سی ہو اور کون خر طغام و لد الحجام نی یہہ جو لکہا کہ قسطلانی مین نسبہ ابن شعبان کا لفظ واقع ہی ان مواقع مین نسبت کا لفظ
عدم صحت پر دلالت کرتا ہی نظیرہ ما فی مصائب النواصب الخ اولا یہہ کلیہ غلط ہی کہ نسبت کا لفظ عدم صحت پر ہی دلالت کری اور عبارت مصائب
النواصب کی جو دلیل لایا ہی منطبق اوسکی دعوی پر نہین ہے کیونکہ کون خر نی دعوی یہہ کیا ہی کہ نسبت کا لفظ جو عبارت قسطلانی و نسبہ ابن شعبان
مین واقع ہی عدم صحت پر دلالت کرتا ہی بدلیل قول صاحب مصائب النواصب کے وما نسبہ الی الشیعۃ من قولہم بوقوع التغییر فی القران لیس مما قال بہ
جمہور الامامیۃ وانما قال بہ شرذمۃ قلیلۃ لا اعتداد لہم فیما بینہم یعنی جو قول وقوع تغیر فی القران کا شیعون کی طرف منسوب ہے یہہ قول جمہور امامیہ کا
نہین ہے بلکہ یہہ قول گروہ قلیل امامیہ کا ہی بالجملہ کون خر طغام مجہول الاب الاعام جو کہتا ہی کہ عبارت مصائب النواصب مین جو ما نسبہ کا لفظ واقع
ہی او عدم صحت پر دلالت کرتا ہی ویسا ہی عبارت قسطلانی مین نسبہ ابن شعبان عدم صحت پر دلالت کرتا ہی حالانکہ نسبہ کا لفظ نہ عبارت
مصائب النواصب مین عدم صحت پر دلالت کرتا ہی نہ عبارت قسطلانی مین بلکہ دونون عبارتون سی واقعیت و ثبوت نفس الامری ہے
نکلتا ہی رای آن استعمالات عرب و عجم مین لفظ نسبت کا واقعیت و ثبوت نفس الامری ہے مین مستعمل ہے مثلا قول قائل کا کہ کتاب ہدایہ
فقہ حنفی منسوب ہے طرف مرغینانی کی اور تفسیر کبیر منسوب ہے طرف فخر رازی کے اور تفسیر منثور منسوب ہی طرف سیوطی کے اور صحیح بخاری
منسوب ہے طرف بخاری کی اور صحیح مسلم اور صحیح نسائی اور صحیح ابو داود منسوب ہے طرف مسلم و نسائی و ابو داود
عدم صحت پر دلالت نہین کرتے بلکہ واقعیت و ثبوت نفس الامری ہے پر دال ہے اور کون خر طغام و لد الحجام نی یہہ جو لکہا کہ دلیل ابن نسبت بمعنی عدم
کی یہہ ہے کہ اگر کیا تمام صحابہ و تابعین اور سائر فقہا و مجتہدین سی ثابت ہوتا آیا کہ یہہ فعل اہلسنت کی نزدیک حرام ہی یہہ قول مثل بول کون خر کا لغو
محض ہے اور مثبت کذب کون خر کاذب کا قول قسطلانی ہے کہ قد نقل اباحۃ ذلک عن جماعۃ من السلف لہذہ الاحادیث و لظاہر الآیۃ الخ کہ اسمین عبارت
مین فعل ماضی مصدر بہ لفظ قد تحقیقہ موجود ہی اور کون خر طغام مجہول الاب الاعام نی یہہ جو کہا اس بعد جو کوئی اہل سنت سی حلت نقل کری
منقول عنہ سنی نہین چہپا شیعہ ہی یہہ قول نا بیول کون خر کا ہفوہ محض ہے کیونکہ اسصورت مین لازم آتا ہی کہ قسطلانی و امام رازی
سنی نہون چہپی شیعہ ہون ولیس کذلک اور نہ خود ساز عہد محمد شاہ کی کہ لہو الحدیث اور ساختہ اسل زندہ کی ہین بکار آمد نہین اور کون
خر طغام نی یہہ جو کہا گمان جاتا ہی کہ ابن شعبان مجہول المسمی الشان شاید شیعی ہو الی آخر ہذیانہ سو ابن شعبان کون خر کی کہنی سے مجہول
المسمی و الشان نہین ہو سکتا بلکہ وہ ایسا معلوم المسمی و الشان ہے کہ قسطلانی نی جو ملوک در علم و تحقیق مین کون خر سی افضل ہی
اوسکی قول کو مستند جانکر اپنی کتاب مین بلا رد و نکیر لایا اور اوسکو مستند کیا اور کمال تعجب ہے کہ ابن شعبان کا شیعی ہونا قسطلانی کو معلوم
نہوا اور کون خر کی گمان فاسد و خیال باطل مین وہ شیعہ ٹہر گیا حسب آداب مناظرہ اولا اثبات اوسکی شیعیت کا بدلیل مقبول الخصم کری اور یہہ
یہہ دماغ بیہودہ بکا و ہی کیونکہ نا رشید دہلوی اور کمتر ندوزہ وغیرہ کی نقل شیعہ سنی کو ناجائز ہے بلا اشعار دار ی کون خر نی قسطلانی سے

حرام کر لیا اور روایت بریدہ کی کہ صواعق محرقہ ابن حجر میں ابن بریدہ سی بایں الفاظ و عبارت مذکور ہی وا ما ما رواہ ابن بریدۃ عنہ لا تقع یا بریدۃ
فی علی فان علیا منی و انا منہ و ھو ولیکم بعدی ففی سندھا الاجلح و ھو و ان وثقہ ابن معین لکن ضعفہ غیرہ علی انہ شیعی انتہی
باطل و موضوع و مختلق نہیں جیسا کہ کون خرفی اشارۃً و کنایۃً کہا اور اپنی عداوت نفس رسول کی ساتھ ظاہر کر کی مصداق من ابغض علیا فقد ابغضنی
و من ابغضنی فقد ابغض اللہ کا کما فی الصواعق المحرقہ لابن الحجر اور مبغوض و مغضوب خدا و رسول خدا کا ہوا کسواسطی کہ مطابق و معاضد روایت
بریدہ کی یہہ حدیث صواعق محرقہ ابن حجر میں موجود ہی اخرج الترمذی و الحاکم عن عمران بن الحصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ما تریدون من علی ما تریدون من علی ما تریدون من علی ان علیا منی و انا منہ و ھو ولی کل مومن بعدی اور کون خرطغام
و اللہ الجام فی یہہ جو کہا اسکی تردید اسفار خصوصاً تہذیب و استبصار سی آشکار ہو چکا کہ یہی بزرگوار قایل و فاعل کار ہوتی آئی ہیں صحابہ و تابعین اخیار
و الا استدراک قسطلانی کی کیا معنے انتہی یہہ قول مثل بول کون خر کا ہی اہل و بیمعنے ہی جواب تہذیب و استبصار کا مکرر گذر چکا اور یہہ بہی
مکرر گذرا کہ فعل مذکور مذہب حق امامیہ میں مکروہ بکراہت شدیدہ مغلظہ ہے اور مذہب امام مالک سنیہ میں حلال بلا کراہت ہی اور یہہ بہی
معلوم ہو چکا کہ قایل حلت علی الیلیلۃ و دیگر اصحاب انصار و صحابہ کالنجوم مرتکب ہی آئی جنکے ارتکاب کی بعد آیہ تی نزول پایا اور ابن عمر فی
لا الا فی دبرہا ارشاد فرمایا اور استدراک قسطلانی کی معنے اسی قول میں معین ہو چکی کون خر مرغا کو جو اوسکی معنی نہیں سمجہتا قول جصاص کو مستدرک
بنا تا ہی کہو قد نقل اباحۃ ذلک عن جماعۃ من السلف کو مستدرک ٹہرایا ہے کبھی کہتا ہی و الا استدراک قسطلانی کی کیا معنے بالجملہ کون خرطغام کس
کس آثر میں چھپتا ہی لیکن جوٹ بہہ جوٹ سلسلہ رجال امامیہ کی کہا تا ہی کوئی بچاو نہیں پاتا قال صاحب السہم الثاقب دوم آنکہ احادیث مشکرہ کرد ۴
ظاہر آیۂ کریمہ دلالت بر اباحت و احادیث تحریم بر خلاف ظاہر آیہ دلالت دارد و عمل بر روایاتی کہ معاضد بظواہر آیات قرآنیہ باشد
مقدم بر روایات مخالفۂ آنست و ظاہر است کہ کلمۂ انی موضوع برای مکان است قال اللہ تبارک و تعالی انی لک ھذا قالت ھو
من عند اللہ یعنی از کدام جا است ترا این رزق مریم بجواب آن گفت این رزق از نزد خدا است و لفظ انی شئتم دلالت بر تعدد وارد پس معنے
فاتوا حرثکم انی شئتم آنست کہ بیایید زنان خود را بہر جائی و ہر موضعیکہ خواستہ باشید اگر میفرمود کیف شئتم البتہ دلالت بر تخییر در انواع
اتیان مرادی بود و چون انی شئتم فرمودہ مراد از آن تخییر در مواضع اتیان بودہ باشد چہ فرق درمیان انی و کیف ظاہر است و انی کیف
من انی و این ہرا من ذاک و چون اطلاق حرث مجازاً بنا بر ادنای ملابست در کریمہ نساؤکم حرث لکم واقع شدہ پس مراد از فاتوا حرثکم چنین باشد
کہ فاتوا نساءکم انی شئتم پس دلالت بر تعیین موضع حرث ندارد بلکہ لفظ انی دلیل بر تخییر و تعدد مواضع دارد بلی اگر میفرمود از جام نساءکم
حرث لکم فاتوا حرثکم تعیین موضع حرث می شد لیکن انی شئتم در آن بیمحل میشد بلکہ محل کیف شئتم بودہ و لیس فلیس و مجرد تشبیہ با دنای مشابہت
و ملابست کافی میشود چنانچہ تشبیہ صحابہ بزرع در کریمہ کزرع اخرج شطاہ الخ وارد گردیدہ و بنا بر تمثیل با دنای ملابست فرمودہ
ھن لباس لکم و انتم لباس لھن و تشبیہ من کل الوجوہ بیوجہ است کما لا یخفی قال الناصب لکاسب احادیث مشکرہ او ظاہر کریمہ
کا فعل معلوم کی حرمت پر دلالت کرنا ظاہر ہے نہ اباحت پر کما مر و سیاتی پس حکم ملازمان کہ عمل بر روایاتی کہ معاضد بظواہر آیات قرآنیہ باشد
مقدم بر روایات مخالفہ آنست موید اہل سنت ہی نہ معاضد شیعہ اہل ضنت و العجب کل العجب و الحیرۃ علی الحیرۃ من ذاہب الی ہذا المذہب

ہذا المذہب کہ اس مطلب مین روایات معاضدہ بظواہر آیات قرانیہ کو روایات مخالفہ بظواہر آیات فرقانیہ پر مقدم فرمایا اور روایات مسح پا او غسل پر
من الرافضی کما ہو المعمول والمشہور اور طہارت خمر وخنزیر اور اتخاذ دلو من جلد الخنزیر فی الفقیہ سئل ابی جعفر وابو عبداللہ
فقیل لہما انا نشتری ثیابا اصابہ الخمر وودک الخنزیر فنصلی فیہا ام نغسلہا فقال نعم صلوا فیہا لا باس انما حرم اللہ اکلہ وشربہ
ولم یحرم لبسہ للصلوۃ وفیہ سئل الصادق عن جلد الخنزیر یجعل دلوا فقال لا باس بہ والتشبث بذلک ما شاہا وما لا یتناہی
حالانکہ یہہ مخالف ظاہر قران ہین قال اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا
برؤسکم وارجلکم الی الکعبین وقال انما الخمر والمیسر الی قولہ رجس من عمل الشیطان وقال فی حق الخنزیر فانہ رجس یعنی
فرمایا کہ شراب اور جوا اور سور رجس ہے اور رجس کہتی ہین اشد نجاست کو پس ان چیزونکی نجاست کی روایات کو کہ معاضد ظاہر قران ہین کیون مقدم
نہ بنایا اور یہہ جو فرمایا ظاہر است کہ کلمہ انی موضوع الی قولہ واین ہذا من ذلک پس ارشاد ہو کہ اس فقرہ سی کیا مراد ہی کہ آیات قرانیہ یا احادیث آیا
ہمیشہ اپنی ظواہر معانی پر رہتی ہین اس حد سی تجاوز نہین کرتی تو دلالت تقیہ کا پردہ اٹھتا ہی حالانکہ عند الشیعہ بزبان ائمہ التقیۃ دینی ودین آبائی
ارشاد ہی اور ثانیا جناب جہل مرکب کا کیا جواب ہوگا جو حدیقہ سلطانیہ مین فرماتی ہین بدین عبارت کہ بدانکہ آنچہ از حضرت آدم ابو البشر واز بعض دیگر
انبیا کہ بعضے از اسو عظیم رسیدہ ودر ظاہر قران مجید تعبیر از آن بمعصیت یا ظلم در قول او تعالی فعصی آدم ربہ فغوی ومانند آن واقع شدہ با عتبار
در مقابل آن وارد گشتہ الی ان قال مبنی است بر مجاز واستعارہ ومحمول است بر ترک اولی چنانکہ آیات وروایات دالہ بر تشبیہ خالق بمخلوق
محمول است بر تاویلات صحیحہ انتہی بلفظہ الملوم المذموم واگر یہہ مراد ہی کہ انی کی وضع اس مقام مین ظاہر بنا بر مستان ہے نہ تجاوز عن ہذا الظاہر ٥
پس غیر مسلم ہے اسواسطی کہ انی مشترک ہی این اور متی او کیف کی معنونمین کہ اول کو انی مکانی کہتی ہین اور ثانی کو زمانی اور ثالث کو کہتی
پس انی مکانی کی وضع اگرچہ معنی مکان مین ظاہر ہے اور تعدد وتخییر مکان کو مستلزم لیکن ظہور اس معنی کا مکان دبر مین غیر مسلم اسواسطیکہ
جایز ہے کہ مکان سی دبر مراد نہو بلکہ بالاخانہ یا تہ خانہ یا صحن سرا وغیرہا مراد ہو اس تقدیر پر معنی انی شئتم کی یہہ ہین کہ اپنی عورتونسی مباشرت
کرو جس مکان مین چاہو خواہ وہ مکان بالاخانہ ہو یا تہ خانہ یا صحن سرا نہ یہہ کہ ہر عضو ونمین دخول کرو خواہ دہن ہو خواہ گوش خواہ بینی ہو
خواہ مقعد رو پوش فلما ابطل ہذا المعنی بہذا الاحتمال بقی المعنیان الاخیران وہو عین مذہب اہل السنۃ ویؤیدہ تفاسیر اہل النحلۃ من الشیعۃ
اقول احادیث متکثرہ او ظاہر کریمہ کا دال ہونا حرمت فعل مذکور پر جیسا کہ زعم باطل کون خر کا ہی خلاف ظاہر وسوء فہمی کون خر طغام کی
ہی کیونکہ جم غفیر سنیہ احادیث متکثرہ اور ظاہر کریمہ کو دال اباحت فعل معلوم پر جانتی ہین نہ اوسکی حرمت پر اگر احادیث متکثرہ وظاہر کریمہ
بقول کون خر طغام علائۃ اللجام کی دال حرمت فعل مذکور پر ہوتی تو امام الائمۃ سنیان مالک کہ بتصریح امام رازی سنیونکی تفسیر کبیر مین
مجوز فعل معلوم ہے اور ابن عمر افقہ داورع سنیان وصحابی کالنجم ومولا وسکا نافع کہ بقول خود شان لا الا فی دبرہا مصرح اباحت فعل معلوم ہین
اور خود عمر بیدھڑک فاعل فعل مذکور وقائل ہلکت وحولت رحلی اللیلۃ کا ہے اور جماعت سلف سنیان واکثر صحابہ وتابعین ایشان کہ بقول
قسطلانی وقد نقل اباحۃ ذلک عن جماعۃ من السلف لہذہ الاحادیث ولظاہر الآیۃ ونسبہ ابن شعبان الی کثیر من الصحابۃ والتابعین اور یہہ
جملہ مقتدایان عبد الرحمن بن القاسم کہ با خراج طحاوی من طریق اصبغ بن الفرج قال ما ادرکت احدا اقتدی بہ فی دینی یشک فی انہ حلال

اگر یہہ سب کے سب اسلاف کون خرطعت فعل معلوم کی ہین بقول کون خرطعام کی جاہل بالقران وعامل بخلاف احادیث سید الانس

والجان علیہ الصلوٰۃ امتہ الملک المنان ہ دعدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ٭ خمیر مایہ دو کان شیشہ گر سنگ ست ٭ اور کون

خرطعام ولد الحجام فی جو براہ مغالطہ بانواہیہ وہ بن من نسج العنکبوت ایجاد کی ہین کہ فی بمعنی من ہے یا لفظ حرمت کا کہین مقدر ہے

یا لفظ کہین محذوف ہی حیران سب بہیہ کی نجار وخاشاک کو اونکی مواقع پر بجا ردبرا ہین قاطعہ صاف کر چکا ہی فتذکر ولا تکن

من الجاہلین اور کون خرطعام ولد الحجام کا العجب کہ اس مطلب مین روایات معاضدہ بظواہر آیات قرانیہ کو روایات مخالفہ بظواہر

آیات قرانیہ پر مقدم فرمایا اور روایات غسل یدین من المرفق مین اور طہارت خمر وخنزیر اور اتخاذ دلوین جلد الخنزیر مین ان چیزون کی

نجاست کی روایات کو کہ معاضد بظاہر قرآن مقدم نہ بتایا جواب اسکا یہہ ہے کہ روایات معاضدہ بظاہر قران بلاشبہہ روایات

مخالفہ بظاہر القران پر مقدم ہین فالعجب والحیرۃ علی الحیرۃ من فہم ذلک الطعام ولد الحجام کہ روایات مذکورہ من لا یحضرہ الفقیہ سے

طہارت خمر وخنزیر سمجہا روایات مذکورہ مین طہارت خمر وخنزیر کا اثر نہین بیجا کہ نص طہارت پر ہو البتہ روایات مذکورہ مین بموداے

آیہ وافی ہدایہ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر بمعجواے حدیث صحیح یسروا ولا تعسروا کی رفعا للحرج لفظ لاباس کا مذکور ہے کہ دال ہے رفع حرج پر

والعجب کل العجب ین جادی ورجب کہ کون خر الحجام کو اپنی خواہش خانگی کا علم نہین یا تجاہل کرتا ہی اوسکی مذہب مین تو بیع واشترا بہی مطہر

ہی اور خمر کا پینا پیاس مین مرخص علیہ الفتوی ہے الہدایۃ والدر المختار ورحمۃ الامۃ وغیرہا واللفظ للاخیر قال ابو حنیفۃ یجوز شرب الخمر للعطش

اور در مختار مین ہے ورخص الخمر للعطشان وعلی امر کلب وخنزیر وغیرہ امام مالک کے نزدیک طاہر ہے رحمۃ الامۃ مین کہتا ہی ومذہب مالک ان ٦

الحیوان طاہر حتی الکلب والخنزیر وعرقہ ولعابہ فاذا ولغ فی عندہ سبع او کلب فجلدہ طاہر یجوز بیعہ والوضوء فیہ

وان لم یدبغ وکذا عند ابی حنیفۃ ان جمیعہ من لحم وجلد الا ان اللحم عندہ حرام وعند مالک مکروہ انتہی کون خرطعام ولد الحجام

اگر یہہ مبنا رکہتا ہو تو دیکہی کہ اوسکا امام ابو حنیفہ طالب دنیا ہی جیفہ اور اوسکا امام مالک جب شراب کے پینی کو رخص و جلد کلب و

خنزیر غیر مدبوغ مین پانی رکہکر وضو کرنا جایز گو ہلی کا کہانا حلال جانتی ہون اور آیہ وافی ہدایہ انما الخمر والمیسر الی قولہ تعالی رجس

من عمل الشیطان کی دیکہنی وسنتی سے اندہے ویہرہ ہوگئی ہین تو ایسی ناکسون دنیا کون کی مقلدین و ماموین کو بموداے الا یرمی بالحجارۃ من

کان بیتہ من الزجاجۃ کی روبرو اہل الحق امامیہ کے ومامایا ہی نہ بڑہ بڑہ کی بولنا سچ ہی اذا لم تستحی فاصنع ما شئت اور مخفی نہین کہ لفظ

ارجلکم الی الکعبین کلام الہی مین تحت وامسحوا کی ہی تو ظاہر قران مسح پا ہی مین نص ہے اور غسل یدین من المرفق بہی مخالف ظاہر قران

کی نہین ہے اگر کون خرطعام ولد الحجام اور اوسکی بلاف اجلاف سر اپنا زمین مین رکہکر اور پانون آسمان کو کرکی اوندہی کہڑی ہو کر

غسل جنابت کیا کرتی تو غسل یدین من الاصابع ٹہیک بیٹہتا ورنہ کون خر یہہ جو کچہہ بکا ہی اور گو یہ اپنی موہنہ سی گلا ہی گوز شتر اوس مقلد

بعیر الاصحاب کا ہی اور کون خرطعام مجہول الاب ولا عام فی یہہ جو کہا اور یہہ جو فرمایا ظاہر است کہ کلمہ الی موضوع برای مکان است

الخ ارشاد ہو کہ اس ظہور سی کیا مراد ہی اگر یہہ مراد ہی کہ آیات قرانیہ یا احادیث ایمانیہ ہمیشہ اپنی ظواہر معانی پر رہتی ہین تو

اولا تقیہ کا پردہ پہٹتا ہی الی آخر ہذیانات مخفی نہ رہے کہ کون خرطعام ولد الحجام فی یہہ جہل یا تجاہل یہان اجمال و اہمال کیا اور جو کہ جواب مجمل

اصل مطلب سے عاجز تھا فرار کرکی کلام کو تقیہ پر ین کہ اس جگہہ سبحوث عنہ نہیں ہے لیکن باصورت بن جعفر کو ضرور ہوا کہ کشف اوسکی سورت
و صورت کا کرون تا کہ اہل نظر دیکھہ کر اوسکا خطا دیکھا یُن سو جاننا چاہیئی کہ مطلب صاحب سہم ثاقب کا یہہ ہی کہ خدا تعالی نے فرمایا ہی نساؤکم
حرث لکم فأتوا حرثکم انّی شئتم جو کہ لفظ انی کا موضوع ہی مکان کی لئی تو ظاہر آیہ وافی ہدایہ کا تخئیر مواضع اتیان کیونکہ اگر مراد حق سبحانہ
و تعالی کی تخئیر فی مواضع الاتیان ہوتی تو اللہ تعالی فأتوا حرثکم کیف شئتم فرماتا اور لیس فلیس کون خر طعام ولد الحجام اسکی جواب مین
فرماتی ہین مارون گہٹنا پہوٹی آنکہہ کہ اگر آیات قرانیہ یا احادیث ایمانیہ ہمیشہ اپنی ظواہر معانی پر رہتی ہین تو تقیہ کا پردہ پہٹتا ہی حضرت
کون خر بیان کرین کہ آیات کی ظواہر معانی پر رہنی مین تقیہ کا پردہ کیونکر پہٹتا ہی کچھہ معلوم نہین ہوتا کہ آیات قرانیہ کی ظواہر معانی پر
رہنی مین اور تقیہ کی پردہ پہٹنی مین کیا ملازمت ہی اور مخفی نہین کہ تقیہ تو بحکم ظواہر و بواطن آیات محکمہ غیر متشابہہ لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ
الآیہ اور بہی آیہ وافی ہدایہ وقال رجل مؤمن من آل فرعون یکتم ایمانہ و دیگر آیات و احادیث کی مامور بہ ہے کون خر طعام ولد الحجام
عجب سفیہ وطرفہ بیمعنی ہے کہ معنی ظاہر آیہ وقال رجل مؤمن من آل فرعون الآیہ کی کہ مشعر بمدح مؤمن متقی و دال بر مشروعیت تقیہ
پر ہے اپنی سوء فہمی سے مخالف معنی ظاہر آیہ کی سمجہتا ہے اور عبارت و مضمون حدیقہ سلطانیہ کا مربوط و مضبوط ہی کون خر ملوم و مذموم
اگر اپنی سوء فہمی سے اوسکو سمجہتی تو کسیکا کیا قصور اور کون خر طعام ولد الحجام نی یہہ جو کہا بس انی مکانی کی وضع اگرچہ مکانیہ ظاہر ہی اور تعدد
و تخئیر مکان کو مستلزم لیکن ظہور اس معنی کا مکان دبر مین غیر مسلم اسواسطی کہ جایز ہے مکان سے دبر مراد نہو بلکہ بالاخانہ یا تہ خانہ یا صحن سرا
بغیر مرادہو الخ جواب اسکا اولا یہہ ہی کہ کون خر طعام ولد الحجام کو چاہئی کہ اس معنی مراد کو اپنی اسلاف اجلاف بن عمر بدگہر اور نافع
ناجع اور مالک ہالک وغیرہم کی گورون پر جاکی بطور وعظ کی پڑہے جب وہ باستماع وعظ کون خر کی رو براہ ہولیوین اور کجروی
چہوڑدین تب بعد اوسکی ہماری خدمت مین عرض کرکی اپنا پیچہا زدہ ضرب مخول امامیہ سی چہوڑاوی ورائی آن اوسکی اسلاف اجلاف کو
اس معنی مراد کا معلوم نہونا اور اس کون خر طعام ولد الحجام کو معلوم ہونا اعجب العجاب ہے ثانیا اوامر و نواہی قرانی و احکام ربانی عام ہوتی
ہین شامل ہر فرد بشر کو اگر آیہ نساؤکم مین انی مکانی سے بالاخانہ و تہ خانہ و صحن سرا مراد ہو تو آیہ مذکورہ کون خر طعام ولد الحجام کو شامل ہو نگی
کیونکہ حجام و حائک وغیرہ اراذل و اجلاف کے یہان بالاخانہ و تہ خانہ و صحن سرا کہان فذلکہ کلام یہہ ہی کہ حقیقت مسئلہ وطی نسے او بار الازواج کی اوسی
قدر ہے جو صدر رسالہ سہم ثاقب مین بدین عبارت مذکور ہے مخفی نماند کہ مسئلہ مذکورہ در طریق ہر دو فریق اختلافی است بعضے از علمای ما مانند
قمیین و ابن حمزہ و شیخ ابو الفتوح رازی و راوندی در کتاب لباب و سید ابو المکارم صاحب بلابل القلاقل و فاضل آملی تلمیذ محقق و غیر ایشان
حرام میدانند و برخی از فقہای ما آنرا مکروہ بکراہت شدیدہ مغلظہ دانستہ اند و جماعتی از قدمای عظمای صحابہ و تابعین و علمای اہل سنت و
جماعت آنرا اصلا مباح پنداشتہ اند بدون تصریح بکراہت و اکثری از آنہا بحرمتش قائل شدہ اند الخ اسصورت مین دعوی کون خر طعام ولد الحجام
کا کہ وطی نسے او بار الازواج مذہب سنیہ سعیدہ مین بالاتفاق حرام ہے دعوی بلا دلیل وادعا محض خلاف اقوال جمہور سنیہ کی ہے فخر رازی
امام سنیان تفسیر کبیر مین کہتا ہی ذہب اکثر العلماء الی ان المراد من الآیۃ ان الرجل مخیر بین ان یاتیہا من دبرہا فی قبلہا فقولہ تعالی
انی شئتم محمول علی ذلک و نقل نافع عن ابن عمر انہ کان یقول المراد من الآیۃ تجویز اتیان النساء فی ادبارہن و سائر الناس کذبوا

یعنی فی بمعنی من نہین اتیان فی ادبار الازواج

مافعانی هذه الروایة وهذا قول مالک واختیار السید المرتضی من الشیعة انتهی قسطلانی شرح صحیح بخاری مین کہتا ہی وقد نقل اباحة
ذلک عن جماعة من السلف لهذه الاحادیث ولظاهر الآیة ونسبه ابن شعبان الی کثیر من الصحابة والتابعین والی الامام الائمة مالک فی روایات
کثیرة الخ ان عبارتون امام رازی وقسطلانی سی کئی فایدی حاصل ہوئی ایک تکذیب کون خر طعام ولد الحجام کی جو کہتا ہی اور ادعا کرتا ہی کہ مذہب سنیہ
سنیہ مین بالاتفاق اتیان فی ادبار الازواج حرام ہی چنانچہ لفظ مذہب اکثر العلما کا کلام امام رازی مین ولفظ قد نقل اباحة ذلک عن جماعة من السلف
کلام قسطلانی مین تکذیب کون خر کی اور تصدیق ہماری قول کی کر رہے ہین دوسرا فایدہ تکذیب کون خر طعام ولد الحجام کی جو براہ مغلطہ کہتا ہے
کہ محاورہ ابن عمر مین فی بمعنی من ہے کسو سطی کہ اس عبارت تفسیر رازی نقل نافع عن ابن عمر انه کان یقول المراد من الآیة یجوز اتیان النساء فی
ادبارهن مین لفظ فی کا بمعنے من کی ہو نہین ہوسکتا کیونکہ اگر عبارت مذکورہ مین فی بمعنی من کی ہو تو مطلب اس عبارت کا وہی ہوتا ہے
جو مطلب عبارت مذہب اکثر العلما کا ہی حالانکہ یہہ دونون مطلب علیحدہ علیحدہ ہین دونون عبارت کی مطلب ایک ہونی مین کلام امام رازی کا
مغسول بنا ہی اور تکرار بی سود لازم آتی ہے وراے آن عبارت سایر الناس کذبوا نافعا فی هذه الروایة بھی بآواز بلند پکار رہا ہی کہ عبارت امام رازی
نقل نافع عن ابن عمر انه کان یقول المراد من الآیة یجوز اتیان النساء فی ادبارهن مین فی بمعنے من کے نہین ہوسکتا کیونکہ اگر فی بمعنے من کے ہو تو
تکذیب نافع کی سایر ناس نے کسو سطی کی کہ قول نافع کا بر تقدیر لینی فی کے بمعنے من مطابق قول اکثر علما کی ٹھہرتا ہی مخالف اوسکی تیسرا فایدہ
تکذیب کون خر طعام ولد الحجام کی جو کہتا ہی کہ مالک تک امام بد انجام سنیہ سیئہ کی مذہب مین تجویز اتیان النساء فی ادبارهن نہین ہے بلکہ
مسئلہ مذکورہ کا بمذہب سنیہ اختلافی ہونا اور بمذہب مالک کہ ایک امام سنیہ اوسکا مجوز ہونا ثابت ہوا اور کون خر طعام ولد الحجام کی تطویل
بلا طائل لاحاصل ہوئی اور جب مسئلہ اختلافی ہوا تو مجوزین اوسکی روایات جواز کو اور محرمین روایات حرمت کو ترجیح دیتی ہین اتفاق جمیع
سنیہ سیئہ کا اوسکی حرمت پر دیکھو نسلا کون خر طعام ولد الحجام کا ہی کہ قابل اصغا کی نہین اوسکا امام رازی اور اوسکا قسطلانی خود تکذیب
کون خر کی کر گئی ہین فلا تغفل **قال** الناصب الکاذب تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ انی زمانی کی نص فریقین کے تفسیر مین موجود ہی فی المفاتیح
الخامس انی شئتم معناه متی شئتم من لیل ونهار وفی الصافی عن الصادق انی شئتم ای متی شئتم فی الفرج وفی روایة اخری ای ساعة
شئتم لیکن یہہ معنی مختار نہین ہی فی الکبیر فاما الاوقات فلا مدخل لها فی هذا الباب لان انی لا یکون بمعنی متی وانما یکون بمعنی کیف لیکن جمہور
محققین سنی شیعہ کی نزدیک انی بمعنی کیف مختار ہی لما یؤید تفسیرهم وتعبیراتهم فی الجلالین انی کیف شئتم من قیام وقعود واضطجاع
واقبال وادبار وفی الصافی تحت انی شئتم وفی اخری من قدامها ومن خلفها فی القبل وفی منهج الصادقین انی شئتم ہر گونہ کہ خواہید
خواہ رو بروی زنان بجانب شما باشد یا پشت یا غیر آن از ہیأت جماع وفی توضیح المجید انی شئتم جس طرح سی چاہو مقاربت کرو خواہ از طرف پیش خواہ
از طرف پشت یا غیر اسکی اشکال مجامعت سی اور دلیل اس دعوی کی کہ انی اسمقام مین کیف کی معنی مین ظاہر ہے کہ مانع اتیان فی الادبار
ہی یہ معنی این مین کہ مجوز اتیان فی الادبار ہے چند چیز ہے از انجملہ ایک احادیث کما سبق ذکر بعضها ومنها ما فی الکبیر والمعالم ما روی خزیمة
ابن ثابت ان رجلا سال النبی صلی الله علیه وسلم عن اتیان النساء فی ادبارهن فقال حلال فلما ولی الرجل دعاه فقال کیف قلت
فی ای الخربتین او فی ای الخرزتین او فی ای الخصفتین امن قبلها فی قبلها فنعم ام من دبرها فی قبلها فنعم ام من دبرها فی دبرها

فی دبرها فلان ان الله لا یستحیی من الحق لا تاتوا النساء فی ادبارهن ولهذا هجر بینهما مسلکیهما والحرثین وکذلک الحصفتین کنایتان
عن الاتیان کذا فی بعض التفاسیر وفی الکافی سئل الصادق عن اتیان النساء فی اعجازهن فقال هی لعبتک لا تؤذیها وفی روایة
والمرأة لعبة لا تؤذی وهی حرث کما قال الله تعالی **دوسری** شان نزول فی الکبیر ان الیهود کانوا یقولون من اتی المرأة من دبرها
فی قبلها جاء الولد احول فانزل الله هذه الایة لتکذیب قولهم فکان الاولی حمل اللفظ علیه وفی الصافی عن الرضا علیه السلام
ان الیهود کانت تقول اذا اتی الرجل المرأة من خلفها خرج ولده احول فانزل الله نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم
من خلف او قدام خلافا لقول الیهود ولم یعن فی ادبارهن **تیسرے** سیاق کیونکہ نساءکم کی پہلی ان الله یحب التوابین
ویحب المتطهرین ارشاد ہی اور ظاہر ہی کہ طہارت اجتناب مستقذر کا نام ہی خواہ یہہ مستقذر حدث ہو خواہ خبث یا جماع حائض و وطی فی الدبر
پس اتیان فی الدبر کی حرمت اس آیہ سے ثابت ہی اشارۃ **چوتھی** سیاق کیونکہ انی شئتم کی پیچھے قدموا لانفسکم ارشاد ہوتا ہی یعنی
جب تمکو اتیان موضع حرث کی اجازت ملی تو اب موضع حرث میں آؤ اور منافع راجعہ الی الدین جیسی فرج کی حفظ اور تحصین کا قصد کرو اور اولاد صالح
چاہو کہ تمہاری لیئی دعا اور استغفار کیا کری ؎ برگ عیش بگور خویش فرست * کس نیارد ز پس تو پیش فرست * کیونکہ امور مباحہ بنیت صحیحہ
سبب عبادت میں شمار ہوتی ہیں اور ظاہر ہی کہ حصول اولاد سوائے اس موضع حرث کی موضع فرث میں ممکن نہیں **پانچوین** استقذار
کیونکہ وطی فی الدبر بلکہ وطی مطلقا مستقذر ہی خواہ ادبار رجال میں ہو خواہ ادبار یا اقبال نساء میں اسی سبب بالوطی اور سو طوء پر غسل
واجب آتا ہی لیکن وطی فی القبل بضرورت ابقای نسل مباح ہوئی بشرط نکاح اور عدم محرمیت اور برآءت اور طہارت از حیض وغیرہ
اور دبر مرد یا زن میں یہہ ضرورت نہیں اس سبب استقذار کی علت سی حرمت اصلیہ باقی رہی **چھٹی** قیاس اسطرح کہ ہرگاہ ادبار رجال کی
حرمت بنصوص قطعیہ اور باجماع فریقین معلوم ہے اور قوم لوط کا اہلاک اسکی سبب بتیقن تو اسی قیاس پر ادبار نساء کی حرمت منصوص ہے
اور اہلاک فاعلین کا بنصوص احادیث مسلم ہے یہ اسطرح اتیان نساء فاتوهن من حیث امرکم الله کی ساتھہ تقیید پایا کہ باتفاق مفسرین محققین
اس حیث مکانیہ سی فرج زن مراد ہی نہ شرج قاذورات کا معدن اور قیاس مشہور حرمت وطی ادبار نساء پر یہہ ہی کہ حقتعالی فی و
یسئلونک عن المحیض قل هو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض میں نجاست حیض کے سبب وطی قبل کو حرام فرمایا پس نجاست
براز کی سبب وطی فی الدبر کیون حرام نہو کہ ہر وقت یہہ ناپاکی امعای متصلہ بالدبر میں موجود ہی بخلاف قبل کہ غیر ایام حیض کبھی ناپاک اور
گندہ نہیں ہوتی اسی واسطی تا بقای اینمدت مباشرت حرام ہی نہ بعد انقضای اینمدت اور وہ جو بعض معاندین باتیان الادبار اس قیاس پر
شبہہ کرتی ہیں کہ اگر یہہ نجاست براز حرمت وطی فی الدبر کا سبب ہے تو چاہئی کہ نجاست بول بھی حرمت وطی فی القبل کا سبب ہو کیونکہ
بول براز من حیث النجاسۃ اخوان ہیں پس جیسے دبر نجاست براز سی کبھی خالی نہیں ویسا ہی قبل نجاست بول سے کبھی خالی نہیں فالدلیل
الدلیل والمنع المنع پس اسکا دفع کتاب نصیحۃ المسلمین وفضیحۃ الشیاطین میں موجود ہے اسطرح پر کہ یہہ شبہہ بسبب عدم وقوف علم تشریح ناشی ہے
کیونکہ اس علم میں تشریح ہی کہ عورت کی فرج میں تین تجویف ہیں تلی و پراملی و انی تجویف فراخ ہی مثانہ سی ملی برستور نادوان بول
اسی تجویف سی جاری ہوتا ہی اور تجویف وسط والی تنگ ہی امعاسی لگی اجابتا اس تجویف سی باہر نکلتی ہی اور اسفل والی فراخ تر ہے

رحم سی متصل ہنگام جماع ذکر اسی تجویف مین داخل اور خون حیض اور جنین اسی تجویف سی خارج ہوتا ہی پس فرج مین کہ یہہ تجویف جای جماع ہی کا ہے
ناپاک اور گندہ نہین ہوتی الا ایام حیض مین اور اون ایام مین جماع حرام ہے بخلاف دبر کی کہ ایک راہ بیش نہین اور متصل امعا ہی کہ معدن براز
اور جای نجاسات غلیظہ ہی **ساتوین** مضرت وطی سو اسلیئے کہ علم طب مین مقرر ہو چکا کہ یہہ فعل مخالف مقتضای کیف اور موافق ہوای آئین
اخر ہی فی القانون قال الشیخ اتیان الغلمان قبیح عند الجمہور محرم فی الشریعۃ وھو من جھۃ اخری ومن جھۃ اقل ضررا اما من جھۃ ان الطبیعۃ
یحوج فیھا الی حرکۃ اکثر لیخرج المنی فھو اضر واما من جھۃ ان المنی لا یدفق معہ فھو اکثر ما یکون فی النساء فھو اقل ضررا
اور عمدہ ضرر اتیان النساء فی ادبارہن کا یہہ ہی جو کتاب موجز اور اسکی شرح سدیدی وغیرہ مین لکھا ہی کہ والمستکثر من اتیان زوجتہ فی الدبر
غیر آمن من ان یولد لہ ذی ابنۃ وذلک اذا بلغ ہذا الفعل الی مبلغ یعتاد بہ المرأۃ وتلتذ فیؤثر ذلک فی الولد بسبب ان المنی المنفصل
من کل عضو من الوالدین یخلق منہ ذلک العضو فی الولد علی مذھب الاطباء وفی التبصرۃ در علم طب ثابت است کہ مفعول فی الدبر
خصوصا حالی اگر لبرزاید او را علت ابنہ باشد کہ علاج پذیر نبود اسیواسطی زنہار رب جلیل نے اس فعل رذیل کو اپنی حبیب کریم کی امت پر پسند
نکیا اور منظور نہین قباحتون کی شایع نی اسکی فاعل پر تعزیر کا حکم دیا غرض منظور نہین وجہون کی انی بمعنی این مقتضی تعدد مکان مراد نہین
بلکہ اسمقام مین انی بمعنے کیف مراد ہی جو اختلاف اوضاع جماع کو چاہتا ہی فافہم ولا تکن من الغافلین اور یہہ جو فرمایا کہ چون اطلاق حرث مجاز
الی قولہ بلکہ محل کیف شئتم بود محض غلط اور غلط محض ہے اسواسطیکہ باتفاق مفسرین سنی و شیعہ مراد حرث سی مقام حرث ہی فی الجلالین
نساءکم حرث لکم ای محل زرعکم الولد فاتوا حرثکم ای محلہ وھو القبل فی الصافی نساءکم حرث لکم موضع حرث لکم
وفی المنہج نساءکم حرث لکم زنان شما موضع کشت اند شمارا یعنی جای پیدا شدن ولد اند تحقیق یہہ ہی مراد حرث سی نساء نہین اور لفظ
انی کا عدم تخییر اور تعدد وضع پر دلالت کیا اور ظاہر ہے کہ ما نحن فیہ مین موضع حرث واحد ہے نہ متعدد تا وطی فی الدبر پر محمول ہوئی کہیتی
موضع حرث مین ہوتی ہی نہ موضع فرث مین موضع فرث زمین شور ہے یعنی وسر کہ اوسمین تخم اوگنے کی امید نہین ؎ زمین شور سنبل
برنیارد ✤ درو تخم عمل ضایع مگردان ✤ اور یہہ جو فرمایا کہ مجرد تشبیہ را ادنای مشابہت الی آخر القول فی الواقع امر واقعی ہے لیکن ادنی مشابہت
بہی تو متحقق ہو حرث کو نساء سی جمیع اعضا مین ہرگز مناسبت نہین نہ ادنی نہ بکل الوجوہ ہان ادنی مناسبت اس بات مین البتہ ہی کہ جیسا
کہیتیون مین بیج ڈالی سے غلہ پیدا ہوتا ہی اسی طرح عورتون کی رحمون مین نطفہ ڈالی سے اولاد پیدا ہوتی ہے فی المظہری والصافی باعتبار
لفظیہا شبہن بہا تشبیہا لما یلقی فی ارحامہن من النطف بالبذور وفی المنہج حقتعالی زنانرا تشبیہ کرد بمزرعہ و مرد را بزارع و نطفہ
را بتخم و ولد را بزرع وفی توضیح المجید اور تشبیہ کہیتی کی اسواسطی ہے کہ گویا نطفہ بجای تخم کی ہے اور زن بجای زمین اور فرزند بجای
حاصل زراعت اور مرد بجای دہقان اب ادنای مشابہت ملازمان کی بمعنی طبعزاد بلکہ شکم زاد بحکم ان تفسیرون کی خصوصا بشہادت تفسیر
جناب ابو الکلب عاوی برادر ملازمان غاوی ہاتہہ سے گئی اور مشابہت بمعنی مطلوب بحکم ان تفسیرون کی ہاتہہ رہی اور تشبیہ صحابہ کی جو زرع
کی ساتہہ آیہ مین واقع ہے معلوم نہین کہ ملازمان کی طور پر اوسمین ادنی مشابہت کیا ہی بیان ہو تمامی اہلسنت اور شیعہ کی نزدیک
ادنی مشابہت اسمین یہہ ہے کہ جیسا کہیت مین پہلی پٹہا اوگتا ہی پہر اوسکی کمر مضبوط ہوتی ہے پہر موٹا ہو کر اپنی نال پر کہڑا ہوتا ہی اسیطرح

اسیطرح اس میں بھی اول ایک آدمی تھا پھر دو ہوئی پھر زیادہ پھر قوت بڑھتی گئی حضرت کی وفات اور خلیفوں کی خلافت میں اور یہہ شیعہ معتقد اہلسنت ہی نہ موید ملا زمان ذرا اسمین غور بکار ہے مجتہد ہونا اور چیزی ہی اور متعرسخن کو پہونچنا اور چیز ہے ؎ مجتہد گشتی و آگہ نیستی ؛ خود کجا و انکجا و کیستی ؛ بالجملہ عجب ہے ملا زمان سی کہ بحکم دروغگو را حافظہ نباشد یا تو اول کلام میں وہ شور شوری کہ امامیہ کی یہان وطی فی الدبر حرام ہی یا اخر اسمقام میں یہہ بی تمکی اور بے دینی کہ وری کہ اوسکی حلت تواتر سی بیان فرمانی لگی ع نہان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلہا ؛ اب قائلین حرمت پر عرصہ تنگ ہوگا اور قائلین حلت کا میدان فراخ صاحبو ہمنی چور سینہ زور کو پکڑ دیا اوسیکی اقرار بموجب بحکم الزام مین پکڑوا دیا آیندہ جزا سزا کا حاکم کو اختیار ہی وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا

فائدہ مخفی نرہی کہ یہہ فائدہ وہم مجتہد عظم مشرق ہے استدلالات اکابر قوم سے "تفصیل مقام یہہ ہی کہ علم الہدی ثانیتی اور ابو جعفر طوسی غیرہما من خلق کثیر و جم غفیر من ہذا القوم المجوس نی اپنی اسس فعل بد کی اباحت اور حلت پر چار طور سی استدلال مزعوم وارد کئی ایک یہہ کہ حقتعالی نی عورت کو حرث فرمایا پس حرث تمام ذات ٹہری نہ مقام مخصوص پھر جب اسکی بعد انی شئتم ارشاد ہوا یعنی عورتوں کی پاس آو جس جگہ چاہو پس تعمیم ہو تو مقام کی نکلی دوسری یہہ کہ انی مکان کی لئی آتا ہی جیسی انی لک ہذا مین پس معنی انی شئتم کی این شئتم ٹہری اور یہہ مثبت تعدد اور تخییر مکان ہے پس قول اول ملا زمان یعنی کلمہ انی موضوع ہمای مکان الخ وجہ ثانی سی ماخوذ ہی اور قول ثانی یعنی چون اطلاق حرث مجازا الخ وجہ اول سے مستنبط ہی تیسری یہہ کہ کریمہ الا على أزواجهم أو ما ملكت أيمانهم بعمومہا سی بر دلالت کرتا ہی کہ وطی قبل مین ہو یا دبر مین تا آنکہ اگر لواطت غلام کی حرمت پر اجماع منعقد نہوتا وہ بہی اسس آیہ سی جائز ٹہرتا چوتھی یہہ کہ بین الفریقین یہہ مسئلہ متفق علیہا ہی کہ اگر کسی نے بہ نیت طلاق اپنی عورت کو کہا کہ تیری دبر مجہپر حرام ہے طلاق پڑجائیگی اسس سے معلوم ہوا کہ وطی فی الدبر حلال ہے انتہی مضمون استدلالاتہم اور ہرگاہ جواب دونو وجہ اول کا باتم تفصیل مذکور ہوا اب دونو وجہ ثانی کا جواب دریافت کرنا چاہیئی پس جواب ثالث کا یہہ ہے کہ سلمنا کہ کریمہ الا على أزواجهم الآیہ عام ہے لیکن ادلہ اہلسنت خاص ہیں اور ظاہر ہے کہ خاص کو عام پر تقدم ہوتا ہی پس خاص سے پر عمل چاہیئی کہ جی خاملاہ رہی غبار ہے نہ عام پر کہ یہہ تن تیرہ و تار ہے اور جواب رابع کا یہہ ہے کہ لفظ مذکور اسواسطی طلاق سے کنایہ ہوا کہ وہ مقام ملامست اور مضاجعت ہی کیونکہ جب مرد زن کی ساتھ جفت و خیز کریگا البتہ مس فیما بینہما متصور ہوگا پس یہہ ادنی قسم ٹہرا کہ اگر کسی نے اپنی جورو کو کہا کہ تیرا ہاتہہ مجہپر طالق ہے یا تیرا ہاتہہ مجہپر حرام ہے اور طلاق کی نیت کی افسوس کہ اس قوم کو یہہ بہی یاد نرہا کہ زنا اسیواسطی حرام ہوئی کہ مزیل نسب ہی اور مسکرات اسس جہت سی حرام ٹہری کہ مزیل عقل ہین اور قتل اسس سبب ممنوع ہوا کہ ہادم بنیان انسان ہے اسیطرح لواطہ و استمنا باعث مخطور ٹہرا کہ مغنی نوع انسان اور متلف نطفہ ہی پس اتیان فی الدبر مین کیا چیز ہی کہ حلت یا اباحت پر باقی رہے سوای اضاعت وقت و تلوث قذر اور شہوت رانی کی اور مقصود نہیں حالانکہ ہوای نفسانی اور رضای شیطانی سی باز رہنی مین کمال ہے اسیواسطی ولا تقتلوا انفسکم ارشاد ذو الجلال ہے ولنعم من قال ؎ بڑی موذی کو مارا نفس امارہ ؛ نہنگ و فیل و یوز و مار کو مارا تو کیا مارا ؛ وہذا ابسط المقام من اللہ التوفیق لفہم الکلام **اقول** یہہ تفصیل مخل اور تطویل ممل سے تا با بی کا روبی مصرف ہی اولا کون ضرکو لازم ہے کہ یہہ گہر بیجد جو اوسنی اپنی موہنہ سی اگلی ہین ابن عمر و نافع و مالک و لک و ابو سعید خدری

وجماعت سلف و مقتدایان عبدالرحمن بن قاسم وغیرہ کی گوروں پر جاکر نثار کری کہ تا بزرگان باقرار قسطلانی و امام رازی کی حلت وطی فی الدبر کے
قائل و بعض اونمین سی اوسکی فاعل بہی ہین ثانیاً کون خر طعام لد الحجام کو نسویدکا غذ و تضئیع مداد تبکرار احادیث کہ اولہ محرمین فعل مذکور کی ہین کونسی
ضرورت داعی ہے اوسکو لازم ہی کہ جسطرح تکرار بی سود اولہ محرمین کی کرتا ہی اوسیطرح تکرار اولہ مجوزین کی بہی کیا کری کہ یہہ مسئلہ بالخلاف اختلافی
ہی کیا کون خر طعام لد الحجام فی اپنی دیدہ وبری عبارت تفسیر کبیر امام رازی وهذا قول مالك اختيار السيد مرتضى من الشيعة اور عبارت
قسطلانی شارح صحیح بخاری قد نقل اباحة ذلك عن جماعة من السلف الخ نہین دیکہی اور ابن عمر نی نافع کی جواب مین جو لا الا فی دبرہا کہا تہا اور دیگر روایات اوسکی
جلیلے جو در منثور و صحیح بخاری و قسطلانی سے رسالہ سہم ثاقب مین مسطور ہین اونکی دیکہنی سے بہی کون خر طعام نی اپنی آنکہین بند کر لین اور کون
خر طعام و لد الحجام نی یہہ جو لکہا قیاس مشہور حرمت وطی او بار نساء پر یہہ ہے کہ حقتعالی نی آیہ ویسئلونك عن المحیض قل هو اذى
فاعتزلوا النساء فی المحیض مین نجاست حیض کے سبب وطی قبل کو حرام فرمایا پس نجاست براز کی سبب وطی فی الدبر کیون حرام نہو الخ یہہ
یہہ قیاس اسی جاہل مسن فاسق کا صریح فاسد الاساس ہے کیونکہ کریمۂ قل هو اذى صریح ہی اس امر مین کہ حقتعالی نے وطی قبل کو حیض مین بسبب
ایذا کی حرام فرمایا ہی نہ بسبب نجاست حیض کی اور نجاست براز کی امعای متصلہ بالدبر مین موجود ہی نہ دبر مین اور کون خر طعام و لد الحجام نی یہہ
جو کہا عمدہ ضرر اتیان النساء فی ادبارہن کا یہہ ہے جو کتاب موجز اور اوسکی شرح سدیدی وغیرہ مین لکہا ہی کہ المستکثر من اتیان زوجته فی الدبر غیر
آمن من ان لدغی ابنه مهران من ۵ پس سی سال اینمعنی محقق شد بخاقانی + کہ بورانی است باذنجان و باذنجان است بورانی +
اب معلوم ہوا کہ خطاب با در بخط مستکثر فعل مذکور تہا جبہی تو پسر ماہون پیدا ہوا اور کون خر طعام و لد الحجام نی یہہ جو کہا اسی واسطی زنہار رب
جلیل نے اس فعل رذیل کو اپنی حبیب کریم کی امت پر پسند نہ کیا یہہ قول کون خر کا مشعر ہی اس امر پر کہ قائل حرمت رحلی اللیلۃ و نافع مولای
ابن عمر اور ابن عمر و مالک تا ابن ملیکہ وغیرہ کون خر کی نزدیک امت پیغمبر نہی اور کون خر طعام و لد الحجام نی یہہ جو کہا اور تشبیہ صحابہ کی جو زرع
کی ساتہہ آیہ مین واقع ہی معلوم نہین کہ ملازمان کی طور پر اوسمین ادنی مشابہت کیا ہی بیان ہو الخ بموجب استدعای کون خر طعام و لد الحجام
کی بیان کیا جاتا ہی کہ تشبیہ مذکور فی الآیہ بلکہ سارا آیہ سراسر مضر سنیہ شنیعہ اور سرتاسر مفید مطلب امامیہ اثنا عشریہ ایدہم اللہ تعالی بالطافه الخفیہ
والجلیہ ہی کون خر طعام و لد الحجام اگر گوش شنوا رکہتا ہو تو سنی اور اگر دیدہ بینا رکہتا ہو تو دیکہی کہ آیہ وافی ہدایہ یون ہے محمد رسول اللہ
والذین معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا سيماهم فى وجوههم من
اثر السجود ذلك مثلهم فى التورية ومثلهم فى الانجيل كزرع اخرج شطاه فازره فاستغلظ فاستوى على سوقه
يعجب الزراع ليغيظ بهم الكفار وعد الله الذين امنوا وعملوا الصالحات منهم مغفرة واجرا عظيما یعنی محمد رسول خدا کی ہین اور وہ
لوگ جو ساتہہ اونکی ہین سخت ہین کافرون پر کہ اونپر رحم نہین کرتی اور آپسمین دوست و مہربان ہین دیکہتا ہی تو اونکو رکوع و سجدہ کرتی چاہتی ہین
وہ فضل و رضای خدا کو علامت اور نشان اونکی یہہ ہے کہ اونکی وجوہ مین نشان سجود کی ہین یہہ ہے صفت اونکی توریہ مین اور حال اونکا
بیچ انجیل کے مثل کہیت کی ہے کہ نکالا اوسنی پٹہا اپنا پہر اوسکی کمر مضبوط کی پس موٹا ہوا پس کہڑا ہوا اپنی ساقون پر تعجب مین ڈالتا ہے
زارعون کو تا کہ غیظ و خشم مین آوین بسبب اونکی کفار وعدہ کیا ہی خدا تعالی نے اون لوگون کو جو ایمان لائی اور عمل صالح کئی اونمین سے

اونہیں ہے مغفرت و اجر عظیم کا کون خبر طعام لہ المجام وراوسکی اعراب کہیں کہ لفظ اشداء علی الکفار نص ہے اس امر میں کہ بھگوڑے جہاد سے بہاگنے والے
و مولین ادبار اس آیہ کی مصداق نہیں ہو سکتے اور لفظ رحماء بینہم فی نص غلیظ کو باہر پہینکا اور لفظ تریٰہم رکعا سجدا کی مصداق وہ صحابہ
ہیں جو اکثر اوقات مشغول نماز رہتے تھے کہ راس رئیس انکی جناب امیر علیہ السلام ہیں نہ وہ لوگ کہ نماز کو چھوڑ کر بہاگ جاتے تھے اور پیغمبر خدا
کو خطبہ پڑہتے ہوئی کہڑا رہنے دیتے تھے خدا تعالی فرماتا ہے واذا راوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا و ترکوک قائما بلکہ گہوڑے و فارین
من الزحف و تولی ادبار کرنیوالے مصداق آیہ وافی ہدایہ ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ
وماوٰہ جہنم وبئس المصیر کی ہیں اور حقیر اسما بہگوڑوں کے سابق میں تفصیل لکھ چکا ہے مکرر ذکر اور مخفی نرہے کہ کتب معتبرہ اہلسنت سے ثابت
ہوتا ہے کہ لفظ والذین معہ سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہیں کس واسطے کہ معیت جناب امیر علیہ السلام کی ساتھ پیغمبر خدا کی کامل ہے کیونکہ اول پیغمبر خدا
کی ساتھ جناب امیر ہی نے نماز پڑہے ہی اور سب سے پہلے جناب امیر ہے مشرف باسلام ہوئی ہیں کتاب صفوۃ الزلال میں جناب امیر علیہ السلام
سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا صلیت مع رسول اللہ سبع سنین قبل ان یسلم احد یصلی احد اور صحیح ترمذی میں ہے
ابن عباس نے کہا اول من صلی مع النبی علی ابن ابیطالب اور یہہ شرف قرب و معیت کا ساتھ پیغمبر خدا کی کسیکو سوای جناب امیر علیہ السلام کی حاصل
نہیں ہے اور مناقب خطیب خوارزم و مودات سید علی ہمدانی و مسند احمد بن حنبل میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا پیغمبر خدا
نے تہا میں اور علی نور روبروی خدا تعالی کی کہ وہ نور تسبیح و تقدیس خدا تعالی کی کرتا تہا چودہ ہزار سال قبل پیدائش آدم کی جب پیدا اللہ تعالی
نے آدم کو پیدا کیا تو اوس نور کو صلب آدم میں رکہہ دیا پس وہ نور ایک صلب سے دوسری صلب میں منتقل ہوتا ہوا صلب عبد المطلب
میں ٹہرا پہر اللہ تعالی نے اوس نور کو دو حصہ کیا ایک حصہ صلب عبد اللہ میں اور حصہ علی کا صلب ابیطالب میں گیا [illegible]
اور میں علی سے ہوں اور یہی جملہ غزوات میں علم سید کائنات کا جناب امیر کی ہاتہ میں ہوگا اور وقت توڑنے بتوں کی [illegible] جناب امیر کے
دوش مبارک رسول خدا پر تہے اور یہے وقت مباہلہ کی جناب امیر علیہ السلام ساتہ پیغمبر خدا کی تہے اور خدا تعالی نے جناب امیر کو نفس رسول اکرم
کا فرمایا ہے اور یہی بعد رحلت سرور کائنات کی جناب امیر ہی نے آنحضرت کو غسل دیا اور تجہیز و تکفین کیا اور قبر میں اوتارا اور پہلا وہ شخص
جسنے جنازہ پیغمبر خدا پر نماز پڑہے اور آخر وہ شخص جو قبر پیغمبر خدا سے باہر آیا جناب امیر ہی تہے تو ایسے معیت سواے جناب امیر علیہ السلام کی پیغمبر خدا
کی ساتھ کسکو ہی اور فقرہ اشداء علی الکفار بھی صفات بابرکات جناب امیر ہی کا ہے کیونکہ آیہ مذکورہ غزوہ خیبر میں بعد فتح کی نازل
ہوا ہے اور سبب نزول آیہ مذکورہ کا اکثر تفاسیر و صحاح ستہ سنیہ و مشکوۃ وغیرہ میں یوں لکہا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے غزوہ خیبر
میں پہلے تیبا ابو بکر کو دو مرتبہ عمر کو اپنا علم دیکر باجماعت اصحاب جنگ کی لئے بہیجا وہ دونو بہگوڑے بہاگ آئے تب پیغمبر خدا نے فرمایا لاعطین الرایۃ
غدا رجلا کرارا غیر فرار یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ اور رایت نصرت آیت بدست حق پرست جناب امیر کی دیکر جنگ کی واسطے بہیجا اور
فتح خیبر آپ کی ہاتہ سے ہوئی اور تفصیل اس جنگ کی اور معجزات جناب امیر کی جو اس جنگ میں ظہور میں آئے ہیں کتب معتبرہ سیر میں موجود ہے
تو اشداء علی الکفار سے مراد سواے جناب امیر علیہ السلام کی دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ غزوہ خیبر میں صحابہ کبار سنیہ جو بہاگ آئے اشداء
علی الکفار نہیں بلکہ وہ ہوتے علی الکفار و الفارون من الکفار تہے خدا تعالی خلاف واقع بہگوڑوں کو اشداء علی الکفار کیوں فرماتا اور فقرہ

رحماء بینہم بھی صفات علو صفات جناب امیر علیہ السلام کا ہی کہ مؤمنوں پر رحیم تہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے اپنی عہد خلافت ظاہری مین بھی سوای
بار دو جو اظہار نہین کیا اور جب اہلبیت آنحضرت کی تکلیف تناول طعام کی کرتے تہی تو فرماتی تہے کہ مبادا میری عہد مین کوئی گرسنہ ہو اور
مین سیر ہوں اور رکعاً سجداً بھی شان امیر المومنین کی ہی کہ آنحضرت بالاتفاق عابد ترین زاہد ترین صحابہ ہی بلکہ اپنی زمانہ کی تہی بالجملہ تمام
آیہ از والذین معہ تا مثلہم فی التوریۃ ومثلہم فی الانجیل شان عالیشان حضرت امیر علیہ السلام مین ہے کیونکہ توریت و انجیل مین نام کسی
صحابی کا سوای نام نامی جناب امیر علیہ السلام کی مذکور نہین ہے اگر کوئی معترض کہے کہ والذین معہ سی تا آخر آیہ کے سب صیغہ جمع کی واقع
ہین جناب امیر تو ایک فرد ہی کیونکر راست آئین گی جواب اسکا یہہ ہے کہ جناب باری جل شانہ نے اپنی ولی کو تعظیماً بصیغہ جمع یاد کیا ہے
جیسا کہ آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ و یؤتون الزکوۃ و ہم راکعون مین بصیغہ جمع
یاد کیا ہی کہ آیہ مذکورہ باتفاق اکثر مفسرین مخالف و موافق کی شان جناب امیر علیہ السلام مین نازل ہوا ہی کہ کسی نے سوای جناب امیر کی رکوع
مین تصدق نہین دیا ہی ورای آن جمہور اہلسنت ان صیغوں جمع سی جیسی ایکا ایک فرد مراد لیتی ہین چنانچہ والذین معہ سی ابوبکر کو اور اشداء
علی الکفار سی عمر کو اور رحماء بینہم سے عثمان کو اور تریہم رکعاً سجداً سی جناب امیر علیہ السلام کو مراد لیتی ہین کما فی تفاسیر السنیۃ ویسی ہے ان صیغوں
جمع سی ایک فرد جناب امیر علیہ السلام ہی مراد ہو سکتی ہین فذلکہ کلام یہہ ہی کہ آیہ مذکورہ مین تشبیہ صحابہ سنیہ بھگوڑون کی زرع کی ساتہہ
نہین ہے اور یہہ تشبیہ بلکہ سارا آیہ کسیطرح مفید سنیان نہین ہے بلکہ سرتاپا مضر ہے کون خر طعام و لد الحجام عبث خیال پلاؤ دماغ بیہودہ
پکاتا ہی چارپائی پر و کتابی چند ہونا اور چیز ہے اور مغز سخن کو پہونچنا اور چیز اور کون خر طعام و لد الحجام نی یہہ جو کہا عجب ہے ملا زمان سے
یا تو اول کلام مین وہ شور اشوری کہ امامیہ کی یہان وطی فی الدبر حرام ہے یا آخر اسمقام مین یہہ بے نمکی اور رین کوری کہ اوسکی حلت قرآن سے
بیان فرمانی لگی مہربان من کور نمکی اور رین کوری جو کچہہ کی ہے قایل حولت رحلی اللیلۃ نی اور ابن عمر نی اور نافع نی اور مالک امام سنیہ نے
اور امام رازی اور قسطلانی کی ہی کہ اوسکی حلت قرآن و احادیث سی بیان کی ہے نہ ملا زمان نی ملا زمان جناب تو ناقل انہین کی اقوال کی ہین
اور کون خر طعام و لد الحجام نی یہہ جو کہا کہ مخفی نرہے کہ یہہ فائدہ دوم مجتہد عظیم کا مسروقہ ہے استدلالات کا بر قوم سی دلیل جہالت کون خر کی
ہی اوسکو کہ سوای سوی زار تراشی ہا قین کی کچہہ نہین جانتا اسقدر بہی نہین معلوم کہ متاخرین ہمیشہ اقوال متقدمین کی نقل کیا کرتی ہین اور
کوئی اونکو سارق نہین کہتا ہان اوسوقت مین البتہ سارق ٹہرتا ہی جب کوئی کسیکے ساری کلام و ساری کتاب کو بادنی تغیر و تبدیل الفاظ
وغیرہ نقل کر کی اوس کلام و کتاب کو اپنی طرف نسبت کری اور اشعار بس کا انکری کہ یہہ مضامین فلان کس اندوختہ ہین جیسے پلید طلوع
مصداق من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی و اضل سبیلاً نی سرقہ کلام کابلی کا کیا ہی بالجملہ کلام اس کون خر طعام و لد الحجام
کا کہ فائدہ دوم مجتہد کا مسروقہ ہی مردود ہے اور کون خر طعام و لد الحجام نی جو اہلحق امامیہ کو قوم مجوسی کہا اپنی مجوسیت یاد دلائی کون خر طعام
مگوش ہوش سنی کہ اہلحق امامیہ کسیطرح مجوسی نہین ہو سکتی اہلحق کو مجوسی کہنا بیوجہ ہی البتہ سنیونکا مجوس ہونا بدلیل قاطع و برہان
ساطع ظاہر ہے یعنے جیسے مجوسیونکی مذہب مین دو خدا ہین ایک نور کا ایک ظلمت کا ویسے ہے سنیون کی مذہب مین آلہہ متعدد ہین منصور
حلاج و بایزید بسطامی وغیرہ نی دعوای خدائی کا کیا اور سنیون کی نزدیک وہ اولیاء اللہ کی اولیا باقی ہین بلکہ شیطان بھی خدا ہے کذا فی

فی الاستقصا مجلد ثانی اور جیسے مجوسیوں کے مذہب میں مادر و خواہر و دختر وغیرہ محارم شرعیہ کی ساتھ نکاح و جماع کرنا حلال ہے ویسی ہے سنیوں کی مذہب میں بھی حد نہیں فتاوی قاضی خان میں ہے اور تزوج بذات رحم محرم نحو البنت و الاخت و الام و العمة و الخالة و جامعها لا حد علیہ فی قول ابی حنیفة و ان قال علمت انها حرام علیّ اور کون خر طعام لد المجام نی مضافا الی الامامیہ یہہ جو لکھا کہ بین الفریقین یہہ مسئلہ متفق علیہا ہی کہ اگر کسے نی بہ نیت طلاق اپنی عورت کو کہا کہ تیری دبر مجھپر حرام ہی طلاق پڑ جائیگی الخ یہہ جہالت کون خر کی ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اولا مذہب حق امامیہ میں طلاق بدون وجود شرایط کی کہ کتب فقہ میں مصرح ہیں طلاق واقع نہیں ہوتی کون خر طعام ولد المجام نی اس مسئلہ کو متفق علیہا بین الفریقین کس سبب سے لکھا اور امامیہ میں کسن جہت سی شمار کیا اور ثانیا یہہ صورت ظہار کی ہے نہ طلاق کی ظہار کو طلاق لکھنا جہالت محض کون خر کی ہے اور کون خر طعام مجہول والاعام نی لواطہ و استمنا کو جو ممنوع بتایا یہہ جہالت اوسکی ہے اپنی مذہب سنیہ سی یا تجاہل کرتا ہی ورنہ مذہب سنیان میں نہ لواطہ ممنوع ہی نہ استمنا کیونکہ مالک امام سنیان کے نزدیک غلام اپنی غلام سے جایز ہی کما مر سنادہ فتذکر اور فتح الباری شرح صحیح بخاری میں باب من لا یستطیع الباءة میں ہے قد اباح الاستمناء بعض الحنفیة لاجل تسکین الشہوة یعنی بعض حنفیہ نی حکم اباحت استمنا کا دیا ہی واسطی تسکین شہوت کی ہذا ولا تکن من الغافلین والجاہلین **قال صاحب السہم الثاقب** توہم آنکہ انکار و نفی قول اباحت کہ اصحاب مالک نسبت بوی نمودہ اند از راہ عصبیت بنا بر دفع شناعت و قباحت از امام خود ناشی شدہ والا اصلی ندارد و از نفی نفات شناعت سلکش منتفی نمی شود و باخفای مذہبش اطفای نائرہ تشنیع نمیگردد و ہمچنین حیل منطفی شدنی نیست فلا تکن من الغافلین **قال الناصب الکاسب** یعنی بر روایت خطیب ادیبی جو مذہب معلوم ہوا کہ امام مالک ہرگز اس فعل کو روا نہیں رکھتے اسی سبب اصحاب مالک بھی اسکی اباحت کا انکار کرتے ہیں نہ یہہ کہ امام مالک اوسکو روا رکہتی ہیں اور اصحاب مالک اوسکی اباحت کا انکار کرتی ہیں مالکیوں کا جصاص کے نسبت اعتبار زیادہ ہی سو اسطی کہ ہر مذہب والی جیسا اپنی مذہب کو جانتی ہیں ایسا غیر نہیں جانتا کیا ملازمان کو ضرب حیدریہ وغیرہ میں اپنا اعتراف ہے یاد نہیں رہا کہ حنفیہ مذہب ابو حنیفہ را نیک میدانند و مالکیہ مذہب مالک را الی غیر ذلک تحقیق مقام یہہ ہے کہ جن لوگوں نی اس فعل کو مالک کیجانب نسبت کیا وہ جھوٹ کہا کیونکہ شاید شیعہ سی معلوم ہے کہ یہہ لوگ کاہی باشتراک اسم اہلسنت پر تہمت الزام لگاتے ہیں چنانچہ مالک نامی صدالمولة شیعہ گذرا ہی کہ حلت متعہ اور اباحت دخول فی الدبر کا قایل تہا وہ باعث اتہام کا امام مالک پر ہوا حالانکہ امام مالک ان دونوں کی قایلوں پر حد تجویز فرماتی ہیں اور کاہی یہہ قوم آپکو کسی ایک مذاہب اربعہ اہل سنت میں متصف کرکر لوگوں کو مغالطہ میں ڈالتی ہیں کشف الغمہ فی احوال الائمہ میں موجود ہی **ان الشیخ ابا عبد اللہ محمد الکنجی کان یتلبس لاہل السنة بصفة الشافعیة بالتقیة والمذہب** یعنی شیخ ابو عبد اللہ کنجی تقیہ و تزویر آپکو شافعیوں میں ٹہرا کر اہل سنت کو فریب میں لاتا تہا اور کاہی اس قوم کی علما فقہ میں کوئی کتاب بنا کر وہ روایات کہ اہل سنت پر موجب قدح اور طعن ہیں اوسمیں داخل کرتی ہیں اور اوسکو کسی ایک مذاہب اربعہ والی کی طرف نسبت دیتے ہیں مثل کتاب مختصر کی کہ اوسکو شیعہ نی تصنیف کی اور امام مالک کے جانب نسبت دی اور اوسمیں لکھا کہ مالک کو اپنی مملوکہ کی ساتھ لواطہ درست ہے لعموم قولہ تعالی او ما ملکت ایمانکم محقق دہلوی فرماتی ہیں کہ مجہسے بالمشافہہ ایک معتبر نی نقل کیا کہ میں نے اس قسم کے کتاب اصفہان میں دیکھی منسوب با امام ابو حنیفہ کہ اوسمیں مسایل قبیحہ مندرج تہی غالبا یہہ کید ان کی ایجاد کا اسطرح پیش جاتا ہے کہ مغرب اور موصل میں کہ مالکیوں کا مسکن ہے اونہیں اس قسم کی تالیف کو ابو حنیفہ کیطرف نسبت کرتی ہیں اور ہند اور توران کہ حنفیوں کا موطن ہے اونمیں اسطرح کے

تصنیف کو امام مالک کیطرف اضافت کرتی ہین تا بنا بر سبق کہ ہر اہل مذہب اپنی امام کی روایات کو بخوبی جانتا ہی نہ غیر کی امام کی روایات کو مغالطین آوی ہی
صاحب ہدایہ اور امام رازی ایسی علام عالی مقام کو بابت نسبت متعہ اور وطی فی الدبر الی المالک بہی مغلطہ پیش آیا اب اس تحقیق سی واضح ہوا کہ مالکی اور
مالکیون کی امام کی نسبت نائرہ تشنیع منطفی اور مضمحل ہے اور شیعی اور شیعون کی امام کی نسبت نائرہ تشنیع ملتہب اور مشتعل فراغصہ کیجئے تہام کر عند کو چھوڑ کر کتاب
تہذیب اور استبصار ملاحظہ مین لائی و دیکہی تو احادیث ائمہ حلت وطی فی الدبر مین کس قدر اور شدّ کی ساتہہ کسقدر موجود ہین اور حضرات ائمہ قطع نظر اسکی
کہ آپ اس فعل کے مرتکب ہین بشہادت قران عنیت بہ بنات لوط زنی لوط اس فعل مذموم اور ناہموار کو ثابت کر رہی ہین یا نہین پس یہہ نائرہ تشنیع اتباع
امام مالک سنی کی نسبت مضمحل ہے اور اشیاع مالک شیعی کی نسبت مشتعل گوہ سگ در دہان سنداس **اقول** جواب بروایت خطیب و ابن وہب کا سابق
گذر چکا فلینظر ثمہ اور کون خر طغام ولد الحجام نی یہہ جو کہا کہ جن لوگون نی اس فعل کو مالک کے جانب نسبت کیا دہوکا کہایا الخ یہہ چہوٹا موہنہ اور بڑی
بات خوب نہین اکثر روات علمای سنیون نی خصوصًا قسطلانی شارح صحیح بخاری اور فخر رازی امام سنیون نی اس فعل کو امام مالک کیجانب
نسبت کیا ہی کہا تر مرا قسطلانی اور امام رازی کو کہنا کہ اونہون نے دہوکا کہایا اپنی پانو پر تیشہ مارنا ہے کون خر کیا یہہ نہین سمجہتا کہ جس نی ہیب کا امام
دہوکا کہائی اور علمای اعلام دہوکی مین پڑی اوس نی ہیب کا کیا ٹہکانا اور اہلحق شیعہ اثنا عشریہ مکاید اور تزویر سی پاک و صاف ہین البتہ مکاید مقررہ سنیہ سے
ہی کہ جب کوئی اہلحق شیعہ سنیونکو دباتا ہی اور زیر کرتا ہی اور حجت الزامی کہاتا ہی تو سنیونکو بجز ان مکاید کی کوئی مفر نہین ملتا یا تو اوس حجت الزامی کو الحاقی
رد و فعل بتاتی ہین یا مصنف کتاب کو شیعہ ٹہراکر یا راوی کو شیعہ بتاکر اپنا پیچھا چہوڑاتے ہین اب کون خر نی اشتراک نام کا نیا ڈہکوسلا نکالا ہی اور اسکو
حیلہ سی اپنی جان بچانا چاہتا ہی سو بے خبر ہے کیونکہ منصفون کی نزدیک ایسی حیل و مکاید بیکار محض ٹہرتی ہین مالک نامی کوئی مشاہیر مجتہدین فرقہ حقہ
اثناعشریہ مین نہین ہے اور نہ کوئی راوی اسمی اس اسم ذات فرقہ حقہ مین یاد پڑتا ہی یہہ صرف سخن سازی اور حیلہ پردازی کون خر طغام ولد الحجام
کی ہے اور بیہودہ اشل مشہور دروغگو را حافظہ نباشد کی کون خر نی یہان مالک کو احد الرواۃ شیعہ لکہا اور سابق مین احد المجتہدین لکہا ہے اور کون خر
طغام ولد الحجام نی یہہ جو کہا کشف الغمہ مین ہے کہ ان الشیخ ابا عبد اللہ محمد الکنجی کان یتلبس لاہل السنۃ بتصوف الشافعیۃ بالتقیۃ والتزویر الخ
یہہ عبارت کشف الغمہ مین نہین ہے یا عبارت مذکورہ کا کشف الغمہ مین مفتریات ناسلامت بنا ہے اور اوسکی اعقاب کون خر طغام وغیرہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین
ہی اور کون خر طغام ولد الحجام نی یہہ جو کہا اشل کتاب مختصر کی کہ اوسکو شیعہ نی تصنیف کیا اور امام مالک کے جانب نسبت دیا الخ یہہ فسانہ گوئی اور بی اصل
باتین بنانا مثل پلید دہلوی مصداق من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا کی پیچہا کون خر کا زود ضرب مخول امامیہ سے
نہین چہوٹ سکتا اولا اونسکو لازم تہا کہ اولا نام شیعہ مصنف کتاب مختصر کا لکہتا اور ثانیا اثبات تصنیف کا اوسکی جانب کرتا وانی لہ ذلک ثم انکم
وتنکیل کون خر کو یہہ امر کافی ہے کہ جلال الدین سیوطی نی بعضی اپنی رسائل مین تصریح کی ہے کہ کتاب مختصر مالکی تصنیف مالک کے ہی اور ابراہیم بن ابی علی شیرم
انجی نے اوسکی شرح لکہی ہے اور کون خر طغام ولد الحجام نی عزیز الاغبیا پلید دہلوی کو جو محقق دہلوی لکہا یہہ کون خر کی تحقیق جدید بلا سند ہی
بہلا جو سارق بیدین لوگون کی مضامین چرا کر اپنا مایہ اندوختہ بتاوی ایسا چور ٹہائی ویانت کیونکر محقق ہو سکتا ہے اور بر استشہاد کون خر طغام ولد الحجام
نی لایا تو اقوال سارق مذکور وہی تحکم محض بلا سند و برہان ہے استشہاد الغضب بذنبہ سی کم نہین بلکہ مصداق مثل مشہور کا ہی کیا پدی اور کیا
پدی کا شوربا اور کون خر طغام ولد الحجام نی یہہ جو کہا کہ صاحب ہدایہ اور امام رازی ایسے علام عالیمقام کو بابت نسبت متعہ اور وطی فی الدبر

فی الدیر الی الممالک بہی مغلطہ پیش آیا الخ یہہ کون خر نزلی اپنی باتون پر عیشہ نار کیونکہ ظاہر ہے کہ جس مذہب کے امام و علمای اعلام مغلطہ مین پڑین اور وہ ہو کا
کہا ئین اوس مذہب کا کیا ٹہکانا اور اون ائمہ علما کا کیا اعتبار الحمد للہ کہ کون خر طعام فی خود علی الاعلان و علی رؤس الاشہاد اقرار بی اعتباری اپنی ائمہ علما
اعلام کا کیا ہے عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ٭ خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است ٭ اور اس بیان کون خر طعام سی بطلان مذہب سنیہ سنیہ کا
کہ مبتدع اور مستحدث ہی بعد انقراض زمان نبوت وگذرجانی ادوار خلافت خلفای جو کہ بعد پیدا ہونی ابو حنیفہ سگ طالب بنای حنفیہ وغیرہ کی پیدا
پیدا ہوا ہے وکاد بدعہ سبیلہا الی الناس ظاہر ہوا فالحمد للہ ثم الحمد للہ مگر کون خر طعام لدالجام بہ سبب غفلت اپنی گوش باطل نیوش سے نکالکر سنے کہ صاحب
ہدایہ اور امام رازی کو در بارہ نسبت حلت متعہ و وطی فی الدبر الی الممالک مغلطہ پیش نہین آیا بلکہ جمع کثیر اور جم غفیر علمای اعلام سنیہ نی اپنی مصنفات
مین جنکی اسما ہم سابق مین لکہہ چکی ہین تصریح کی ہے کہ امام مالک کی مذہب مین متعہ حلال ہے اور وطی فی الدبر مباح ہی مغلطہ ایک آدہ کو
پیش آیا ہی نہ جماعت کثیر کو واب وطریق جملہ مصنفین کتب کا قدیماً وحدیثاً سوای کون خر طعام اور سارق دہلوی کی یہہ ہی کہ ہنگام تصنیف کتب
کی ہر مسئلہ کو بعد غور و تامل و تنقیح و تحقیق کے لکہتی ہین بشیر جال نہین چلتی اب اس بیان سی واضح ہی کہ نائرہ تشنیع کا سنیون کی نسبت ملتہب
و مشتعل ہے اور اہل حق امامیہ کی نسبت منطفے و مضمحل کیونکہ فعل مذکور یعنی وطی فی ادبار الازواج مذہب اہل حق امامیہ اثنا عشریہ مین مکروہ بکراہت شدیدہ
مغلطہ ہی اور مذہب مبتدع سنیہ سنیہ مین حلال بلا کراہت ہے بلکہ ابن ابی ملیکہ منجملہ رواۃ صحیح بخاری و مالک امام بدانجام سنیہ سنیہ وغیرہما اوس
حلت بلا کراہت کی قایل اور فعل مذکور کی فاعل رہے ہین کما سبق من الروایات اور اعذار باردہ کون خر طعام لدالجام کی کہ محاورہ ابن عمر مین فی
من کے ہی اور بعض روایت مین لفظ حرمت کا مقدر ہے سب کے سب بیکار و لاطایل کسواسطی کہ ہمنی سابق مین بشہادت عبارت تفسیر کبیر وغیرہ کی
اور دیگر وجوہ کی ثابت کردیا کہ فی روایات مذکورہ مین بمعنے من کے نہین ہوسکتا اور کون خر لفظ حرمت کا جن روایات مین بخیال خام خود مقدر ٹہراتا
ہی خصم کون خر کا اون روایات مین لفظ حلت کا مقدر بتاتا ہی رای آن دستور جمہور طلبہ و علما کا قدیماً وحدیثاً یہی ہے کہ کاما امکان وحتی الوسع و الامکان
جہانتک ہوسکتا ہی معانی عبائر مین ظاہر و متبادر ہے پر قصر و اقتصار کرتی ہین اور ظاہر و متبادر کو چہوڑکر عدول بسوی تاویل نہین کرتی فضلا عن التاویل
العلیل جیسا یہہ کون خر طعام ولدالجام کرتا ہے فاعلموا ایہا الناظرون ان فی قلبہ مرض جہل و عناد فزادہ اللہ مرضا ولہ عذاب الیم یوم التناد
اور کون خر طعام و لدالجام نی یہہ جو کہا ذرا غصہ کو تہام کر ضد کو چہوڑکر کتاب تہذیب و استبصار ملاحظہ مین لائی دیکہی تو احادیث ائمہ حلت وطی فی الدبر
مین کس ضد کی ساتہہ کس قدر موجود ہی اور حضرات ائمہ قطع نظر اسکی کہ آپ اس فعل کی مرتکب ہین الخ بملاحظہ اس قول کون خر کی یہہ مصرعہ
یاد آیا ہے چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد ٭ کون خر طعام و لدالجام دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ اہل حق امامیہ کی دیکہکر مبہوت و متحیر
ہوکر غصہ مین مشتعل ہوگیا اور خلاف آداب طلبہ علوم و علما کی بلا وجہ کالی و خواری پر آگیا اور گستاخیان ائمہ انام علیہم السلام کی جناب مین اور
افترا پردازیان کرنی لگا اور باینہمہ کہ خود مغلوب الغضب ہو رہی ہی ہمکو کہتا ہی کہ غصہ کو تہام کر ضد کو چہوڑکر کتاب تہذیب استبصار کو دیکہی بہر حال
ہم جواب مین اس گوز شتر کون خر کی یہی کہتی ہین کہ ہم تو بفضلہ تعالی غصہ و ضد سی پاک و بری ہین لیکن تجکو اسقدر غصہ مین مشتعل ہوجانا
کیا مناسب تہا اور اپنی رذالت جبلی و جہالت فطری ظاہر کرنا کیا ضرور تہا ادہر جبکہ ہم کتاب مستطاب تہذیب و استبصار کو دیکہہ چکی ہین اور رسالہ سے
سابق مین چند حدیث کتاب مذکور کی جو امتناع فعل معلوم مین وارد ہین ہم بہی نقل کر چکی ہین اور تو بہی حدیث محاش النساء علی امتی حرام اور حدیث

لاتفرق کتاب تہذیب سے صدر نے رسالہ قبقاب میں ذکر کرچکا ہی پہر اب وس کتاب ستطاب کے ملاحظہ کی استدعا کسو سطحی سے احادیث مذکورہ کتاب
مزبور سے اور بہی احادیث مسطورہ رسالہ سہم ثاقب سے کی کتب معتمدہ سنیہ سی منقول ہوی ہین مسئلہ وطی نساء دبر الازواج کا مختلف فیہ ہونا مذہب حنفیہ و مذہب
شیعہ مین ظاہر ہی اور آی کون خر طغام و لاالجام یہہ جو تونی مکرر کہا ہی کہ حضرات ائمہ علیہم السلام معاذ اللہ آپ اس فعل کے مرتکب تہی فض اللہ فاك وجعل الجنة
مثواك خدا تعالی تجکو اندہا و گونگا و لنجا و اپاہج کری یہہ تو کہان سی کہتا ہی ماخذ اپنی اس قول شل بول کا بیان کر گوہ خنزیر وردہان کاذب و مفتری
کمال تعجب ہے کہ کون خر طغام و لاالجام خود صدر اسی رسالہ قبقاب میں یہہ حدیث کتاب مستطاب استبصار سی کہ صریح ہی انکار سو کہ امام علیہ السلام پر فعل معلوم
سی نقل کرچکا ہی وپہر براہ بیدینی و بیحیائی کی تکرار کہہ رہا ہی کہ ائمہ اس فعل کے مرتکب تہے کون خر دریدہ چشم کی آنکہہ مین حیا نہین اور ہووے اگر ایمان لا حیا له
کی بی دینی اوسکی ظاہر ہے اور وہ حدیث یہہ ہی عن علی بن الحکم سمعت صفوان یقول قلت للرضا علیه السلام ان رجلا من موالیك امرنی ان
اسئلك عن مسئلة فهابك واستحیی منك ان یسالك قال ما هی قال قلت للرجل ان یاتی امرأته فی دبرها قال نعم ذلك له
قال قلت وانت تفعل ذلك قال لا انا لا نفعل ذلك یعنی صفوان کہتا ہی میں نی حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت مین عرض کی کہ آپ کا غلام
وطی فی الدبر کی مسئلہ پوچہنی مین شرماتا ہی مجہسی پوچہوایا ہی فرمایا درست ہی صفوان کہتا ہی مینی کہا یا حضرت آپ بہی یون کرتی ہین حضرت نے
فرمایا نہین بتحقیق ہم نہین کرتی ہین فعل مذکور کو منصفان دیندار و دینداران نصفت شعار دیکہین کہ اس حدیث مین انکار صریح و موکد بلفظ
لا انا لا نفعل ذلك موجود ہی و باوجود اس انکار صریح و موکد کی کون خر طغام و لاالجام کہتا ہی کہ یہہ انکار ظاہری حضرت کا براہ تقیہ تہا آری اگر کوی دم خر خستہ
تقیہ اغیار سی ہوتا ہی نہ از ودار سی حضرت امام رضا علیہ السلام کو صفوان شیعہ سی تقیہ کرنے کی کیا وجہ اور کون خر کو اثبات تقیہ پر یہان کیا دلیل ہے اور
کیون افترا عترت رسول پر کرتا ہی در منظر اپنی جہنمی ہونیکا ہوتا ہی قال صاحب السهم الثاقب واخرج ابن جریر فی کتاب النکاح من طریق ابن وہب
عن مالك انه مباح فخر رازی در تفسیر کبیر بعد ذکر روایت نافع گفتہ کہ مذہب مالک ہمین بودہ وایضا از بعض اخبار ظاہر میشود کہ امام مالک خیانکہ قائل اینست
قول بودہ فاعل این فعل ہم بودہ وخود بزبان مبارک اقرار و اعتراف باین فرمودہ حیث قال الشافعی غسلت یا ہے منہ فجواب ابی سلیمان الجرجانی
اذ سئل عن مالك عن وطی الحلائل فی الدبر اخرجه الخطیب من رواة مالك قال الناصب الکاذب کتب تاریخ مین مذکور ہی کہ ابن جریر دو شخص
ہین ایک محمد ابن جریر بن رستم آملی اور یہہ شیعی ہے کتاب الایضاح اور مسترشد فی الامامة انکی تصنیف ہے دوسری محمد ابن جریر ابن غالب طبری ابو جعفر صاحب
تفسیر و تاریخ کبیر اور یہہ علمای اہل سنت مین ہے اور ماسبق سی ہویدا ہے کہ مالک ہی وہ شخص ہین ایک شیعی کہ دخول در بار و متعة النساء کو حلال جانتا
ہی دوسرے امام مالک سنی کہ ان دونو معلون کو حرام اور موجب تعزیر جانتا ہی اور خطیب بے شک محدثین اہل سنت کی طبقہ متاخرہ مین ہے جیسے ویلمی
اور ابن عساکر وغیرہا انکی تالیفات کا یہہ حال ہے کہ ہرگاہ ان لوگون نے دیکہا کہ اہل سنت کی محدثین متقدمین نے احادیث صحاح اور حسان کو کما ینبغی ضبط کیا
اور انمین اصلاح کی جای سعی باقی نہین ناچار احادیث ضعیفہ اور موضوعہ و مقلوبة الاسانید المنون کی جمع اور تالیف مین مشغول ہوئی تا بطریق بیاض فراہم کر کر
نظر ثانی کی وقت موضوعات کو حسان لغیرہا سی ممتاز کرین لیکن قلت فرصت اور کوتاہی عمر کی سبب سے یہہ مہم سر انجام کو نہ پہونچا تا آنکہ بعض متاخرین کہ انکی بعد
پیدا ہوئی ان لوگون نی کچہہ موضوعات کو حسان لغیرہا سی امتیاز دیا ابن جوزی نے موضوعات مین احادیث ضعیفہ کو جدا لکہا اور سخاوی نی مقاصد حسنہ
مین حسان لغیرہا کو علیحدہ کیا اور مجدد صاحب جامع الاصول افادہ فرماتی ہین کہ خطیب نے شریف مرتضی برادر رضی سی احادیث شیعہ روایت کی کہ بعد جمع و تالیف

تالیف و بعض نظر ثانی کری کہ ان حدیثوں کی کچھہ اصل ہی نہیں لیکن اوسی عذر سابق کی باعث یہہ نقد مدعا ہاتھہ نہ آیا پس جناب مجتہد کی باتحریر فیہ مین امر مشتبہ ہی ہنوز بالتحقیق معلوم نہیں کہ ابن جریر اور مالک شیعی مراد ہین یا سنی اور خطیب نے جو رواۃ مالک سے اخراج کیا وہ روایت کسکی ہے ظاہر او واضح ہوتا ہی کہ یہہ ابن جریر اور مالک شیعی ہین اور اخراج خطیب بطور رواۃ مالک شیعی کیونکہ سابق امام مالک شیعی ہین اور اخراج خطیب بطور رواۃ مالک شیعی کیونکہ سابق امام مالک اور مالکیہ کا حال معلوم ہو چکا کہ مالک اس فعل کی نسبت یکذبون علی فرماتی ہین اور مالکیہ بہہ تن تحاشی او رانکار ساقی ہین او ر ابن وہب کا قول بحوالہ قسطلانی معرض پیش خوانی مین آچکا پس کیونکر کہی کہ مالک اس فعل کے مبیح ہین یا امام رازی نے اسکو امام مالک کا مذہب قرار دیا بی شبہہ ان سب کے قول مین مالک شیعی مراد ہی اگر بالفرض التحقیق دریافت ہو کہ ان روایتوں مین مالک سے امام مالک مراد ہین تو بقیاس گذشتہ جواب صاف ہی کہ فی بمعنی من ہے استدلال اباحت وطی فی الدبر سراسر غباوت ہی **اقول** افسانہ گوئی و داستان خوانی کون خر طغام کی کہ ابن جریر دو ہین اور مالک بہی دو ہین کچھہ کام نہین آتی یہان تو جواب باصواب بر استدلال کا دینا چاہیئی اگر کون خر کی دماغ مین ہوس داستان گوئی کی ہے تو چوک مین جا کر ایک چادر افسانہ گوئی کی بچھا کر افسانہ گوئی کری کچھہ نہ کچھہ کمائی آنی لگی گی اور کون خر طغام ولد الحجام نی یہہ جو کہا ابن جوزی نی موضوعات مین احادیث ضعیفہ کو جدا لکہا یہہ کلام مختل النظام اوسکا مشعر ہی کہ کون خر طغام گرفتار مالیخولیا ہی اپنی ضار و نافع مین اوسکو تمیز نہین اگر یہہ کہتا کہ ابن جوزی نی روایت اخرج ابن جریر فی کتاب النکاح عن طریق ابن وہب عن مالک انہ مباح کو موضوعات مین لکہا اگر چہ لکہنا ابن جوزی سنی کا بیہودہ ہی کیونکہ اس جہہ خفتہ و چہ بیدار کی ثمر کسی ثمر نیک کا کون خر کی لئی نہ تہا مگر مشعر اوسکی گرفتاری مالیخولیا کا نہوتا بالجملہ یہہ قول کون خر کا مبنی ہے کہ روایت مذکورہ موضوع نہین ہے وعلی ہذا القیاس مجنون خرفی یہہ جو لکھا کہ خطیب نے شریف مرتضی سی احادیث شیعہ روایت کی یہہ قول کون خر کا اثبات طلب ہی اور یہہ امر بہی اثبات طلب ہی کہ روایت ابی سلیمان جرجانی کی جو خطیب نے رواۃ مالک مین اخراج کی ہے وہ نہین احادیث شیعہ سی ہے جو خطیب نے شریف مرتضی سے روایت کی ہے ورنہ یہہ داستان گوئی ہیچ و پوچ ہی بالجملہ جہالت و غباوت کون خر طغام ولد الحجام کی حد سی گذری ہوئی ہی اور اوس پر مثل اوسکی پیر اول قایل ان لی شیطانا یعترینی کی شیطان چڑہا ہوا ہی اور اوسکا دل و سمع و بصر بختم عناد و غشاوہ لداد مختوم و مغشو ہی ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ کہ اوسکو ہنوز بالتحقیق معلوم نہین کہ روایات مذکورہ مین ابن جریر و مالک شیعی مراد ہین یا سنی ورنہ تمام عالم کی طلبہ علوم کو اور اکثر عوام کو معلوم ہی کہ جلال الدین سیوطی اور امام فخر الدین رازی اور قسطلانی شارح صحیح بخاری علمای اعلام سنیہ سے ہین اور تفسیر در منثور تصنیف سیوطی مذکور اور تفسیر کبیر تصنیف امام رازی مذکور اور قسطلانی شرح صحیح بخاری تصنیف قسطلانی مسطور کی ہین اور یہہ کتابین مذہب سنیون کی ہین اور ان کتب مین روایات ابن جریر سنی و مالک سنی سے کی مذکور ہین اور اگر اتفاقا بغفلت و ندرت کہین روایت کسی راوی شیعہ کی یا ذکر مذہب کسی عالم شیعہ کا آگیا ہی تو ممکن نہین کہ بغیر تنبیہ اوسکے تشیع کے مخلوط روایات سنیہ مین مذکور ہو تو اسصورت مین کہ روایات مذکورہ در منثور و قسطلانی وغیرہ کتب سنیہ سی منقول ہین احتمال تشیع مالک و ابن جریر کا پیدا کر کی اپنی عاجزی کو جواب سے چہپانا کمال بیحیائی ہے حاصل کلام کون خر طغام ولد الحجام کان کہولکر سن لے کہ اوسکی ملمع کہانی اور مغلطہ بازی فحول امامیہ کی آگی پیش نہ جاوی گی فحول امامیہ کون خر کو بغیر چیٹ و پٹ کی نہ رہین گی اب ارباب انصاف تفصیل اس اجمال کی سنین کہ صاحب رسالہ سہام ثاقب نی جو جواب اقتضای سنی مین ارقام فرمایا ہے کہ مسئلہ وطی فی الدبر الحلائل کا بین الفریقین مختلف فیہ ہی اکثر علمای امامیہ اوسکی حرمت کی قایل ہین اور بعض علمای امامیہ فعل مذکور کو مکروہ بکراہت شدیدہ مغلظہ کہتی ہین وعلی ہذا القیاس ایک جماعت قدمای فقہای صحابہ و تابعین و علمای

اہلسنت وجماعت اوسکو حلال ومباح جانتے ہین بدون تصریح بکراہت کی اور اکثر علمائے اہل سنت اوسکو حرام کہتے ہین اور واسطے اثبات اباحت فعل مذکور کے
مذہب سنیان اقوال عظماء علمائے سنیہ و روایات صحیحہ معتمدہ مقبولہ سنیون کی تفسیر در منثور و قسطلانی وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ سے بالطوریکہ ارقام فرمائی کون
نحر طعام و لدر المجام نے باوصف کم مائیگی و بے استعدادی کی اظہار الجہالۃ جواب سہم ثاقب کا بمحاورہ سوقیان زرو مایہ لکھا اور روایات صحیحہ معتمدہ اہل سنت مین
معانی ظاہر و متبادر سے عدول کر کے بلا وجہ وجیہ تاویلات واہیہ رکیکہ بلکہ اوہن من نسج العنکبوت کی راہ پکڑی اور حضرت نے ہر جگہہ اوسکی تاویل کے مارے
اور بکاری آدم مطلب یہان صاحب رسالہ سہم ثاقب نے ارقام فرمایا ہی کہ مالک جو ائمہ اربعہ سنیہ سے ہے وہ بھی باباحت فعل مذکور کا قایل بلکہ فعل معلوم
کا فاعل بھی ہے اور اسکی سند مین اسجگہہ دو روایتین لکھین ایک یہہ اخرج ابن جریر فی کتاب النکاح عن طریق ابن وہب عن مالک انہ مباح دوسرے یہہ امام
مالک چنانکہ قائل این فعل بودہ فاعل این فعل ہم بودہ کہ خود بزبان مبارک اقرار و اعتراف آن فرمودہ حیث قال الساعۃ غسلت راسی منہ
فی جواب الحسن بن سلیمان الجحی اذ سألہ عن مالک عن وطی الحلائل فی الدبر اخرجہ الخطیب فی رواۃ مالک کون نحر طعام لدر المجام نے جواب ان
روایتون مین پہلی تو یہہ مغالطہ بازی کی کہ ابن جریر وہب ایک شیعہ ایک سنی اور مالک ہے وہ بین ایک مجتہد شیعہ اور ایک امام سنیہ ظاہر معلوم
ہوتا ہی کہ ان روایتون مین ابن جریر و مالک شیعہ ہین اور بالآخر کون نحر طعام اپنے لعین یہہ سمجھکر کہ یہہ روایات تفسیر در منثور و قسطلانی شرح صحیح بخاری
وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ سے منقول ہین اور ان کتابون مین حکایات شیعون کے کیون ہونے لگی تو آخر کو لکھا کہ اگر بالفرض التصیق دریافت ہو کہ مالک سے
امام مالک مراد ہین تو بقیاس گذشتہ جواب صاف ہے کہ فی بمعنی عن ہے انتہی صلای دانشمندان عالم کو کہ غباوت وجہالت و مغلطہ بازی کون نحر طعام لدر المجام
دیکھین اور اسکی کذب و تغلیط و جہالت پر نفرین کرین اور کون نحر طعام سے پوچھین کہ روایت اخرج ابن جریر فی کتاب النکاح عن طریق ابن وہب
عن مالک انہ مباح مین لفظ فی کا کہان ہے جسکو وہ بمعنی من ٹھہرا کر اپنا پیچھا چھوڑانا چاہتا ہی ؎ گر ہمین ہول و ہتک حضرت والا ہوگی
کسوت سید و پدر سب تہ و بالا ہوگی * اور اگر کون خر کے دیدہ دبر مین فی کتاب النکاح کا فی گھسا ہوا ہے تو اوسکی بمعنے من ہونے مین کیا جواب صاف
ہی کون خر بیان کرے ورنہ اپنی جہالت و غباوت پر خود نفرین کرے علاوہ برآین روایات سنیہ مذکورہ بصحیح فعل مذکور ہین کہ از اول سہم ثاقب
تا آخر مرقوم ہین سب مین کون خر بخیال باطل خود فی کو بمعنے من کہتا ہی اور اباحت فعل مذکور سے کہ اوسکے اسلاف اخلاف کا مذہب ہے بالمرہ انکار
برخلاف جمہور کرتا ہے حالانکہ بعض روایات سنیہ کہ اونمین فی بمعنے من کے ہوئی نہین سکتا تکذیب کون نحر طعام کی کرتے ہین علاوہ بنائی تو اس
روایت مین فی بمعنے من کیونکر ہو سکتے ہے واخرج الدارقطنی فی غرائب مالک من طریق ابی بشر الدولابی حدثنا ابو الحارث احمد
بن سعید حدثنا ابو ثابت محمد بن عبد اللہ المدنی حدثنی عبد العزیز بن محمد الدراوردی عن عبد اللہ بن عمر بن حفص و ابن ابی ذئب و مالک
ابن انس کلہم عن نافع قال قال لی ابن عمر امسک علی المصحف یا نافع فقرأ حتی اتی علی نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم
قال تدری یا نافع فیم نزلت ہذہ الآیۃ قلت لا قال نزلت فی رجل من الانصار اصاب امرأتہ فی دبرہا فاعظم الناس ذلک فانزل اللہ
نساءکم حرث لکم الآیۃ قلت لہ من دبرہا فی قبلہا قال لا الا فی دبرہا خلاصہ مضمون اس روایت سنیہ کا یہی ہے کہ ابن عمر نے نافع سے کہا تو قرآن
کھولے ہاتھہ مین لی مین پڑھون پس ابن عمر نے پڑھنا شروع کیا تا آیہ نساءکم حرث لکم پر پہنچا تب ابن عمر نے کہا اے نافع تو شان نزول اس آیہ کا
جانتا ہی نافع نے کہا مین نہین جانتا ہون ابن عمر نے کہا یہہ آیہ نازل ہوا ایک مرد انصاری کی حق مین کہ اوسنے وطی اپنی جورو کی دبر مین کی تہی اور

اور لوگون نی اوس فعل انصاری کو گناہ عظیم جانا تہا پس یہہ آیہ نازل ہوا نافع کہتا ہی مینی کہا کہ اوس مرد انصاری نی پشت کیطرف سی وطی قبل زن کی
کی تہی ابن عمر نی کہا نہین بلکہ اوس مرد انصاری نی وطی دبر بیچ کی تہی انتہی کون خرطعام ولد الحجام دیدہ دلیری دیکہی کہ نافع کو بہی مثل کون خرطعام
کی وہم جانکا تہا اور اوسنی اصحاب امرأۃ فی دبرہا مین فی کو بمعنے من ٹہراکر مانند کون خر کی سمت طرف کی پہنا سے تہی ابن عمر نی نافع کی تکذیب کی اور
کہا یہان فی بمعنی من کے نہین ہے بلکہ اپنی اصلی معنے متبادر ظرفیت ہی مین ہے اور تکذیب نافع کی بعینہ تکذیب کون خرطعام ولد الحجام کی ہے کون خر
بعد ایسی تکذیب صریح کی کہ ابن عمر سا افقہ اصحاب سنیہ سیئہ اوسکی تکذیب علی الاعلان وعلی رؤس الاشہاد کر چکا ہے پہر اس قسم کی روایات مین جو فی کو
بمعنے من کے کہتا ہی جہالت و بیحیائی مین لکیتا ہی اور جب افقہ اصحاب سنیان نی اس روایت مین جو فی سے بمعنے من کی انکار کیا تو جملہ روایات
مین جو مشابہ بروایات مذکورہ ہین فی بمعنی من کے نہو سکیگا اور مخفی نہین کہ وہ مرد انصاری مرتکب فعل مذکور اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم
سی باہر نہین ہو سکتا تو فعل اوسکا سنیون کے لیئے اسوہ و قدوہ ہوا اور ابن ملیکہ منجملہ رواۃ صحیح بخاری اور مالک امام السنیہ سیئہ
وغیرہ جنہون نی اوس مرد انصاری کی اقتدا کی اور جو سنی لوگ اوسکی اقتدا کرینگی سبکے سب مہتدی ہوئی کون خرطعام ولد الحجام کیون
اسقدر کڑوا ہوتا ہی اور کیون اقتدای اصحاب کالنجوم مین گفتگوی لایعنے کرتا ہی اور جب آیہ مذکورہ بقول افقہ واورع اصحاب کی ارتکاب مرد انصاری
پر نازل ہوا اور آیہ مین عتاب یا نہی نہ صراحۃ ہی نہ کنایۃ تو مقتدیان اصحاب کالنجوم کی لئی فعل مذکور کی مسنون ولا اقل حلال ہونی مین کوئی کلام
نہین ہو سکتا ظاہرا کون خرطعام ولد الحجام سنی اور مقتدی اصحاب کالنجوم کا نہین ہے بالجملہ نافع مخادع وابن عمر مدلہ و مالک ہالک وغیرہم کی نزدیک
فعل مذکور کی حلت مین کچہہ شبہہ نہین اور یہہ ابن جریرہ مالکی سنی ہے ہین نہ شیعہ اور اخراج خطیب بطور رواۃ مالک سنی ہی کی ہے اور کہنا
مالک کا یکذبون علی اولا ثابت نہین اور ثانیا اگر قول اوسکا ثبوت کو پہونچی تو بطور توریہ کی ہے کیونکہ امام رازی امام السنیہ نی تفسیر کبیر مین مذہب مالک کا
حلت فعل مذکور کی ہے لکہی ہے کون خرطعام ولد الحجام اپنی جہالت سی جو چاہی سو بکی ۵ از ان مرغی جو دیو کی بسند ہی **قال صاحب** التہم لنا ت
سبحان اللہ ابنت مثال کثیر الاختلال ائمہ ضلال متخلفین سفینہ عترت و آل **قال الکاسب لنا صب** نار کا اللہ کیا جرأت اور
حیا کی اور وقاحت و چالاکی ہے کہ متمسکین سفینہ عترت و آل کو متخلفین اور متخلفین سفینہ عترت و آل کو متمسکین بتاتی ہین اقول چشم بد دور
کیا بیحیائی اور بی غیرتی ہے کہ کون خرطعام اور اوسکی اسلاف باوصف ادعای تمسک بسفینہ عترت و آل اسمای مقدسہ عترت رسول
مقبول سی بہی ہنوز ناواقف ہین تا بتمسک بذیل طاہرہ عترت چہ رسد کیونکہ مخفی نہین ہے کہ سنیہ سیئہ اصول مین تمسک باقوال سخیفہ ابو الحسن
اشعری و ابو منصور ماتریدی اور فروع مین تشبث باقوال واہیہ ابو حنیفہ سگ طالب بنای حنیفہ و مالک ہالک وغیرہما کی کرتے ہین
اور باینہمہ قرہ بیحیائی سی اظہار زبانی تمسک سفینہ عترت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ چلا جاتا ہے آیا یہی تمسک بعترت رسول ہی
کہ روایت حدیث مین روایات خوارج اعدای عترت رسول سنیہ سیئہ کی یہان مقبول اور شمار و عداد صحاح مین مندرج و روایت جناب
صادق علیہ السلام کی غیر مقبول صحاح ستہ سنیون کی روایات خوارج سی مملو ہین کما مر خاہ سابقا اور روایات عترت واہلبیت کا اونمین
اثر و نشان نہین بلکہ بخاری صاحب صحیح بخاری عمران بن حطان ملعون سے کہ مداح ابن ملجم لعین و مرثیہ گو اوس ملعون کا ہی اپنی صحیح مین
کہ فی الحقیقت سقیم ہی روایت کرتا ہی کما صرح بہ الشیخ عبد الحق الدہلوی فی ترجمۃ المشکوۃ اور جناب صادق ع کو صادق اللہجہ نہین جانتا

اور آنحضرت سے اپنی صحیح میں روایت نہیں کرتا اور آنحضرت علیہ السلام کی حق میں کہتا ہے کہ لم یجد فی نفسہ شیئا یعنی بخاری اپنی دل میں جناب صادقؑ
کی طرف سے صاف نہیں ہے فی میزان القدر ہی علی ہذا القیاس تفاسیر سنیہ سیئہ میں بھی روایات عترت رسولخدا کا اثر نہیں الا ماشذ وندر ہمہ میں
عباس کتب فقہ سنیہ سیئہ مملو ہیں اقوال و روایات اعادی اہلبیت ابو حنیفہ سگ طالب دنیا جیفہ و شافعی و مالک و غیرہ سے و روایات عترت طاہرہ کا
اون میں بھی کہیں نشان نہیں باینہمہ کون خرطمانم لئہ اللجام اور اوسکی اسلاف اپنے آپکو شیعۃ اہلبیت و متمسک بسفینہ عترت طاہرہ کہتے ہیں اور شرماتے
نہیں اور الحق امامیہ اثناعشریہ کو کتب احادیث و تفاسیر و فقہ انکی مملو ہیں احادیث و روایات عترت طاہرہ سے اور متمسک انکا سوا اقوال و افعال
عترت طاہرہ کی کوئی دوسری چیز نہیں اور عاملات و عبادات میں سوای عترت طاہرہ کی تمسک اقتدا کسیسے نہیں کرتے اونکو متخلف سفینہ
عترت کہتے ہیں ہائے انصاف کو کیا ہوا اور منصف لوگ کہاں گئے ؎ وا ویلا دیدہ انصاف گر بنا بدی ✱ سبط پیغمبر چرا در کربلا تنہا بدی
قال الکاسب الناصب عترت و آل کا آیا یہی تمسک ہے کہ علم بجائے تعزیہ بنائے حالانکہ من لا یحضرہ میں ہے کہ من جدد قبرا او مثل مثالا فقد خرج
عن الاسلام اقول فی قولہ من مثل مثالا انہ من ابدع بدعۃ ودعی الیہا او وضع دینا فقد خرج من الاسلام و قولی فی ذلک قول الائمۃ
آیا یہی تمسک ہے کہ دلدل سدہائی تابوت بہرائے حالانکہ مختار کا یہہ فعل اختیار ہے کہ طفیل ابن جعدہ کندے کی دو کان سے کرسی اوٹھا لایا اوسکو تابوت سکینہ
نام کرکے بھیجا آیا یہی تمسک ہے کہ بہاوڑائی جیتے جیتے نوحے گائے حالانکہ کلینی میں امام سجادؑ سے مروی ہے کہ انما یحتاج المرأۃ الی النوح
لیسیل دمعہا ولا ینبغی لہا ان تقول ہجرا عورت کو نوحہ میں اتنا ہی چاہئے کہ آنسو بہہ نکلیں اور بیہودہ بکنا نہ چاہئے آیا یہی تمسک ہے کہ ڈھول بجائے مرثیہ
کی پردہ میں حضرت شہربانو کا مندا گائے حالانکہ باتفاق یہہ فعل باتفاق حرام ہے اقول علم بنانا تعزیہ بنانا ڈھول بجانا وغیرہ ایسی حرکات ۲۲
فعل عوام کا ہے اور افعال عوام سے طعن خواص کے طرف متوجہ نہیں ہو سکتا ورای ان عوام سنیہ سیئہ زیادہ عوام شیعہ سے علم بجاتی اور تعزیہ بناتی ہیں
بقیاس قول اس کون خرطمانم لئہ اللجام کی چاہئے کہ کون خر اور اوسکی اکابر واذناب بھی مطعون ہوں کہ عوام سنیہ بھی علم بجاتی اور تعزیہ بناتی ہیں علاوہ
بران اپنا پیغمبر نے دیکہا اور دوسری کو ہلی کو ٹوکنا کمال بیحیائی ہے کون خرطمانم کی پیران طریقت کہ اخص الخواص سنیہ سیئہ ہیں جو ڈہولک کے گت پر
ناچتے ہیں اور شہر گتی ہیں کیوں مطعون نہیں ہوتے حالانکہ یہہ بات البتہ شیطانی ہے اور یہہ نہیں کہ سکہایا ہوا حضرت عمر اخبث الخبائث کا
ہو جسکے سایہ سے شیطان بہاگتا ہے اور کون خرطمانم لئہ اللجام نے جو اپنی سوء فہمی سے بے محل حدیث من جدد قبرا او مثل مثالا فقد خرج عن الاسلام کتاب
من لا یحضرہ الفقیہ سے یہاں لکہی مصداق اس خبر بشر الاخیر فقد وضع فیہ کا ہوا کیونکہ معنے من مثل مثالا کی جو کون خر نے اوسی کتاب مستطاب
سے نقل کیے کہ جسنے کوئی بدعت نکالی اور لوگوں کو اوسکی طرف بلایا اور انکیلئے دین ٹھرایا تو وہ اسلام کی حد سے باہر نکل گیا نظر بمعنے مذکورہ ابو حنیفہ
و شافعی و مالک و احمد بن حنبل مجتہدین سنیہ سیئہ اور جملہ سنیہ مقلدین انکی سب کے سب حد اسلام سے باہر گئے کیونکہ یہہ ظاہر ہے کہ مذہب حنفی وغیرہ چاروں کے
حنفی وغیرہ چاروں مذہب سنیہ سیئہ مستحدث و مبتدع ہیں بعد زمانہ پیغمبر خدا ص و دور خلفای ثلثہ کی نکلے ہیں کما صرح فی صدر ہذہ الرسالۃ
المحمدیۃ ؎ کہ دشمن بپای خود آمد بگور ✱ و رای آن من جدد قبرا کی معنے یہہ ہیں کہ جو کوئی قبر کہنہ و مندرس کو از سرنو بنائے یا ایک قبر میں
جسمیں مردہ مدفون ہو دوسرا مردہ کو دفن کرے وہ خارج از اسلام ہو جاتا ہے سو یہہ دونوں امر تعزیہ میں نہیں ہوتے معلوم نہیں کہ کون خرطمانم
نے اس حدیث کو کیسے سمجھی یہاں کیوں نقل کیا آمدم برانیکہ آل کا اس تحریر کون خر کا اعتراض ہے رسم عزاداری جناب سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کا

بر حقیر اسکی جواب مین رباعی مرزا علی قلیخان والد مرحوم بر که بجواب رباعی مرزا عبد القادر بیدل علیه ما علیه کے ہی کہ وہ بہی عزاداری پر معترض ہوا تہا الکہنا
کرتا ہی رباعی بیدل علیه ما علیه ٭ این افضیان اند خوارج بمثال ٭ بندند باتم شہیدان تمثال ٭ کاری که برآو ہزار لعنت بادا ٭ یکبار یزید کرد وانہا
ہر سال ٭ رباعی مرزا علی قلیخان والد علیه الرحمه ٭ بیدل که ز دل زنگ تعصب نسترد ٭ از رسم عزای ما بدین بد بر برو ٭ در ساختن صورت حال شہدا ٭ تفضیح یزید
بود بر طبعش خورد ٭ قال الناصب آیا یہی تمسک ہے کہ لوگونکو ناحق رولائی کتاب جنسیہ کی اوٹ مین جناب گس کا سہاگ پورا کہائی حالانکہ یہہ ہزیان
بستہ شیطان ہی اقول کون خرطغام لد الخجام نی رسالہ سر الشہادتین بلیدہ دہلوی علیه ما یستحقه کا کیا نہین دیکہا یا بسبب تحاز عداوت اہل بیت پیغمبر خدا
علیہم الصلوۃ کی اپنی دل نفاق منزل مین تجاہل عارفانہ کرتا ہی عزیز الاغبیا رسالہ مذکورہ مین کہتا ہی ثم لما وقعت واقعۃ الشہادۃ اشتہر مع با نقلاب
الدنیا مداوۃ مطر الدم من السماء وہتف الہواتف بالمرثیۃ ونوح الجن بحالہم الخ اور شاہ سلامت اللہ نی تحریر الشہادتین ترجمہ سر الشہادتین مین
یون لکہا ہی بلکہ مراد از ہتف ہواتف بمراثی اظہار حزن وملال وگریستن بر حال شہیدان وبکا ورقت بر مصیبت ایشان ہست الی ان قال ونوحہ
جنیان وبکای ایشان عبارت ہست از گریستن بفریاد وفغان فقط اور بہی عزیز الاغبیا رسالہ مذکورہ مین لکہتا ہی لیطلع الحاضرون والغائبون علی
وقوعہا بل بابقاء البکاء والحزن المستمر وتذکر تلک الوقائع الہائلۃ فی امتہ الی یوم القیامۃ الخ اور شاہ سلامت اللہ ذیل مین ترجمہ اسی عبارت
کی لکہتا ہے بلکہ مقصود اصلی وغرض حقیقی از ینہمہ باقی ماندن غم والم دائم وتذکر و یادگاری وقایع ہول اندود سوانح غم فرسود دراین امت تا قیام قیامت
اور بہی رسالہ مذکورہ مین روایت دیکہی ابن عباس کے پیغمبر خدا کو خواب مین بروز قتل حسین اغبر واشعث یعنی پریشان مو غبار آلودہ اور بہی دیکہی حضرت ام سلمہ
پیغمبر خدا کو خواب مین بروز مذکور بایں ہیئت کہ آپ کی سر و ریش مبارک پر مٹی ہے کہ یہہ علامت حزن واندوہ کی ہے موجود ہے بالجملہ جب حزن وغم پیغمبر خدا ۲۳
کا بوقوع واقعہ ہایلہ کربلا کی احادیث وکتب معتمدہ سنیہ سی ثابت ہی تو رونا ورولانا امام حسین کی غم مین تاسی وتعزیت پیغمبر خدا کی ہے اوسکو ناحق کہنا
اور اوسپر اعتراض کرنا مشاقت خدا ورسول کی اور بیزاری اسلام وایمان سے ہی اور رونا ورولانا اوس غم مین عین تمسک رسول وعترت رسول ہی علیہم السلام
قال الناصب آیا یہی تمسک ہے کہ شریعت کی مخالفت کیجئی بتجویز مجلسیے غیرہ سلاطین کے آگی سر سجدہ مین رکہی حالانکہ بنص قران ممنوع ہے
لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ والاجناب سید الابرار وائمہ اطہار سے زیادہ تر سزاوار تہی شاہ عباس ورطہماسپ تہا سے اقول کون
خرطغام ولد الخجام جو سجدہ کرنا عوام کالانعام کا سلاطین کو بتجویز ملا محمد باقر مجلسی علیه الرحمه کی لکہتا ہی مصداق ان بعض الظن اثم کا ہی بلکہ دروغ بی فروغ ہی
اوسکو لازم تہا کہ سند اوسکی کتب امامیہ سی موافق اپنے ناظرہ کی لکہتا ثبت العرش ثم انقش ہے کیا کون غرض نہین سند و بفرض محال لو سلمنا کہ ملای ممدوح
علیه الرحمه نی امر مذکور بنظر بعض مصالح امر کی تجویز کیا ہو تو ہی کون خر کو یہہ تعریض مناسب نہی کیونکہ اوسکی علمای اعلام نی بادشاہ تیموریہ کی خوشامد کی سلئے
بندگان خدا کو مبتلا بسجود شاہان تیموریہ کیا تہا مدت دراز تک یہہ رسم بد جاری رہے اور وبال وزر اوسکا اون علمای دنیا طلب کے گردن و پشت پر تا قیام
قیامت باقی رہا اور وہ مصداق وہم یحملون اوزارہم علی ظہورہم کی ہوئی چنانچہ تفصیل اوسکی ترجمہ اثنا عشریہ جواب باب ہشتم تحفہ مرزائیہ مین مذکور
ہی بالآخر شاہجہان بادشاہ نی اس رسم بد کو موقوف کیا کما فی کتب التواریخ چنانچہ ابو طالب کلیم کہتا ہی شعر درین خاندان شرف رسم بود ٭ بہنگام تعظیم
شاہان سجود ٭ شہنشاہ روشن دل حق پرست ٭ ہمان دم که بر تخت شاہی نشست ٭ لبش در فشان شد باین حکم باز ٭ که از سجدہ مردم کنند
[illegible] سنیہ سینیہ کی پیران طریقت کی طریقہ مین تو سجدہ کرنا مرید کا مرشد کو ہر حال مین مجوز ہی کما فی کتاب فواید الفواد اور جو کہ کون خرطغام لد الخجام

نی علمای فرقہ حنفیہ ماسبقہ کی حقین مصداق علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہین سو ظنی کو کام فرمایا اسواسطی حقیر کو مناسب معلوم ہوا کہ خوارق عادات و شرایف
کرامات اونکی علما کی یہان کچھ لکھون تا اونکی دیکھنی اور سننی سی کور خرد اوسکی اذناب کی ہوش مین آوے اپنی ٹھکانی آجاوین پس مخفی نرہی کہ علماء و فقہاء سنیہ
قدیم سی یہی شیوہ رکھتی ہین کہ تقرب حکام جور کی لئی ہمیشہ فتوی موافق خواہش حکام جور و مخالف حکم خدا و رسول کی دیتی رہی ہین کتاب حبیب السیر مین بیان حال
ہارون رشید مین لکھا ہی کہ ایک رات مین ابو یوسف قاضی شاگرد ابو حنیفہ سگ طالب دنیای جیفہ کو دولت ہارون رشید سی پچاس ہزار دینار ملی حال اسکا یہہ ہے
کہ ابراہیم برادر ہارون کی ایک کنیز جمیلہ تہی ہارون تیس ہزار درم اوسکی عوض مین ابراہیم کو دیتا تہا ابراہیم نی قسم کہائی کہ لونڈی کو نہ بیچونگا ہارون کو ہبہ کرونگا
بعدہ پشیمان ہوا اور ہارون سے ذکر کیا ابو یوسف سی حیلہ پوچہا ابو یوسف نے کہا آدہی لونڈی ہارون کی ہاتہہ بیع کر اور آدہی اوسکو ہبہ کر ابراہیم نی ایسا ہی کیا
ہارون نے پچاس ہزار دینار اوسکی جلدو مین ابراہیم کو دئی ابراہیم نی دو تہائی ہزار دینار ابو یوسف کو شکرانہ تعلیم حیلہ مین دئی ہارون نے چاہا کہ اوسی شب بغیر
استبرا کی اوس لونڈی سے وطی کری ابو یوسف سی حیلہ چاہا ابو یوسف نے کہا کہ اوس لونڈی کا نکاح اپنی کسی غلام سی کر دو اور قبل از دخول اوس سے طلاق
دلوا لو کہ اسصورت مین احتیاج استبرا کی نہو گی ہارون نی ایک غلام کی ساتہہ اوسکا نکاح کر کی طلاق چاہی غلام طلاق نہین دیتا تہا تا آنکہ دس ہزار درم
بہی غلام کو دیتا تہا مگر اوسنی طلاق نہ دی ابو یوسف نے ہارون سی کہا لونڈی کو یہہ غلام ہبہ کر دو جب لونڈی اوسکی مالک ہو جاویگی نکاح فسخ ہو جاویگا
ہارون نی ایسا ہی کیا اور شکرانہ مین اس حیلہ کی دس ہزار درم ابو یوسف کو دئی اور اوس لونڈی کو اپنی تصرف مین لا کر دس ہزار دینار اوس لونڈی کو دے
لونڈی نی اس شکرانہ مین کہ اوسکو خلیفہ تک پہونچایا وہ دس ہزار دینار ابو یوسف کو دی اور یہی جلال الدین سیوطی نی تاریخ الخلفا مین لکہا ہے
کہ ابن المبارک نی کہا جب ہارون رشید بادشاہ ہوا اوسکو ایک لونڈی مدخولہ اپنی باپ مہدی عباسی کی پسند آئی اوس سے مباشرت چاہی لونڈی نے ۲۴
انکار کیا اور کہا کہ مین تمپر حلال نہین ہون کہ تمہاری باپ کی ہم بستر تہی ہارون رشید نے ابو یوسف کو کہ شاگرد رشید ابو حنیفہ سگ طالب دنیای جیفہ کا او
مفتی غیر رشید خلیفہ کا تہا بلوا کر حیلہ پوچہا ابو یوسف نی کہا ای امیر المومنین اس لونڈی کی بات کا کیا اعتبار وہ امانت و دیانت نہین رکہتی اوسکی قول
کو باور نکر اوسکو اپنا ہم بستر کر اور اوسکی ساتہہ جو چاہتا ہی سو عمل مین لا ابن المبارک نی بعد روایت اس حکایت کی کہا کہ اس ماجرا مین کسکے حال پر
مین تعجب کرون آیا حال ہارون پر کہ باوجود سفاکی دنیا کی و خونریزی مسلمانان و غارتگری اموال مومنون کی اس مقدمہ مین حیلہ شرعی اور فتوی چاہا
اور بدون فتوی مفتی کی قصد ہتک حرمت اپنی باپ کا نکیا یا تعجب کرون اوس لونڈی کی حال پر کہ طمع زخارف دنیا کی نکی اور صحبت خلیفہ وقت سی بخوف خدا
انکار کیا یا تعجب کرون حال پر اوس فقیہ وہی مین و قاضی زمانہ کی کہ خوشامد و رضامندی خلیفہ کی لئی فتوی حلال ہونی مدخولہ پدر کا دیا سبحان اللہ ابو یوسف
تو امین و متدین ہوئی اور وہ لونڈی بی دیانت ہوئی اور یہی سیوطی نی عبد اللہ بن یوسف سی روایت کی ہے کہ ہارون رشید نے ایکدن قاضی ابو یوسف سے
کہا کہ مینی ایک لونڈی خرید کی ہے چاہتا ہون کہ اوس سے اسی وقت مباشرت کرون و انتظار استبرا کی مدت کا کہ شرع مین لونڈیون نو خرید کی لئی مقرر ہے
نکرون ابو یوسف نے کہا حیلہ اسکا یہہ ہی کہ اوس لونڈی کو اپنی کسی اولاد کو ہبہ کر دو پہر اوس سے نکاح کر لو کہ احتیاج استبرا کی نکاح مین نہین ہے اور زمخشری
نی ربیع الابرار مین لکھا ہی کہ ابو یوسف ہارون رشید کے دروازہ پر پڑا رہا اوسکی پاس پہونچ نسکا تا اینکہ ہارون ایک لونڈی زبیدہ خاتون کو چاہنی لگا
زبیدہ نی قسم کہائی کہ اوس لونڈی کو ہارون کے ہاتہہ نہ بیچونگی اور نہ اوسکو ہبہ کرونگی فقہا اوسکی چارہ مین متحیر تہے تب ابو یوسف سی پوچہا اور مجمع فقہا
مین فتوی دیا کہ زبیدہ خاتون آدہی لونڈی خلیفہ کو ہبہ کری اور آدہی خلیفہ کی ہاتہہ بیچی فقہا نی اوسکی تصدیق کی ہارون مسرور ہوا اور ابو یوسف کا

لکھا ہی کہ ہارون نی حجامت کی تہی امام نماز جماعت ہوا ابو یوسف نی اوسکی بھی اقتدی ہو کر نماز پڑہی اور پہلی وہی عہد وافتدلی وہی رسالہ انصاف مین لکھا ہی کہ ابو یوسف
و محمد صاحبین امام اعظم سنیون کی نماز عیدین مین ہارون کی خوشامد کو تکبیر ابن عباس کے پڑہتی تہے کہ ہارون کو یہی ادا کی تکبیر مرغوب و پسند تہی یہہ ہے حال علما و مجتہدین
قضات متقیان سنیہ سیئہ کا فقال الناصب الکاسب آیا ہی تمسک ہی کہ جناب تصوبی کو خائف و رجیان اور آپکے اولاد کو کذاب و رمذموم بتلانا
ٹہراتی حالانکہ یہہ شجاعت کے منافی ہے اقول لعنۃ اللہ علی الکاذبین حاشا و کلا کہ الحق الامامیہ اثنا عشریہ جناب امیر اور اولاد کو خائف و جبان ٹہراتی ہوں سوں خر طغام والجام
بجو داے ☙ از کوزہ ہمان برون تراود کہ در وست ✤ کی اپنی مقتدا یان غدارین عن الزحف کے عیب چہپانی کی قصد سی لکہا انہی ما فی الضمیر کا ہمین ملکہ راسخ ہی فعیل اللہ
فاجعل النار مثواہ اور بعض اولاد انجاب کا کذاب ہونا مستبعد نہیں حضرت نوح پیغمبر اولو العزم کی بعض اولاد کافر تہی جب حضرت نوح علی نبینا و آلہ وعلیہ السلام کی
نبوت مین کفر فرزند سی کچہ خلل نہوا تو در صورت کذاب ہونی بعض اولاد جناب امیر علیہ السلام کی امامت و دیگر ... مین ... عقلا و
نقلا و عرفا و شرعا نہین آتا کون خر کو یہ کلام ہا فرجام سی کہ خبث خسران کی کچہ حاصل ہوا فقال الناصب آیا ہی تمسک ہی بتقلید ... ننگ
و ناموس اعیاد ثلثہ سوی العیدین احداث کیجی حالانکہ خم غدیر مین کب حضرت نی جناب امیر کو خلیفہ کیا ... عید غدیر مقرر ہو ... اقول فضل العلی
الغدیر خرکو نمود آے ☙ مکر گر بہ سحر آمیز باشد ✤ طبیعت را ملال انگیز باشد ✤ کی تکرار ... کمال ... ولد الحجام ... وہ نہین کتنا
نہین مضامین کو جو کہین سن پائے ہین تکرار اتا ہی ہمکو بہا چاہئے مکرر جواب کے کرلی ... کی الحق الامامیہ اثنا عشریہ کی مذہب حق
مین کوئی امر منافی مذہب مجوس سی ننگ و ناموس ... کون خر طغام کان کہولکر سنی اور آنکہہ کہولکر دیکہہ لی کہ سنیہ سیئہ ... بلکہ تقلید عقیدہ و تحذ العمل
مجوسی سے ننگ و ناموس ہین اور ... معلم مجوس ہین الحق الامامیہ اثنا عشریہ بلکہ سنیہ سیئہ اپنی عقیدۂ باطلہ مین مجوس سی بہی بڑہ گئی ہین کہ مجوس کے نزدیک خدا دو ہین
وا ہرمن و یہی خدا ہین ایک ظلمت کا ایک نور کا سنیون کی عقیدۂ باطلہ مین منصور حلاج و بایزید ... و ... بیشمار غیر متناہی ذات و حیوانات
و نباتات لاکہوں کرورون خدا ہین تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا و چنانچہ منصور حلاج نی آپ ہی اپنی خدا ہونی کا اظہار کیا ہی و انا الحق کہا ہے
اور بایزید بسطامی نی سبحانی ما اعظم شانی اور لیس فی جبتی سوی اللہ اور لیس لی مع اللہ ... الا انا فاعبدونی بکا ہی کما فی تذکرۃ الاولیا للشیخ العطار اور تبصرۃ العوام
مین مسطور ہے کہ حسین ابن منصور نے دعوی خدائی کا کیا اور اوسکی مریدان خلق خدا کو دعوت کرتی تہی طرف الوہیت اوس ملحد بیدین کے اور مولوی روم بایزید کا
قول لکہتا ہی ☙ نیست اندر جبام غیر از خدا ✤ چند جوئی در زمین و در سما ✤ یہہ ہے حال اتحاد عقیدہ سنیہ سیئہ کا ساتہہ مجوس کے ننگ و ناموس کے
اب اتحاد عمل سنیہ سیئہ کا ہے ساتہہ مجوس کے کون خر طغام ولد الحجام سنی کہ جیسے مذہب مجوس مین اپنی ماں بہن بیٹی پہوپہی خالہ وغیرہ محرمات
شرعیہ کی ساتہہ جماع کرنا صحیح ہی ایسا ہی سنیہ سیئہ کی مذہب باطل مین ہے چنانچہ امام شافعی کے نزدیک اپنی بیٹی متولدہ من الزنا کی ساتہہ نکاح و جماع
صحیح ہے وہ بیٹی اپنی باپ پر حرام نہین امام سنیان فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین کہتا ہی قال ابو حنیفۃ المخلوقۃ من ماء الزانی تحرم علی الزانی وقال
الشافعی انہا لیست بنتا فوجب ان لاتحرم اور رشید الاغبیا فی نگارستان شوکت عمریہ مین اسکی حلت مین شافعی کے طرف سے استدلال ہے قائم کی
اور بہی امام اعظم سنیان ابو حنیفہ سگ طالب بنیان حیفہ کی نزدیک ماں بہن بیٹی وغیرہ محرمات شرعیہ کی ساتہہ نکاح و جماع کرنا سبب حد کا نہین اگرچہ اوسکی حرمت
کا عالم ہی ہو کما فی الہدایہ و فتاوی قاضی خان اور عبارت فتاوی قاضی خان کی یہہ ہے لو تزوج بذات رحم محرم نحو البنت و الاخت و الام و العمۃ

والخالة وجامعها لاحد عليه في قول ابي حنيفة قال علمت انها حرم علي انتهى يهه حال مشابهت تقليد سنية سيئة کا ہے جو بسبب تنگی ہوس آزکون خر طعام

ولد الجام نی بمقتضای تیره درونی وخبث باطنی وعناد اہل بیت طاہرین کی بہہ گہر بیجد جوانی دہن نجس سے گر دی کہ حالانکہ خم غدیر میں کب حضرت نی جناب امیر کو خلیفہ

کیا کہ جسپر عید غدیر مقرر ہوئی اگرچہ حال اسکا مفصل ہم سابق میں شان نزول آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل فما بلغت رسالته میں

لکہہ چکی ہیں لیکن نظر بمودای ع اعد ذکر نعمان لنا ان ذکره + هو المسك ماکررته یتضوع + کی پہر کچہہ مجملا لکہا جاتا ہی صاحبان انصاف کو تامل کرنا چاہیے

دیوین اور ارباب عقل وشعور سمجہین کہ کون خر طعام نی جو لکہا کہ حالانکہ خم غدیر مین کب حضرت نی جناب امیر کو خلیفہ کیا کہ جسپر عید غدیر مقرر ہوئی مآل ومحصل اس

عبارت کا یہہ ہی کہ بدانست کون خر طعام ولد الجام کی العیاذ باللہ منہ جناب پیغمبر خدا مصداق وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی لاغی وعابث تہی کہ

اوس تمازت آفتاب میں میدان بیابان خم غدیر میں کہ بجز دو ایک درخت کی وہان سایہ نہ تہا اور پہر اسپر آنجناب شدت حرارت وتمازت آفتاب سے کمال متاذی تہے

نزول اجلال فرماکی کجاوہ ہای شتر وفسی منبر بنوا کر مرتکب فعل عبث ولغو کی ہوئی بلکہ بدانست کون خر طعام کی حکیم علی الاطلاق عظم شانہ بہی معاذ اللہ لاغی وعابث

ہی جو اثنای راہ میں پیغمبر خدا کو حکم تبلیغ کسی امر خفیف کا دیا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل فما بلغت رسالته واللہ یعصمک من الناس اور اس شدید

وعید کہ اگر تو وہ فعل نہ کریگا تو تو نی تبلیغ رسالت بالمرہ نہ کی صریح خلاف عقل ہے کہ حکیم علی الاطلاق اثنای راہ وسیدان بیابان وتمازت آفتاب میں پیغمبر خدا کو حکم

تبلیغ کسی امر خفیف کا دی اور فرماوی کہ اگر تو یہہ امر خفیف نہ کریگا تو تبلیغ رسالت تیری جو تو سالہای دراز سی کر چکا ہی حبط وباطل ہو جائیگی نعوذ باللہ من ہذہ العقائد

الفاسدة الکاسدة بالجملہ امر کرنا حکیم علی الاطلاق کا باآن شدہ مد ونزول اجلال فرمانا مصداق وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی کا خم غدیر میں

اور جمع کرنی اصحاب کو اوس حرارت وتمازت آفتاب میں تبلیغ حکم خدای اکبر کرنا یہہ سب موارد لہ قوی باہرہ ہیں اس امر کی کہ وہ حکم مبلغ کوئی امر عظیم مہتم بالشان

تہا اور وہ امر عظیم مہتم بالشان نہیں ہے مگر خلیفہ کرنا پیغمبر خدا کا جناب امیر کو جیسا کہ صنادید سنیہ نی اسکا اعتراف کیا ہی اری کون خر طعام ولد الجام تجکو علم

ادب سے کیا مناسبت تو موی زنار تراشی دا تیمن کچہ جو تیرا اور تیری اسلاف اجلاف کا ہمیشہ ہی اختیار کر ع میراث پدر خواہی علم پدر آموز + اور اب تو تیرا حال

مصداق اس شعر کا ہی ع کلاغی تگ کبک را گوش کرد + تگ خویشتن ہم فراموش کرد + بہر حال اپنی عقل کاسد وفہم فاسد کی ناخن لو اور خواب جہالت

اور سکر نفاق سے چونک ور ہوش میں آ اور روایات معتمدہ سنیہ سیئہ جو مشعر بلکہ نص ہین اس امر میں کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے

بحکم خدای جلیل خم غدیر میں جناب امیر علیہ السلام کو خلیفہ وامام وپیشوای خلق کیا ہی بگوش عناد ونیوش گوش کر امام سنیان فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں

کہتا ہی سطاو تی تفسیر آیہ واقعی ہدایہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک الآیہ میں کون خر اور اوسکی اضراب دیکہہ لیں العاشرہ نزلت هذه الایة فی

فضل علی لما نزلت هذه الایة اخذ الرسول بیده وقال من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فلقیه عمر فقال هنیئا

لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولای ومولی کل مؤمن ومؤمنة وهو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمد بن علی یعنی نازل ہوا یہہ آیہ فضیلت

علی میں جب یہہ آیہ نازل ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی ہاتہہ علی کا پکڑا اور کہا میں جسکا مولی ہوں پس علی اوسکا مولی ہے بار خدایا تو دوست رکہہ

اوسکو جسنی علی کو دوست رکہا اور دشمن رکہہ اوسکو جسنے علی کو دشمن رکہا پس عمر نے علی سے ملاقات کی اور کہا گوارا ہو تجکو ای ابن ابیطالب

کہ ہوا تو مولی میرا اور مولی ہر مؤمن ومؤمنہ کا کون خر طعام مبارکباد دینا اپنی عمر کا جناب امیر کو باین عبارت هنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولای ومولی

کل مؤمن ومؤمنة دیکہی کہ صریح ہی اوپر اس کے لفظ مولی جو بمعنی سید وپیشوا ومالک ومتولی امور واولی بالتصرف کی کہ مآل ان سب کا خلافت وامامت ہے

یعنی پیغمبر خدا کا خلیفہ کرنا جناب امیر کو

امامت ہی وارباب عقول سلیمہ او ان سقیفہ پر مخفی نہیں کہ یہاں کلام عمر میں لفظ مولی عبد و معتق و عتیق و صاحب و بیت ابن العم و ہمسایہ و ہم سوگند کی تو
ہو ہی نہیں سکتا اور بمعنی ابن عم و ابن الاخت و منعم و منعم علیہ کے اور تابع اور صہر کی بہی کلام عمر میں نہیں ہو سکتا اور بمعنی محب و ناصر کی بہی نہیں بنتا کہ با اعتقاد علمای
سنیہ کی جناب امیر علیہ السلام تو قبل نزول آیہ مذکورہ اور قبل فرمانے پیغمبر خدا کی من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی محب و ناصر ہر مومن کی تہے اصبحت مولای و مولی کل مؤمن و مؤمنۃ
کہنا عمر کا بعد ورود حدیث مذکور کی کس وجہ سے ہے اور ایضاً اگر لفظ مولی کا حدیث مذکور و قول عمر میں بمعنے محب و ناصر کی ہوتا تو ہنیئاً لک کہنا عمر کا بمعنے ای
اوسکو اس کلام میں ہنیئاً لی کہنا چاہیئے تہا نہ ہنیئاً لک یا ابن ابیطالب علاوہ برآن سعد الدین تفتازانی نے بہی شرح مقاصد میں اس حدیث میں مولی
کو بمعنے اولی بالتصرف کی ترجیح دی ہے اور حدیث مذکور مسند احمد بن حنبل میں یوں ہے عن البراء بن عازب و زید بن ارقم قالا لما نزل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغدیر خم اخذ بید علی فقال الستم تعلمون انی اولی بکل مؤمن من نفسہ قالوا بلی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ
اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ والعن علی من ظلمہ وغصب حقہ فلقیہ عمر فقال ہنیئاً بخ بخ یا ابن ابیطالب
اصبحت مولای و مولی کل مؤمن و مؤمنۃ اور علی بن احمد واحدی نے کہ مشاہیر علمای سنیہ سے ہے اپنی تفسیر مسمی باسباب النزول میں لکہا ہی کہ آیہ یا ایہا الرسول
بلغ آیہ حق علی بن ابیطالب میں غدیر خم میں نازل ہوا اور مؤلف شواہد التنزیل نے ابی عمیر سے روایت مذکور کی ہے اور ثعلبی نے کہ اکابر مفسرین سنیہ
سی ہے ابن عباس و براء بن عازب سی روایت کی ہے کہ جب پیغمبر خدا حجۃ الوداع سی مراجعت کرکی ہم غدیر خم میں پہونچی اور بہت گرم تہا
پیغمبر خدا سایہ میں دو درخت کی کہ اوس جگہہ تہی بیٹہی اور سب مہاجرین و انصار کو کہ اوس منزل میں تہی جمع کیا اور ہاتہہ علی بن ابیطالب کا پکڑکر
کہا ای حاضرین آیا میں اولی نہیں ہوں تمکو نفسوں تمہاری سے سبہوں نے کہا کہ تو اولی ہے ہمکو ہماری نفسوں سی پس پیغمبر خدا نے فرمایا
کہ جسکا میں مولی ہوں علی اوسکا مولی ہے بارخدایا دوست رکہہ اوسکو جو علی کو دوست رکہی اور دشمن رکہہ اوسکو جو علی کو دشمن رکہی عمر اوٹہہ کہڑا ہوا
اور کہا ای پسر ابوطالب مبارک ہو تجکو یہہ منصب عالی و سلطنت و سروری جمیع مؤمنین و مؤمنات پر اور بہی ثعلبی نے کہا ہی کہ جب خبر نصب کی جناب
امیر کی مشہور ہوئی حارث بن نعمان فہری ناقہ پر سوار ہوکر مدینہ میں آیا و پیغمبر خدا سی منازعت شروع کرکی کہا ای محمد تو نی ہمکو کلمہ شہادت بتایا ہمنے قبول کیا
نماز پنجگانہ کا حکم کیا ہمنی قبول کیا زکوۃ و حج و روزہ و جہاد کا حکم کیا ہمنی قبول کیا اور جو کچہہ تونی اشارہ کیا ہمنے اوسکی مخالفت نہ کی تو ان امور پر راضی نہوا
اور اب تجکو کوئی بات باقی نرہی تو تونی ہاتہہ پسر عم اپنی کا پکڑ کر سب مسلمانوں پر حاکم کیا اور تو کہتا ہی کہ وہ بعد تیری تمہارا امیر ہے اوسکی متابعت و اقتدا کرو
یہہ امر تونی بحکم خدا کیا ہی یا اپنی رای سے پیغمبر خدا نے فرمایا قسم اوس خدا کی جسکے سوا کوئی پروردگار نہیں ہے یعنی جو کچہہ بارہ علی میں کہا ہی اور کیا ہی بحکم خدا
کی ہے نہ میری رای سے وہ منافق اوٹہہ کہڑا ہوا اور راہ میں کہتا جاتا تہا خداوندا جو کچہہ محمد علی کے حق میں کہتا ہے اگر راست و درست ہی تو مجکو عذاب
دردناک گرفتار کر اور مجہہ پر آسمان سے پتہر برسا فی الحال ایک پتہر آسمان سے اوسکی سر پر گرا اور اوسکی دبر سی نکل گیا اور وہ مقہور جہنم کو پہونچا اور آیہ سال
سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج نازل ہوا اور ابن مردویہ نے کتاب مناقب میں لکہا ہے کہ عبد اللہ مسعود کہتی تہی
کہ ہم حیات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ میں اس آیہ کو یوں پڑہتی تہے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً مولی المؤمنین وان لم
تفعل فما بلغت رسالتہ اور خطیب خوارزمی نے کہ علمای سنیہ سی ہے حذیفہ یمانی و ابوذر غفاری سے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ نے غدیر خم میں علی بن ابیطالب کو بحکم خدا تعالی نصب کیا اور جو کچہہ کہ امر خدا کا تہا وہ اصحاب کو پہونچا دیا پہر فرمایا سلموا علی علی بامرۃ المؤمنین

[illegible] سب اصحاب [illegible] رسول [illegible] الیوم [illegible]

نزول آیہ سے بہت مسرور ہوئے و حاضرین کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا اللہ اکبر علی اکمال الدین و اتمام النعمۃ و رضاء الرب برسالتی و بالولایۃ لعلی بن ابی
طالب اور صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے بیانہ انہ حدیث صحیح لا مریۃ فیہ اخرجہ جماعۃ کالترمذی والنسائی واحمد طرقہ کثیرۃ جدا رواہ ستۃ عشر صحابیا
وفی روایۃ احمد ثلثون صحابیا و کثیر من اسانیدھا صحاح و حسان یعنی حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث حدیث صحیح ہی شک نہیں اوسمیں
اور روایت کیا ہی اوسکو جماعت نے مانند ترمذی و نسائی و احمد کی اور طرق اوسکی بہت ہیں روایت کیا ہی اوسکو سولہ صحابیوں نے اور بروایت احمد تیس صحابیوں
نے اور اکثر سندیں اوسکی صحیح و حسن ہیں اور مواہب لدنیہ میں ہے کہ یہ صحیح ہی بلکہ اوسمیں اسقدر زیادہ ہے کہ اوسکی طرق کثیرہ کو استیعاب کیا ہی ابن عقدہ نے ایک کتاب
براسہ میں اور طرفہ حکایت یہہ ہے کہ امام سفیان غزالی نے کتاب سر العالمین میں لکھا ہے کہ بعد نصب کرنے رسولخدا کے علی بن ابیطالب کو بخلافت اول
جس کیسے نے مبارکباد کہا عمر خطاب تہا کہا بخ بخ یا علی قد اصبحت مولای و مولی کل مؤمن و مؤمنۃ ایک شخص کہتا ہی جسوقت عمر خلیفہ ہوا مینے کہا کی
امیر المؤمنین میں روز غدیر خم حاضر تہا پہلے تمنے مبارکباد علی کو کہا تہا اب یہہ کیا ہی عمر نے کہا سچ ہے لیکن لوگون نے مجکو تکلیف خلافت کی دی میں بسبب حیاء قبول
کیا انتہی بالجملہ ان روایات معتبرہ سنیہ سے خلیفہ کرنا پیغمبر خدا کا جناب امیر کو بروز خم غدیر اور سرور پیغمبر خدا کا بہ نزول آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ کی
اور بسبب سرور پیغمبر خدا کی تقرر عید غدیر کا کالنور علی شاہق الطور روشن ہے انکار اسکا سوفسطائیت ہی زیادہ التوضیح التفصیل سبق فیما
سبق فلینظر ثمہ علاوہ برآن بزرگی روز عید غدیر کی کتب سنیہ سے بہی ثابت چنانچہ کتاب مودۃ القربی سید علی ہمدانی شافعی میں کہ مصنف اوسکا بتصریح
رشید المتقین علمای اہل سنت سی ہے مذکور ہے کہ ثواب اوس روز کی صوم کا مثل صوم شصت ماہ کی ہے **قال الناصب الکاسب** اور عید شجاع گبر و بحال فعل
ہے کہ شہادت فاروقی سنکر خوشی میں آئے احمدین سحتی شیعے نے اسلام میں اسکو رواج دیا مصائب النواصب میں ہے کہ علمای اس عید کی جواز کا
نہیں دیا فقط اجلاف پیش خود بسبیل خلاف تجویز کیا **اقول** عید شجاع کہ روز قتل فرعون آل محمد ہے بلاشبہہ مؤمنون کی عید ہی کہ مؤمنون کو اسوقت
سنت اونکا سرور و غم میں علامت ایمان کی ہے ورانی آن جیو کہ وہ معلون فی الدبر و رکہرہی ہو کر مبتلا ب کرنی والا مثل سگ کے اور خبث الخبائث دنیا بون
تنگ اسلام و عار مسلمانان و فظ غلیظ تہا اوسکا مرنا بلاشک باعث سرور مسلمانون کا ہونا چاہئی در روز اوسکی جانیکا بدرکات اسفل السافلین بخواہ عید ہونا
چاہئی اور وہ ناکس و سفلہ لپایا بذات تہا کہ بقول کون خر کی گربہ ہے اوسکی نے المار ہونیسے خوشی میں آئی اسصورت میں مؤمنین کو بطریق اولی سرور ہونا
فی النار ہونی سے اور عید کرنا اوس روز کا جسدن وہ جہنم کو گیا ضرور ہے **قال الناصب الکاسب** اور عید نوروز کی یہہ حقیقت ہے کہ اسدن آفتاب نقطہ
ربیعی سے گذر کر برج حمل میں آتا ہی سال شمسی شروع ہوتا ہی سلاطین ایرانیہ گبری شیر اور مجوسی الفطرت تہی بطور عید اوس روز جشن کرتی آئی انکی یادگار
شیعہ شیرازی نے اسلام میں عمل کیا اور حیلہ لیا کہ آجکے دن جناب مرتضوی سریر آرای خلافت مصطفوی ہوئی انہم الفوا اباء ہم الضالین فہم علی آثارہم یہرعون
غرض یہہ سنتی نمونہ ہی کہ ملازمان آپکی وہ نوبہا ہی باپ کی ہر تکیہ متمسک ہوتی ہیں اور مجتنب کی متخلف ماتی ہیں **اقول** بلاشبہہ جسدن آفتاب
نقطہ ربیعی گذر کر برج حمل میں آتا ہی ہی دن نوروز کا ہے کہ شروع ایام اعتدال و موسم بہار و موسم تر و تازہ گی نباتات و شجار و شگفتگی ازہار و برآمد گی
اثمار ہوتا ہی اور جو کہ اتفاقات حسنہ سے بروز غدیر خم کہ اٹہارہوین ذی الحجہ کی تہی تحویل آفتاب بہ حمل میں ہوئی تہی اس جہت سی شیعہ اہلبیت طاہرین کی
لئی وہ بہی عید ہے نہ بجہت تقلید سلاطین ایرانیہ کی علاوہ برآن کتب سنیہ سی بہی تعظیم نوروز کی ظاہر چنانچہ ناظرین نوادر الاصول حکیم ترمذی پر مخفی نہین

مخفی نہین لیکن الحق کی یہان تو نوروز اتفاقا مستحدہ روز غدیر تہا لیکن اہلسنت کو تو بجز اعتراف مجوسیت کے چارہ نہین طرفہ بات ہے کہ کون خرطغام ولد الحجام جیسا
سا ابلہ عید غدیر و عید نوروز وغیرہ کو کہ ایام سرور پیغمبر خدا اور اہلبیت طاہرین کی ہین اور اصل اونکی قرآن مجید و حدیث پیغمبر خدا سے ثابت ہے مستحدث و مبتدع
کہتا ہی اور تعریض و اعتراض بیجا اوپر کرتا ہی اور عید روز عاشورا پر کہ روز شہادت سبط مصطفے و جگر گوشہ رسول خدا اور روز اسیری اہلبیت پیغمبر خدا اور روز گریہ و
مصیبت جناب سیدہ و بتول ہے تعریض و اعتراض نہین کرتا اور ریاستی تقلید یزید پلید اور شمر عنید و ابن زیاد بدنہاد کی و سنن نحس کو کون خرشر یر
اور بعضی اضراب اشرار یاد گار اعدا اہلبیت اطہار عید کرتی ہین اور خدا و رسول سی شرم نہین کرتی چنانچہ رئیس النواصب شیخ عبد القادر جیلانی نے غنیۃ الطالبین مین
اور دیگر سنیان لئام نے اپنی کتابون مین و سدن کے عید ہونیکی تصریح و تاکید کی ہے اور باینہمہ دعوی سنیت کا ہی بات سے چلا جاتا ہی اور عید کرنا روز عاشورا کا
اور مخالفت و مشاقت پیغمبر خدا کی اور تقلید و پیروی یزید پلید و شمر عنید و ابن زیاد بدنہاد کی کون خرطغام ولد الحجام اور اوسکی کابر و اولیا کی نزدیک اسلام و ایمان کی
تو وہ سکو اور اوسکی بڑی پیر کو ایسا ایمان روز افزون رہے والسلام علی من اتبع الہدی **قال الناصب الکاذب** بالجملہ ہر گاہ ملا زمان نے اس مقام
مین تمسک و تخلف کا ذکر چہیڑا ضرور ہی کہ متمسکین اور متخلفین کا کچھ نشان دیا جاوے لیس صاحب دین و داد ارباب یقین و اعتماد پر مخفی نہین کہ تخلف خلاف ہے تمسک
کا اور بہا دیث اسوہ تمسک کے نجاح و فلاح کی نسبت وارد ہین از انجملہ ایک حدیث ثقلین ہے کہ انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا
بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی دوسری حدیث نجوم اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم تیسری حدیث سفینہ کہ مثل اہلبیتی فیکم
مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق ملا یعقوب لتبانی افادہ فرماتی ہین کہ ان دونو حدیثون مین جو صحابہ کو نجوم اور اہلبیت کو سفینہ ارشاد ہوا اس
مین اشارہ ہی کہ شریعت کو صحابہ سی سیکھنا چاہیئے اور طریقت کو اہل بیت سی سلوک سلیکی کیونکہ رہا حقیقت اور معرفت مین بدون محافظت شریعت اور طریقت کی
محال ہے جیسا کہ سفر دریا کا بدون کوب سفینہ و راہدانی نجوم متعذر ہی پس وصول الی المطلوب جیسا کہ نہا بدون مراعاۃ نجوم غیر متصور ہے ویسا ہی بغیر مراعاۃ رکوب ۲۹
سفن بھی اثر پس ملا زمان نے دونو حدیث اول سے تعرض نفرمایا اسلوبی کہ اول مین تمسک قرآن اور ثانی مین تمسک صحابہ کا بیان ہے اور یہہ واقع مین منافی تعریب
ہی صرف تیسری حدیث کا اشارہ بتایا کہ یہہ ظاہر امنافی تعریب ہیں **اقول** کون خرطغام ولد الحجام نے یہہ جو لکہا کہ ضرور ہی کہ متمسکین اور متخلفین کا کچھ نشان
دیا جاوے الخ سو حال اسکا یہہ ہے کہ کون خر خود متمسکین و متخلفین کے نشان سے جاہل ہے یا تجاہل کرتا ہی خود زمرۂ متخلفین سفینہ سی ہے وہ نشان کیا دیگا اور
ہم قبل ازین با تم توضیح و تفصیل نشان متمسکین و متخلفین کا دے چکی ہین علیشنظر تتمہ اور مجملا یہان پہر وسکی تنبیہ ایقاظ کی لئے نشان دیتی ہین کہ متمسکین بعترت و قرآن
وہ لوگ ہین جو تعظیم قرآن و عترت کی کرتی ہین اور اپنی اصول و فروع دین مین مدار عمل اپنا آیات قرآن و احادیث نبوی و احادیث عترت طاہرہ پر
رکہتی ہین کہ امامیہ ہین اور متخلفین عترت و قرآن سے وہ قوم مستوجب اللوم ہے جو اپنی اصول و فروع دین مین عترت طاہرہ سی کچھ علاقہ نہین رکہتی بلکہ مدار
عمل و عقیدہ اپنا اقوال و افعال اشعری و ماتریدی پر اور اقوال شبلی و اقوال ابو حنیفہ سگ طالب و بنای حیفہ و مالک ہالک و غیرہ پر رکہتی ہین اور کتب صحاح
اونکی روایات خوارج و اعدا اہلبیت طاہرین سی مملو ہین کما مر فیما مر مفصلا اور قرآن کے تحقیر جائز جانتی ہین اور علاوہ تصویب عثمان بی ایمان کے احراق
قرآن و تحریف اللہ کو جو لکہا اس قرآن مروج عثمانی کا خون وغیرہ شیا سے جائز رکہتی ہیں اس سے زیادہ کیا تحقیر قرآن کی ہو گی فی شرح مختصر الوقایۃ للفقیہ
الفاضل ابی المکارم الحنفی من لم یکن عادتہ قرأۃ القرآن یکتب علیہ علی جبہتہ شیئا من القرآن ولا ابو بکر الاسکاف انہ یجوز فقیل لہ لو کتب
بالبول او علی جلد المیتہ قال لو کان فیہ شفاء فلا باس بہ کذا فی فتاوی قاضیخان خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ لکہنا قرآن پاک کا ان ناپاکون کے مذہب مین پیشاب سے

اور جلد میتہ پر شفا کی واسطے جائز ہی بالجملہ امامیہ کا متمسک بسفینہ عترت طاہرہ ہونا اور سنیہ کا متخلفین سفینہ عترت سی ہونا اظہر من الشمس ہے
یا یان نہین جدال کا انصاف شرط ہی اور فی الواقع احادیث ماثورہ تمسک کے نجاح و فلاح کی نسبت وارد ہین ایک حدیث تمسک ہے اور دوسری
حدیث سفینہ ہی اور کون حضرت ختام لذۃ الختام نی جو حدیث نجوم یعنی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم کا اسمین ذکر ملایا اولا وہ اسجگہہ ذکر کی لایق نہ تہی کیونکہ
مناظرہ مین احادیث مقبولہ خصم لکہنا چاہیی نہ احادیث و اقوال اپنی مذہب کے اور ثانیا حدیث مذکور کا مذاق سنیون پر ہی وضع ہونا ظاہر ہی
اولا کیونکہ مضمون اوسکا طرفہ مضمون ہے کہ سمجہہ مین نہین آتا اگر ہر صحابی کے اقتدا مین اہتدا ہی تو چاہیی کہ بہاگنی مین جہاد سی کہ اقتدا
اصحاب ثلثہ مولینا دبار کی ہے اہتدا ہو حالانکہ بہاگنا جہاد سی موافق آیہ وافی ہدایہ ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی
فئۃ فقد باء بغضب من اللہ وماوٰہ جہنم وبئس المصیر کی اہتدا نہین بلکہ گناہ کبیرہ اور حرام ہی و علی ہذا القیاس اقتدا عایشہ طایشہ کی کرکے
کہ راس و رئیس صحابہ سنیان تہی اور وہ عثمان بن یمان کی حقین کہتی تہے اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا کما فی نہایۃ ابن الاثیر و مجمع البحار اگر کوئی عثمان کی
خدمت مین گستاخی کری تو چاہیی کہ وہ مہتدی ہو حالانکہ یہہ ہے خلاف عقیدہ سنیان بے ایمان ہی اور ثالثا ظلم و فسق و حسد و عناد و حب جاہ و ریاست
وغیرہ افعال قبیحہ صحابہ سنیون کی منادی باعلی صوت ہین کہ حدیث نجوم وضعی محض ہے کیونکہ اوسمین بایہم اقتدیتم اہتدیتم واقع ہے اور ظالمین
و فاسقین کے اقتدا کسیطرح اہتدا نہین ہوسکتی سعد الدین تفتازانی علیہ ما علیہ شرح مقاصد مین شرح حال بد مآل صحابہ سنیان مین لکہتا ہی اما ما
وقع بین الصحابۃ من المحاربات والمشاجرات علی الوجہ المسطور فی کتب التواریخ والمذکور علی السنۃ الثقات یدل بظاہرہ علی ان بعضہم قد حاد
عن طریق الحق و بلغ حد الظلم والفسق وکان الباعث لہ الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملک والریاسۃ والمیل الی اللذات والشہوات
اذ لیس کل صحابی معصوما وکل من لقی النبی بالخیر موسوما الا ان العلماء بحسن ظنہم باصحاب رسول اللہ ذکروا لہا محامل وتاویلات بما یلیق و ذہبوا
الی انہم محفوظون عما یوجب التضلیل والتفسیق صونا لعقاید المسلمین عن الزیغ والضلالۃ فی حق کبار الصحابۃ سیما المہاجرین منہم والانصار المبشرین
منہم بالثواب فی دار القرار واما ما جری بعدہم من الظلم علی اہلبیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمن الظہور بحیث لا مجال للاخفاء ومن الشناعۃ
بحیث لا اشتباہ علی الآراء ویکاد یشہد بہ الجماد والعجماء ویبکی لہ الارض والسماء وینہد منہ الجبال وینشق الصخور ویبقی سوء عملہ علی کر الشہور
ومر الدہور فلعنۃ اللہ علی من باشر او رضی او سعی ولعذاب الآخرۃ اشد وابقی یعنی جو کچہہ واقع ہوا مابین صحابہ آپسمین محاربات و مشاجرات
جیسا کہ کتب تواریخ مین لکہا و مشہور ثقات کی زبانون پر مذکور ہین دلیل ظاہر ہے اس امر کی کہ بعض صحابہ نے طریق حق سے تجاوز کیا تہا اور حد
ظلم و فسق کو پہونچی تہی اور باعث اسکا کینہ و حسد تہا اور طلب ملک و ریاست کی اور میل و خواہش طرف لذتون و شہوتون کی اسواسطی کہ
کل صحابہ معصوم نہ تہی اور سب ملنے والی پیغمبر خدا کی اچہی نہ تہی مگر علمانی اپنے حسن ظن سے باصحاب رسول تاویلین کے ہر طرح کی ہین اسطرف کہ وہ
موجبات تضلیل و تفسیق سی محفوظ ہین اور یہہ تاویلین اسواسطی کے ہین کہ عقاید مسلمانون کی زیغ و ضلالت سی بیچ حق صحابہ کبار خصوصا مہاجرین
و انصار کی محفوظ رہین اور جو ظلم کہ بعد اونکی اہلبیت پیغمبر خدا پر ہوئی اونکی چہپانیکا مجال نہین اور شناعت و برائی اوسکی کسیپر مشتبہ نہین
و قریب ہے کہ گواہی دیوین اوسکی بے شاخ و بے زبان و گریہ کرین اوسپر زمین و آسمان اور شکست ہوجاوین اوس سے پہاڑ اور پہٹ جاوی زمین
اور شق ہوجاوین بڑی پتہر اور باقی رہے گی برائی اوس عمل کے گذرنی زمانون پر پس لعنت خدا کی مباشر پر یعنے ظالمان اہل بیت پر اور

اور راضی ہونیوالوں پر اور سعی کرنیوالوں پر اور بتحقیق عذاب آخرت کا بہت سخت و باقی و دایم ہے انتہی فی الواقع صحابہ سنیان بسبب جاہ و ریاست ظلم
وفسق مین اور حسد کو پہونچی تہی کہ کوئی مرتبہ فوق اوسکی نہین ہوسکتا وقت احتضار پیغمبر خدا سے لیتداو و تمکیر اونکی نباڈالی جبتیں اسامہ سی تخلف
کرکی ملعون ابدی ہوئی تہمت ہذیان کی پیغمبر خدا مصداق وما ینطق عن الھوی ان ہو الا وحی یوحی پر کرکی وصیت نامہ جو باعث نجات امت
کا ضلالت سی تا ابد تہا نہ لکہنے دیا اور مخاطب بخطاب قوموا عنی ہوئی اور بعد رحلت پیغمبر خدا کی شریک تجہیز و تکفین پیغمبر خدا سی نہی کی جسکی
بدولت اشراف مالدار بنی نہوئی اور نقض عہد و نکث بیعت خم غدیر کرکی بجبر و تعدی بلا وجہ خلیفہ نبی بن بیٹہی حالانکہ اوسوقت مدینہ
منورہ پر کوئی غنیم چڑہ نہین آیا تہا کہ دفع کرنا اوسکا فوری ہوتا من بعد خلیفہ حاکم جور بجبر نیکر پہلے خاندان نبوت پر ہاتہ صاف کیا اور
آگ خانہ ہدایت کاشانہ جناب سیدہ کی جلانی کو لی گئی اور فدک موہوب مغصوب جناب سیدہ کا کہ پیغمبر خدا نی بحکم خدا ہبہ مع الاقباض
کیا تہا چہین لیکر اپنا ملک خاص کر لیا حضرت عبادہ سید الانصار کو بی آبرو کرکی مدینہ منورہ سی نکالا زبیر کو جسکو عشرہ مبشرہ مین شمار کرتی ہین
سقیفہ مین پچہاڑا اوس سے دہول دہپا کیا مالک بن نویرہ بیچارہ مسلمان کو خالد بن ولید کی ہاتہ سے مروایا اور اوس ملعون نی مالک بیچارہ
مسلم کی زن مسلمہ پر بی انتظار عدت و استبرا تصرف کیا مروان طرید رسولخدا کو وزیر کیا حضرت عمار و حضرت ابوذر غفاری کو زد و کوب کرکی مدینہ
منورہ سی نکالدیا ابن مسعود کو بہی خوب مارا اوسکا قران جسکی مدارست پیغمبر خدا و جبرئیل حامل التنزیل کرچکی تہی اور سب قران منزلہ من اللہ جمع
کئی ہوئی صحابہ کی جلاوی و علی ہذا القیاس احکام شرع شریف مین بہت سی رخنی ڈالی کہ جنب فاقد الماء کو حکم سقوط نماز کا دیا زن حامل و مجنون
کو بحکم رجم کا کیا کہ ان سب امور مذکورہ کی سندین صحاح ستہ سنیہ و تفاسیر معتبرہ و کتب معتبرہ سنیہ مین موجود ہین اور حقیر نی رسالہ
لہیب النیران لاحراق محرق القران مین لکہی ہین بہلا کیونکہ ممکن ہو سکتا ہی کہ پیغمبر خدا ایسی نسناسون کی اقتدا کو ہدایت فرماوین بالجملہ حدیث نجوم
وضعی محض ہے بلکہ محققین سنیہ نی بہی اوسکی وضعی ہونیکا حکم کیا ہی چنانچہ مولوی عبد العلی ناصبی فرنگی محلی نی شرح مسلم مین لکہا ہی کہ ابن حزم نی
رسالہ کبری مین حدیث نجوم کو موضوع لکہا ہے و باطل شمار کیا ہی اسصورت مین قول کون خر طعام و لا لجام کا کہ ملا یعقوب ملتانی افادہ فرماتی ہین کہ ان دونو
حدیثون مین جو صحابہ کو نجوم اور اہلبیت کو سفینہ ارشاد ہوا اسمین یہہ اشارہ ہی کہ شریعت کو صحابہ سی سیکہنا چاہئی اور طریقت کو اہلبیت سے بیفایدہ بلکہ لغو
محض ہے کیونکہ جو صحابہ سنیان کہ آلودگی دم تماشہ تہی جنب فاقد الماء کو سقوط نماز کا حکم کرتی تہی آیہ تیمم کو نجانتی تہے مجنون و زن حامل کو رجم کرواتی تہے
زن پردہ نشین سی الزام کہاتی تہی کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال وہ تو خود شریعت سی ناواقف تہی وہ کیا شریعت کو سکہائینگی ۵
خفتہ را خفتہ کی کند بیدار ✣ و علی ہذا القیاس جسپر شیطان چڑہا ہوا ہو وہ کیا شریعت کو سکہائیگا قول اوسکا ان لی شیطانا یعترینی فان زغت
فقوّمونی کتب معتبرہ سنیہ مین موجود ہی ہمبرین قیاس محرق القران کو سمجہنا چاہئی **قال الناصب الکاسب** اور جلی النظر فضلا
عن دقیقہ حاکم ہے کہ یہہ تینون حدیث کا مفاد کہ تمسک قران اور عترت اور اہلبیت کا امر فرماتا ہی مخل مدعای ملازمان ہے بیان اول کا یہہ ہی کہ خلاف محققین
قوم تہا سی بعض متعصبین منسوب اللوم آپ اور آپکی بہائی باقیمان موجود کو صحت اور کمال سے معرا اور تحریف و تغییر اور فی الجملہ تبدیل و تغیر سے مخدوش سمجہتی ہین
کما سبق فی تا ابق ضمیمہ خود بدولت گرفتار تعصب سنجلت کہ اس قران معلم الرحمن کو اصلا تمسک اور حجت کی قابل نہین جانتی اور اپنی بارہ ضمیمہ مین
بایں عبارت پرخسارت فرماتی ہین کہ چون نظم قرانی نظم عثمانی ست بر شیعیان احتجاج بآن نشاید و نیز در موضع آخر منہا علاوہ آنکہ چون ناظم قرانی خلیفہ ثالث است

کہ احتجاج بہ عبارت شیعیان درست نمیشود انتہی بعبارتہ المنغصۃ الی عبارتہ **اقول** کون خر طغام لئد الجام ہی امور خانگی سے جاہل ہے
اتنا بہی نہین جانتا کہ شیعیان اہلبیت کے نزدیک بہی قرآن موجود کو صحت و کمال سے معرا اور تحریف یسیر کیا تحریف کثیر سی اور تبدیل و تغیر سی محشی جانتی ہین
چنانچہ سابق مین ہم روایات نقصان قرآن کی کتب معتمدہ سنیہ سی لکہ چکی ہین جلینظر ثمہ اور یہان بہر واسطی ایقاظ کون خر طغام ولد الجام
کی خواب بیجاپائی سی دو ایک روایتین لکہتی ہین اتقان سیوطی مین کہ مستند و مصنف معتمدین سنیہ سی ہین عائشہ بنت ابوبکر فقاہت
اور علم و اجتہاد اوس سوارۂ جمل و منوص سکان جواب کا سنیونکی نزدیک سب اصحاب سے بڑہا ہوا ہی مروی ہے کہ سورۂ احزاب مین زمانۂ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ مین دو سو آیتین تہین عثمان نے اتنی ہی رہنی دین جتنی اب ہین اور تفسیر در منثور سیوطی مین عبد اللہ بن عمر سی کہ افقہ
اصحاب سنیان ہے مروی ہے کہ کہا اوسنی کہ کوئی یہ کہی مین سارا قرآن پڑہا دہ کیا جانتا ہے کہ قرآن کتنا ہی بہت قرآن جاتا رہا ہے اور تیسیر الوصول
الی جامع الاصول مین ابی ابن کعب سے مروی ہے کہ کہا اوسنی کہ پیغمبر خدا اونی کہا خدا یتعالی نے مجکو حکم کیا ہی کہ مین تیری روبرو قرآن پڑہون
پس سورہ لم یکن پڑہا اور اوسمین پڑہا ان الدین عند اللہ الحنفیۃ المسلمۃ لا الیہودیۃ ولا النصرانیۃ ولا المجوسیۃ ومن یعمل خیرا فلن یکفرہ اور پڑہا لو ان لابن
آدم وادیا من مال لا بتغی الیہ ثانیا ولو ان لہ ثانیا لا یبتغی الیہ ثالثا ولا یملا جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب اس روایت کو ترمذی نے
روایت کیا ہی اور صحیح کہا ہی وعلی ہذا القیاس ثابت بسیار معرا ہونی قرآن موجود کی کمال سے صحاح ستہ و کتب معتمدہ سنیہ سیفہ مین
موجود ہین اب کون خر طغام لد الجام خواب غفلت سی چونکی اور آنکہین بیجیائے کی ملکر دیکہی کہ یہہ شاہد عدلین اوسکی شیخین کے بیٹا بیٹی کیسا
بصراحت نقصان قرآن بیان کر رہے ہین اسصورت مین بقول کون خر طغام کی اوسکے شیخین کے بیٹا بیٹے ہے مستوجب اللوم ہوسے
اور کون خر طغام ولد الجام نی یہہ جو لکہا کہ خود بدولت اس قرآن کو تمسک او صحت کی قابل نہین جانتی الخ یہہ کلام مجنونانہ ہی دعوی تو یہہ کیا
کہ خود بدولت قرآن کو تمسک کے قابل نہین جانتی اور دلیل اوسکی اثبات کی لئے عبارت بارقہ شیعیہ کے لایا کہ چون نظم قرآنی نظم عثمانی است
بر شیعیان احتجاج بآن نشاید جسکو کچہہ بہی فہم ہوگا اور عبارت فارسیہ سمجہہ سکتا ہوگا اوسپر مخفی نہوگا کہ عبارت بارقۂ ضیغمیہ کا مطلب سوا اسکے
اور کچہہ نہین ہو سکتا کہ نظم و ترتیب عثمانی قابل احتجاج کی شیعیان اہلبیت پر نہین کیونکہ عثمان محرف القرآن نی کہین کے آیہ کہین رکہدے
ہی موافق ترتیب نزول کے نہین اور عبارت مذکورہ سی یہہ نہین نکلتا کہ قرآن و آیات قرآن کی قابل تمسک و حجت کی نہین این ہذا من ذاک این الثریٰ
من السماک کون خر طغام کو اسقدر استعداد نہین کہ مطلب عبارت فارسی عام الفہم کا نہین سمجہتا تضییع مداد و تسوید قرطاس کیا ضرور تہا بالجملہ
اہلحق امامیہ اثنا عشریہ قرآن کو کمال سے معرا جانتی ہین متفرد نہین ہین بلکہ سنیہ سیئہ بہی اوسکو کمال سے معرا و ناقص جانتی ہین اور باینہمہ فرقہ حقہ
امامیہ اثنا عشریہ بحمد اللہ سے متمسک بثقلین ہین نہ سنیہ سیئہ آیا تمسک بقرآن یہی ہے کہ خدا یتعالی جہاد سی بہاگنی والونکو قرآن مین جہنمی
فرماتا ہی اور سنیہ سیئۃ علیہم لعنۃ اللہ اعداء قرآن کی بہاگنی والون کی تعظیم و ستایش بلکہ تقلید کرتے ہین فعلیہم علیہم **قال الناصب** الکذاب
بیان ثانی کا یہہ ہے کہ اثنا عشریہ بالخصوص حضرت عباس ابن عباس کو کہ حضرت رسالت کی چچا اور چچا زاد بہائی ہین یہہ کہتی ہین اسکی سبب سے
کہ حضرت فاروق او ام کلثوم کی تزویج مین واسطہ ہوئی تہے حالانکہ شوستری کی مجالس وغیرہ مین موجود ہی کہ حضرت خیر الناس جناب عباس کی
عظمت بجالاتی تہے اور اونکی حق مین صلوات بہی فرماتی تہی **اقول** لعنۃ اللہ علی الکاذبین اثنا عشریہ ابن عباس کو کہ تلمیذ رشید جناب امیر علیہ السلام

جناب امیر علیہ السلام کی اور بھائی اور رفیق غمگسار آنجناب کے تھے ہرگز بد نہیں کہتے ہیں اور عباس عم رسول [illegible] بھی [illegible] و تزویج حضرت [illegible]

علیہا السلام کی ساتھ عمر بدگہر کے ہرگز نہیں ہوئی جیسا کہ اوپر بہ تفصیل لکھ چکے ہیں اور فاروق لقب عمر بدگہر کا جہاں ہم سابق میں بیان کر چکے ہیں [illegible]

پیغمبر خدا یا خدا کا دیا ہوا نہیں ہے بلکہ یہود کا دیا ہوا ہے فقط **قال الناصب الکاذب** اسی طرح زبیر ابن العوام کو کہ مادر اقدس انکی صفیہ عمہ مکرمہ جناب مصطفوی ہیں شیعہ

جنگ جمل میں جانے شرکت کی سبب دشمن بتاتے ہیں حالانکہ کشف الغمہ میں مکشوف ہے کہ جب اس جنگ میں ابن جرموز لعین نے انکو شربت شہادت پلایا حضرت امیر کو مژدہ سنایا

دیکھ لے تیری بدخواہ کو ٹھکانے پہونچایا آپ نے فرمایا کہ مجکو خیر العباد نے بتا دیا ہے کہ زبیر کا قاتل جہنم میں [illegible] آیا [illegible] جہنم سے [illegible] حضرت امیر نے فرمایا

لقد عند رسول اللہ ثم قال [illegible] النار **اقول** [illegible] عشق [illegible] ترک [illegible] فلان ابن فلان [illegible] زبیر ابن صفیہ عمہ

پیغمبر خدا و جناب امیر سے ہوا کرے لو لعنت ملعون چچا پیغمبر خدا کا و جناب امیر کا تھا چچا و پھوپھی زاد ہونے سے کیا ہوتا ہے ثبوت ایمان چاہیے زبیر و طلحہ ملاعنہ نے نقض عہد و نکث

بیعت خم غدیر کیا اور امام مفترض الطاعہ سے پھر گئے و مرتد ہوئے عائشہ [illegible] ام الصبیان ناموس پیغمبر خدا کو عوام کی ہزاروں نامحرموں میں لیجا کر امام برحق سے لڑوایا

اور باعث خونریزی و قتل ہزاروں مسلمانوں کی ہوئے اور چشمہ حوأب پر جب عائشہ کو فرمان [illegible] ایاک ان تکونی یا حمیرا یاد آیا اور وہ متنبہ ہوئی تو زبیر و طلحہ نے

جھوٹے گواہ دئیے اور دلوائے کہ یہ چشمہ حوأب نہیں ہے اور پہلی جھوٹی گواہی ہے اسلام میں جو ہوئی ہے دی اور راہ جھوٹی گواہی کی نکالی اور بوجہ من سن سنۃ سیئۃ فعلیہ وزرہا و وزر

من عمل بہا کا بھی گردنوں پر الی یوم القیام لیا [illegible] کہ وہ دونو باعث ہتک ناموس پیغمبر خدا کی ہوئے و نقض عہد کیا اور باعث قتل ہزارہا مسلمانوں کی ہوئے اور امام برحق

سے لڑے [illegible] اور انکا دشمن ہونا ہر مسلمان کو لازم ہے [illegible] جناب سیدۃ النساء [illegible] ترک مکالمہ ابوبکر [illegible]

۵۱ وصف ترکات ان افعال قبیحہ کا لحاظ ہو بھی [illegible] پیغمبر خدا کا [illegible] **قال الناصب الکاذب** اسی طرح رقیہ و ام کلثوم کو کہ حضرت کی بنات طیبات ہیں بحسب تحقیق

علما و [illegible] سے [illegible] عثمان عترت سے نکالتی ہیں چنانچہ احقاق الحق میں ہے کہ رقیہ و ام کلثوم حضرت کے دختر نہیں [illegible] خدیجہ سے [illegible] منہج الصادقین میں ہے کہ سواے حضرت

فاطمہ کے انکی کوئی دختر نہیں حالانکہ قرآن میں بصیغہ جمع ارشاد ہے یا ایہا النبی قل لازواجک و بناتک [illegible] اطلاق جمع کا تین ہی پر [illegible] زاد المعاد میں ہے

اللھم صل علی رقیۃ بنت نبیک [illegible] ام کلثوم بنت نبیک **اقول** [illegible] رقیہ و ام کلثوم بنات پیغمبر خدا ہونے میں [illegible] خلاف ہے [illegible] سنیہ میں بھی

ثابت ہے کہ رقیہ و ام کلثوم قبل نبوت و بعثت پیغمبر خدا کی پیدا ہوئی ہیں [illegible] جناب سیدہ علیہا السلام کی [illegible] آنجناب بعد نبوت و بعثت پیغمبر خدا کی پیدا ہوئی ہیں

اور بھی تزویج جناب سیدہ علیہا السلام کی بحکم خدا ہوئی ہے صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے ان جبرئیل جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ یامرک ان تزوج فاطمۃ من علی

بخلاف تزویج رقیہ و ام کلثوم کی ساتھ عثمان [illegible] کی اور بھی احادیث صحاح سنیہ میں وارد ہے کہ روز حشر [illegible] جناب سیدہ علیہا السلام کی سواری کا با کمال تجمل عرصہ محشر میں گذر

ہوگا ملائکہ بحکم خدا عز و جل حضار عرصہ محشر کو کہیں گے غضوا ابصارکم [illegible] اور ایسا کوئی امر رقیہ و کلثوم کی حق میں کہیں نہیں ہے [illegible] صواعق محرقہ ابن حجر

میں ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیمۃ نادی مناد من بطنان العرش یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی

الصراط فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق یعنی پیغمبر خدا نے فرمایا روز قیامت کے دن منادی [illegible] بطنان عرش سے [illegible] اہل جمع [illegible] سروں کو اور بند کر لو آنکھیں

اپنی تاکہ جاوے فاطمہ بنت محمد صراط پر سے گذر جائیں [illegible] ساتھ ستر ہزار جاریہ حور العین مانند گذرنے برق کے اور بھی جناب سیدہ علیہا السلام کو پیغمبر خدا نے فرمایا اے فاطمہ سیدۃ نساء اہل الجنۃ

جیسا کہ صواعق محرقہ ابن حجر و دیگر صحاح میں ہے بخلاف رقیہ و کلثوم کی کہ انکو حق میں ایسا نہیں فرمایا اور بھی پیغمبر خدا نے ہنگام مباہلہ جناب سیدہ کو ہمراہ لیا اور خدا تعالی نے آنجناب کو نساءنا

میں مخصوص کیا بخلاف رقیہ و ام کلثوم کی کہ پیغمبر خدا انکو ہنگام مباہلہ ہمراہ نہیں لیا اور بھی پیغمبر خدا نے ام کلثوم و رقیہ کو کسا میں داخل نہیں کیا اور [illegible] اہل الذی اذھب عنہم الرجس

اونکی حقیقت نہیں فرمایا اور یہی سبب ہوا دختران جناب سیدہ کو علیہم السلام پیغمبر خدا کی اپنی بیٹی ارشاد فرمایا ہی عبد العزیز بلبید دہلوی رسالہ سر الشہادتین میں لکھا ہی فقد ثبت
بطرق متعددة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابنای ہذان [illegible]
الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنة جیسا کہ صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے بخلاف رقیہ وکلثوم کی بالجملہ یہہ امور معاصدت ہیں اس امر کے کہ وہ دونو بیٹیاں پیغمبر خدا
کی نہیں تو وہ عزت سے اب نکلی ہوئی ہیں اور اگر بیٹیاں ہونا اونکا تسلیم کیا جاوے تو بلا شبہہ رتبہ اونکا برابر جناب سیدہ کی نہ تھا اور بحالت وہ دونو قبل از عثمان بیاہے
گئی عتبہ بن ابولہب اور ابو العاص کافرونکی زوجیت میں تھیں اگر علاقہ اونکی زوجیت کا باعث شرف و بزرگی ازواج کا ہی تو چاہیئے کہ عتبہ بن ابو لہب اور ابو العاص کے فضیلت
عثمان بیاہے والے ایمان سے زیادہ ہو اور کون خر طعام و لد الحجام فی یہہ جو کہا کہ اطلاق جمع کا تین سے کمتر پر درست نہیں یہہ اوسنی تجاہلیہ ہی علما و مفسرین کا کیا کہ بعض علما
ومفسرین سنیہ نی آیہ محمد رسول اللہ الآیہ میں جمع والذین سے ابو بکر یہ کثرت او صیغہ جمع اشداء علی الکفار سے عمر مکرر اور رحماء بینہم صیغہ جمع سے عثمان بیاہے والے ایمان مراد
ٹھہرایا ہے اور کون خر طعام نے نقل عبارت زاد المعاد میں خیانت فی النقل کے کہ لفظ و العن معاویہ و یزید لعنہا کو اوڑا دیا اور جو کہ کون خر طعام و لد الحجام نی اس رسالہ تقاة
میں من وہابی التی جرہا علمائے اعلام فرقہ حقہ امامیہ کو جو قدر ہادیہ و متاخرین کہ مصادیق علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے ہیں باہانت و الفاظ ناشایستہ یاد کیا ہی ہمکو
اسکی جواب میں سوا اہانت و تحقیر و لعن و طعن سگان سگانہ کی کوئی چارہ نہ جانتی کہ کون خر طعام بود و دیگر سنیان لئام ہمو دالکا ترجیع تحصیہ مذہب خرہ و لی لطف ...
والسلام علی من اتبع الہدی قال الناصب الکاذب سلطح الکرد اولاد حسنین کو نہیں مانتی اور امام نہیں جانتی حسن ابن حسن مثنی اور عبد اللہ محض او نفس زکیہ
وغیرہ کو کہ حسنی ہیں کافر اور مرتد مانتی ہیں حالانکہ جامع حجار ہیں ہے اکو مواددہ وہ ومن مات علی حب آل محمد مات علی السنة والجماعة اور اولاد امام حسین کے اثنا عشریہ
غطیم بن عقاب محیم سیاہ کرہا ہے کیسانیہ بعد حضرت امیر او حسنین بعد حسنین محمد ابن حنفیہ کو امام کہتے ہیں زیدیہ امامت علی ابن الحسین کے قائل نہیں باقریہ
امام باقر او ناووسیہ امام جعفر تک امامت کی مقر ہیں موسویہ بعد امام جعفر کے حضرت موسی کاظم کو امام کہتے ہیں افطحیہ عبد اللہ ابن جعفر کو او اسمعیلیہ
اسمعیل ابن جعفر کو قرامطیہ بعد اسمعیل ونکی بیٹی محمد کو امام جانتی ہیں اور اثنا عشریہ جعفر ابن موسی او جعفر ابن علی برادر حضرت امام حسن عسکری کو کذاب بتاتے
ہیں اور سلسلہ امامت کا تا بامام حسن عسکری پہونچاتی ہیں من بعد جعفریہ جعفر ابن علی کے قائل ہیں اور کہتی ہیں کہ امام حسن عسکری لا ولد تھی اور بعضی کہتی ہیں کہ
انکی فرزند امام آخر الزمان ہیں کہ صغر سن میں باپ کے روبرو وفات پائی اور بعضوں کے حد بلوغ کو پہونچا یا فاختلفوا فیہ فقال بعضہم مات فی الصلوة مجلة
وقیل قتل وقیل غائب منتظر واللہ اعلم ۔ کس ندانست کہ منزلگہ آن یار کجاست ۔ اینقدر ہست کہ بانگ جرسی می آید اقول وباللہ التوفیق
کون خر طعام و لد الحجام نی تقلید بلبید دہلوی وغیرہ اپنی اسلاف کے ناحق اظہار اپنی جہالت کا کیا جب وہ سخن امامیہ اثنا عشریہ کے طرف ہے تو عقیدہ باطلہ
فرق باطلہ مذکورہ سے طعن امامیہ اثنا عشریہ پر کرنا سراسر جنون ہے اثنا عشریہ خود فرق مذکورہ کو مانند سنیہ کے کافر بد مذہب جانتی ہیں اور نظر مضمون صحیح
مشحون غرات و ہبات الاذعان سے جو متفق علیہ ہی کہ ہوتے خلفاء اثنا عشر خلیفة کما اخرج الشیخان و بروایتے لا یزال الاسلام عزیزا منیعا الی اثنی عشر
خلیفة رواہ مسلم و بروایتے لا یزال ہذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفة امام اثنا عشر علیہم السلام کو امام جانتی ہیں و بس اور جو کوئی الدین
ایمہ اثنا عشر علیہم السلام کا دشمن ہو یا مخالف ہو یا منکر ہو اگرچہ وہ امام زادہ یا برادر امام ہو اوسکو نہیں مانتے الحق امامیہ اثنا عشریہ کچھہ دیوانے نہیں کہ سوا
ایمہ اثنا عشر منصوص کے ۔ تبرکا اسمائی مقدسہ لکھتا ہوں جناب امیر علیہ السلام بعد انکی جناب امام حسن مجتبی علیہ السلام بعد انکی جناب امام حسین علیہ السلام بعد انکی جناب
جناب امام زین العابدین علی بن الحسین علیہ السلام بعد انکی جناب امام محمد باقر علیہ السلام بعد انکی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام بعد انکی جناب امام موسی کاظم علیہ السلام

بعد انکے جناب امام موسیٰ علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام بعد انکے جناب امام محمد تقی علیہ السلام بعد انکے جناب علی نقی علیہ السلام بعد انکے جناب حسن عسکری علیہ السلام بعد انکے [illegible]
[illegible] اور رہیں گے اور زمین کو عدل سے بھر دینگے بمقام میں کل مرتبہ لطف کا
[illegible] لا یزال الاسلام عزیزا منیعا الی اثنا عشر خلیفہ اور لا یزال ہذا
الدین قائما حتی تقوم الساعۃ [illegible] تمام تر خلافت [illegible] علی و واقعہ تحکیم تک صفین میں پھر واقعہ تحکیم کے بعد خلافت سے معزول
[illegible] خلافت حسین بھی منتظم نہوا تھا بلکہ وہ قبل انتظام امر خلافت کے ماری گئی تھی پھر عبد الملک
[illegible] سلیمان بن عبد الملک پھر عمر بن عبد العزیز پھر یزید ابن عبد الملک پھر ہشام ابن عبد الملک پھر ولید بن یزید بن عبد الملک کذا فی الصواعق المحرقہ لابن الحجر سبحان اللہ
عزت و مناعت اسلام کی و قیام دین [illegible] یزید پلید امام شہید [illegible] میں کیا خوب ہوا کہ امام حسین علیہ السلام سبط رسول مقبول شہید
ہوئے و اہلبیت پیغمبر خدا اسیر و ذلیل ہوئے لوٹی گئی مدینہ طیبہ خراب کیا گیا سکنہ مدینہ طیبہ کے بقتل و غارت و نہب مبتلا ہوئے نماز تین دن تک مسجد
نبوی میں نہ ہوئی [illegible] تک حرمت کعبہ معظمہ کے ہوئے منہیات شرعیہ از قبیل زنا و لواطہ و شرب خمر و تزویج برادر
[illegible] فرقہ کا پیشوا امام ہو وہ فرقہ حق پر کیونکر ہو سنیان نام عجب تماشا ہیں شرماتی نہیں سخن
والوں کو شرم آتی ہے ؎ [illegible] رہی دونوں پر لعنت کردگار ❊ اور کون حجۃ طعام ولد الحجام فی ہذا شعر جو لکھا ؎ کس نے
کو منزلگاہ [illegible] اوسکا مطلب اس شعر کی لکھی سے انکار وجود با وجود جناب صاحب الامر علیہ السلام کا معلوم ہوتا ہے
٥٣ غالبا کون حجۃ الطعام ولد الحجام مانند اسلاف اخلاف پلید دہلوی و اسکاف ہندی وغیرہ کے مبتلا ہوا ہے خصال جہالت و نفاق و عناد ہی ورنہ او تعصب و تقلید
وجود با وجود آنجناب علیہ السلام پر کتب معتمدہ سنیہ میں بکثرت موجود ہیں اگر نفاق و عناد کو سنی لوگ چھوڑیں اور اپنی کتب معتمدہ کے روایات کو دیکھیں اور
[illegible] صواعق محرقہ ابن حجر میں ذکر جناب امام حسن عسکری علیہ السلام میں ہے و لم یخلف غیر ولدہ ابی القاسم
محمد الحجۃ [illegible] سنین لکن آتاہ اللہ فیہا الحکمۃ و سمی القائم المنتظر قیل لانہ ستر بالمدینۃ و غاب فلم یعرف
[illegible] ابو القاسم محمد الحجۃ کے اور کوئی خلف نہ چھوڑا اور عمر ابو القاسم محمد الحجۃ کے ہنگام وفات انکے پدر بزرگوار کی پانچ برس
کی تھی [illegible] حکمت عطا کی اور [illegible] کہا گیا قائم منتظر نام رکھا گیا کہ وہ چھپا مدینہ میں اور وہ غائب ہوا پس معلوم ہوا کہ کہنا
[illegible] حفاظ و محدثین سنیہ سے بھی آنحضرت علیہ السلام بلا واسطہ روایت اخذ کی ہے اور اوسی روایت کو عبد الحق دہلوی نے لکھا ہے ؎ بر عکس
[illegible] ولی اللہ تھا پدر عزیز الانبیاء کا کتاب فصل مبین و دیگر کتب اپنی میں تخریج کیا ہے اور مولوی جامی نے بھی اپنی کتاب شواہد النبوۃ میں قیام
وجود با وجود آنحضرت [illegible] اور محی الدین بن العربی و شیخ شہاب الدین حموی و شیخ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف گنجی شافعی صاحب کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان
[illegible] وجود و حیات و بقاء آنحضرت علیہ السلام تا حال [illegible] اگر طول عمر آنجناب علیہ السلام میں سنیہ کو استبعاد ہے تو طول عمر حضرت عیسیٰ و ادریس
و الیاس و خضر علیہم السلام کو کیا کہئے اور طول عمر دجال لعین اور اوسکی سواری کی خر کی اور ابلیس لعین کے نفرۃ اللہ علیہ کی طول عمر کو خیال کریں انکی طول عمر میں کیوں استبعاد نہیں کرتے
اور جائیکہ بسبب اختفا و استتار اشخاص مذکورہ کا با وجود زندہ ہونے کی معلوم نہیں ویسے ہی آنجناب کے استتار و اختفا و غیبت کے سبب کا اگر علم نہوا تو کیا مضائقہ جواب
و مصالح غیبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کی اور اسباب غیبت غوث و قطب و ابدال و اوتاد سنیہ کے سنیوں کے نزدیک ہوں وہی اسباب باعث اونکی آنجناب کے

ثابت ہے یہی تصور کرنا چاہئے ہو علی ہذا القیاس اگر فائدہ وجود امام غائب کا اونکی تخیلہ میں نہ آتا ہو تو اولاً فائدہ وجود باوجود احتجاب کا بقا ہی عالم و نظام
خلق ہے ثابت وجود احتجاب کے تصور کریں مانند آفتاب روز ابر کہ باوجود استتار کی بسبب ابر کی وہ بقائی روز کا ہی باعث ہے جو غایہ وجود غوث و قطب و ابدال اور اوتاد
میں ہے غائب و مستتر ہیں سنیوں کی نزدیک مقصود ہیں وہی فوائد بلکہ اون سے زیادہ یہاں بھی تصور کرنا چاہئے غوث و قطب و ابدال و اوتاد کی وجود و فوائد کا قائل ہونا اور وجود
باوجود حضرت صاحب الامر علیہ السلام اور اونکی فوائد سے منکر ہونا انصاف سے بہت بعید ہے **قال** الناصب لکاسب اور بیان ثالث کا یہ ہے کہ اہلبیت حقیقی یعنی
ازواج مطہرات کے حق میں آیہ تطہیر انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا نازل ہوا جیسا ابن عباس و غیرہ نے روایا کہ انما آیتہ
نساء النبی حفصہ و عائشہ اور حفصہ تو اس سبب سے کہ اپنی زوجیت میں شیخین کے مخصوصات اور عظمت ثابت ہوتی ہے اہلبیت مجازا ہی نہیں جانتی اور رجحہ مجاز اور خلاف
اور معنی حقیقت کو صرف کرتی ہیں حالانکہ شان نزول مذکور اور سباق سیاق سے یہ دال ہے کہ یہ آیہ ازواج کے حق میں نازل ہوا سو یعنی کہ ابتدا ہی یا نساء النبی
لستن کاحد من النساء سے لفظ و الحکمۃ تک ازواج کی جانب خطاب ہے پس ہوں انقطاع کلام سابق اور افتتاح کلام لاحق درمیان میں اونکا حال مذکور کرنا
مخالف نص قرآنی ہی سے اور سیوطی ترمذی وغیرہ میں آیا کہ ہر گاہ اس آیہ کا نزول ہوا حضرت نے آل عبا کو حاضر فرمایا کہ اللّٰھم ھؤلاء اھلبیتی فاذھب عنھم
الرجس و طہرھم تطہیرا ام سلمہ نے عرض کیا الست من اھلک یا رسول اللہ فرمایا انت علی خیر و انت علی مکانک تو بطریق اولی بجای خود اہلبیت سے
پس معلوم ہوا کہ یہ آیہ ازواج کے حق میں ہے حضور اور اولاد کے حق میں ہونا اور الحاق کیا جاتا ہے **اقول** زوف ہے اس روایات پر کہ عکرمہ خارجی کا قول
لکھا اور ابن عباس سے منسوب کیا پس یہ قول خارجی ملعون کا ہی قابل جواب نہیں اور سنیوں کو اہلحق کے مقابل میں تو خارجیوں سے نقل کرتی ہوئی شرم کرنی چاہیے
جواب سکی ر... دیکھنہ میں بہت ہی ... یہ ہے کہ ابن حجر طعام و ولد الحجام نے اس مقام میں دو دعوی کیے ایک یہ کہ اہلبیت حقیقی ازواج ہیں اور سوا ازواج
جو کوئی آیہ تطہیر میں داخل کیا گیا وہ اہلبیت حقیقی نہیں بلکہ اہلبیت مجازی ہیں دوسرا دعوی یہ کہ آیہ تطہیر ازواج کے حق میں نازل ہوا اور یہ دونو دعوی کو ابن حجر طعام
و ولد الحجام کی ادعا صرف و باطل محض ہی بطلان دعوی اول کا کہ اہلبیت حقیقی ازواج ہیں تو چند وجوہ بیان ہوتا ہے اولاً یہ کہ یہاں بیت سے خانہ گل و چوب مراد نہیں
ہی جیسا کہ ابن حجر سمجھتا ہے بلکہ بیت سے خانہ نبوت و رسالت مراد ہے اور اہلبیت سے اہلبیت نبوت و رسالت کو ابن حجر طعام و ولد الحجام اپنی سو فہمی سے یہاں
بیت کو بمعنی خانہ گل و چوب سمجھتا ہی چنانچہ ازواج کو اہلبیت حقیقی کہتا ہے اگر خانہ گل و چوب مراد لیا جاوے تو لونڈی غلام و بکری و بھیڑ و مرغی و کبوتر وغیرہ
و کتا بھی اہلبیت حقیقی ہیں الحق کا من اہل البیت ہے آیا تخصیص ازواج کی بلا وجہ ہی باطل بالاتفاق فریقین اہلبیت حقیقی کہ عبارت اہلبیت نبوت و رسالت
سے ہیں نہیں ہیں مگر صحابہ کسا و عترت اونکی تعلق امامیہ اثنا عشریہ کا تو اس امر پر ظاہر ہے ہی سنیہ سو اعتراف علماء سنیہ کی ہی قدیما و حدیثا اہلبیت
اصحاب کسا ہی ہیں نہ ازواج سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد میں لکھتا ہے و ما ما جری بعدہم من الظلم علی اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فمن الظہور بحیث لا مجال
للاخفاء ... الحق مخفی نہیں کہ مراد اہلبیت اس عبارت میں سوا اصحاب کسا کی کوئی نہیں ہو سکتا نہ ازواج نہ غیر ازواج کیونکہ بعد وفات نہ اصحاب کسا کے اور یہی زمانہ اصحاب
میں کوئی ظلم ازواج نبی پر نہیں ہوا اور محب السنہ جو سیوطی مسلم میں اور مولوی عبد العلی فرنگی محلی نے اوسکی شرح میں تصریح اصحاب کسا ہی کو اہلبیت لکھا ہے
وہذا عبارتہ لا یستعمل الاجماع باھل البیت وحدہم لانھم بعض الامۃ والعصمۃ مختصۃ باجماع کل الامۃ خلافا للشیعۃ لادعائھم العصمۃ
منہم وحدہم ... واہل البیت کسائر المجتہدین یجوز علیہم الخطاء فی اجتہادھم وھم یصیبون و یخطئون و کذا یجوز
علیہم الذنب وہی ... من غیر تعمد کما وقع من سیدۃ النساء مع ... خلیفۃ رسول اللہ حین منعہا فدک من جہۃ المیراث

ثم اقول

ثم اہل البیت الذین اختلف فی عصمتہم امیر المومنین علی و سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء و سیدا شباب اہل الجنۃ ابو محمد الحسن وابو
عبد اللہ الحسین انتہی بعقد الجمان کو جز طعام و لد الحجام دیکھی کہ ان عبارتوں میں اوسکی سلف کی تصریح ہی کہ اہلبیت حقیقی اصحاب کسا ہی ہیں نہ ازواج اور محمد عبد العزیز
دہلوی علیہ ما یستحق نے رسالہ سر الشہادتین میں لکھا ہے فاقتضت حکمۃ اللہ تعالی ان یلحق ہذا الکمال العظیم لسائر کمالاتہ بعد وفاتہ و انقضاء ایام
خلافتہ التی تنافی المغلوبیۃ و المظلومیۃ برجال من اہل بیتہ یعنی حکمت ماننے اللہ تعالی کی مقتضی ہوئی کہ یہہ کمال عظیم شہادت کا بھی پیغمبر خدا کی سب کمالات میں
ملحق بعد وفات آنحضرت کی اور بعد گذرنے ایام خلافت کے مردون کو اہلبیت آنحضرت سی اور دوسرے مقام میں اوسی رسالہ سر الشہادتین کے زبانی جناب امام حسین علیہ السلام
کی لکھا ہے اخرج ابن عساکر عن محمد بن عمرو بن حسن قال کنا مع الحسین بنہر کربلا فنظر الی شمر ذی الجوشن فقال صدق اللہ و رسولہ قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و سلم کانی انظر الی کلب ابقع یلغ فی دم اہل بیتی وکان شمر ابرص اس روایت میں پیغمبر خدا کا امام حسین علیہ السلام کو اور حضرت امام حسین کا اپنے کو اہلبیت
پیغمبر کہنا اور روایت کرنا ابن عساکر محدث سنیون کا اوسکو اور نقل کرنا عبد العزیز دہلوی کا حدیث مذکور کو صریح ہیں اس امر میں کہ ازواج اہلبیت پیغمبر نہیں
ہیں بلکہ اہلبیت حقیقی اصحاب کسا ہی ہیں اور بہی شاہ سلامت اللہ نی تحریر الشہادتین شرح سر الشہادتین میں مکرر اہلبیت کا لفظ لکھا ہے اور وہان بجز پنجتن کے
اور اونکی ذریت کے کوئی مراد نہیں ہو سکتا حقیر چند مقام تحریر الشہادتین کے واسطی ارکون نفس سامع کے لکھتا ہی کہ رسالہ تحریر الشہادتین مطبوعہ آغا جان خان کی
کی سطر اول صفحہ ۶۳ میں ہے و با ہمہ شورش و اولا ملاحظہ شود کہ چہا چہا مصائب و بلا نصیب این جگر گوشہا حضرت سید الشہدا اور دیگر اہلبیت مصطفی در واقعہ
کربلا گشت اور سطر ۹ صفحہ ۶۸ میں ہے و نیز گویند کہ چون لشکریان ابن سعد آبرا از لشکر حسین بند نمودہ کار بر اہلبیت نبوت تنگ گرفتند اور سطر ۳ صفحہ ۶۹
میں بہی چاہہا کندید اذ ما ہفت دوست کا ورد بند آب بنا فتند اہلبیت نبوت و دیگر یاران و موالیان بودہ اب از تشنگی بیتاب شدند اور سطر ۵ صفحہ ۷۵

میں ہے چون یاران و موالیان حسین یکیک داد شجاعت بمیدان جنگ دادہ جانہا خود را فدای تولای فرزند رسول خدا و اہلبیت مصطفی نمودند اور سطر ۹ صفحہ ۹۱
میں بہی از جور و بیداد ابن زیاد کہ نسبت با اہلبیت بعمل آوردہ اور سطر ۱۶ صفحہ ۹۶ میں ہے القصہ چون قافلہ اہلبیت نبوت از دمشق عزم مدینہ شدند اور سطر ۸
صفحہ ۹۹ میں ہے اہلبیت نبوت اور سطر ۱۳ میں بہی اہلبیت نبوت اور سطر ۱۸ میں بہی پوشیدہ مباد کہ بیان واقعہ کربلا و مصائب اہلبیت مصطفی کہ دل قلم
از تحریرش خون گرید و سطر ۱ صفحہ ۱۳۲ میں ہے و دیگر از دست بیداد آن بیداد دینا ہر چہ بسر وقت اہلبیت نبوت رفت انتہی بعقد الجمان من مواضع الحاجۃ اب کون جز طعام و لد الحجام
ایسی دیدہ رمد عیناف دیدہ سے تھا وہ عناد و نفاق کا صاف کر کی دیکھی کہ حدیث مرویہ ابن عساکر میں ارشاد فیض بنیاد جناب سید المرسلین کا کانی انظر الی کلب
ابقع یلغ فی دم اہل بیتی اور نقل کرنا امام حسین علیہ السلام کا اوسکو اور روایت کرنا ابن عساکر کا اور مولانا عبد العزیز دہلوی کا اوسکو کیسی دلیل قویہ اس امر کی ہیں کہ
اہلبیت حقیقی اصحاب کسا ہی ہیں نہ ازواج اور کون جز یہہ بہی دیکھی کہ با عتراف اجلہ و اکابر علماء سنیان قدیما و حدیثا مانند ابن عساکر و محب الدین تفتازانی و
محب اللہ جو مشہور ہے و مولوی عبد العلی فرنگی محلی و عبد العزیز دہلوی و شاہ سلامت اللہ بدایونی کی اہلبیت حقیقی اصحاب کسا ہی ہیں نہ ازواج کون جز نی ازواج کا
اہلبیت ہونا کہا اسنی نکالا ہی ورثا نیا بطلان دعوی اول کون جز طعام یعنی اہلبیت حقیقی ہونی ازواج کے لئے کافی ہیں قول و استفسار حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عنہا کا کہ الست من اہلک حضور پیغمبر خدا میں ہنگام واقعہ شمول کسا کے کہ صریح ہی اس امر میں کہ حضرت ام سلمہ اپنکو داخل اہلبیت نہیں جانتی تہین چہ جاکہ اہلبیت
حقیقی ورنہ استفسار کی کیا حاجت تہی اور ثالثا جواب دینا پیغمبر خدا کا حضرت ام سلمہ کو انت علی خیر صریح ہی کہ ازواج پیغمبر خدا داخل اہلبیت حضرت نہین
ہین اگر داخل ہوتیان تو پیغمبر خدا حضرت ام سلمہ سے فرماتی انک من اہل بیتی قطعا یعنی تجکو استفسار کی کیا حاجت ہی تو میری اہلبیت سی ہی یقینا و [illegible]

کیونکہ حرّ طعام و لد الحجام ہی جو معنی انت علی خیر کا ہیں یعنی تو بطریق اولی بجا ہی جو د اہلبیت ہے یہہ معنی اطمن لوگون حرّ سی مخلتفی ہین اور نہ انت علی خیر کا
وہ ترجمہ لفظی ہے نہ لازم معنی اور اگا قول زید بن ارقم صحابی کا بہی کافی ہی بطلان دعوی کون حرّ طعام کو کہ کسی نے صحابی مذکور سی پوچھا کہ زوجات پیغمبر
اہلبیت پیغمبر خدا کی ہین زید ابن ارقم نی کہا زوجات پیغمبر اہلبیت پیغمبر نہین ہین قسم بخدا کہ زوجات ہی ازواج کے ساتھہ ایک زمانہ تک رہتی ہین پہر ازواج انکو طلاق
دی دیتی ہین تو وہ اپنی باپ کے گہر اور اپنی قوم مین چلی جاتیان ہین کما فی الصواعق اور خامسا ارشاد دفیض بنیاد پیغمبر خدا یہ ہی جو صواعق محرقہ ابن حجر مین
ہی اخرج الترمذی ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ قال احب اہل بیتی الی الحسن والحسین اور سادسا و سابعا پیغمبر خدا کا بیچ اصحاب کسا کے داخل کرنی کسا کے
اللھم ھؤلاء اہل بیتی بطور حصر کے اور دلائل ہے کہ ازواج پیغمبر خدا اہلبیت پیغمبر خدا سی نہین ہین چہ جا کہ اہلبیت حقیقی ہون کیونکہ سکوت معرض بیان مین مفید حصر ہے
اور بہی اگر ازواج اہلبیت حقیقی ہوتیان اور اصحاب کسا اہلبیت مجازی ہوتی تو پیغمبر خدا حق اصحاب کسا یون فرماتی اللھم ھؤلاء ایضا اہل بیتی وادخلنی فلما
پس بوجوہ مذکورہ کون حرّ طعام و لد الحجام ہی مضمون ہیں کہ اہلبیت حقیقی ازواج پیغمبر خدا ہین کاذب ہوا اور یہہ دعوی اوسکا باطل ہی اور دوسرا دعوی باطل کون
حرّ طعام مجہول الاب والاعمام کہ آیہ تطہیر ازواج کی شان مین نازل ہوا ہے بوجوہ عدیدہ باطل ہے کیونکہ احادیث صحیحہ کثیرہ سنیہ صریح ہین اس امر مین کہ آیہ تطہیر اصحاب کسا کے
شان مین نازل ہوا ازواج کو کچھہ علاقہ آیہ مذکورہ سی نہین اولا صواعق محرقہ ابن حجر مین ہے کہ اخراج کیا احمد نے ابو سعید خدری سی کہ آیہ تطہیر نازل ہوا حق مین پانچ شخصون کے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کی و اخراج کیا ہی ابن جریر نے اس روایت کو مرفوع بلفظ نزلت ھذہ الآیۃ فی خمسۃ فیّ وفی علی
والحسن والحسین وفاطمۃ اور اخراج کیا ہے اس حدیث کو طبرانی نے بہی اور ثانیا او سی صواعق مین بہی ہے انہ صلی اللہ علیہ وسلم جعل علی ھؤلاء کساء و قال
اللھم ھؤلاء اہل بیتی وحامتی اذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا فقالت ام سلمۃ فانا معھم قال انک علی خیر وفی روایۃ انہ قال بعد ١٥٦
انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم وعدو لمن عاداھم یعنی یہہ امر صحیح ہے کہ پیغمبر خدا نی ان لوگون پر کسا اوڑہایا و فرمایا بار خدایا یہہ لوگ
اہلبیت میرے و خاص میرے ہین دور کر انسی پلیدی کو اور پاک کر انکو تمام پاکی پس ام سلمہ نے کہا پس مین انکی ساتھہ ہون پیغمبر خدا نی فرمایا تو او پر خیر کی ہے
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ پیغمبر خدا نی بعد تطہیر اکی فرمایا کہ مین لڑنی والا ہون اوس سے جو انسی لڑی اور مین اوس سی آشتی کرنی والا ہون اوس سے جو انسی آشتی کر
اور مین دشمن ہون جو انسی دشمنی کری اور ثالثا مصابیح بغوی مین ہے کہ پیغمبر خدا نی داخل کیا علی ابن ابیطالب کو اور فاطمہ و حسنین کو اپنی عبا مین و فرمایا کہ خداوندا
یہہ ہین اہلبیت میرے و عترت اطہار میر و برگزیدگان خاندان رسالت کہ گوشت و خون میرے سی پیدا و آفریدہ ہوئی ہین انکو مشمول اپنی رحمت کا کر اور اپنی عقاب سی انکو
امین کر اور دور کر انسی پلیدی کو و پاک کر انکو تمام پاکی اس دعا کو پیغمبر خدا نی تین مرتبہ کہا ام سلمہ نے کہا مین بہی انہین سی ہون پیغمبر خدا نی فرمایا تو آل میرا
بخیر ہی اور تو بہترین ازواج میری سی ہی اور رابعا صحیح بخاری مین کہ باعتقاد سنیہ سبکی مقدم سب کتابون پر اور تالی کتاب باری ہے اور بہی صحیح مسلم مین عائشہ سے
مروی ہی قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن فادخلہ ثم جاء الحسین فادخلہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلھا ثم
جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت ویطھرکم تطھیرا یعنی باہر آئی پیغمبر خدا گہر مین سے ایک صبح کو اور آنحضرت ایک
کملیم سیاہ کہ اوس پر شکل کجاوہ شتر کی منقش تہی اوڑہی ہوئی تہی پس آئی حسن پیغمبر خدا نی اونکو اوس گلیم مین داخل لیا پہر حسین آئی اونکو بہی داخل کیا پہر فاطمہ
آئین اونکو بہی داخل گلیم کیا پہر علی آئی اونکو بہی داخل گلیم کیا پہر آیہ تطہیر پڑہا اور خامسا آیہ مباہلہ بہی دلیل ہے اس امر کہ آیہ تطہیر حق مین اصحاب کسا کی نازل ہوا
کس واسطی کہ ظاہر ہے جو لوگ آیہ مباہلہ مین داخل ہین اور جنکو پیغمبر خدا ہنگام مباہلہ ساتھہ مباہلہ کی لی گئی ہین اور جنکو خدا عز اسمہ نے نفس رسول اور ابنا رسول

اور نساء ہمارا

اور نساء رسول آیہ مباہلہ مین فرمایا علی و حسنین کے حقمین آیہ تطہیر نازل ہوئی ۔ ثابت ہی کہ ازواج نساءنا مین تو داخل ہوئین لیکن ابناءنا و انفسنا اور اہلبیت مین داخل ہوئی اور آیہ تطہیر مین شامل کون خر طعام کی عجب و ندہی سمجھہ ہی اور سادگی ۔ دلایل اس امر کے کہ آیہ تطہیر اصحاب کساء و عبا کے حقمین نازل ہوا آیہ کریمہ لیذہب عنکم و یطہرکم کی ہے اگر آیہ ازواج کی حقمین نازل ہوتا تو خدا ای علام ضمیرین مذکر کی ارشاد نفرماتا ازواج مین کوئی مذکر نہیں ہی یارب مگر یہہ کہ عایشہ طالبتہ سوارہ جمل متوجہ سگان حواب ہزاران نامحرمون مین حاکر علی الرغم ارشاد فیض بنیاد نبوی ایاک ان تکونی یا حمیرا کی خلیفہ رسول سے لڑی اور باعث ہلاک پیغمبر خدا او قتل ہزارہا مسلمانون کی ہوئی البتہ یہہ کام مردانہ کیا یا ین لحاظ خدا علام ضمایر مذکر کی لایا ہوگا بخلاف ایک امر متعلقات جنگ جمل سی خیال مین آیا اگرچہ او محل نہین لاکن ذکر عایشہ طالبتہ کا جو آگیا تو اوسکی لکھنی کا مضایقہ نہین وہ یہہ ہی کہ جناب سیدہ نساء عالمین بتول زہرا علیہا السلام بحکم آیہ تطہیر معصوم و باعتراف عزیز الاغبیا کی تحفہ مسروقہ مین محفوظ ہین اگرچہ بظاہر معصوم و محفوظ مین کچہہ فرق معنی کا ظاہر نہین ہے بہرحال سلما کہ محفوظ ہی سہی جناب سیدہ علیہا السلام تو اپنا حق جو موافق ہبہ مع الاقباض پیغمبر خدا کی اور بعد وفات آنحضرت ابوبکر مدکہر کی گواہی جناب امیر و حسنین ام ایمن و اسمائے بنت عمیس کے مقدمہ ہبہ کے اپنا حق موروثی موافق آیہ وافی ہدایہ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین کے ابوبکر سی کہ اوسنی بلا وجہ شرعی فدک کو موہوب مقبوض جناب سیدہ کو بجبر چہین لیکر اپنا ملک خاص کر لیا تہا کما فی تاریخ الخلفاء للسیوطی مانگتی تہین اور جب ابوبکر نے نہ دیا جناب معصومہ و محفوظہ آزردہ ہوئین اس آزردگی کو مولوی عبد الحی فرنگی محلی نے باین حیلہ کہ آزردگی و ہجران خلیفہ رسول سے گناہ ہی جناب محفوظہ کو مذنب و گنہگار ٹہرایا العیاذ باللہ فضل اللہ فاہ و جعل اللہ مثواہ پہلا فرنگی محلی تو اپنی مقر کو گیا اوسکی اولیا بتا ئین کہ عایشہ طالبتہ ملعونہ جو محفوظہ ہی کسی کے اعتراف سی نہین ہے برخلاف ایاک ان تکونی یا حمیرا کی بارادہ شق عصای مسلمانان خلیفہ رسول سے لڑی اور باعث قتل ہزارون مسلمانون کے ہوئی آیا یہہ سوارہ جمل ہی بسبب لڑنے کے خلیفہ رسول سے مذنب و گنہگار ہوئی یا نہین وہان تو جناب رسولخدا کی محفوظہ ہین صرف آزردہ ہوئی سی ابوبکر سے کہ محفوظ ہی نہین ہے مذنب و ابوبکر عثمان بحق ٹہرا یہان عایشہ طالبتہ کہ بالاتفاق محفوظہ نہین جناب امیر سے کہ بالاتفاق خلیفہ رسول اور باعتراف عزیز الاغبیا کے محفوظ ہین لڑی و بمراتب آزردگی سے ازید و افحش ہے حد کفر کو پہونچی یا نہین جسقدر تو حسن و آدم کو اخر طعام ولد الحجام نی یہہ جو کہا کہ ابن عباس نے تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ انہا نزلت فی نساء النبی خصوصاً صدیقہ اور حفصہ کی اس سبب سے کہ انکی زوجیت مین شیخین کے فضیلت اور عظمت ثابت ہوتی تہی اولاً اسناد نزول آیہ کا بجانب ازواج طرف ابن عباس کے بیوجہ ابن عباس جاہل نہتی کہ باوجود تذکیر ضمایر کی نزول آیہ کا بحق ازواج کہتی یہہ صرف عکرمہ خارجی کی چالاکی ہے و ثانیاً اگر عایشہ طالبتہ اور حفصہ تو دونو مانند واہلہ و واعلہ ازواج حضرت نوح و حضرت لوط کی علی نبینا و علیہما السلام منافقات تہین اونکی حقمین آیہ تطہیر کیونکر نازل ہوتا اونکی حقمین تو بالاتفاق آیات سورۂ تحریم کی نازل اور باعلی صوت و باواز بلند ان دونو کی نفاق بلکہ کفر پر بکار رہین حدا علام فرماتا ہے مخاطباً لعایشہ و حفصہ عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات مومنات قانتات تائبات عابدات سائحات ثیبات و ابکارا یعنی اگر طلاق دیگا پیغمبر تمکو تو نزدیک ہے کہ رب اوسکا بدل دیگا اوسکو ازواج بہتر تمسی وہ بہتر ازواج بدلی ہوئی کیسے ہی کہ وہ مسلمات مومنات ہونگی اس آیہ مین جو لفظ خیرا منکن مسلمات مومنات واقع ہی صریح ہی اس امر مین کہ عایشہ و حفصہ مسلمات و مومنات نہین ہین اور کون خر طعام ولد الحجام فی سیاق و سباق آیہ تطہیر کا جو ذکر کیا مغلطہ بحث ہی کیونکہ یہہ ذکر اوسوقت مفید ہوتا جب قران شریف مرتب بترتیب نزول ہوتا مخفی نہین کہ یہہ ترتیب عثمانی موافق ترتیب نزول کے نہین ہے اسمین تو کہین کے آیہ کہین لکھی ہی لکون خر طعام ولد الحجام غالباً کبہی قران کو نہ پڑہا ہوگا نہین ورنہ وہ دیکہتا کہ سورہ اقراء جو اول ما نزل من القران ہی پارہ اخیر مین ہے اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ جو آخر ما نزل من القران ہی ابتدا مین پارہ ششم مین ہے وعلی ہذا القیاس صد ہا صورتین سباق و سیاق آیات کا قابل استدلال کے نہین ہی اور کون خر طعام ولد الحجام فی

سہہ جو کہا ہیں معلوم ہوا کہ یہہ آیۃ ازواج کی حقین خصوصًا اور اولاد کے حقین عمومًا و الا دعا کی کیا حاجت تہی یہہ کلام مہمل ہی کیونکہ آیہ کا ازواج کے حقین میں ہونا تو باطل
کرچکا اور پیغمبر خدا نی دعا الکا کی ہے آنحضرت نے تو تقریر بعز موده حلّے اعز اہمہ کی ہے حدا عز اہمہ نے فرمایا کہ سوا اسکی خدا تعالی نہین چاہتا ہی کہ اہلبیت سی رجس کو
دور کرے اور اونکو پاک کری تمام پا پیغمبر خدا نے اوسکی تقریر مین فرمایا کہ ایحدا جو تو چاہتا ہے وہی کر اگر کون حز قول پیغمبر خدا کو دعا اور نزول آیہ کا حق ازواج بنت دینہ
سی ٹہراتا ہی تو چاہیئی کہ ازواج معصوم و محفوظ ہون یا دعا پیغمبر کی نعوذ باللہ منہ مردود و غیر مقبول ہو لاکن ازواج کا معصوم و محفوظ نہونا تو ظاہر ہی کہ خہتا ہی رانیغمبر خدا کا
کیا جسکی کیہان کے حضرت نی تاکید کی تہی اور بہی فترا کرنا عایشہ و حفصہ کا پیغمبر خدا پر کہ تمہارے موہنہ سی بوی مغافیر آتی ہی اور مخاطب ہونا اونکا بخطاب ان تتوبا الی اللہ
فقد صغت قلوبکما اور بر خلاف آیا کہ ان تکونی نے یا حمیرا کی اوسکا مزاروں نامحرموں مین جانا اور خلیفہ رسول خدا سے لڑنا اور ارادہ قتل علی سے مسلمانان کرنا یہہ سب دلیلین
اس امر کی ہین کہ عایشہ طالبشہ و حفصہ عفصہ دونو معصوم و محفوظ نہین ہین تو لقول و اعتقاد کون حز کی لازم آیا کہ العیاذ باللہ منہ دعا پیغمبر کی مردود و غیر مقبول
ہو ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۵ زہی دین و ایمان زہی دیندار ۔ رہی دو نو پر لعنت کردگار **قال** الناصب الکاذب اقول معہذا ہر گاہ بعض و بعض
خصوصًا جناب ابو الکلب کا مدار تطابق اعداد پر ہی کہ جن دو سہمون کے عدد مطابق ہوتی ہین اونکو مطابق کا حکم دیتی ہین پس اہلبیت و زوجات نبی کے عدد برابر ہین
اس تقدیر پر بہی مدعا واضح ہی کہ یہہ آیہ ازواج نبی کے حقین ہے خصوصًا اور کو دخل فیہا غیرھن عمومًا ھذا ما سنح لی بالخاطر ولعلہ یحدث بعد ذلک امرًا
اقول عجب لوکا تماشا ہی یہہ کو نی یہہ نہین دیکہتا کہ لفظ اہل البیت معرف باللام ہین الف لام مدل ہے نبی آخر الزمانی یعنی اہلبیت پیغمبر آخر الزمان
کی اور زوجات نبی نکرہ ہے یہہ معنی ہین کہ زوجات نبی من الانبیاء یعنی زوجات کسی نبی کے تو ان دونو لفظونکی تطابق اعداد سی مدعا کون حز طغام مجہول الاب و الام
کا مجہول کا مجہول رہا ثابت نہوا اور کچہہ معلوم نہین ہوتا اور سنوح اس سانحہ کا کون حز طغام کو مضر ہوا علاوہ بران تطابق اعداد صرف ایک لطیفہ ہی کچہہ اوسکو دلیل
قطعیہ سے نہین ہے بالجملہ جیسا یہہ سانحہ کون حز کا ہی ویسا ہی حدث اوس خبیث کا ہوگا **قال** الناصب الکاذب ور بیان رابع کا یہہ ہے کہ یہہ فرقہ باجمعہا
تمامی صحابہ کو کافر و مرتد اعتقاد کرتا ہی اللّٰہم الا ثلاثۃ معدودین منہم کیونکہ کافی بروایت امام صادق لکہا کہ لما مات النبی صلی اللہ علیہ و آلہ ارتد الناس
کلہم الا اربعۃ منہم مقداد و ابوذر و سلمان و ابی زحالانکہ جامع الاخبار ہے من سب اصحابی فقد کفر اور کتاب خصال مین زبانی امام صادق موجود ہے
کان اصحاب رسول اللہ اثنا عشر الف نفر ثمانیۃ آلاف من المدینۃ والفین من الطلقاء لم یرفیہم قدری ولا مرجی ولا حروری ولا معتزلی ولا
صاحب رای وکانوا یبکون باللیل و النہار و یقولون اقبض ارواحنا قبل ان ناکل خبز الخمیر و جناب شیخین کہ افضل صحابہ اور یار غار سید الثقلین
ہین انکی عداوت اور بیزاری کو عین عبادت سمجہتی ہین تا آنکہ اونکو صنمی قریش قرار دیکر دعای صنمی قریش بنایا ہی اور اوسکو دعا قنوت جناب مرتضی
بتایا ہی و ہو ہکذا اللّٰہم العن صنمی قریش و جبتیہما و طاغوتیہما الذین خالفا امرک و انکرا وحیک و جحدا انعامک و عصیا رسولک
و قلبا دینک و حرفا کتابک الی آخر الہذیان حالانکہ حقایق الحق مین زبانی امام صادق اونکی حقین موجود ہی ہما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق
و ماتا علیہ فعلیہما رحمۃ اللہ یوم القیمۃ بیان بیانات اربعہ سی کالنور علی قلل الجبال اتضاح حال ہوا کہ متخلف سفینہ عترت و آل رسول ہین عمومًا
اور ملازمان مدعی تمسک خصوصًا کہ بمضمون افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض اکثر قرآن و عترت اور بیشتر اہلبیت اور اصحاب حضرت کے ساتہہ بغض
اور کفران رکہتی ہین نہ اہلبیت کو کہ بمودی لا نفرق بین احد منہم سایران بزرگواران اربعہ کی نسبت الکو محبت اور ایمان ہے عمومًا اور ختنین کے نسبت خصوصًا
اور شیخین کی جناب مین خصوصًا **اقول** امامیہ اثنا عشریہ صحابہ بیعت مین الزحف کے کافر و مرتد اعتقاد کرتی ہین عامل بالقرآن و باحادیث نبوی و علوی ہے

بآیات غیر محکم احادیث صحاح سنیہ او القیاء الکلام [illegible]

نفسیتم اللہ [illegible]

وماویہ جہنم و بئس المصیر [illegible] فیقتل او یغلب فسوف نوتیہ اجرا عظیما [illegible]

کبیر میں ہے اعلم ان ہذا الذنب لاشک انہ کبیرۃ [illegible] الا عن امام المسلمین

قتل جمع عظیم من اکابرھم معلوم ان کل ذلک من باب الکبائر و ایضا قولہ تعالی و من یولھم یومئذ دبرہ الآیہ یدل علی کون

کبیرۃ اور بیضاوی کہتا ہے انما قال تعالی فیقتل او یغلب تنبیہا علی ان المجاہد ینبغی ان یثبت فی المعرکۃ حتی یعز نفسہ بالشہادۃ او الدین

بالظفر والغلبۃ خلاصہ عبارت تفسیر کبیر کا یہ ہے کہ بھاگنا جہاد سے گناہ کبیرہ ہے اور خلاصہ عبارت [illegible] جہاد سے نہ بھاگے بلکہ یا مارا جاوے

یا کفار کو مار کر [illegible] اور حقیر اصحاب کا [illegible] کتب معتبرہ سنیہ سے [illegible] صحیح بخاری [illegible] صحاح سنیہ سے ہے اور باعتقاد

سنیہ اصح الکتب بعد کتاب الباری ہے انہ یجاء برجال من امتی فیوخذ بہم ذات الشمال فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لاتدری ما احدثوا

بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم فیقال ان ہؤلاء لم یزالوا مرتدین

منذ فارقتہم اور حدیث مذکور مشکوۃ میں یوں ہے ان ناسا من اصحابی یوخذ بہم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی فیقول انہم لن یزالوا مرتدین

علی اعقابہم منذ فارقتہم اور صحاح سنیہ اور نیز کتاب ملل و نحل میں ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہ ان احادیث

١٥٩ صحاح و باشارہ ہا ہے ارتداد و ملعونیت صحابہ سنیہ کی واضح ہے اور اسما متخلفین جیش اسامہ صحاح سنیہ و کتب سیر و تواریخ میں مصرح ہے اور کتاب استیعاب میں

ترجمہ رفاعہ بن رافع میں ہے کہ فقرہ خطبہ اوس خطبہ کا جو جناب امیر نے ہنگام قصد بسوی جنگ جمل پڑھا تھا یہ ہے کہ واللہ ان طلحۃ والزبیر وعائشۃ لیعلمون

انی علی الحق وانہم مبطلون اور سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد میں شرح حال بد مآل اصحاب سنیوں کے یوں کرتا ہے ان ما وقع بین الصحابۃ من المحاربات

والمشاجرات علی الوجہ المسطور فی کتب التواریخ والمذکور علی السنۃ الثقات یدل بظاہرہ علی ان بعضہم قد حاد عن طریق الحق وبلغ

حد الظلم والفسق وکان الباعث لہ الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملک والریاسۃ والمیل الی اللذات والشہوات اذ لیس کل صحابی

معصوما وکل من لقی النبی بالخیر موسوما ہے کون خیر طعام و لد الحجام آیہ وافی ہدایہ و من یولہم الآیہ کو یعنی جو کوئی [illegible] جہاد میں [illegible]

وہ [illegible] اور آیہ وافی ہدایہ فیقتل او یغلب کو یعنی مجاہد یا کفار کو مارے یا خود مارا جاوے اور فقرہ حدیث صحیح بخاری کو ان ہؤلاء لم یزالوا مرتدین منذ

فارقتہم کو یعنی یہ اصحاب بعد مفارقت تیرے کے ای رسول خدا مرتد ہو گئے تھے اور فقرہ حدیث صحیح لعن اللہ من تخلف عنہ کو یعنی لعنت کرے اللہ تعالی

متخلفین جیش اسامہ کو اور فقرہ خطبہ جناب امیر کو واللہ ان طلحۃ والزبیر وعائشۃ لیعلمون انی محق یعنی بخدا کہ طلحہ و زبیر و عائشہ تحقیق جانتے ہیں کہ

میں حق پر ہوں اور وہ باطل پر اور فقرہ تفسیر کبیر کو ان ہذا الذنب لاشک انہ کبیرۃ یعنی یہ گناہ جہاد سے بھاگنے کا بلاشک کبیرہ ہے اور عبارت شرح

مقاصد کو یدل بظاہرہ علی ان بعضہم قد حاد عن الحق و بلغ حد الظلم والفسق الخ یعنی بعض صحاب حقیقی [illegible]

و فاسق ہو گئی تھی اور سب اصحاب معصوم نہ تھے اور کینہ و حسد و حب جاہ و ریاست میں مبتلا تھے ان سب فقروں کو کون خیر طعام و لد الحجام [illegible]

اور احادیث [illegible] آخر الزمان اور اقوال علماء اعلام سنیان کے [illegible]

سنیہ کی ثابت ہی المحق الامیہ سے ثابت نہیں ہی دوسری صحابہ کی نسبت بیان نہیں ہی منفرد نہیں ہی ہر دو لون ... خرطمام ولد الحجام نی یہہ جو لکہا حالانکہ جامع الاخبار میں ہی من سب اصحابی فقد کفر

اصحاب ناوہا کی شان میں ہی نہ ہسکو زون اور مرتد و تخلفین جیش اسامہ کی شان میں اور کون خرطمام ولد الحجام کتاب خصال سی جو حدیث نقل کی ہی پس یہہ تو یہ اون

اصحاب کی ہی جو زمانہ جناب رسولخدا میں تہی اور اوسی زمانہ میں انتقال کر گئی چنانچہ بعض فقرات خطبہ جناب امیر علیہ السلام اسیر دال ہین کہ حضرت بوقت معارک جنگ صفین

اونکو یاد کیا کرتی علاوہ بران معصوم علیہ السلام نی یہہ ارشاد نہیں کیا کہ اصحاب سے کوئی مرتد نہوا تہا کون خر کو بعد ثبوت ارتداد صحابہ کی کہ ہمار

جیسا کہ کون خر نی روایت کشی اسی قول میں لکہا ہی لما مات النبی ارتد الصحابۃ کلہم الا اربعۃ علی اختلاف فی معنی الارتداد کما بین فی المبسوط لا سیما

المجلد الثانی من الاستقصاء اور سنیون کی بہی احادیث صحاح میں انہم لم یزالوا مرتدین منذ فارقتہم وارد ہی روایت مذکورہ خصال سی نقض وابرام

صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ حدیث مذکور خصال میں کم یدفیہم قدر خردل الحدیث میں صیغہ جحد بلم کہ معنی ماضی ہوتا ہی وارد ہی یعنی اون بارہ ہزار اصحاب میں حیات

پیغمبر خدا میں کوئی قدری و مرجی و حروری و معتزلی نہیں دکہائی دیتا تہا اور کون خر طمام ولد الحجام نی جو شیخین کو فضل صحابہ لکہا اور دعائی صنمی قریش کو

ہذیان کہا یہہ اوسکا ہذیان ہی کیونکہ بعد بہاگنی صحابہ سینا کی جہاد سی جنگ احد و حنین و خیبر میں پیغمبر خدا کو اکیلا دشمنون میں چہوڑ کر اور بعد تخلف کی جیش اسامہ سی ملعون

خدا اور جہنمی و ملعون ابدی بحکم آیہ و حدیث ہوئی افضل صحابہ کیا ارذل الصحابہ سی بہی بدتر ہی اور دعائی صنمی قریش ہذیان کسی کا نہیں ہی خطبہ شقشقیہ کہ باعتراف اجلہ علمائ

سنیہ کہ اسما اونکی ہم سابق میں لکہ چکی ہین کلام بلاغت نظام جناب امیر علیہ السلام کا ہی تشنیعات و تعریضات خلفاء سی جو بر مشتمل اور عدم استحقاق اونکی

خلافت مشعر ہی موید و معاضد دعائی صنمی قریش کا ہی اور کون خر طمام ولد الحجام نی جو احقاق الحق سی بانی جناب صادق علیہ السلام کی بہا امامان عادلان

قاسطان کانا علی الحق نقل کیا اسمین بہی موافق عادت اپنی اور اپنی قدما کی خیانت فی النقل کی کسواسطی کہ کتاب مستطاب احقاق الحق میں اوسی جگہ موجود ہی ۱۷

کہ جناب صادق علیہ السلام نی وہ الفاظ جواب سائل سنی میں بطور تقیہ فرمائی اور جب لوگ چلی گئی تب کسی شیعہ نی حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ

یہہ آپ نی کیا فرمایا اوسوقت حضرت نی اوسکی معنی ارشاد کئی سو کون خر نی اون معنون کو نقل نہیں کیا تمام عبارت احقاق الحق یہہ ہی انہ سأل رجل من

المخالفین عن الامام الصادق علیہ السلام فقال یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ما تقول فی ابی بکر و عمر فقال علیہ السلام ہما امامان عادلان

قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیہما رحمۃ اللہ یوم القیمۃ فلما انصرف الناس قال لہ رجل من خاصتہ یا ابن رسول اللہ لقد تعجبت

مما قلت فی حق ابی بکر و عمر فقال نعم ہما امامان اہل النار کما قال اللہ تعالی سبحانہ وجعلنا منہم ائمۃ یدعون الی النار واما القاسطان

فقد قال اللہ تعالی واما القاسطون فکانوا لجہنم حطبا واما العادلان فلعدولہما عن الحق لقولہ تعالی والذین کفروا بربہم

یعدلون والمراد من الحق الذی کانا مستولیین علیہ ہو امیر المؤمنین حیث اذیاہ وغصبا حقہ والمراد من موتہما علی الحق

انہما ماتا علی عداوتہ من غیر ندامۃ عن ذلک والمراد من رحمۃ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فانہ کان رحمۃ للعالمین وسیکون خصما

لہما ساخطا علیہما منتقما منہما یوم الدین یعنی مروی ہی کہ ایک مخالف یعنی سنی نی جناب صادق علیہ السلام سی پوچہا اور کہا یا ابن رسول اللہ

آپ حق ابوبکر و عمر میں کیا کہتی ہین پس جناب صادق علیہ السلام نی فرمایا ہما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیہما رحمۃ اللہ یوم

القیمۃ جب لوگ چلی گئی تب ایک شخص ... [illegible] ... یا ابن رسول اللہ ... [illegible] ... ابی بکر و عمر ... [illegible]

وہ دونو امام اہل نار کی ہین جیسا خدا تعالی نی فرمایا ہی وجعلنا منہم ائمۃ یدعون الی النار اور وہ دونو قاسط ہین جنکو خدا تعالی نی کہا ہی واما القاسطون

فكانوا لجهنم حطبا یعنی وہ فاسطون جو دور علی میں ہیں ور وہ دونو عادل نہیں الحق سے برگشتہ ہیں جنہوں نے عہد اپنا توڑا تھا اور انہوں نے نقض بیعت کیا

یعنی کافر ہیں اور راہ حق سے جیسے پر وہ منہ لیے ہوئی تھی امیر المومنین میں کسو بطلی کہ اون دونوں نے خطاب امیر علیہ السلام کو اذیت دی تھی اور حضرت کی حق

غصب کیا تھا اور مراد موت اون دونوں سے حق پر پہنچے کہ یہہ دونو عداوت پر حضرت امیر کے بغیر مذمت کی اذیت سے ہوتے اور مراد رحمت سے پیغمبر خدا صلعم ہیں

جیسن کہ آنحضرت رحمۃ للعالمین تھے اور عنقریب اون دونوں کے دشمن خشمگین ہونگے اور اوسی برزور قیامت انتقام لیوینگے بس ان بیانات و صحبت سے کانفور علی شاہ سے

روشن و منجلی ہوا کہ متخلف سفینہ عترت و آل نبی تمام ہیں عموماً اور کون جو خصوصاً کہ اہلبیت حقیقی ازواج کو کہتا ہے اور آیہ تطہیر کو حقیقی ازواج کی بتاتا ہے حالانکہ نہ ازواج

اہلبیت پیغمبر خدا ہیں ورنہ آیہ تطہیر انکی حق میں نازل اور متمسک ثقلین و راکب سفینہ اہلبیت طاہرین امامیہ اثنا عشریہ ہیں ایدهم الله تعالی بالطافه الخفیہ

والجلیہ و کثرهم الله فی البریہ اور یہی حال تعداد صحابہ سنیہ کا اور تخلف صحابہ مرتدین کا سفینہ آل و عترت سے بہی واضح ہوا کہ سیما شیخین سنیہ کا کہ اول اور ثانی

اوصفیکہ انکو تالی خلافت کی بخانتا تھا اور کہتا تھا کہ اوسپر شیطان چڑہتا ہے اگر میں راہ حق سے میل کروں تو تم او سکو رہت کر دینا اور یہی کہتا تھا کہ علی کے ہوتے

میں لائق خلافت کی نہیں ہوں مجکو اقالہ کرو اور خلافت کو با وصف عدم استحقاق کی چہوڑتا نہ تھا اور ثانی اونکا بار بار کہتا تھا لولا علی لهلك عمر اور باوصف

جہالت کی جو اوسکی مسند خلافت نبی پر گرم رکہتا تھا سبحان اللہ یہہ ہی حال ائمہ ضلال سنیان بد مآل کا اور تخلف سنیان تمام کا سفینہ عترت رسول سے اور عدم

تمسک اونکا بثقلین اہلبیت طاہرین واضح ہے کہ صحاح سنیہ روایات احادیث اہلبیت و خوارج سے مملو ہیں کمال مفصلاً اور کتب فقہ و تفسیر میں بہی انکی کہیں کوئی روایت اہلبیت

کی مذکور نہیں بالجملہ اسقدر بہت دہر سے و بیحیائی خوب نہیں کہ کاسہ لیس اشعری و ماتریدی کے اور غلام ابوبکر و عمر و غیرہ کے منکر کے کرنا اور ابو حنیفہ سگ دنیای جیفہ اور مالک

مالک وغیرہ کی خصیہ سیلانا اور اہلبیت پیغمبر خدا امامورین بالتمسک سے کچہہ کام نرکہنا اور باینہمہ ادعای تمسک با اہلبیت کرنا سنیان وغیرہ تمام کا صریح دروغ

بیفروغ حقیر اس امر میں کہ سنیہ سلیمہ با وجود امور مذکورہ کے متمسک با اہلبیت و عترت پیغمبر خدا اور راکب سفینہ اہلبیت طاہرین ہیں یا متخلف اوسی و علی ہذا

القیاس امامیہ اثنا عشریہ کہ عقاید و اعمال و عبادات و معاملات میں سوای تمسک بعترت پیغمبر خدا اور کوب سفینہ اہلبیت طاہرین کسی سے کچہہ کام نہیں رکہتی

اور کتب انکی اقوال و احادیث عترت سے مملو اور اقوال اعادی عترت سے خالی ہیں متمسک ثقلین ہے یا متخلف محاکمہ چاہتا ہے اور اس امر میں حکم و محاکمہ

نہ کوئی سنی چاہیے نہ شیعہ بلکہ دو یا زیادہ صاحب علم اور دیانت ذی فہم اپنی دین و دیانت سے محاکمہ کر دیں کہ کون خیر طعام و لد الحرام محاکمہ سے مونہہ چہپاتی ہے

و تو سلے دبر مکر اور حکم محاکمہ تجویز ہو اور تاریخ معین کر کی جلسہ ٹہراوی کہ حق ظاہر ہو جاے حقیر حاضر ہے والسلام علی من اتبع الهدی قال الناصب اکا

بیان اولین کا ظاہر ہے کہ اہلسنت قرآن کو علی الراس و العین قبول کہتی ہیں شبانہ روز اوسکی خدمت میں مصروف ہیں کثرت حفاظ اور وفور تلاوت اسپر دلیل و شاہد ہے

حیاً او میتاً اوسکی تلاوت کو باعث نجات و ثواب و حسنات جانتی ہیں اور کسی عترت اور اہلبیت اور احاد صحابہ خیر العباد سے بد نہیں چہ جای اتحاد و من کتب

احادیث و تفاسیر فقہ وغیرہ انکی روایتوں سے مشحون ہیں من شاء فلیطالعها اقول چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد کون خیر طعام ولد الحرام

نے یہاں جتنی دعوی کیے سب دروغ و بی اصل ہیں اگر سنیان تمام عموماً اور کون خیر طعام خصوصاً قرآن کو علی الراس و العین قبول رکہتی تو آیہ وافی ہدایہ

قل لا اسئلكم علیه اجرا الا المودة فی القربی پر پشت نپہینکتی و مصداق فنبذوه وراء ظهورهم کی ہوتی اور مرتدین صحابہ قرابین من ازعم سے کہ اولاد

[illegible]

جمع نہیں ہو سکتی ولنعم ما قیل توحید و تبرا نبی ... صدقت ان الزاعنات لتغار ... اور عثمان بجیا وی بیان فی قرآن منزل من الله جو حلال

اوسکی تحسین نکرتی اور لازم تہا کہ اوسکی اس حرکت بد سی اوس تخطیہ ہوتی سو کون جرطنام جو خود کہتا ہی کہ تخاد ححیا حبر العماد بیمودہ نہیں بلیں [illegible]

[illegible] قرآن کو محل الدرس [illegible] اہلبیت کو اوس قسول [illegible]

حالانکہ قول سابق مین آیہ قرآن افتؤمنون ببعض الکتاب کی اتؤمنون ببعض الکتاب غلط بحذف فالله اور عترت و اہلبیت [illegible]

اہلبیت حقیقی تصور کرتا ہی اور کتب احادیث تفاسیر فرقہ سنیان لئام کی روایات خوارج و نواصب دشمنان اہلبیت پیغمبر خدا سی مشحون و مملو ہین کہ مفصلا و روایات

عترت و اہلبیت رسول خدا کا اونمین اثر و نشان نہین من شاء فلیطالعہا **قال** الناصب الکاذب اور ربیان ثالث کا یہہ ہی کہ اہلسنت کی طور پر باخراج طبرانی

عن ابی الدرداء حدیث صحیح وارد ہی کہ حضرت بخطاب امت فرماتی ہین کہ ادری بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر فانہما حبل اللہ الممدود

من تمسک بہما فقد تمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا **اقول** کون جرطنام ولد الحجام فی جو حدیث طبرانی کی لکہی اولا نا طلبیت [illegible]

جہالت کی وجہ مناظرہ سی ظاہر ہی کہ اپنی اسلاف کی نتایج افکار احادیث موضوعہ ہنگام مناظرہ فحول امامیہ کی نظر مین [illegible] گذرانتا ہی تاکہ [illegible]

ہو چکی ہین ثانیاً حدیث مذکور کا موضوع و مختلق ہونا مذاق سینہ سنیہ پر بہی ظاہر ہی کسواسطی کہ در صورت صحت و وثاقت حدیث مذکور کسم اجماع [illegible]

اتا ہی اور خلافت نعثل جہان عثمان بیجا وہی ایمان کی باطل ہو جاتی ہی کیونکہ سکوت فی معرض البیان مفید حصر ہی جب بقول سینہ سنیہ کی پیغمبر خدا [illegible]

شیخین کی اور دیگر مقتدایان سینہ کا ذکر نکیا تو معلوم ہوا کہ حکم اقتدا کا سنیون کو منحصر ہی صرف اقتدای شیخین مین و بس تو خلافت عثمان کی [illegible]

خلافت عثمان کی تو باجماع اعتقاد سینہ سنیہ مین حق ہی تو بلاشک حدیث مذکور موضوع ہوئی وہو المطلوب **قال** الناصب الکاذب ہی ہی اسمقام

دو شبہہ کہ اثنا عشریہ کی [illegible] ہین ایک یہہ کہ تمسک کل اہلبیت کیا حاجت تمسک بعض اہلبیت نجات کی لیئی کافی ہی وہم الائمہ الاثنا عشر اسواسطی کہ تشبیہ

اہلبیت کی سفینہ کے ساتہہ اسکو مقتضی ہی کہ اگر کوئی کشتی کی ایک کنج مین بیٹہا تو بہی غرق سی ایمن ہی دفع اس شبہہ کا یہہ ہی کہ اس ہنگام مین اثنا عشریہ کو

چاہئی کہ کیسانیہ مختاریہ زیدیہ ناووسیہ اسمعیلیہ موسویہ افطحیہ جعفریہ کو گمراہ اور ناری نجانین کیونکہ ہر ایک نی اس کشتی کی ایک کنج کو لیا ہی اور یہہ کنج کو

کافی ہی بلکہ محصور تعین ایمہ اثنا عشر کی تعیین ہی باطل اور منافی ہی پس بنا بر اس نقض کے تمام مذہب اثنا عشریہ کا برہم ہوا اور اس شبہہ کا دفع [illegible]

یہہ ہی کہ ایک کنج مین بیٹہنا اوسوقت غرق سی باعث نجات کا ہوتا ہی کہ دوسرے کنجین رخنہ پیدا نکری اور ہرگاہ ایک کنجین بیٹہا اور دوسرے کنج مین

رخنہ کیا ہی شبہہ غرق سی نجات نہین اور اسقدر ظاہر ہی کہ شیعہ کا کوئی فرقہ ایسا نہین کہ ایک کنج مین بیٹہی اور دوسرے کنج مین رخنہ نڈالی تا اہلسنت

ہر چند روایات مختلفہ مین ائمہ و شدہ رکہتی ہین لاکن انکی کشتی سالم ہی کسی کنجین یہہ رخنہ نہین کرتی کہ غرق ہوئین **اقول** کون جرطنام ولد الحجام

اپنی دلسی واہیات باتین بناتا ہی اور اونکو اہلحق کی طرف نسبت کرتا ہی لعنۃ اللہ علی الکاذبین فی المقال اولا شیعیان علی کو ہدایت [illegible]

سبل ہدایت و ارشاد رہبر و راہ راست صراط علی حق نمسکہ [illegible] ہین کہ [illegible] مذکور صحیح و تالیف متفق قرآنیہ سی بعد [illegible] [illegible]

اونکو شکوک و شبہات ننگ راہ نہین ہو سکتی ہان سینہ سنیہ سنگدلون کو ہو وی فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ شکوک و شبہات شیطانی ننگ راہ ہدایت ہین

کہ باوجود [illegible] نے حدیث صحیح لا یزال الاسلام عزیزاً منیعاً الی اثنا عشر خلیفۃ کی کہ فی صحیحی البخاری و المسلم و غیرہما اون ایمہ اثنا عشر کی اسمای

متعددہ بہی نہین جانتی فضلاً عن الاقتداء بہم اور طرفہ حکایت ہی کہ سنیان لئام اثنا عشر کے کہ باعث عزت و مناعت اسلام کی حدیث مذکور مین ہوگئی

ہین [illegible] یزید پلید علیہ اللعنۃ والعذاب الشدید کو جانتی ہین کہ فی الصواعق المحرقۃ لابن الحجر و فضیحتہ اجزی بہ ہنوز انکا امام یزید پلید ہو وی [illegible] ان [illegible]

اور ثابت ہوا کہ ائمہ اثنا عشر علیہم الصلوٰۃ من اللہ الاکبر کہ باقطع نظر تخصیصات احادیث الحق اتباعیہ کے حدیث صحیح مذکور صحیحین سفینہ کی بھی انحصار عترت و متابعت سلام کے
خبر دیوے مقصد یہ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کی دیتی ہی بعض اہلبیت کو متمسک ہم کہنا صریح بیجا ہے نفاق و عناد بھی آری کون جو طعام ولد الحرام کل اہلبیت سے مامور ہیں
بالتمسک و متمسک ہم بھی ائمہ اثنا عشر ہیں علیہم الصلوات والسلام اور اتباع و اقتدا انہیں اہلبیت کے سفینہ نجات ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو اہلبیت
و کتاب اللہ کو ثقلین ارشاد فرمایا اور اتباع اہلبیت کو جو رکوب سفینہ نجات فرمایا بدلیل حدیث مذکورہ صحیحین سفینہ کے مراد اوس سے بھی ائمہ اثنا عشر ہیں لا غیر
اور پیغمبر خدا کی اہلبیت و کتاب اللہ کو برابر ثقلین فرمائی ہے اور علم کو ترجمی تمسک ہر دو کا ظاہر ہے کہ جسطرح بعض آیات کتاب اللہ سے تمسک کرنا اور بعض آیات کو
مثل نبذوہ وراء ظهورهم پس پشت پہینکنا فنبذوه وراء ظهورهم کچھہ مفید نہیں اوسیطرح بعض اہلبیت سے تمسک کرنا اور اوپر ایمان لانا اور بعض پر ایمان
نہ لانا اور تمسک اونسے نکرنا مفید نہیں پس سنیہ سفینہ کہ اصلا متمسک باہلبیت پیغمبر خدا نہیں نہ کلہم نہ بعضہم بلکہ متمسک باعدا اہلبیت ہیں مانند ابوبکر و عمر و عائشہ
طلحہ و زبیر و من یحذو حذوہم اور کیا ائمہ و مختاریہ و زیدیہ و ناوسیہ و اسماعیلیہ و موسویہ و فطحیہ کہ متمسک بعض اہلبیت ہی ہیں فہم ناقص ہیں یہ سب کی
سب گمراہ و ناری ہیں اور ارشاد فیض بنیاد پیغمبر خدا کا وان تومروا علیا ولا اریکم فاعلین تجدوہ ہادیا مهدیا یاخذ بکم الطریق المستقیم
جیسا کہ صواعق محرقہ ابن حجر اور صحیح ترمذی میں ہے کہ اسمین لفظ لا اریکم فاعلین کا اور یہی فرمانا جناب امیر کا ابوبکر و عمر کی حق میں انما کا نا عاملین بالجور جیسا کہ کتاب
السیاسۃ و الامامۃ ابن قتیبہ میں ہی وہ ابن قتیبہ جسکو ابن اثیر نے جامع الاصول میں ثقہ و دین اور حافظ شمس الدین نے کتاب مغنی میں صدوق لکھا ہی اور جانتا
جناب پیغمبر علیہ السلام و حضرت عباس عم رسول کا ابوبکر و عمر کو کاذب غادر و خائن جیسا کہ صحیح مسلم و مشکوۃ سے ظاہر ہی اور فرمانا جناب امیر علیہ السلام کا واللہ ان طلحہ
والزبیر و عائشۃ لیعلمون انی علی الحق وانہم مبطلون جیسا کہ استیعاب میں ہے یہہ سب دلیل واضح ہیں اس امر کے کہ ابوبکر و عمر و طلحہ و زبیر و عائشہ وغیرہم ۳
اعدا جناب امیر کے ہیں محبت اونسے و تمسک کرنا اونسے تمسک باعدا اہلبیت ہے **فائدہ** حافظ محمد بن موسیٰ شیرازی نے اپنی کتاب میں کہ بارہ تفسیروں معتمدہ
سنیہ سے جمع کی ہے لکھا ہے کہ پیغمبر نے فرمایا امت موسیٰ کے میں اکہتر فرقہ ہوا اور امت عیسیٰ میں بہتر فرقے ہوئے اور امت میری میں تہتر فرقے ہونگی او نمیں
الفرقۃ ناجی ہے ایک فرقہ ہے باقی سب فرقے ہالک حضرت علی ابن ابیطالب نے پوچھا وہ فرقہ ناجی کونسا ہی پیغمبر خدا نے فرمایا المتمسک بما انت علیہ واصحابک یعنی تمسک
کرنی والا تیرے اصحاب کے طریقہ کا اور حافظ ابوبکر بن مردویہ اور خطیب خوارزمی نے روایت کیا ہے کہ ابوذر و مقداد و سلمان فارسی سے کہا کہ ہم سب پیغمبر خدا کی حضور میں
بیٹھی تہی کہ تین گروہ مہاجرین بدریین کے آئی پیغمبر خدا نے فرمایا کہ میری امت تین فرقے ہونگی الفرقۃ الحق کا کہ او نمیں شائبہ باطل کا نہو گا حال اونکا مانند طلای خالص کے
ہی جسقدر اوسکو آگ سے ڈالی ور تاپی خوبی اوسکی زیادہ ہوتی جاوی اور امام اوس فرقہ کا ایک ان تینونکا ہی جسکو خدا تعالیٰ نے قران شریف میں امام ور حمۃ
کہا ہے اور دوسرا فرقہ اہل باطل کا کہ او نمیں شائبہ حق کا نہیں حال اونکا مانند خبث الحدید کے ہی جسقدر اوسکو آگ میں ڈالی ور تاپی تکدر بڑہتا جاوی امام اوس
فرقہ کا ایک ان تینون کا ہے اور تیسرا فرقہ اہل ضلالت کا ہی مذبذبین بین ذلک لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء امام اوس فرقہ کا ایک ان تینون کا ہی ابوذر
مقداد و سلمان کہتی ہیں ہمنی فرقہ الحق کو پوچھا تو فرمایا یہہ فرقہ علی ابن ابیطالب امام المتقین کا ہی اور باقی دو فرقون کو ہمنی پوچھا نہ بتایا اور سیوطی نے تفسیر در منثور
میں کہا ہے کہ حافظ ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ آیۃ کونوا مع الصادقین میں مراد یہہ ہے کہ ساتھہ علی ابن ابیطالب کے رہو اور ابن عساکر نے حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے بھی روایت کی ہی اور امام سنیان فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں بحث بسم اللہ الرحمن الرحیم میں کہا ہے ومن اقتدی فی دینہ بعلی ابن ابیطالب
کان علی الحق والدلیل علیہ اللہم ادر الحق مع علی حیث دار یعنی جس نے پیروی کی اپنے دین میں متابعت علی ابن ابیطالب کے وہ حق پر ہے

درمیل اللهم ادر الحق مع علی حیث دار کے اور بھی بعد تھوڑی فاصلے کے اسی بحث میں لکہا ہی و من اخذ علیا اماما لدینه فقد تمسک
بالعروة الوثقی فی دینه یعنی جس کسی نے علی کو اپنی دین کا امام پکڑا انھوں نے رسی مضبوط پکڑی اپنی دین میں کون خرطام و لد الحجام دیکھی کہ یہہ سب روایات
صحیحہ سنیہ تصریح کرتی ہیں کہ فرقہ ناجیہ امامیہ اثنا عشریہ ہی ہے و بس نہ سنیہ سقیفہ ضالہ مضلہ **قال الناصب الکاذب** دوسری یہہ کہ بد رلازمان قمقام عماد الاسلام
میں فرماتی ہیں کہ حدیث اقتدا مجمل ہے اس واسطے کہ اوسمیں مذکور نہیں کہ کس چیز میں شیخین کے اقتدا چاہیے اس اجمال سے گمان جاتا ہی کہ شاید سبب اس حدیث کے
ارشاد کا یہہ ہوگا کہ کہیں حضرت تشریف لیے جاتی ہونگی اور شیخین عقب شریف پر ہونگی اسمیں کسی نے پوچھا ہوگا کہ میں کس راستے سے آؤں جو انکو یاد ہو ان
اپنی فرمایا ہوگا کہ شیخین کے پیچھے پیچھے آؤ و محلوم ہوگی اہل انصاف پر ظاہر و ہویدا ہو کہ ملا زمان کے باپ با وجود ادعائے علم و کیاست اور ... فہم و ... بہت ہی کیا
اجتہاد کی لے رہی ہیں اور بحکم بنی قصر او ہدم مصرا تمام متمسکات قوم کی تار و پود برباد کرتے ہیں ہان افسوس اتنا ہے ... احتمال کہ
اس حدیث میں واقع ہی اگر منافی اقتداء شیخین ہوئے تو وہ اجمال اور احتمال کہ احادیث متواترہ مقبولہ قوم مستوجب العذاب واللوم ... کہ تمسک اہلبیت کے
کی نسبت وارد ہیں کیونکر محو ر اقتدا ہمیہ ہوں گے باعتراف شیعہ بیدا ہے کہ حصول نجات کی لئے حدیث ثقلین ہے کو بہی حدیث بڑہ کر نہیں اسمیں بہی وہ اجمال اور احتمال بعینہ
اس واسطے کہ اصلا اسمیں مذکور نہیں کہ کس چیز میں انکی ساتھہ تمسک کرنا چاہیے آیا محبت و اخلاص میں یا اتباع و پیروی میں پہر اس تقدیر پر بہی محتمل اور محتمل ہی کہ آیا
اصول میں تمسک چاہیے جیسا توحید باری اور امامت ائمہ میں وغیرہ میں یا فروع میں جیسا عین نماز میں خصیوں اور قضیب کے کہسلانے میں یا فرج کا بوسہ لینے میں
یا دخول فی الدبر وغیرہ میں من بعد اسمیں کلام ہے کہ جمیع اہلبیت مراد ہیں یا البعض بر تقدیر اول حصر اثنا عشر باطل ہے اور بر تقدیر ثانی ترجیح بلا مرجح بل ترجیح
مرجوح لازم اور معہذا اغلب احادیث کہ بلفظ طریق سلوک طوق کشتی دریا بیابان صحرا مروی ہیں اونمیں یہی احتمال را ہپانی کا کہ کسی نے پوچھا ہوگا کہ فلانے شہر میں ۱۶۴
کیونکر پہونچوں چلا تکہ اثنای راہ میں دریا نا پیدا کنار ہے اور صحرا دشوار گذار واقع ہیں حضرت نے فرمایا ہوگا کہ علی ابن ابیطالب کے ہمراہ جانا چاہیے کہ نشیب
و فراز ان میدانو نکا جانتے اور عمق اور پایاب ان دریا کی پہچانتے ہیں الی غیر ذلک من الاحتمالات این گل دیگر شگفت فافہم ولا تکن من الغافلین ٥ نازم
رفیقان را من کہ بشان گذشتی ٭ گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد ٭ اب اہل انصاف از روی ایمان بلا اعتساف فرمائیں کہ متمسک یا متخلف سفینہ عترت و آل اہل سنت
ہیں یا شیعہ ضال بڑی بول کا سر نیچا من بعد ملا زمان اپنی ہٹ دہرمی سے اگر انکو متمسک عترت و آل بتائیں او سی انکی مصداق ہو گی کہ جو الٹا کو مومن اور صدیق خرکو
مصلے اور حبشی کو سید ہے اور نجاست کش کو حلال خور کہتی ہیں مشرکین مکہ ہمیشہ انکو تابع ملت ابراہیمیہ جانتی تہی اور مسلمانو نکو صابی یہود و نصاری انکو موسوی عیسوی
کہتی تہی اور عبد اللہ بن سلام اور نجاشی وغیرہ کو بد دین اور متعوذ لکن سوای ذلت و رسوائی کی اور کیا حاصل تہا نام کسیکا لینا اور خلاف اوسکی دل دنیا
محال و وقاحت اور بیحیائی ہے ٥ کار پاکان را قیاس از خود مگیر ٭ کار دونان حیلہ و بیشرمی است ٭ والله الهادی **اقول** اولا بعد التوفیق
حقیر سابق میں موضوع ہونا حدیث منیات اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر کا مذاق سنیہ پر فضلا عن الشیعہ براہین قاطعہ ثابت کر چکا ہی فلینظر ثمہ اور کون خر
طحامہ و لد الحجام نی جو مضمون کتاب مستطاب عماد الاسلام جناب غفران مآب طاب ثراہ کا بارہ حدیث مذکور میں لکہا ہے وہ بہی خالی لطف سی نہیں ہی اور قیاس
کرنا کون خرطام و لد الحجام کا حدیث ثقلین و حدیث سفینہ کو او پر اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر کی اور حدیث ثقلین و حدیث سفینہ میں اجمال و احتمال کا
احتمال نکالنا پیر و ہے اول من قاس کی و قیاس مع الفارق وہی کس واسطی کہ حدیث موضوع منیات اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر کا ترجمہ لفظی یہی ہے کہ پیروی
کرو ابو بکر و عمر اور اسمیں وہ احتمال ظاہر ہے کہ حضرت کہیں تشریف لئے جاتی ہونگی کسی نے پوچھا ہوگا میں کس راہ سی آؤں حضرت نے فرمایا ہوگا کہ شیخین کے

پیچھے پیچھے اونکے آئے حدیث ثقلین و حدیث سفینہ لیے ذرا سمجھ لینا چاہیے تو بھی اجمال ہرگز نہیں سمجھا حدیث ثقلین جو یہہ ہے انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بھما
لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الآخر کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی ترجمہ لفظی اسکا یہہ ہے کہ پیغمبر خدا خطاب امت فرماتے ہین کہ تحقیق مین چھوڑتا ہون تم مین
دو چیزین نفیس جبتک تم اون دونوں سے تمسک کرو ہرگز گمراہ ہوگے اور حدیث سفینہ یہہ ہے مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی
ومن تخلف عنھا غرق ترجمہ لفظی اسکا یہہ ہے کہ پیغمبر خدا فرماتے ہین میرے گھر والونکا حال تمہارے لئے حال کشتی نوح کا سا ہے کہ جو کوئی اوس کشتی پر سوار ہوا وہ
نجات پا گیا اور غرق ہونے سے بچ گیا اور جس کسی نے اوس کشتی سے تخلف کیا وہ ڈوب گیا طوفان مین ہر عاقل نبیہ و ہر جاہل سفیہ پر ظاہر ہے کہ ان دونوں حدیثوں مین اجمال کی
راہ کا کہ ہذیان گوی حرزادہ شیطان ہے ہو ہی نہین سکتا اور کون خر طعام نطفہ حرام شیطان نے جو کہا ہے معہذا احادیث کہ بلفظ طریق سلوک طوق کشتی دریا بیابان
صحرا مروی ہین و منہین بھی یہی احتمال راہ پاسکتا کہ کسی نے پوچھا ہوگا کہ فلانے شہر مین کیونکر پہونچون حالانکہ تنہا ہی راہ مین دریای ناپیداکنار اور صحرای دشوار
گذار واقع ہین حضرت نے فرمایا ہوگا کہ علی ابن ابیطالب کے ہمراہ جاہیے جانا کہ نشیب و فراز سے اونکا اور عمق و پایاب اس دریا کی پہچانتے ہین انتہی یہہ خام خیال
اور ابداع احتمال محال کون خر طعام مجہول الاب والاعمام کا ہے کیونکہ حدیث ثقلین مین لفظ انی تارک فیکم الثقلین موجود ہے اور ممکن نہین کہ پیغمبر خدا کلام مجنونانہ
کرین کہ کوئی پوچھی فلان شہر مین کیونکر پہونچون کہ تنہا ہی راہ مین صحرا دشوار گذار واقع ہے حضرت اوسکی جواب مین ارشاد فرماوین کہ کلام اللہ کی ساتھ ہونا
چاہیے کہ وہ نشیب و فراز سے اونکا پہچانتا ہے اور حدیث سفینہ مین لفظ مثل اہلبیتی فیکم کا موجود ہے اور ممکن نہین کہ پیغمبر خدا کلام بے ربط و مہمل فرماوین لوگ تو
آنحضرت سے التجا کرین کہ ہم فلان شہر مین کیونکر پہونچین کہ تنہا ہی راہ مین دریای ناپیداکنار واقع ہے حضرت اونکی جواب مین ارشاد فرماوین کہ حال میرے گھروالونکا ۵
سفینہ نوح کا سا حال ہے یہہ جواب تو مصداق سوال از آسمان جواب از ریسمان کا ہوا کہ لوگ تو تدبیر اپنے عبور و مرور کے دریای ناپیداکنار سے پوچھین حضرت
اونکی جواب مین حال اپنے گھروالونکا اور تشبیہ اونکی حال کی بسفینہ نوح ارشاد کرین اور تدبیر عبور و مرور کے دریا سے جو وہ پوچھتے ہین نہ بتاوین سبحانک
ھذا بہتان عظیم اور کون خر طعام ولد الحجام نے یہہ جو کہا کہ حضرت نے فرمایا ہوگا علی ابن ابیطالب کے ہمراہ جاہیے جانا حدیث ہے مین لفظ
اہلبیت کا موجود ہے تخصیص علی ابن ابیطالب کے کرنا کون خر کا دوسرا اہمال ہے اور کون خر طعام ولد الحجام طرفہ تر یہہ ہے کہ حدیث ثقلین مین اجمال بتاتا ہے اور
پوچھتا ہے کہ کس چیز مین اونسے تمسک کرنا چاہیے الخ انتہی ہذیانات حالانکہ حدیث مذکور مین مطلق اجمال نہین اور نہ کوئی احتمال بلکہ حدیث مذکور مین تو کمال تفصیل
پیغمبر خدا مصداق وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی نے جو فرمایا ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی یہہ صریح ہے اسمین کہ جس امر مین تمکو احتمال
ضلال ہو خواہ عقاید و اعمال مین خواہ عبادات و معاملات مین خواہ اخلاق و عادات مین اوس امر مین تمسک بثقلین کرنا چاہیے اس تفصیل کو اجمال ٹہرانا بجز جہالت و
عناد و نفاق ولداد کی کوئی محمل صحیح نہین رکہتا الحق فی قلبہ مرض فزادہ اللہ مرضا ولہ عذاب الیم اور کون خر طعام ولد الحجام کی موہنہ مین قضیب و خصیہ جو ہر وقت
رہتا ہے یہہ تقلید کی ہے کی دبر مین قضیب و خصیہ فیلح کا رہتا تہا کون خر طعام ولد الحجام مقلد اپنے مجتہد پر فوقیت لے گیا کہ اسکی موہنہ
مین قضیب و خصیہ سیاہ کا ہر وقت رہتا ہے تقلید ہو تو ایسی ہو علاوہ بران بافعل حقیر لے استبصار مین تلاش کیا حدیث لعب بالخصیہ کے سیتاپیہ نہیں مگر
کون خر اوسکا نشان لکہی اور حقیقت حال یہہ ہے کہ حدیث مذکور کتب امامیہ اثنا عشریہ مین پائی نہین جاتی بلید دہلوی ملعون اور اوسکی مقلدین مفترین کا افترا
ہے اور افترا شعار زادگان حرام کا ہے اور آئے حقیر جواب اسکا سابق مین لکہ چکا ہے فتذکر اور کون خر طعام ولد الحجام نے یہہ جو کہا من بعد اسمین کلام ہے کہ
جمیع اہلبیت مراد ہین یا بعض بر تقدیر اول حصر اثنا عشر باطل ہے اور بر تقدیر ثانی ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے یہہ کلام ہجر و ہذیان اس نطفہ شیطان کا ہے ورنہ ظاہر

کہ اظہر بحدیث صحیحین سفینہ لا یزال الاسلام عزیزاً الی اثنی عشر خلیفۃ جمیع اہلبیت مامورین بالتمسک و ثقل اکبر اور سفینہ نجات یعنی ائمہ اثنا عشر ہیں انکو بعض اہلسنت
کہنا بی فہمی کیون خرطام کی ہے سعود و تحقیق حصہ اثنا عشریہ صحیح ہے اور نہ ترجیح بلا مرجح لازم آتی اور نہ ترجیح بلا مرجح اور کرن خرطام و لد الحجام نے یہہ جو مصرعہ
کار دونان حیلہ و بی شرمی است ۞ الحق سچ لکھا ہے کہ وہ قوم حجام ارذل الناس سے ہے اور حجام ایسا ارذل و سفلہ و دون و محتقر ہوتا ہے کہ ارباب علم
معانی تحقیر مسند الیہ مثال میں ولد الحجام حاضر لکھتے چلے آئے ہیں اور حیلہ سازی و روباہ بازی و بیحیائی و بیشرمی کی انتہائی سند ہے کہ انکو اور تمام اہلسنت کو جو
اہلبیت پیغمبر خدا سے کچھ کام نہیں کہتی نہ عقاید میں نہ اعمال میں اور انکی کتب حدیث و تفسیر و فقہ میں کہیں کوئی روایت اہلبیت پیغمبر خدا کی نہیں کہ تمسک
ہیں سروکار نہیں متمسک بعترت و آل رسول لکھا ہے اور اہل حق امامیہ اثنا عشریہ کو کہ عقاید و اعمال و اخلاق و عادات میں پیرو عترت و آل رسول ہیں اور انکی
کتب حدیث و تفسیر و فقہ انکی اہلبیت و عترت رسول کی روایات سے مملو ہیں متخلف لکھا ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور وہ بھی [illegible] ساطع و ادلہ
عبائر کتب معتمدہ سنیہ کے بنا بر اثبات اس امر کے کہ شیعہ اثنا عشریہ اتباع و پیروان اہلبیت و عترت و آل ہیں اور تشیع مذہب اتباع اہلبیت کا یعنی اتباع ائمہ
کا ہے اور سفینہ سنیہ اور سنی متخلف لکھا ہوں کیون خرطام بدیدہ حق بین دیکھے اور خوب سمجھے [illegible] جو نکی شارح منہاج بحث قیاس میں کہتا ہے و انکرہ
من اہل البیت کالباقر و الصادق و غیرہما من الائمۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین انکار القیاس کما اشتہر من ابی حنیفۃ و الشافعی و مالک و احمد [illegible]
العمل بہ ما ذکرہ الغالوی انتہی اور محب اللہ جو نبیرے مسلم میں اور عبد العلی فرنگی محلی اوسکی شرح میں مبحث اجماع میں کہتے ہیں لا ینعقد الاجماع [illegible]
وحدہم لانہم بعض الامۃ والعصمۃ مختصۃ باجماع کل الامۃ خلافاً للشیعۃ لادعائہم العصمۃ فیہم انتہی اور شہرستانی کتاب
ملل و نحل میں لکھا ہے ان ابا عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام ہو ذو علم غزیر فی الدین و ادب کامل فی الحکمۃ و زہد بالغ فی الدنیا ١٦٦
و ورع تام عن الشہوات و قد اقام بالمدینۃ مدۃ یفید الشیعۃ المنتسبین الیہ و یفیض علی الموالین لہ اسرار العلوم انتہی اور جلال الدین
سیوطی تاریخ الخلفاء میں حال مامون رشید میں لکھتا ہے کان معروفاً بالتشیع و فی سنۃ احدی و مائتین خلع اخاہ المؤتمن من العہد من بعدہ
علی الرضا بن موسی الکاظم بن جعفر الصادق حملہ علی ذلک افراطہ فی التشیع حتی قیل انہ اراد ان یخلع نفسہ و یفوض الامر
علیہ انتہی موضع الحاجۃ اور مجد الدین فیروزآبادی قاموس لغت میں لکھتا ہے شیعۃ الرجل بالکسر اتباعہ و انصارہ و الفرقۃ علی حدۃ
و یقع علی الواحد و الاثنین و الجمع و المذکر و المؤنث و قد غلب ہذا الاسم علی کل من یتولی علیاً و اہل بیتہ حتی صار اسماً لہم خاصاً و
تشیع الرجل ادعی الشیعۃ انتہی اور صاحب صراح لکھتا ہے تشیع دعوی شیعیت کردن و خود را شیعی نمودن و شیعۃ الرجل بالکسر
اتباع و انصار مرد و ہواداران اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا انتہی اور صاحب منتخب لکھتا ہے شیعہ بالکسر اتباع و انصار و گروہ علیحدہ و سرخود و غالب شدہ
در عرف این اسم بر جمعی کہ دوست دارند علی ابن ابیطالب و فرزندان او را و متابعت و مشایعت ایشان کنند انتہی عبائر مذکورہ سے یہہ امر ثابت ہوتی کہ
ائمہ اہلبیت علیہم السلام انکار حجیت قیاس کرتے ہیں اور ابو حنیفہ و شافعی و مالک و حنبل عمل بالقیاس واجب جانتے ہیں کما ہو مفاد عبارۃ شرح
منہاج اور اہل حق امامیہ اثنا عشریہ اہلبیت کو معصوم جانتے ہیں اور اجماع اہلبیت علیہم السلام کو حجج شرعیہ سے جانتے ہیں اور اہل خلاف یعنی سنیہ
نہ اہلبیت کو معصوم جانتے ہیں نہ اجماع اہلبیت کو حجت شرعیہ کہتے ہیں کما ہو مضمون عبارۃ المسلم و شرحہ اور یہہ کہ جناب صادق اپنے شیعوں
و موالیین کو افادہ اسرار علوم کرتے تھے کما ہو ملخص عبارۃ الملل و النحل اور یہہ کہ شیعہ نام خاص ہے دوستداران علی و اہلبیت اور انکی متابعان و مشایعان

لکھا ہو

لکھا ہو محصول ... [illegible] ... اور صحیح ہونا ... [illegible]

کہ رجالات عترت و آل نے عمل ... [illegible] ... ہیں اور عترت و آل کو معصوم ... اور انکی اجماع کو حجت شرعیہ ... امامیہ اثنا عشریہ

متمسک بعترت و آل رسول مقبول ہیں کہ موافق ارشاد اہلبیت علیہم السلام کی انکا اتباع کرتی ہیں اور اہلبیت کو معصوم اعتقاد رکھتی ہیں اور انکی اجماع کو

حجت شرعیہ جانتی ہیں کون خرطعام و لد الحجام کا انکو اور حملہ سفیان لئام کو متمسک بعترت و آل رسول کہنا باوصف ایسی تخلف ظاہر کی اور اہلحق

امامیہ کو متخلف عترت و آل سے بتانا باوجود ایسی تمسک صریح کی کذب فضیح و دروغ بے فروغ ہی جسکا نام لینا او رختنا اوسکی دل دنیا کمال وقاحت و

بیحیائی ہے من بعد کون خرطعام و لد الحجام اپنی ہٹ دہرمی سے اگر آپ کو متمسک عترت و آل بتاتی اوسی بات کا مصداق ہوگا کہ اندھی کو بصیر اور حجام کو خلیفہ

اور مزدور کو حلال خور کہتی ہیں ع برعکس نہند نام زنگی کا فور بلکہ کون خرطعام و لد الحجام شقیق سمتر کا ان لکھا ٹھیرے گا کہ وہ آپکو باوصف بت پرستی

تابع ملت ابراہیمیہ کہتی ہیں و ایسی ہی کون خر باوصف تخلف کے انکو متمسک کہتا ہی الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین **قال** صاحب السہم الثاقب و

ملا عبدالرحمن جامی کہ اسم سامی او رمانند او و مطابق مسمے و لقب گرامی او ر دال بر مکیدہ حامی از ضرورت و نصب بنام او نصیب گردیده ع و للارض من کاس الکرام نصیب

قال الناصب الکاذب الکاسب رفض و نصرانیت کا لقب شیعہ کی نسبت بشہادت زید ابن علی ابن الحسین اور بارشاد جناب سید الثقلین

مسلم الثبوت ہے کہ رفضونا فہم الروافض و القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ و المشبہۃ یہود ہذہ الامۃ فالروافض نصاری علی ما فی الملل و النحل

للشہرستانی لاکن نصب و خروج کی نسبت اہلسنت کی جانب خصوصا ملا رامان نے جو اس رسالہ میں مولانا عبدالرحمن جامی اور طعن الرماح میں بحر العلوم مولوی

عبدالعلی علامی کی نسبت بتایا بایں عبارت کہ صاحب مسلم و شارح ناصبی متعصب مولوی عبدالعلی در بیان مسئلہ وقوع تعبد بخبر واحد نوشتہ و فی موضع آخر منہ

قال بعض من عاصرنا و ہو الفاضل اکنا المتعصب المولوی عبد العلی فی ذیل قول صاحب المسلم لا ینعقد الاجماع باہل البیت وحدہم

انتہی بکلماتہ الواہیۃ ادعای محض و سفسطہ بے اصل ہے **اقول** کون خرطعام و لد الحجام عجب بے مغز و نہایت جاہل ہے اولاً دعوی اسکا

کہ رفض و نصرانیت کا لقب شیعہ کی نسبت بشہادت زید ابن علی ابن الحسین اور بارشاد جناب سید الثقلین مسلم الثبوت ہے اور ثانیاً اوسکی سند لانا کتاب شہرستانی

سی حالانکہ رفض و نصرانیت کا لقب شیعہ علی کی نسبت نہ کلام زید سے ثابت ہوتا ہی نہ ارشاد پیغمبر خدا سے اور نہ ملل و نحل کی عبارت سے نکلتا ہی بلکہ زید ابن علی نے

اپنی لشکریوں کو جنہوں نے زید ابن علی کی نصرت ترک کی تھی رفضونا فہم الروافض کہا ہی نہ شیعیان علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو اور اوسی گروہ لشکریوں زید کا نام

رافضہ ٹھیرا ہی فی القاموس الروافض کل جند ترکوا قائدہم و الرافضۃ فرقۃ منہم و فرقۃ من الشیعۃ تابعوا زید ابن علی ثم قالوا لہ تبرأ من

الشیخین فابی و قال کانا وزیری جدی فترکوہ و رفضوہ یعنی روافض ہر لشکر ہی جو اپنی لشکرکش کو چھوڑ دی اور رافضہ ایک فرقہ ہی اوسی لشکر

اور ایک فرقہ ہی شیعہ سے جینی اتباع زید ابن علی کا کیا پھر زید ابن علی سے کہا کہ تبرا کرو شیخین سے زید ابن علی نے تبرا سے انکار کیا اور کہا کہ وہ دونو وزیر میرے

جد کے تھی پس اوس گروہ نے ترک کیا زید بن علی کو انتہی عبارت قاموس سے صاف واضح ہی کہ زید ابن علی نے اپنی لشکریوں تارکان نصرت کو روافض کہا ہے

اور وہ فرقہ زیدیہ ہے نہ امامیہ اثنا عشریہ کون خر منتظر ہے شہادت زید ابن علی کا نسبی کہتا ہی کہ زید نی امامیہ اثنا عشریہ کو روافض کہا ہی اور عبارت ملل و نحل

جو کون خر نی نقل لی ہی معلوم ہوتا ہے کہ زید نی اوہیں لشکریوں تارکان نصرت کو نصاری کہا ہے نہ امامیہ اثنا عشریہ کو اور ارشاد جناب سید الثقلین کا کہاں ہے

کون خرطعام و لد الحجام اوسکا نشان کتب امامیہ اثنا عشریہ میں موافق ... [illegible] ... بلکہ ... کون خرطعام ... [illegible]

مخصوص ہے جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ پر کیونکہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ نے تو امامیہ اثنا عشریہ کی کہ شیعیان علی ہیں مدح و ستایش کی ہے
اور اونکی اولیت دخول بہشت عنبر سرشت کی اوس مخبر صادق نے خبر دی ہے صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے اخرج احمد فی المناقب انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لعلی اما ترضی انک معی فی الجنۃ والحسن والحسین وذریتنا خلف ظہورنا وازواجنا خلف ذریتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا اور بھی
اسی صواعق محرقہ ابن حجر میں ہی اخرج ابن سعد عن علی قال اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول من یدخل الجنۃ انا وفاطمۃ والحسن والحسین
قلت یا رسول اللہ فمحبونا قال من ورائکم اور یہ بھی اوسی صواعق میں ہے واخرج الدیلمی یا علی ان اللہ قد غفر لک ولذریتک ولولدک ولاہلک
ولشیعتک ولمحبی شیعتک فابشر فانک الانزع البطین … کان کھول کر سنیں کہ شیعہ بارہ امامی دوستداران جناب امیر و دیگر ائمہ علیہم السلام
سے یہاں تک کہ انکا نام خاص شیعہ ہو گیا ہے … جو کہا نسبت بغض … اہلسنت کے
جانب عموما و ہمنام ابن ملجم ملعون … قول … نص …
کیونکہ ناصبی ہونا … فی القاموس النواصب والناصبیۃ و
اہل النصب المتدینون ببغضۃ علی کرم اللہ وجہہ لانہم نصبوا لہ ای عادوہ اور بغض و عداوت ابوبکر و عمر شیخین سنیہ کے اہلبیت پیغمبر خدا کی ساتھ ظاہر ہے
… اول یہ کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی یعنی کہہ اے محمد
… تبلیغ رسالت پر … المودۃ فی القربی پیغمبر خدا کا تمامی عالم کو دیا
اور پیغمبر خدا نے بھی فرمایا انی تارک فیکم الثقلین ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی یعنی پیغمبر … نے بھی حضرت کو حکم تمسک کا بقران و
عترت کی دیا عمر … عترت کو چھوڑ کر حسبنا کتاب اللہ … جاہل محض تھا …
حال یہ جانتا تھا … کما فی الکشاف وغیرہ اور جب … کو حکم …
… صحیح البخاری و مسلم صحیح ابی داود والنسائی … سورہ بقرہ … بارہ برس میں … فی الدر المنثور ارباب
انصاف دیکھیں … پیغمبر خدا کی انی تارک فیکم الثقلین عمر مردود کا ثقل عترت کو
چھوڑ کر حسبنا کتاب اللہ … عترت رسول … عداوت شیخین سنیہ کی
اہلبیت پیغمبر خدا کی … ابوبکر … فدک … جناب سیدہ علیہا السلام کا جبرا … عداوت
سبب سے چھین لیا اور جناب سیدہ کو … اور جناب امیر علیہ السلام کو جنکے
شان میں پیغمبر خدا نے فرمایا ہے الحق مع علی وعلی مع الحق یدور الحق معہ حیث ما دار … انکی شہادت کو رد کیا اور جناب
سیدہ بضعہ رسول خدا … فاطمۃ بضعۃ منی من اذاہا فقد اذانی کو … کاذب کہا … کلہم عدول اور اصحابی کالنجوم
بایہم اقتدیتم اہتدیتم کو بھی … عداوت … جب جناب سیدہ بضعہ رسول خدا جھوٹا دعوی کریں اور جناب امیر
جنکی ساتھ حق پھرتا ہے جھوٹے گواہ … تو عدالت ان حضرات کی … کہاں کے
کہاں رہی ہے بلکہ معاذ اللہ یہ حضرات کلہم عدول ہیں وکالنجوم … جناب سیدہ بضعہ رسول خدا کی طرف … دعوی باطل

کرینگا اور جناب امیر علیہ السلام نے بسبب اتہام کو بھی دروغ دینی کا بچایا جو نفع صریح ہے عداوت شیخین سنیہ میں ساتھہ اہلبیت پیغمبر خدا کی طرف سے
کہ ابوبکر مدگہر نے جابر بن عبد اللہ اور ابو بشیر وغیرہ کو بمجرد اونکی دعوی کے بلا طلب بینہ زر کثیر حق مومنونکا دیدیا اور اونکی لئی وہم جو نفع کا اون
بدبختوں کو ہوا اور جناب امیر و جناب سیدہ علیہما السلام اہلبیت پیغمبر خدا کی لئی جو نفع ثابت ہوگیا سبحان اللہ صحابیت و عدالت شیخین سنیہ کی قابل غور از
انصاف ہی صحیح بخاری میں ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا اونہی وعدنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو قد جاء مال البحرین قد اعطیتک ہکذا وہکذا
فلم یجی مال البحرین حتی قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما جاء مال البحرین امر ابو بکر فنادی من کان لہ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ او دین فلیاتنا فاتیتہ فقلت
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لی کذا وکذا فحثی لی حثیۃ فعددتہا فاذا ہی خمسمائۃ وقال خذ مثلیہا یعنی جابر نے کہا کہ پیغمبر خدا نے مجہسے وعدہ
کیا تھا کہ جب مال بحرین کا آویگا تو میں تمکو مال دونگا پس وقت وفات آنحضرت مال بحرین کا نہ آیا جب وہ مال ابوبکر کے پاس آیا ابوبکر نے منادی کو حکم دیا
کہ منادی کی جسسے پیغمبر خدا نے وعدہ کیا ہو یا قرض آنحضرت پر ہو وہ آوے پس میں آیا ابوبکر کے پاس اور میں نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا تھا
کہ تمکو مال بحرین دونگا پس ابوبکر نے دونو ہاتہ بہر کے ایک مٹہی ... کرمانی شرح صحیح بخاری میں لکہتا ہے
واما تصدیق ابی بکر جابرا فی دعواہ فلقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار فہو وعید ولا یظن ان مثلہ
یقدم علیہ یعنی ابوبکر نے جو تصدیق کی ... تہمت کذب ... چاہیئے کہ جگہہ اپنی دوزخ میں
مہیا کرے اور گمان نہیں کہ مثل جابر صحابی کی دروغ باندہے ... وفات نفعہم فیہ
قبول خبر الواحد العدل من الصحابۃ ولو جر ذلک نفعا لنفسہ ... دعواہ اور اسواسطے
ہون کہا انما لم یلتمس شاہدا منہ لانہ عدل بالکتاب والسنۃ ... کنتم خیر امۃ اخرجت للناس وکذلک جعلناکم امۃ
وسطا فمثل جابر ان لم یکن من خیر امۃ فمن یکون واما السنۃ فقولہ ... من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار
ولا یظن بمسلم فضلا عن صحابی وہذہ المسئلۃ ... یعنی ... قبول کرنا ابوبکر کا دعوی جابر کو دلالت
کرتا ہی اس امر پر کہ خبر ایک شخص کی کہ صحابی ہو وعادل ہو مقبول ہے اگرچہ ... ابوبکر نے جابر سے گواہ نہ طلب کئے اور وجہ نہ طلب کرنے
بینہ کی یہہ ہے کہ ابوبکر نے موافق قرآن و حدیث کی عمل کیا کتاب یہہ ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس وکذلک جعلناکم امۃ وسطا
پس مثل جابر کے اگر خیر امت نہو تو کون خیر امت ہوگا اور سنت یہہ ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے جو کوئی مجہپر عمدا دروغ باندہے پس چاہئی کہ جگہہ اپنی جہنم میں مہیا کرے
اور گمان دروغ بستن کا اسپر وعید میں کسی مسلمان کیطرف نہیں ہو سکتا چہ جائکہ صحابی سے لہذا اکتفا کی و علی ہذا القیاس ابوبکر مدگہر نے مال بحرین سے ابو بشیر
بانہی کو بمجرد دعوی وعدہ کرنی پیغمبر خدا کی بغیر طلب بینہ کی ایکہزار و چار سو دیدئی کما فی کنز العمال اور ہبی اشعث انصاری کو کما فی اصابۃ ابن حجر العسقلانی
اور نیز بکر بن شداخ لیثی کو بغیر شاہد و گواہ کے دیدیا کما فی کنز العمال و مدارج النبوۃ اب کوئی خبر طاہر والد تخصیص الحرام حضرت عمر اور سارا فرقہ سنیہ عموما عناد و نفاق
سی ہاتہہ اوٹہا کر دیکہیں کہ شیخین سنیہ کو ساتہہ جناب سیدہ بضعہ رسول خدا کے اور جناب امیر کے جنکی ساتھ حق پہرتا ہے جدہر کو وہ پہرتے ہیں اور ساتھہ حسنین سیدا
شباب اہل الجنۃ و ہما انا بار سجانہ ہی کہ یہہ سب اصحاب عبا اور ارباب مباہلہ اور ذوی القربی اور اہلبیت طاہرین ہیں جنکی حق میں پیغمبر خدا نے فرمایا ہے اللہم وال
من والاہم و عاد من عاداہم سقدر عداوت و بغض تہا کہ ان بزرگوار و نکو مسلمان بہی نجانتی تہی چہ جائکہ صحابی و اہلبیت اگر انکو مسلمان جانتی تو جسطرح دعوے

جابر وغیرہ کو بلا بینہ قبول کیا تھا اور گمان اونکی جر نفع کا نکیا تھا اوسیطرح دعوی جناب سیدہ کا بھی بلا بینہ قبول کر لیتے اور لا اقل بعد گواہی دینے
جرام امین و ربعا ایت تیسیس کے یہہ سب مبشر بجنت ہیں حق وہی جناب سیدہ کا اونکی حوالہ کر دیتے اور جیسا جابر وغیرہ کی جر نفع کا خیال نکیا تھا
منظر اونکی صحابیت کے اوسیطرح جناب سیدہ کے جناب امیر کو صحابی جانتے اور اتہام جر نفع کا نکرتے اور لا اقل جناب سیدہ و جناب امیر علیہما السلام کو مسلمان ہی جانکر یہہ خیال
کرتے کہ یہہ مسلمان ہیں پیغمبر خدا پر دروغ باندہ کر وہ جل وعید شدید فلیتبوء مقعدہ من النار نہوں گے بالجملہ جابر وغیرہ کو مسلمان و صحابی جانکر متہم بجر نفع نکرنا
و جناب سیدہ و جناب امیر و حسنین علیہم السلام کو معاذ اللہ دروغگو جاننا اور متہم بجر نفع ٹھہرا کر صحابی بلکہ مسلمان بھی نجاننا یہہ سب کے سب اوسکی وجہ ہیں
عداوت رکھتے شیخین سنیہ کے اہلبیت طاہرین اصحاب عبا و ارباب مباہلہ سے و علی ہذا القیاس عداوت عایشہ و طلحہ و زبیر کے بھی ساتھ جناب امیر و
دیگر اہلبیت طاہرین کے ظاہر ہے عیان را چہ بیان وہ قضیہ دلالہ کون ہے کہ بقول سنیہ سنیہ کی قتلہ عثمان سمجہا ولی ایمان کو خلیفہ رسول سے مانگتی تھی
بہرحال تعریف نواصب کے جو صاحب قاموس نے لکھی ہے کہ النواصب والناصبیۃ واهل النصب المتدینون ببغضۃ علی کرم اللہ وجہہ لانهم نصبوا
لہ ای عادوہ شیخین سنیہ اور عایشہ طالبۃ و طلحہ و زبیر اور اونکی اتباع پر صادق آتی ہے تو شیخین سنیہ وغیرہما بغض علی اور نواصب ہوئے اور موافق مشہورہ کے کہ
دوستدار دشمن کا بھی دشمن ہوتا ہے کون خر طعام ولد الحجام اور ہمام ابن الحجم اور عبد العلی فرنگی محلی اور جملہ سنیہ سنیہ کہ دوستداران شیخین سنیہ ہیں نواصب ہوئے
اسصورتمین قول صاحب سہم الثاقب کا بسبب خروج سنیہ سنیہ عموما اور بسبب خروج ہمام ابن الحجم و فرنگی محلی کے خصوصا حق حقیق بالتصدیق ٹھہرا اور کون خر
طعام ولد الحجام کا کاذب و سوفسطائی ہونا ظاہر ہوا کون خر طعام ولد الحرام اس امر میں بھی دو پادری صاحب ذی علم اور دو ہندو ذی فہم حکم مقرر
کرکی محاکمہ کروالی **قال** الناصب الکاذب ظاہرا استقرا معلوم ہوتا ہے کہ مولانا جامی کے نسبت یہہ ادعا تین وجہ سے خالی نہیں ایک شاید اس سبب سے
کہ مشہور ہے کہ مولانا ے موصوف نے ایک رافضی غالی کے مقابلہ میں فرمایا کہ نار وہ لوگ ہیں جنمین حسد کا روگ ہے کیونکہ حسد کی بہتر عدد ہیں جسمین حسد سے
بہتر میں داخل ہے **اقول** قول سابق میں بیان وافی مدلل گذر ہوچکا کہ شیخین سنیہ و عایشہ طالبۃ و طلحہ و زبیر و اتباع و اشیاع انکی روگ میں بغض
و حسد علی و اہلبیت پیغمبر خدا کا سب سے زیادہ ہے تو یہہ سب بہتر میں داخل و نار ہیں اسصورتمین یہہ قول ہمام ابن الحجم کا تحسین و آفرین ہی نہ لایق نفرین
قال الناصب الکاذب پس بے حسد فرقہ اہلسنت ہے کہ کسیکی نسبت بد نہیں وہی ناجی ہے اور با حسد بہتر فرقے ہیں وہی نار ہے ہیں خصوصا روافض کہ بسبب
مساواۃ رفض سخت بدگمانے اور دشنام انکی گھٹی میں داخل ہے ع دشنام مذہب کہ طاعت باشد * مذہب معلوم اہل مذہب معلوم **اقول** قول سابق میں
معلوم ہوچکا کہ روگ بغض و حسد اہلسنت کا شیخین سنیہ وغیرہ میں سب سے زیادہ ہے تو فرقہ سنیہ سنیہ کہ اتباع و اشیاع و موالیان شیخین سے ہیں بے حسد نہیں
ہوسکتے بلکہ با حسد بہتر فرقوں میں ہیں اور نار ہیں اور ظاہر ہے کہ ابوبکر بسبب مساواۃ کے بد گہر اور عمر بسبب مساواۃ کے منکر و ناہنجار اور عثمان بسبب مساواۃ
بیجا اور سنی بسبب فتح و بہ فوج یزید و تبدیل ایمان و چار یار بسبب مساواۃ کے دشمن آل نکار و ناہنجار و دشمنی آل و خیانت و قبح و بد
ولی ازبسکہ انکی گھٹی میں داخل اور انکی آب و گل میں شامل ہے کہ پیغمبر خدا سے ... کی جسکی بدولت عزت و دولت پائی و بادشاہ وقت بن گئے شہرت
کفن و دفن ہونے اور پہلے عوض مودت قربی کے بیت اہلبیت پر ہی ہاتھ صاف کیا ارادہ جلانیکا خانہ ہدایت کا ٹھانا اون اولیا نعمت اپنی کا کیا سچ ہے کہ
ایسے بد گہرون و منکرون و ناہنجارون اور خائنون اور دشمنان آل مدون و بدلی ایمانون کو اظہار اسلام کے لئے خود ایمان رہانے سے کیا فائدہ ہوتا ہے ع و نعم ما قیل
قلعی سے کیمیا ... نہیں جاتا * مس سے جو طمع ہو تو زر ہو نہیں جاتا * اور ... علی اعلی ... دیکھے ہیں تو شیعیان علی کہ اصحاب علی ہیں بسبب

مساواۃ اصحاب علی کے بہ اصحاب یمین جنتی ہیں واللہ یحق الحق وھو یھدی السبیل **قال** الفاضل الکابلی سبب دوسری یہہ کہ مولانا جامی کا اسم سامنے
ابن ملجم ناصبی حروری کا سامنے ہی جلیا اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے پس یہہ باطل ہو سکتی کہ یہہ اسم بہتر ہیں ایسا ہی حدیث صحیح میں وارد ہے کہ احب الاسماء
الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن اگر یہہ نام نامی ابن ملجم ناصبی حروری کا سامنے واقع ہوا کیا قباحت لازم آتی ہی دراینجا کتب رجال ملاحظہ فرمائیے کہ کتنے
راوی حدیث اس نام کے گذرے جا ہیے کہ اونپر بھی حرف ہو... اور نصب کا اتہام بجا ہے پس جو ایک جانب سے تحاشی کیجئے کا وہی تحاشی اسطرف سے بھی کیجئے کا
وبعد اس مولانا ممدوح کا اسم شریف اگر ہمنام ابن ملجم ہے تو ملا زمان کا اسم لطیف ہمعدد ابن ملجم ہے سید محمد و ابن ملجم دونوں کے عدد برابر ہیں کچھ اسکے
جواب کا فکر کیجئے من حفر بئرا لاخیہ فقد وقع فیہ سید محمد جونپوری ہمنام ملا زمان نے بہانگ بلند مہدویت کا دعوی کیا افاغنہ دکن اور رجپوتانہ اوسکے
تابع ہوئے اپنا لقب مہدوی مشہور کرتے ہیں حالانکہ مدعی امامت باعتراف امامیہ کافر ہی پس اگر مولانا جامی ہمنام ابن ملجم حروری ہیں ملا زمان ہمنام
سید محمد جونپوری ہے بکند دوشد والله الهادی الی الرشاد **اقول** وباللہ التوفیق ہر ادنی و اعلی و رذیل و شریف و جاہل و عالم کو معلوم ہی کہ محمد
نام پاک مقدس نبی کا اور سید لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہی جناب مجتہد العصر والزمان دام ظلہ مادامت الایام واللیالی کہ ہمنام وہم لقب پیغمبر خدا
اور اولاد امجاد آنحضرت سے ہیں اور بموجب حدیث شریف اکرموا اولادی الصالحین للہ والطالحین لی واجب الاکرام والتعظیم ہیں اون جناب مکرم کے نام
کو کہ بعینہ نام نامی و اسم مقدس پیغمبر خدا ہے ہمعدد ابن ملجم کے کہنا اس مقدس پیغمبر خدا کو ہمعدد اوس ملعون کے کہنا اور اسلام و ایمانسے بالکلیہ ہاتھ اوٹھانا ہے
۱۰۱ کون خر طامع ولد الحرام محبت میں شیخین الخبیثین اللعین کے دین و ایمانسے ہاتھ اوٹھایا اور اپنا گھر جہنم میں بنایا کیونکہ یہہ گستاخی فی الحقیقت گستاخی جناب پیغمبر خدا
محبوب رب علی میں ہے اور غالب ہے کہ دیگر اہلسنت بھی اسکو روا رکھیں گے اگرچہ ظاہر ہے کہ ہمنام یا ہمعدد ہونا سعدا کا ساتھ اشقیا کے کچھ خوبی و سعادت سعدا
میں کمی نہیں کرتا اور نحوست و برائی اشقیا کو نہیں بدلتا ہاں البتہ اگر ایک شقی ہمنام یا ہمعدد دوسرے شقی کا ہو تو شقاوت دوبالا اور دوچند ہو جاتی ہی جیسے مثلاً
عمر ہمعدد منکر و ہمعدد نمرود و کفری و ناہنجار و ابوبکر ہمعدد نفاق و بدگہر اور عثمان ہمعدد خائن و ترسا اور حمیرا ہمعدد حرامی اور سنی ہمعدد قبیح اور ہمعدد
مخرج یزید اور ہمعدد بدبے ایمان ہے اور چاریار ہمعدد دشمن آل ہے اسصورت میں شقاوت اشقیا کی دوچند ٹہرتی ہے بالجملہ کون خر ولد الحرام طرز بیان بدعنوان
اور اوسکی روزمرہ سوقیانہ اور محاورہ بازاریانہ سے کہ علمائے متقدمین متاخرین اہلحق امامیہ کو کہ مصادیق علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے ہیں خلاف آداب علماء یاد
ومخالف طریقہ مناظرہ کے بتحقیر و سب و دشنام یاد کیا ہے کہ یہہ علامت مجوبیت کی ہی علاوہ رذالت کی ہی اگرچہ حال رذالت فطری ہو و زبارت جبلی کون خر کا
مترشح تہا **ع** ہر رنگی کہ خواہی جامہ می پوش * من انداز قدت را می شناسم * لاکن اب وسنی ہنود وارتداد و کفر میں قدم بڑہا کر گستاخی جناب
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ میں جو کی تو حال اوسکی نسب وحسب کا جو تحریر بعض روسائے غازیپور سے معلوم ہوا لکھنا لابدی ہے معلوم ہوا الحق کہ اعدا انبیاء ورسل
حرامی ہوا کرتے ہیں تحریر مذکور سے منکشف ہوا کہ یہہ نطفہ بی تحقیق کسی رذیل کا اور بول کسی ذلیل کا ہے یعنی کہ نام حضرت کا سدہو ہے کہ ہمعدد بیدین ہے اور نام پدر
ماجد حضرت کا دولار بت بختیار قوم دلاک غلام قادر احمد علی جیسی پور اور نام نانا کا حضرت سدہو ابیدین کے امار گلی اور نام والد ماجد سدہو ابیدین کا عنایت جان
قاضی سبحان احمد ساکن موضع جوگیا ضلع غازیپور اور نام بلد سدہو کا مستوا ہے کہ معمار کرتا ہی ساکن محلہ بربنہ متعلقات غازیپور ملخص یہہ کہ سدہو مذکور لکھنو میں
اگر علمائے فرنگی محلی سے کچھ پڑھ کر شریف بنگیا اور نام اپنا سدہو سے بدل کر جو شرفا کا سا رکہا ہمعدد ابن معاویہ و ہمعدد نطفہ یزیدی ہی غرضکہ ایسی عالی جناب والا
حسب سے ارتداد و گستاخی جناب سید المرسلین محبوب رب العالمین میں کچہہ مقام تعجب و جای عجب نہیں ہے کل شیء یرجع الی اصلہ **ع** ہر چہ بد از خطا نکند **قال**

الفا سب لکاسب الکاذب مشتری یہ ہی کہ ملازمان کی بعض مستفیدین سی دریافت ہوا کہ مولانا جامی نی سلسلۃ الذہب مین بضمن حکایت شیعہ سنی جناب مرتضوی کی مدحت

کی وہ حکایت یہ ہی **ابیات** / شیعیی پیش سنیی فاضل شد / گفت کای در علوم دین کامل / بازگو رمزی از علی ولی / گفت کای در ولای من والا (کرترا ابا فہم و لی سگالیدہ)

از کدامی علی سخن خواہی / زان علی کش تو بی نظیر و معین / یا از آن کس منم رہی و رہین / گفت گرچہ اندکی دانم / در دو عالم علی یکی دانم

شرح این نکتہ را تمام بگو / آن کدام است و این کدام بگو / گفت آن کو بود گزیدہ تو / نیست جز آن کش تو کشیدہ تو / لیکن آمد بدیدہ بخیال

گذرانیدہ بر او احوال / پہلوانی بزورت مالیدہ / بہر کین در وغا سگالیدہ / کو زنی پر تہور و بیباک / کینہ جو بہی منافق و سفاک

بندہ نفس خویش چون من و تو / فارغ از دین و کیش چون من و تو / در خیبر بزور خود کندہ / بود با دوش دور افکندہ / بخلافت دلش بسی مایل

شد ابوبکر در میان حائل / بعد بوبکر خواست دیگر بار / لیکن آن بر عمر گرفت قرار / چون ازین ورطہ رخت بست عمر / شد خلافت نصیبہ دیگر

در تک و پوی بہر این مطلوب / ہمہ غالب شدند او مغلوب / با چنین وہم و ظن نہادش لی / اسد اللہ غالبش خوانی / این علی در شمار کہ و مہ

خود نبود است و نہ باشد بہ / وان علی کش منم بجان بندہ / سلب نفس شوم را کندہ / بر صف اہل زیغ با دل صاف / بہر اعلای دین کشیدہ مصاف

بود از غایت فتوت خویش / عالی از حول خویش و قوت خویش / قدرت فعل حق از و سر زد / کندہ بی خویشتن در خیبر / خواجہ خیبر کہ خیبر گردون

پیش او آن دست پنجہ بود زبون / بودہ رافات خود خلافت را / بضرورت نخواست آفت را / ہر چہ بر دل نشستہ از وی گرد / ہست در چشم مرد آفت مرد

چیست گر دانکہ از ظہور وجود / از و ملکہ بشو و صفای شہود / تا کسی بود ز انحراف مصون / کابد انکار زار عہدہ برون / بود با او موافق و منقاد

سر جنگ و مخالفت نگشاد / چون ہمہ روی در نقاب شدند / ذرہ سان محو آفتاب شدند / غیر او کس ز خاص و عام نبود / کم توانند از آن قیام نمود

لاجرم نصرت شریعت را / متکفل شد آن ودیعت را / بود بر سر کمال مصطفوی / گشت ختم خلافت نبوی / بود ختم رسل سنی در دین

شد علی خاتم خلافت وی / ہمی از جنبش ابابکر دبند / بود در آن سرکشی خطا کردند / سر کشیدن ز امر اہل کمال / ہست ناشی ز شر نقص و وبال

در جہان شاہ رہبری و صلی / گر کسی سر کشد ز نہی و علی / این علی در کمال خلق و سیر / عین بوبکر بود عین عمر / لعن ایشان مکن کہ لعنت اوست

زشت باشد ز جیب لعنت دوست / نیست در ہیچ معنی و جہتی / رافضی را ازو مشابہتی / او بموہوم خویش دارد رو / زانکہ موہوم اوست درخور او

دعلی مہر خود تراشیدہ / خاطر از زو خراشیدہ / پس یہ توہم بہی باطل ہی اسی واسطی کہ ہرگاہ نسبت انبیا علیہم السلام اس قسم کی عبارات

اور کلام مناسب الزام اہل خلاف مصطفی نام مغالطہ ہہین ائمہ کی نسبت کیون بموجب سوء ظن متکلم ہوسکی نکا عیون اخبار الرضا مین موجود ہی کہ حضرت امام رضا نی یوحنا نصرانی کو بیس قسم کی عبارات سی ملزم کیا حیث قال یا یوحنا انا نؤمن بعیسی روح اللہ وکلمتہ الذی کان یؤمن بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ ویبشر بہ ویقر علی نفسہ انہ عبد مربوب فان کان عیسی الذی ہو عندک روح اللہ وکلمتہ لیس ہو الذی آمن بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وبشر بہ ولا ہو الذی اقر للہ عز وجل بالعبودیۃ والمربوبیۃ فنحن منہ براء انتہی بقدر الحاجۃ یعنی ای یوحنا ہم اوس عیسی پر ایمان لاتی ہین کہ جسنی حضرت کی تصدیق کی اور آپ کی مقدم شریف کی بشارت دی اور اپنی عبودیت کا قائل رہا پس تیری نزدیک اگر عیسی وہی ہی کہ نہ اوسنی حضرت کی تصدیق کی نہ آپکی مقدم کی بشارت دی نہ اپنی عبودیت کا قائل رہا تو ہم ایسی عیسی سی تبرا کرتی ہین پس اگر اوس قسم کی الزامات سی وہان نصب و خروج لازم آتا ہی اس قسم کی عبارات سی یہان کفر اور جحود بہی لازم ہی اور انعطاف نظر ہی ہر دو ٹکڑا اور جیز ہی غرض ثابت ہوا کہ مولانا جامی پر نصب و رجوع بیت کا گمان صرف بہتان ہی ہر حال اضطرار و اختیار مین جناب ممدوح مداح اور جان نثار حیدر کرار اور

بعقیدہ

بقیه امیه اظہار ہی آتی کیا ملازمان کے گوش رفض نیوش نے نہین سنا کہ جب مولانا مستغنی الاوصاف زیارت نجف کو پہونچے روضہ اقدس دور سے نظر آیا اپنے
فی البدیہہ قصیدہ جیدہ ارشاد فرمایا کہ اوسکا مطلع یہہ ہے ◯ قدمد اشہد مولای انجو جلی ﴿ گر بپرسند کہ آن کیست علی گوی علی ﴾ اور مایر خرط دلا اپنے
عقاید نامہ منظومہ مین محاربین جناب مرتضوی کی خطای اجتہادی کو خطا منکر فرماتی ہین ◯ آنخلافی کہ داشت با حیدر ﴿ در خلافت صحابی دیگر ﴾ حق در آنجا بدست
حیدر بود ﴿ جنگ او از خطا کی منکر بود ﴾ اختلاف از مخالفان مپسند ﴿ لاکن از طعن و لعن لب بربند ﴾ یہہ بہی جانی دیجیی خود ملازمان نے طعن الرماح مین مولانا
موصوف الصدر کو بابت ستایش امام سجاد کے بنیکی یاد فرمایا بایں عبارت کہ حضرت ملا عبد الرحمن جامی در سلسلة الذہب قصاید ابو فراس فرزدق را در اشعار فارسیہ آوردہ
و ابیات دلکش گفتہ لاجرم از تکرار نشنیدہ بنقل آن پرداختم و ہی ہذہ

ابیات

پور عبد الملک بنام ہشام
در حرم بود با اہالی شام

میزد اندر طواف کعبہ قدم	لاکن از ازدحام اہل حرم	استلام حجر ندادش دست	بہر نظارہ گوشہ بنشست	ناگہان نخبہ نبی و ولی
زین عباد بن حسین علی	در کسای بہا و حلہ نور	بر حریم حرم فکند عبور	ہر طرف میگذشت بہر طواف	در صف خلق میفتاد شکاف
زد قدم بہر استلام حجر	گشت خالی ز خلق راہگذر	شامیی کرد از ہشام سوال	کیست این با چنین جمال و جلال	از جہالت در آن تعلل کرد
در شناسائیش تجاہل کرد	گفت نشناسمش ندانم کیست	مدنی یا یمانی و مکیست	بوفراس آن سخنور نادر	بود در جمع شامیان حاضر
گفت من میشناسمش نیکو	زو چہ پرسی بسوی من کن رو	آن کس است اینکہ مکہ و بطحا	زمزم و بوقبیس و خیف و منی	حرم و حل و بیت و رکن و حطیم
ناودان و مقام ابراہیم	مروہ و مسعی صفا حجر عرفات	طیبہ و کوفہ کربلا و فرات	ہر یک آمد بقدر آن عارف	بر علو مقام او واقف
قرة العین سید الشہداست	زہرہ شاخ دوحہ زہراست	میوہ باغ احمد مختار	لالہ راغ حیدر کرار	چون کند جای در میان قریش
رود از فخر بر زبان قریش	کہ بدین سرور ستودہ شیم	بنہایت رسید فضل و کرم	در وی از عزت است منزل او	حامل دولت است محمل او
از چنین عز و دولت ظاہر	ہم عرب ہم عجم بود قاصر	جد او در امسند تمکین	خاتم الانبیاست نقش نگین	لایح از روی او فروغ ہدی
فایح از خوی او شمیم وفا	طالعش آفتاب غر افروز	روشنائی فزای ظلمت سوز	جد او مصدر ہدایت حق	از چنین مصدری شدہ مشتق
از حیا نایدش پسند بدیدہ	کہ گشاید بروی کس دیدہ	خلق از او نیز دیدہ خوابانند	گر مہابت نگاہ نتوانند	غیبت بی سبقت تبسم او
خلق را طاقت تکلم او	در عرب در عجم بود مشہور	گو ندانش مغفل مغرور	ہمہ عالم گرفت پرتو خور	گر ضریری ندید زان چہ ضرر
شد بلند آفتاب بر افلاک	بوم گر زان نیافت بہرہ چہ باک	بر نکو سیرتان و بدکاران	دست او ابر موہبت باران	فیض او ابر بر ہمہ عالم
گر بریزد ہمی نگردد کم	ہست زان معشر بلند آئین	کہ گذشتند زاوج علیین	حب ایشان دلیل صدق و وفاق	بغض ایشان دلیل کفر و نفاق
قرب شان پایہ علو و جلال	بعد شان مایہ عتو و ضلال	گر شمارند اہل تقوی را	طالبان رضای مولا را	اندران قوم مقتدا باشند
بودران جیل پیشوا باشند	گر بپرسند ز آسمان بالفرض	سائلی من خیار اہل الارض	ز آسمان کواکب و انجم	ہیچ لفظی نیاید الا ہم
ہم عیون الندی اذا وہبوا	ہم لیوث الثری اذا نہبوا	ذکر شان سابق است در افواہ	در ہمہ خلق بعد ذکر الہ	سر ہر نامہ را رواج افزای
نام ایشان بعد نام خدای	ختم بر نظم و نثر را الحق	باشد از من نام شان رونق		

انتہی بقدر الحاجة اب اہل انصاف سمجہیں انصاف ملک ب
کرینہ ستایش بی پایان اور نیایش نمایان دلیل ناصبیت او رجروحیت ہی یا سبیل محبت او مشکوریت پہر کیا انصاف ہی کہ جس مونہہ سے جسکی مدحت کیجیی پہر اوس

۱۷۳

وہ یہہ ہی وسکی مذمت بہتی موہہ لعنت کا تبرا ۵ سنی غلط ہی سقیفہ حب اہلبیت ؛ ہرگز فریب شیعہ چلیگا نہیں ہی ؛ **اقول** وباللہ التوفیق کون حرطعام
ولد الحجام اپنی ستور بلید عقل وفہم کیے ناخن لواکر سمجھی کہ وہ جو قول باطل کفریہ جناب ناصبی علیہ ما یستحقہ کی تمثیل مین بعض فقرات حدیث جناب امام رضا علیہ السلام لایا ہی کون خر
کی سمجھہ کا پہیر ہی ممثل لہ کو مثال سے کچہہ مناسبت ومماثلت نہین کیونکہ جناب امام رضا علیہ السلام نی یوحنا نصرانی سی اوسکی عقیدہ ناپسندیدہ کی بنا پر گفتگو نہین کیے ہی بلکہ
اوسی مزعوم موہوم کی بنا پر کلام کیا ہی ودرین ہذا من ذاک ۵ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؛ کسو سطلی کو مخفی نہین کہ عیسی مزعوم موہوم اعتقاد مین نصارے کے
وہ ہین جو بندہ خدا نہین بلکہ بیٹی خدا کی بلکہ ایک خدا تین خداؤن مین سے ہین خدا تعالے قول واعتقاد نصارے کی تکذیب ور قول مذکور پر نصارے کی تکفیر کرتا ہی لقد کفر
الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثة اور یہی عیسی مزعوم اعتقاد نصارے مین وہ ہین کہ اونہون نے بشارت پیغمبر خدا کی پیغمبر کی نہین دی ہے اور یہہ عیسی مزعوم نصارے غیر ہین حضرت
عیسی حقیقی علی نبینا وعلیہ السلام کی کہ جو بیٹی حضرت مریم کی بغیر باپ کے پیدا ہوئی ہین کوئی اونکا باپ نہین اور وہ بندہ خدا ہین نہ بیٹی خدا کی نہ ایک خدا تین
خداؤن مین سے اور وہ منکر ہین خدا کی الوہیت اور اپنی معبودیت کی اور آنحضرت نی بشارت تشریف لانی پیغمبر خدا احمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ برسالت دی ہی خدا تعالے
فرماتا ہی اذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰیة ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور یہی خدا تعالے
فرماتا ہے قال انی عبد اللہ اٰتانی الکتاب وجعلنی نبیا اور یہی عیسی حقیقی رسول اللہ وکلمة اللہ وروح اللہ ہین خدا تعالے فرماتا ہی انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ و
کلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ حقیقت حال یہہ ہے کہ جب یوحنا نی خدمت مین جناب امام رضا علیہ السلام کی عرض کیا کہ ہم جو دعوی کرتی ہین کہ عیسی روح اللہ وکلمة اللہ
ہی مسلمان بہی اسکا اقرار کرتی ہین تو ایمان لانا ہین عیسی پر ہمارا اور مسلمانونکا اجماع ہے اور مسلمان جو دعوی کرتی ہین ہم اوسکا اقرار نہین کرتی تو دعوی ہمارا اکہ
مسلمان بہی اوسکی مقر ہین صحیح ہوا جناب امام رضا علیہ السلام نی فرمایا کہ ہم اوس عیسی کے روح اللہ وکلمة اللہ ہونیکا اقرار کرتی ہین جو عیسی حقیقی وبندہ خدا او مومن
ومبشر محمد ہی نہ اوس عیسی کا جو تیرا مزعوم ہی کہ وہ مقر اپنی معبودیت کا نہین اور مومن ومبشر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نہین ہے ہم اوس عیسی مزعوم تیری سے
جو تیری اعتقاد مین بیٹا خدا کا اور ایک خدا تین خداؤن سی ہے بیزار ہین اور اس عیسی تیری مزعوم ومعتقد نہ ہمارا اور تیرا اجماع نہین ہے تو دعوی تیرا صحیح ہوا
یوحنا اس کلام حضرت سی ملزم ہوکر ایمان لایا بخلاف قول جناب ناصبی علیہ ما یستحقہ کی کہ اوس ناصبی بیدین نے اپنی عقیدہ ناپسندیدہ کی بنا پر کلام کیا ہی نہ
عقیدہ شیعہ پر کیونکہ عقیدہ شیعہ مین جناب امیر پہلوان بروت مالیدہ وبیباک وکینہ ور ومفتن وبندہ نفس خویش ہرگز نہین ہے اہل بیت علی قوم موہوم مزعوم
ناصبی ملعون ہوگئے لعنة اللہ علی الکاذبین حاشا وکلا کہ الحق امامیہ اثنا عشریہ کے عقیدہ مین جناب امیر علیہ السلام پہلوان بروت مالیدہ وکینہ جو ومفتن
وبندہ نفس ہون بلکہ جناب امیر علیہ السلام عقیدہ مین الحق امامیہ اثنا عشریہ کے بلکہ درحقیقت معصوم صغائر وکبائر سی منزہ از رجاس وزدائل خلقیہ وخلقیہ
سی اور شجاع وکرار غیر فرار کہ کبہی جہاد سے مثل شیخین سنیہ وغیرہ ہمکہ بزرگوں کے نہین بہاگے وغالب کل غالب ومصداق لاعطین الرایة غدا کرارا غیر فرار
یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ اور مورد لضربة علی یوم الخندق افضل من عبادة الثقلین صاحب اعزاز من کنت مولاہ فعلی مولاہ
وانا مدینة العلم وعلی بابھا ومن احب علیا فقد احبنی ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن اٰذی علیا فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی
اللہ عزوجل واقضاکم علی ومورد حدیث سفینہ وثقلین ودیگر مناقب ومفاخر لا تعد ولا تحصی کے کہ کتب معتمدہ سنیہ مین بہی مثل استیعاب وصواعق
وتفسیر کبیر وصحاح ستہ سنیہ کے موجود ہین اور یہی جناب امیر علیہ السلام عقیدہ الحق امامیہ اثنا عشریہ مین ودرحقیقت مورد آیہ مباہلہ ونفس رسول
وزوج بتول ومورد آیہ انما ولیکم اللہ الآیہ وسورہ ہل اتی ہین کون خرطعام ولد الحجام دیکہی کہ جامی ناصبی علیہ ما علیہ نے اس عقیدہ پسندیدہ شیعہ کے

بنا بر کلام نہین کیا تو کلام جامی ناصبی کو کلام جناب امام رضا علیہ السلام سے مماثلت نہوئی اسی صورت مین کون جز طعام کو کہی حضرت حدیث امام رضا علیہ السلام
سے کچھ فائدہ ہوا عاجز اوسکے کا نصب جزو بیت ما شبہ ہا کا محمد نہ دا ولا تو جز اور جامی ناصبی علیہ ما علیہ نے اپنے اشعار مین تعریض مغلوبیت جناب حیدر کرار کی
کی ابوبکر و عمر و غیرہ سے جو کی ہے سو مغلوبیت حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام کا فرعون سے اور مغلوبیت حضرت زکریا علیہ السلام کا کفرہ لیام امت سے کہ
حضرت کو آرہ سے دو پارہ کیا اور مغلوبیت حضرت حسین علیہ السلام کا ظلمہ امت سے کہ قتل کیا اور جسد مبارک کو آنحضرت کے بعد قتل کے جلا کر خاک کر دیا اور یہی مغلوبیت
پیغمبر خدا کا کہ آنحضرت غار مین مختفی ہوئے اور یہی مغلوبیت آنحضرت کا عقبہ ابن ابو معیط سے کہ اوس ملعون نے حضرت کے گردن مبارک مین انجل ڈالکر
خفا کیا تھا اور ابو لہب ملعون نے پتھر مارکی کعبتین و قدم مبارک آنحضرت کی خونین کر دئیے تھے اور ابو جہل ملعون نے سجدہ مین آنحضرت پر شکمبہ ڈالا تھا و دیگر
توابع مغلوبیت آنحضرت کا جو کتب و تواریخ و سیر مین مرقوم ہین جو کچھ جواب کون جز دیگا وہی امامیہ کے طرف سے سمجھی اور کون جز طعام ولد الحرام جامی ناصبی
کی زیارت نجف اشرف کا ذکر اور مطلع اوسکی قصیدہ کا اور اشعار اوسکی عقاید نامہ کی کہ اوسنین معاویہ علیہ الہاویہ کے صحابی ہونیکا اقرار اور منع اوسکے
لعن و طعن سے منع ہوا ہے اور اشعار ناصبیہ متضمن قصہ فرزدق سلسلۃ الذہب ہے جو لکھا ہے اس سے کیا ہوتا ہے سنی لوگ قدیماً و حدیثاً مصداق خلطوا عملا صالحا
و آخر سیئاً کی ہوتے آئے ہین جبتک کہ اپنی انگوٹھی ستونون مسجد کے سے نہ باندھا کیا اور جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ اپنی دست مبارک سے اونکو نہ کہولین
اونکی توبہ قبول نہو گئی … اور کون جز طعام ولد الحرام نے یہہ جو کہا کیا انصاف ہے کہ جس موہنہ سے جسکی مدحت کیجئے پھر اوس موہنہ سے اوسکی
پیٹھ پیچھے موہنہ لعنت کا … سنی فقط ہون شیفتہ حب اہلبیت ہرگز غریب شیعہ جلی گا یہان نہین ہے نہین معلوم مدحت ناصبی جامی کی کس نے کی اور کہان
ہان جناب مستطاب قبلہ و کعبہ دام ظلہ العالی اوس قصیدہ کے ابیات کو لفظ دلکش کا لکہا ہے اولاً الفاظ دلکش کا کچھ مدحت نہین اور ثانیاً اگر یہی تو مدح … ٥
ہوگئے نہ جامی جز کی اور سنیو نکو حب اہلبیت کہان اگر حب اہلبیت ہوتی تو کتب حدیث و تفسیر و فقہ مین اونکی اکثر روایات کہ اہلبیت کے ہوتین تو اکثر …
حالانکہ کتب مذکورہ مین روایات اہلبیت کا اثر و نشان بھی نہین اور رہا یہہ امر کہ حب اہلبیت کا زبانی ترانہ مغالطہ جاتا ہے جھوٹی موہنہ لعنت کا …
کا … مغالطہ … موہنہ پر … سنی فقط ہین شیفتہ حب ناصبیات ہرگز غریب سنی جلی گا یہان نہین ق … انصاف الجواب …
… مولانا عبد العلی بحر العلوم … کہ باعتراف علماء … طعن الرماح مولانا نے اپنی شرح مسلم مین نسبت بجناب فاطمہ یون فرمایا
کہ اهل البيت كسائر المجتهدين يجوز عليهم الخطاء في اجتهادهم وهم يصيبون ويخطئون وكذا يجوز عليهم الزلة وهي وقوعهم في
الذنب من غير تعمد كما وقع من سيدة النساء من هجر ابيها خليفة رسول الله حين منعها من فدك من جهة الميراث پس بتقدیر صحت ہر گاہ
اہلسنت کے نزدیک اہلبیت معصوم نہین اور شیعہ کے نزدیک جناب فاطمہ کے اہلبیت اور عدم اہلبیت ہونے مین امکان جاری ہے نص علیہ الخليل القزويني
في شرح الكليني تحت حديث باهلبيت كل نبي اوصياؤه وعلى هذا يمكن ان تكون فاطمة في اهلبيته باعتبار انها وسيلة اوصيائه ويمكن
ان لا تكون داخلة في اهلبيته انتهى یعنی اہلبیت سے مراد ائمہ اور اوصیا ہوا کرتی ہین اور جناب سیدہ امام و وصی نہین ہوسکتین پس اس اعتبار سے اونکا
نہ اجماع اور وسیلہ اوصیا ہونے ہین تو کلف اہلبیت مین اونکا داخل کرنا ممکن ہے اور یہہ بھی ممکن ہے کہ وہ طاہرہ اہلبیت مین داخل نہوں اگر از کتاب …
بلا تعمد کہ معنی زلت ہے مرتکب ہوتین کیا جائے شکایت ہے اور شماتت کی جگہ یہہ ہے کہ جناب ممدوحہ مشمولہ کسا اور ملبوسہ عبا کو اہلبیت سے
خارج کیجئے فاضل فیض آبادی مدت مدحانہ فی داهية طامة على من اخرج من اهل البيت الفاطمة مین مخرجین کے خوب جھنڈا عز ما رہی ہین مار الاستیعاب

فایدہ کے [illegible] عقد بد مولانا [illegible] [illegible] لا حالا انہ مجتہد بعد اونکی اولاد امجاد کثرہم اللہ وکثر امثالہم
[illegible] [illegible] آخرت [illegible] مذہب [illegible] ملا زمانکی طرح نہین کہ صریحًا حق آبا سے منحرف ہو کر بطمع
[illegible] دنیا [illegible] پشت سے متمسک رفض و نفاق ہین جائس و نصیر آباد کی مسافت بعید نہین کہ یہہ حال منکشف نہو سکی غیار ز چون
ملا زمان کے کہ یہہ طریق قدیم آبائی سے متفق و مستقیم ہین کان انکار سنی کہ انکی نسبت کیا تہا یہی ہین عیان را چہ بیان اور یہہ جو مولانا موصوف کو اپنا
[illegible] ہو لکہے جناب ختم الرسل کے ساتہہ کیا [illegible] معاصر ملا زمانکی مولانا کی ساتہہ نفع بخشی تا نیا یہہ دعوی کیونکر ہا بر ہو سکی ہین عصر
مولانا [illegible] [illegible] انکی باپ کے [illegible] [illegible] مہ تہی کیونکہ سید علی ہذا مولانا کے
والد ماجد [illegible] مولانا نظام الدین کے اولی کفش برداروں ہین تہا جسکی بیٹی سے ملا زمان کے باپ نے پڑہا اور جمعا ہی لکہنو مین یہہ رتبہ پڑہا
[illegible] کہ مرشد [illegible] سال بہر [illegible] کرگیا بہر جہان اوسکو ہین مانتی ملا زمان کو یہہ منصب کہ مولانا کے ملا زمان علام کے عہد فن مین پہونچا اگر عنوان جہالت
[illegible] اور محسن کیشی فرمائین اور مولانا کو نا مسبی تہا نین کیا مضایقہ و اگر فرماتی کہ عاصر مشتق ہی عصر بمعنی افشردن سی تو بہی مولانا فی روافض کو نہین نچوڑا
ہان علامہ دہلوی کی کتاب نصیحۃ المسلمین فضیحۃ الشیاطین ملقب بتحفہ اثنا عشریہ مین البتہ انکو ہترا یا نچوڑ ہی ہے وہ کتاب آج تک اونکی حلقین کلنک کا ٹیکا ہی غرض
الہدین کو جو یہہ ہی نا صب لعین تہا اوسکی یہی سزا ہی کہ انتزاع ملک اور انقلاب ملک ہے دیدۂ عبرت کشا قدرت حق رہین ✻ شامت اعمال تو شکل
نر عقت [illegible] کیا ہو انجام خیر مانی معرکہ اودہ نمونہ کربلا کہ باشارہ و استشارہ ملا زمان کرب و بلا کی صورتین نمودار ہو اوسکا انتقام باقی و اللہ ہو المنتقم
البتہ ہے تیری ہستی کی خون شہدا رہی [illegible] دامن یار خدا نہ ملے بردہ تیرا **قول ۲** ثبوت نصب و حروبیت و خروج جملہ سنیہ سے کا ١٧٦
عموما کہ حاجی فرنگی محلی مخطلہ اونکی ہین موافق قول صاحب قاموس کے اور یہ ہم لکہہ چکی ہین تکرار کی حاجت نہین کون خرطعام و لد مخبث الکرام حرامی
بوجہ رکہی بتہام بحا کمہ پیش کرتی اور کون خرطعام و لد حجام کی یہہ جرکیا بر تقدیر صحت ہر گاہ اہلسنت کے نزدیک اہلبیت معصوم نہین اولا لفظ تر نقیہ
محبت کے کیا معنی فرنگی محل مین تو بہتا ہی ولادوس بحر احتجاج سی کتاب شرح کی لکہے تصحیح المسئل [illegible] اہلبیت پیغمبر [illegible]
خدا کے قدیر وخبیر نے معصوم کیا و فرمایا ہے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا اہلسنت مجبار کیا انکو العیاذ باللہ
شریک خدا کا یا طرف مقابل خدا کا جانتی ہین جو اوسکی حکم کو نہین مانتی یا اوسکی کہی ہوئی کو مٹاتی ہین لا حول و لا قوۃ الا باللہ اور تمامی گا
اہلسنت نے خود اقرار عصمت اہلبیت علیہم السلام کا کیا ہی تا ان سنیہ سنیہ کہ در حقیقت نو اصب ہین مانند حاجی فرنگی محلی و کون خرطعام کی البتہ منکر عصمت
اہلبیت طاہرین ہین فعالی اللہ کوین للعنۃ ابد الا بدین لا نہم انکروا الحق المبین ہے اوان مرغی جو دیوی کب سنتے ہین ✻ جناب مستطاب قدسی
القاب سلطان العلما مجتہد العصر دام ظلہ نے کتاب مستطاب نفس الرسالہ مین جو چند روایات معتبرہ سنیہ سلیمہ اثبات عصمت مین تحریر فرمائی ہین نقل کرتا ہون
ارشاد فرماتی ہین کہ مراد از رجس معصیت است زیرا کہ ارادہ نجاست ظاہریہ چونکہ صریح البطلان است والا سقط سائر التکالیف من طہارۃ البدن ونحوہا
و همچنین جایز نیست ارادہ صدقہ از رجس ولا الابطال التخصیص الخمسۃ التی نزلت فیہم فتعین کون المراد ہو الذنوب لا غیر و بتصریح مفسرین
من الجمہور چنانچہ قال الرازی فی تفسیر قولہ تعالی لیذہب عنکم الرجس ای یزیل عنکم الذنوب ویطہرکم ای یلبسکم خلع الکرامۃ
و نیشا پوری در تفسیر خود نوشتہ استعار [illegible] الرجس للذنوب التطہیر و راغب اصفہانی نوشتہ کہ تطہیر مستعمل میشود در اجسام و اخلاق و افعال جمیعا

فانا في خيرها ... فطهرني ... ثم قال ... [illegible]

[illegible]

اهل بیت ... [illegible]

روایت نموده اند قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان الله قسم الخلق قسمين فجعلني في خيرهما قسما فذلك قوله تعالى اصحاب اليمين واصحاب

الشمال فانا من اصحاب اليمين ثم جعل القسمين اثلاثا فجعلني في خيرها ثلثا فذلك قوله تعالى فاصحاب الميمنة ... والسابقون

السابقون وانا خير السابقين ثم جعل الاثلاث قبائل فجعلني في خيرها قبيلة وذلك قوله تعالى وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا

ان اكرمكم عند الله اتقاكم وانا اتقى ولد آدم واكرمهم على الله ولا فخر ثم جعل القبائل بيوتا فجعلني في خيرها بيتا فذلك قوله

انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا فانا واهل بيتي مطهرون من الذنوب ...

ثعلبی ... قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سباق الامم یوم القیامة اربع لا یعصون الله طرفة عین علی

ابن ابی طالب و فاطمة والحسن والحسین ... مرتکب نشده اند نهی کلام ادام الله ...

کون خرطعام ولد الحجام ان روایات کو دیکھی کہ سب ... عبارت ملا خلیل قزوینی کی کہ اسوقت کتاب مذکور موجود نہین

تصحیح الفضل ہو سکی موافق عادت مستمرہ کے ... آن حسب موجب روایات شیعہ و سنی کی پیغمبر خدا آنحضرت نے

ہنگام نزول آیہ تطہیر کی کسا مین داخل کرکی فرمایا کہ اللہم ہؤلاء اہل بیتی تو خدا و پیغمبر خدا کا کون مناہم و معارض ہی جو جناب مقدسہ کو اہلبیت

سے خارج کر سکی اگر حدیث اہلبیت کل بنے ادعا ... اور عبارت ملا خلیل مین کون خرطعام ولد الحجام نی کچھ حذف و اسقاط و تبدیل و تغیر وغیرہ تصرف

نہین کیا تو حدیث مذکور ... مثل آیات تشبیہ و تجسیم کے واجب التاویل و قول ملا خلیل کا شاذ و علیل ہے اور کون خرطعام ولد الحجام

نی اسکاف ہندی شیخ آباد ... یہ خاتمہ ... جو مصرع مشہور بے اختیار زبان قلم پر آگیا ع آنچنان ہم کہ برکس برادر نازد ... کہ حسب حال کون خر

طعام ولد الحجام کی ہی کون خرطعام خاطر جمع رکھی کہ جب وہ یہہ خاتمہ اسکاف ہندی کے ہم تک پہونچ گئے ہم اوسکی ... افکار کی خوب خبر ہیار

کر و نگی اور کون خرطعام ولد الحرام نی جو سنت آنحضرت طریقہ آبا ہی کے بطمع زخارف دنیا ی ناپایدار طرف ملا زمان جناب مستطاب سے سوا ما وجدنا آبانا

علی ذلک کا کہنا علیون ہے کو مبارک رہا اور طمع زخارف دنیا کی لئے مذہب مین رخنہ ڈالنا اور موطوءۃ الاب کو ہارون رشید پر حلال کر دینا قاضی

مفتی ابو یوسف امام اعظم سنیہ کا ... تک چلی ہین کون خر دیکہہ کر منفعل ہو اگرچہ فرقہ سنیہ عموما و کون خر خصوصا انہو کو پہ انفعال مین کہ نہین

کرتے اور علما فرقہ حقہ اثنا عشریہ کو منسوبات خروج یہ سی غرض ہی نہ زخارف دنیویہ سی اور نہ ہی طمع زخارف دنیویہ کی لئی طریقہ آبا ہی چہوڑنا اور ہیہات

فرموشی اور محش کس لئے کرنا ہی شیخین کا یاد کرنا چاہتی کہ ... اول و نیچی تھے پیغمبر خدا کی نہ دولت بالذات و سلاطین وقت ہو گئی اور بعد رحلت پیغمبر خدا کے

بلکہ مرض موت ہی آنجناب مین مرتد ہو گئی وصیت نامہ جو مانع ضلالت امت تھا پیغمبر خدا کو نہ لکھنی دیا جیش اسامہ سے تخلف کیا اور بعد حضرت کی بلا وجہ شرعی

و عرفی بجبر و تعدی خلیفہ بنی بن بیٹھی اور بیچاری خاندان نبوت و اہلبیت پیغمبر خدا ہی پر ہاتھ صاف کیا چنانچہ حامل تقمص بخلافت و چین لینی فدک موہوبہ مقبوضہ

جناب سیدہ علیہا السلام کا بحیلہ حدیث وضعی اور مہر اوسکو اپنا ملک خاص کر لینا اور آگ خانہ ... کا شانہ اہلبیت پیغمبر خدا ...

وغیر صحاح ستہ میں موجود ہی تفصیل ان قصہ ہای طویل الذیل کے بسبب تطویل ہونی مقام کی ہم قلم انداز کرتی ہین مگر دو ایک روایت کتب معتمدہ
سنیہ سے کہ مشعر ذلت اور اخلاص شیخین سقیفہ قبل از ایمان ظاہری لیانے کی اور مالدار ہوجانے کی بعد تقمص خلافت کی ہین لکھتی ہین ابن عبد البر کی استیعاب
میں ہے عن ابی الجبرین قال لما بویع لابی بکر جاء ابو سفیان بن الحرب الی علی فقال اغلبکم علی ھذا الامر اذل بیت فی قریش اما واللہ
لاملانھا خیلا و رجالا اور تاریخ الخلفاء میں ہے جاء ابو سفیان الی علی فقال ما بال ھذا الامر فی اقل حی من قریش قلۃ واذلھا ذلا اور نہایہ ابن اثیر
میں حدیث وعقل کے ذکر میں ہے انک لست من قریش ولکنک من اشرافھم وذوی اقدارھم اور یہی نہایہ میں لغت ربیع میں ہی فی
حدیث ابی بکر والنسابۃ انک من زمعات قریش الزمع بالتحریک القلۃ الصغار ای لست من اشرافھم اور مستدرک حاکم میں ہے عن ابی ہریرہ
لما قبض النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ارتجت مکۃ فسمع ابو قحافۃ فقال ما ھذا قالوا قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال امر جلل فمن قام بالامر بعدہ قالوا ابنک قال فھل رضیت بذلک بنو عبد مناف وبنو مغیرۃ قالوا نعم قال لا واضع لما رفعت ولا رافع
لما وضعت اور یہہ روایت صواعق محرقہ ابن حجر میں بھی ہے اور ان سب روایتوں سے ذل وارذل ہونا ابوبکر کا ظاہر و واضح ہی اب حال ذلت و ذلت
عمر بد گہر کا سنیے کتاب عقد ابن عبد ربہ میں اور یہی کتاب طرائف ابن طاوس میں ہی ایک زن قرشیہ نے عمر سے کہا کہ تو عمیر مشہور تھا پھر تو عمر ہوا پھر امیر المومنین
ہو گیا خدا سے ڈر اور یہی ابی احمد عسکری نے لکھا ہے کہ جب ولید بن مغیرہ شام کو تجارت کی لئے گیا تھا عمر اوسکا مزدور تھا ولید کی اونٹ کو چراتا تھا
اور اوسکی اسباب کو اوٹھاتا تھا اور اوسکی متاع کی نگہبانی کرتا تھا اور نہایہ ابن اثیر میں لغت ہبد و لغت ہبین میں ہی کہ عمر اور اوسکی بہن اونٹ چراتی تھی اور عمر نے
کہا کہ ماں میری ازار کی بیعنہ مجکو اور میری بہن کو بنا تی تہی اور ایک مٹھی بہر تخم حنظل منقوع ہمکو کھانے کو دیتی تھی اور یہہ روایت کنز العمال میں بھی ہے
اور کتاب ابن عبد ربہ میں بھی عمرو بن العاص نے کہا بخدا کہ میں جانتا ہوں خطاب کو کہ ایک گٹھا لکڑیوں کا اپنے سر پر اوٹھاتا تھا اور ایک گٹھا اوسکی بیٹی کے
سر پر ہوتا تھا اور دونوں کی پاس کملیاں چھوٹی سی ہوتے تہین کہ بند دست و پا تک اونکی نہین پہونچتی تھین اور قاموس میں لغت مبرطش میں ہے
کہ مبرطش وہ ہے جو بیت میں دلالی کرتا تھا اور طاوس میں ہے کہ دلالی گدہوں کی کرتا تھا اور نہایہ میں اور شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید میں ہے کہ عمرو عاص جب حاکم مصر کا
عمر کیطرف سے خلافت عمر میں تھا عمر نے ملاقات کو مصر سے آیا عمر نے پوچھا کہ دن میں آیا عمرو عاص نے کہا عیش دن میں عمر نے کہا لقد سرت سیر عاشق
عمر عاص نے کہا واللہ ما تابطنی الاماء ولا حملتنی البغایا فی غبرات المالی فقال عمر واللہ ما ھذا جواب الکلام الذی سالتک عنہ
وان الدجاجۃ لتفحص فی الرماد فتضع لغیر الفحل انما تنسب البیضۃ الی طرقھا فقام عمرو مربد الوجہ یعنی جب عمر نے عمرو عاص سے کہا لقد سرت
سیر عاشق یعنی تو نے بہت جلد طی منازل کیا عمرو عاص نے اوسکی جواب میں کہا کہ میں نہ کنیز زادہ ہوں نہ حیضی بچہ عمر نے کہا قسم بخدا کہ یہہ قول تیرا جواب
میری سوال کا نہیں ہے اور مرغی خاک میں لوٹتی ہی اور انڈے خاکی دیتی ہی تو وہ انڈے خاکی کہلاتی ہین اور عمرو یہہ بات کہکر چہرہ سرخ کر کے اوٹھ کھڑا
ہوا اور ابن اثیر کہتا ہی کہ عمر نے تشبیہ خاکی انڈے کی جو دیکھا اسکی یہہ معنی ہین کہ مادر کا نسب مین کچھ ... ہی اسمی حکایت سے
دو امر ثابت ہوتی ایک یہہ کہ خلیفہ جی لوگوں کے نظروں میں اسقدر ذلیل تہی کہ حضرت کی عین خلافت میں حضرت سے نوکر نے حضرت کو کنیز زادہ
و حیضی بچہ کہا دوسرا امر خلیفہ جی کی عالی نسبی پر کون چشم عبرت حال استطاعت و مکنت ان سب کا یہہ ولت کفش بردار ... سے کہ جد لیے
دیکھی یا تو وہ فقر و ذلت و ذلت و خواری جو مذکور ہو چکی یا یہہ دولت و حشمت صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے کہ جس دن لوگوں نے ابوبکر بدگہر کی بیعت کے

178

طرائف ابن ط

اوسکا

اوسکی صبحکو اپنی ساعد بخش پر کپڑی لیکر بیچنی کے لیے بازار کو جاتا تہا عمر نے کہا کہاں جاتے ہو کہا اپنی عیال کے لیے ... اوس نے کہا تم خلیفہ ہو یہی ...

اوس نے کہا مین کہان سے کہاؤن کہا عمر نے کہا ابو عبیدہ کے پاس چلو اور دونوں ساتھ ابو عبیدہ کے پاس گئے ابو عبیدہ نے نفقت ... ہزار ... اور کہا اوسکے ...

جاڑے و گرمی کے مقرر کر دو اور ہمیشہ ہوا ہے ... ابن حجر مین ہے جب ابو بکر خلیفہ ہوا تو اوسکی اتباع کے لیے اوسکی دو ہزار رائج الوقت مقرر کر دیے اوس جز نفقت

نے کہا کچھ اور زیادہ کرو مین عیالدار ہون تو لوگون نے پانسو اور بڑہا دیے انتہی کون جز طعام ولد الحجام اس ... زر فلس و دلال ... کے یہہ ...

مرحوم ... دیکہو اور شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید مین کہ روایت کیا ہے طبری نے حسب ام کلثوم سے تزویج کی اوسی روز اوسکا مہر چالیس ہزار درہم

اوسکو دیے **ف** بات مخفی نرہی کہ یہہ ام کلثوم بنت ابو بکر بطن اسماء بنت عمیس سے ربیبہ جناب امیر علیہ السلام کی تہی نہ حضرت ام ...

[illegible] کہ حفصہ ... اور صحیح بخاری مین باب مناقب عمر مین تہائی حدیث طویل مین ہے کہ عمر نے کہا کہ یا عبد اللہ

انظر ما علی من الدین فحسبوہ فوجدوہ ستۃ وثمانین الفا یعنی عمر نے کہا اے عبد اللہ دیکہو جو مجہ پر قرض ہے پس حساب کیا تو چہیاسی ہزار درہم

ہوا ... شرح صحیح بخاری مین ہے کہ عمر پر قرض کہاں سے ہوگا حالانکہ بعض ورثہ اوسکے نے اپنا حصہ دو لاکہ کو بیچا تہا اور کتاب محیی القلوب مین ہے کہ جب عمر

[illegible] ... تو اوسنے ایک بیچوار زمین ... کی تہی جسکی قیمت دو لاکہ درہم تہی بالجملہ کتب معتبرہ سنیہ سے ... دولت

[illegible] ... قبل از اسلام ظاہر ہے ... تہون ... اور اونکی یہہ دولت کفش برداری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی اور ... کو ...

[illegible] ... ثابت ہے لمن الملک الیوم ... ولد الحجام ... کتاب ...

[illegible] ... ہفوات و خرافات ... ولد الحجام کی نظر سے نہین گذر ۹

[illegible] ... شیطان ... مضامین کا درست ... اجماع المتناقضین سے مملو ہے ہر جگہ یہی انکار بحث ...

[illegible] ... حقیر نے بحکم مالا یدرک کلہ ... چار کلیدہ ... اوسکا بطور انموذج کے ... تنبیہ و ایقاظ ...

[illegible] ... صاحبان ذوق سلیم و ارباب انصاف اسی پر سارے فضیحت ... کو قیاس کر لین اور شیطان ...

[illegible] ... کہ سارے دیگ مین امتحان پختگی و خامی کے لیے دو ہی چاول دیکہنا معمول و مروج ہے فانا اقول ایقاظا

... **قال** الملعون در کلید چہارم است کہ میگویند کہ اہلسنت در اعتقاد عصمت انبیا قصور میکنند و صدور گناہ از انبیا تجویز میکنند و ...

افترا و بہتان و تحریف و مسخ است زیراکہ اہلسنت کبائر را عمداً و سہواً بعد النبوہ تجویز نمی کنند و صغائر را سہواً تجویز میکنند بشرطیکہ اصرار بران نشود انتہی کلامہ

الملعوم **اقول** ارباب انصاف دیکہیں کہ ملعون دہلوی نے کہا شیعہ جو کہتی ہین کہ اہلسنت صدور گناہ کو انبیا سے تجویز کرتی ہین یہہ افترا و بہتان و تحریف

و مسخ ہے ... مثل مشہور ... اہلسنت صدور صغائر کو سہواً انبیا سے تجویز کرتی ہین **قال** الملعون در کلید ہفتم ...

گویند کہ صحابہ قاطبۃ غیر از پنج شش کس دشمن اہلبیت و مبغض ایشان بودند و این افترائی است کہ صریح البطلان است ابو ہریرہ مالک رفیق اہل شام ...

... امام حسین ... معاویہ و یزید و صحابہ دیگر افتاد کہ در خطبہ ام خالد ... معاویہ برای یزید ... خواستگاری نمود و ابو ہریرہ را ...

... از شام بمدینہ منورہ فرستاد و عبد اللہ بن جعفر و عبد اللہ بن مطیع بن الاسود نیز ... پیغام خطبہ فرستادند ام خالد ... ابو ہریرہ

مشورہ نمود ابو ہریرہ گفت ... رسول ... اختیار ... بگفتہ ابو ہریرہ ... و ... یزید را رد کرد و خود را در نکاح امام حسین رضی اللہ عنہ

عداوت و دشمنی کی محضا **اقول** و تکلم ابوہریرہ بکلمہ مذکورہ باستشارہ ام خالد کی دلیل معافات ابوہریرہ و چند ہزار صحابہ سفیان کی اہلبیت کے ساتھ
ٹھہرانا جو تروں میں کان کا نشھنا ہی ورنہ ظاہر ہے کہ جب ام خالد نے ابوہریرہ سے استشارہ کیا تو ابوہریرہ نے کہ مستشار منہ تھا جو امر کہ مستشیر کے لئے اوسکی رائے میں
بہتر تھا وہ مشورہ میں بتایا مستشار منہ کو ظاہر اسکی ملت و مشرب میں بجز امر نیک مشورہ دینے کے معمول و مروج نہیں ہے ارباب انصاف دیکھیں کہ یہہ کید
اوس ملید کیا دمایہ فساد کا کیسا مغالطہ ہے و مضمون نادرست ہی ور آن تکلم ایک ابوہریرہ کا بیک کلمہ فی وقت من الاوقات دلیل معافات و محبت چند ہزار
صحابہ کے ٹھہرانا سوا ہے خرافت بلید ملید کی کوئی محمل صحیح نہیں رکھتا بلید دہلوکو طرفہ ابلاہت ہے کہ ایک جزئیہ غیر ثابت سے اثبات کلیہ کا کرتا ہی **قال**
البلید الدہلوی کید بیست و ششم آنکہ کلمات قرآنی را موافق خواہش خود بی دلالت لغوی و عرفی تفسیر نمایند و آن تفسیر را نسبت باہلبیت کنند مثل تفسیر رب
در ہر جا کہ لفظ رب مضاف بضمیر خطاب پیغمبر است اور یہی ملید مذکور نے اپنی ہفوات میں لکھا ہے ہفوہ یازدہم آنکہ تحریف قرآن مجید نمایند و خلاف سباق
و سیاق حمل کلام الٰہی بر غیر محمل کنند و تمام تفاسیر مختصہ باین فرقہ ازین باب است برای نمونہ مثالی چند ذکر کنیم الی ان قال و نیز گویند کہ مراد از رب ہر جا کہ باشد
در قرآن آمدہ است حضرت علی است حتی کہ در آیہ وانہم ملاقوا ربہم ثم انہم الیہ راجعون **اقول** بہہ مفتری بیدین یاد رکھ مسیلمہ کذاب لعین نے
کید میں کہا ہے کہ تمام تفاسیر مختصہ شیعہ میں تفسیر لفظ رب کی جہاں کہیں یہہ لفظ قرآن میں مضاف بضمیر پیغمبر آیا ہے علی کی ہے اور اپنی ہفوہ میں جو مثال لایا ہے
وانہم ملاقوا ربہم لفظ رب مضاف بضمیر غائبین ہے نہ بضمیر خطاب تو آگاہ یہہ تہافت و کید و عذر اوس بیدین رئیس المفترین کا قابل دید اہل دید ہی تاہم
تفسیر مجمع البیان و تفسیر صافی و تفسیر خلاصۃ المنہج کہ تفاسیر مختصہ فرقہ شیعہ اثنا عشریہ ہیں اور ایک آدھ اور تفاسیر شیعہ بھی یہاں موجود و مروج ہیں اگر کوئی نمک حرام
ولد الحرام یا اور کوئی کوچک ابدال اوس شیخ ضال کا مضمون مذکور تفاسیر مذکورہ میں نشان دے اور نکالدے تو بہتر ورنہ اوس ضال مضل کو جیسا اول الشیطان
پر لعنت و نفرین کرے اور اوس مولف فضیحۃ الشیاطین کو شیطان کے حوالہ کر دے ہ جاہل بیچارہ گرفتار بہ **قال** البلید الدہلوی علیہ ما علیہ کید ہشتاد و
چہارم آنکہ افترا کنند براہلسنت کہ ایشان خوارج حروریہ را توثیق و تعدیل می نمایند و از انہا در کتب احادیث خود روایت کنند بلکہ گویند کہ بخاری در صحیح خود
از ابن ملجم روایت آوردہ و این طعن خود افترای بحت و بہتان صرف است احتیاج جواب ندارد الی ان قال آری در بخاری روایت از مروان آمدہ است
با وجودیکہ او نیز از جملہ نواصب بلکہ رئیس آن گروہ شقاوت پژوہ بود لاکن مدار روایت بخاری بر امام زین العابدین است و سند او منتہی باشان اگر ایشان از مروان
روایت کنند بخاری را از ان احتراز کردن چہ لائق و نیز بخاری از مروان ہیچ جا روایت نکردہ مسور بن مخرمہ یا دیگری را ہمراہ آوردہ و سابق گذشت کہ اگر منافقی یا مبتدعی
شریک الحق در نقل بعضی از اخبار شود از وی گرفتن مضایقہ ندارد علی الخصوص مرویات مروان در بخاری باین صفت ہم بیش از دو جا نیست یکی قصہ حدیبیہ
و دوم قصہ سبی ہوازن و نیز فی ظاہر است کہ این ہر دو جا بعقیدہ و عمل تعلق ندارد و در صحاح دیگر نیز ہمین قدر بہمین صفت روایت مروان وارد است
و عکرمہ کہ جلیلہ خاص ابن عباس و شاگرد رشید اوست روایت بسیار در کتب اہلسنت دارد و بعضی نادانان تہمت نصب و خروج بر وی کردہ اند لاکن از
انصاف بسیار بعید است انتہی بقدر الحاجۃ کلامہ ولا انتہی ملامہ **اقول** و باللہ التوفیق یہہ کلام مشئوم ملید لئیم خرافت انجام اس اکذب الکاذبین لائق لعن
و قابل ملام کا سراپا کذب و دروغ و مشتمل اجتماع النقیضین ہے پہلی توثیق و تعدیل خوارج کا انکار کیا باین عبارت کہ این طعن خود افترای بحت و بہتان صرف
ہے اور اوسی بیچا لی اپنے اقرار صریح کیا باین عبارت آری در بخاری روایت از مروان آمدہ است با وجودیکہ او نیز از جملہ نواصب بلکہ رئیس آن گروہ شقاوت
پژوہ بود پہر اقرار کیا باین عبارت لاکن مدار روایت بخاری بر امام زین العابدین است و سند او منتہی باشان اگر ایشان از مروان روایت کنند بخاری را از ان

احتراز کردن حیہ لایق مرویات مروان در بخاری باضعف ہم بیش از دو جا نیست حال آنکہ بخاری میں مرویات مروان دو جگہ سے زیادہ بہی بہت جگہ ہین پہر شکوہ مہ
کی ناصبی ہونیکا انکار کیا اور کہا بعضی نا واقفان تہمت نصب و خروج بروی کردہ اند لاکن از انصاف بسیار بعید است حال آنکہ شیخ عبدالحق وغیرہ نی تصریح اوسکی
نصب و خروج کی ہے بالجملہ یہہ کید اوس کیاد یا یہ فساد کا ہونا ہے لطافتہا بے بسیار ہے ۵ دامان نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار ٭ گلچین بہار تو ز دامان گلہ دارد
اب از انصاف خروج حضر کو بدیدہ حق بین دیکہیں اور گوش صدق نیوش سنیں اور برائے خدا و رسول انصاف سے نہ درگذرین اور آگے یہہ کید بیست و ہفتاد و چہارم اس کذاب
مسیلمۃ الکذاب کا باعلی صوت پکار رہا ہے کہ اسنے کبہی صحاح ستہ سنیہ نہین دیکہین پڑہنا پڑہانا تو درکنار اس ملبید اللہ کو لوگون نے ناحق فاضل و محدث مشہور
کیا تہا اگر اوس ملبید نے صحاح ستہ سنیہ کبہو دیکہین یا سنی ہوتین تو توثیق و تعدیل نواصب کا انکار نہ کرتا مگر یہہ کہ اوس ضال مضل شاگرد
رشید شیطان مرید نے یہ خیال کیا کہ کون صحاح ستہ سنیہ کو دیکہیگا اور کون میری تکذیب کریگا انکار توثیق و تعدیل نواصب کا کیا اور اپنی تحفہ مسروقہ کو
کاذیب و مفتریات سے بہر دیا اور خوف خدا و رسول و روز جزا کا کیا اور ضلال عوام کالانعام چاہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ آمدم بمطلب کہ سب کے
صحاح ستہ سنیہ روایات خوارج و نواصب سے مملو ہین ہم اس مضمون کو سابق کمتر بتفصیل لکہ چکی ہین اور یہان بہر کمو دی ۵ اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ ٭
ہو المسک ماکررتہ یتضوع ٭ کچہہ مجملا لکہتی ہین شیخ عبدالحق دہلوی نے رجال مشکوۃ میں لکہا ہے عمران بن حطان کان خارجیا مدح ابن ملجم روی
عنہ البخاری وابو داؤد والنسائی صحیح بخاری میں اگر روایت ابن ملجم سے نہین ہے اوسکی مداح و مرثیہ گو عمران بن حطان کی روایتین موجود ہین اور
صحیح بخاری میں روایات مروان بن الحکم و مسور بن مخرمہ سے کہ خروج انکا مشہور فتح الباری و تقریب میں مصرح ہے اور عکرمہ و ثور سے کہ شیخ عبدالحق نے رجال مشکوۃ میں
181 اوسکو رئیس خوارج لکہا ہے اور محمد بن زیاد سے کہ مشہور بنصب تہا کما فی جامع الاصول اور عکرمہ مولی ابن عباس سے خروج اوسکا فتح الباری و وفیات الاعیان
ابن خلکان اور ملل و نحل اور شرح نووی سے ظاہر ہے اور اسمٰعیل بن اوس سے اور عاصم بن علی و عمرو بن فرزدق سے کہ خروج و نصب و خباثت انکی شرح
نووی سے ظاہر ہے اور حریز بن عثمان حمصی سے کہ نصب و خروج میں مرتبہ علیا رکہتا جناب امیر علیہ السلام کو ناسزا کہتا تہا کما فی لسان المیزان اور سمرہ بن
جندب سے کہ خروج اوسکا شیخ عبدالحق نے رجال مشکوۃ میں لکہا ہے اور مغیرہ بن شعبہ سے کہ جناب امیر کو ناسزا کہتا تہا کما فی مستدرک حاکم اور معاویہ بن
ابو سفیان سے اور عمرو بن العاص سے کہ خروج انکا محتاج اثبات کا نہین اور ولید بن کثیر مدنی اور اسحاق بن سوید العدوی و حصین بن نمیر الواسطی اور عبداللہ بن
سالم الاشعری و قیس بن حازم کہ خروج ان سب کا مقصود فتح الباری و تقریب میں مصرح ہے روایات ان خوارج سے موجود ہین اور صحیح مسلم میں سوید بن سعید سے
کہ خروج و خباثت اوسکی شرح نووی سے ظاہر ہے اور لیث بن ابی سلیم سے کہ خروج اوسکا کتاب رجال ملا علی قاری سے واضح ہوتا ہے اور صحیح ترمذی میں عبداللہ
بن ابی سرح برادر رضاعی عثمان بہی جو امی ایمان سے جسکو پیغمبر خدا نی فتح مکہ میں نکالدیا تہا اور فرمایا تہا کہ میں اوسکو امان نہ دونگا نہ حل میں نہ حرم میں کما فی
مدارج النبوۃ اور صحیح ابن ماجہ میں بہی اوسی عبداللہ بن ابی سرح سے روایات موجود ہین اور صحیح ابو داود اور صحیح نسائی میں عمران بن حطان خارجی مداح
و مرثیہ گو ابن ملجم ملعون سے حاصل کلام یہہ کہ ملبید دہلوی کا انکار توثیق و تعدیل خوارج و نواصب سے نسبت بہ سنیہ کاذب محض ہے ثانیا ملبید دہلوی نے اپنے اسی کید
ہفتاد و چہارم میں تین دعوی کئی ہین ایک یہہ کہ روایات مرویہ مروان میں مدار روایت بخاری امام زین العابدین پر بہی دوسرا یہہ کہ بخاری میں کوئی
روایت سہام و ماننی نہین ہے تیسرا یہہ کہ مرویات مروان بخاری میں باضعف ہم دو جگہ سے زیادہ نہین ایک قصہ حدیبیہ میں اور ایک قصہ سبی طائف و غنی تحفیف
مین حالانکہ یہہ تینون دعوی اوس کذاب کی کذب محض و کید بحت ہین حقیر چند حدیث بخاری سے اسجگہ بطور انموذج کے لکہتا ہے تاکہ کذب و عدو کیا دہی اوس

کذب الکذابین و اشد العادین ہے بیجا و بیدین کے سبب بر ثابت ہو جاوی کے صحیح البخاری کے باب القراۃ فی المغرب فی کتاب الصلوۃ حدثنا ابو عاصم عن ابن

جریج عن ابن ملیکۃ عن عروۃ بن الزبیر عن مروان بن الحکم قال قال لی زید بن ثابت ما لک تقرأ فی المغرب بقصار المفصل وقد سمعت

النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بطولی الطولیین اور بہی بخاری مین باب مناقب زبیر بن العوام مین ہے حدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا علی بن مسہر

عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ قال اخبرنی مروان بن الحکم قال اصاب عثمان بن عفان رعاف شدید سنۃ الرعاف حتی حبسہ عن الحج واوصی

فدخل علیہ رجل من قریش فقال استخلف قال وقالوہ قال نعم قال ومن فسکت فدخل علیہ رجل آخر احسبہ الحارث

فقال عثمان وقالوا فقال نعم قال ومن ہو قال فسکت قال فلعلہم قالوا الزبیر قال نعم قال اما والذی نفسی بیدہ انہ لخیرہم ما

علمت وان کان لاحبہم الی رسول اللہ اور بہی بخاری مین کتاب الجہاد مین باب قول اللہ عز وجل لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی

الضرر والمجاہدون فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا ابراہیم بن سعد الزہری

قال حدثنی صالح بن کیسان عن ابن شہاب عن سہل بن سعد الساعدی انہ قال رأیت مروان بن الحکم جالسا فی المسجد فاقبلت

حتی جلست الی جنبہ فاخبرنا ان زید بن ثابت اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم املی علیہ لا یستوی القاعدون من المؤمنین

والمجاہدون فی سبیل اللہ قال فجاءہ ابن ام مکتوم وہو یملہا علی فقال یا رسول اللہ لو استطیع الجہاد لجاہدت وکان

رجلا اعمی فانزل اللہ عز وجل علی رسولہ وفخذہ علی فخذی فثقلت علی حتی خفت ان ترض فخذی ثم سری عنہ فانزل اللہ

غیر اولی الضرر اور بہی بخاری مین باب ما یجوز من الشعر والرجز والحداء وما یکرہ منہ میں ہے حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا ۱۸۲

شعیب عن الزہری قال اخبرنی ابو بکر بن عبد الرحمن ان مروان بن الحکم اخبرہ ان عبد الرحمن بن الاسود بن عبد یغوث اخبرہ

ان ابی بن کعب اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من الشعر حکمۃ [illegible] اور بہی [illegible] کہ ان روایات صحیح [illegible]

روایت مروان بن الحکم کی تو [illegible] امام زین العابدین علیہ السلام پر بہی او رنہ کوئی دوسرا شریک مروان کا ان روایات مین [illegible]

روایات مروانیہ مروی ہین اور بہی وہ سب زائد ہین اور سوا قصہ حدیبیہ اور قصہ سبی طائف و نہی تعیف کے ہین بالجملہ کذب و [illegible] وکید اوسکا بہی مثبت

مقتفی آثار کاذبین غادرین خائنین کا اور بطلان سحر و طلسم کید بغداد و جادو اوس ساحر مردود کا مثل آفتاب تابان کے روشن ہو گیا اور وہم تزویر اوس

کیادی بنیاد کا جو وسطی اضلال کوتاہ خرد وغیرہ عوام کالانعام کی تغیب کیا تہا گسستہ و تار تار ہو گیا اور اوس خیال بیہودہ شیطان معنی نے نوع انسانی

دماغ بیہودہ بکایا اور خیال باطل باندہا تہا کہ کون تفحص و تصحیح بخاری وغیرہ صحاح سنہ کا کہ حقیقت مین سقام مین کرکی اوسکا کذب ظاہر کر دیگا

چنانچہ ہمین زعم باطل اوس شقی غبی نے جو چاہا اور خلاف واقع و بی اصل سے اپنی کتاب کو بہر کیا اپنے رو کو مانند اپنی دل کفر منزل کے سیاہ کیا تہا سو بفضلہ

تعالی ہمنی اوسکی روسیاہی پر اور روشنائی لگادی سارا تحفہ مسروقہ سارق علیہ کا و فضیحۃ الشیاطین شیطان مرید کا ایسی مکاند و اکاذیب اباطیل سے

مملو ہے جسکا جی چاہے بنظر انصاف دیکہ لے ◆ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا ◆ اور کون خر طعام و لد الحرام نے جو یہ کہا ہی کیا ہوا انجام خیر بیانکے

معرکہ اودہ بمونہ کربلا کا بشارہ و استشارہ ملازمان کرب و بلا کی صورت میں نمودار ہوا اوسکا انتقام باقی ہی جواب مفصل اسکا رسالہ لہب النیران لاحراق

محرق القرآن و تصلیہ و جہ محرم المتقین و اہل مشہ و ثمانات فی جواب طعن اللسان مین مرقوم ہی مگر حقیر یہانت بہی مجملا لکہتا ہی کہ معرکہ اودہ کو نمونہ کربلا سمجہنا اگر

امیر عمر مشہور ہو امیر علی جاہل نا صبحی ہیدین کو مانند جناب امام حسین علیہ السلام مورد الحسین منی و انا من الحسین اور اوس سید شباب اہل الجنۃ اور اوس ریحان پیغمبر خدا اسکے
برابر جانتا ہو امیر سپہ بھی اور اشارہ و استعارہ کا اشارہ مورد ہے ان تعصل بطن اثر و مخالفت حکم محکم خدا ہے ہل جزاء الاحسان الا الاحسان اور احسانات
فراموش سکان کے ہے اور انتقام کا اوسکی ہمارے نسبت بالخیال کرنا خدا ہے عادل کو ظالم ٹھہرانا ہی نعوذ باللہ من ہذہ الاعتقادات الفاسدۃ الکاسدۃ کیا خدا ہے
عادل عمر باطل کون حرطعام ولد الحجام ہین ظالم ہے کہ وضع الشیٔ فی غیر موضعہ کریگا اور عوض ہین اون علماے سنیہ کے جنہون نے بخوشامد حکام وقت کی لشکر امیر عمر
ہین جاکر اوسکی ہمراہیون کو وعظ عدم جواز جہاد کے سنا کر اور مقتول ہین جہاد ہمراہ امیر عمر کا مرنا مانند موت کتی و بلی کے بتا کر اوسکی جمعیت کو متفرق کر دیا
اور امیر عمر کو جہنم ہین بھیجوایا ہم سے لیگا حاشا و کلا کہ خدا ے تعالی ظالم ہے اور وضع الشیٔ فی غیر موضعہ کرے اور ہمسے عوض علماے سنیہ کے لے اور کون حرطعام
ولد الحجام لی جو بعض انتزاع ملک و انقلاب ملک کے بہہ نوسکی و محترم آہ کی ہے اس ملک کے دولت ہین پرورش پایا اور نشو و نما اوسکا اور
اوسکی محسنین و ہمانند کا بھی دولت کے بدولت ہوا اور بہہ اوسکی نزاع و انقلاب سے مسرور ہوا تبدیل قوم جلی کو ریکی کے ساتھ
ان کون حرطعام ولد الحجام یہہ تو بیادی کر شاہ [illegible] ابی شیر بھی تھا
اوسکی سلطنت سو روپیہ لیکر اور لاکھہ روپیہ پاتا تہ اور برگزیدہ گوشت [illegible] مبتلا ہوگئی [illegible] باقی ہین عقل پر وہم
کیا دخل کون حرطعام خلاف عقائد اپنے اسلاف کی افعال [illegible] باعراض و معلق باسباب ہینا ما بین [illegible] بیاب ہمی بفضلہ تعالی
سلطان العالم و محمد علی شاہ کا لاکھہ روپیہ پاتا تہ اور ودنی فرزند ہملیوں میرزا ابو ظفر کا [illegible] مقرر ہی ہے ہمیں اعتقادات
رہ از کجاست تا بکجا ✽ واللہ الہادی الی الصراط المستقیم والطریق القویم والسالک الی مناہج الحق قال سبحان اللہ ۱۸۳
در کتاب بہارستان فرمودہ **نظم** گفت مملوکہ مالک خویش ✽ کز قفاش گر فشار ✽ ترک این فعل کن کہ جائز نیست ✽ نزد دینی
پروران نیک نہاد ✽ گفت خامش کہ شیخ دین مالک ✽ ہم بخصوصہا داد گفت مسکین بہ زیر او کہ خدات ✽ دوہ و گیر مالک اندازد ✽
و ہر گاہ حال مالک چنین باشد پس حال مملوکہ و خواہد بود **قال** الناصب الکاسب نقل کلام بہارستان سے اگر یہہ غرض ہے کہ مولانا جامی
قدس سرہ السامی کا یہہ مذہب ہے یا ظاہر اس حکایت کا اسپر دلالت کرتا ہے کہ بشہادت مولانا جامی موصوف مالک کا یہہ مذہب ہے تحاشا و کلا نہ وہ مالکی
المذہب تھے نہ مذہب مالک کا بیان منظور ہے اسواسطے کہ وہ ملازمان کی طرح ایسے بیخبر اور با وجود شیخوخیت انکو بارہ برس کا نہین جانتے تھے کہ تحقیقات
سابقہ سے آگاہ ہوں یہہ لفظ مطایبہ تھی کہ اوس مالک نے اپنی مملوکہ کے ساتھہ یہہ معاملہ چاہا اور امام مالک کے طرف اوسکی نسبت کی حریص بیچارے
شہوت کے مارے اپنے کام نکالنے کو ایسی کچھہ کہہ لیا کرتی ہین اونکا کہنا یا اونکی کلام کو نقل کرنا دلیل مذہب نہین ہوسکتا کیا گوش نزہت سے
مین یہہ مطایبہ نہین پہونچا کہ ✽ ایک فرتوت اپنی جورو سے ✽ حالت جمع مین دبا کر دم ✽ لگا کہنے کہ سینے جو وحی ✽ میری اوپر خدا نے
بہیجی تم ✽ اگر اس قسم کی مطایبہ سے مذہب ثابت ہو اس مطایبہ کے مورد پر قسمت عوق اور تحت خطاب کبریا اور زن مرفوع با مین لازم آئی
اور گفتگو طول پانیگی اور حق یہہ ہے کہ کتاب مذکور مین قبل اس نظم کی یہہ مطایبہ نثر مین مفصلا با این عبارت مزبور ہے کہ علوی در بغداد بر سر نیچے
خواند آن زن از روی دنیا رود در رم خواہت علوی گفت تو مادر مرضیہ کہ جزوی از اہل خاندان نبوت و خانوادہ ولایت در تو فرو د آید زن گفت
این افسانہ با قحبگان قم و کاشان گوی و از قحبگان بغداد این آرزو را ہم بدنیا رود در ہم مگوی **قطعہ** بسفلہ با مذہبی ضعف آن کز خود ✽

طمع بدار کرو کام دل مدیست آید ٭ گرہ کشای زکعبہ کہ تکیہ بند ازار ٭ بدوستی خدا و رسول نکشاید ٭ نہیں یہہ قرینہ سابقہ صاف دلالت کرتا ہے
کہ مراد مالک سے یہی علوی شیعی ہے کہ بسبب افلاس و ناداری ہر گاہ قحبہ بازاری شاہد مقصود آغوش مین نہ آیا بحکم حضرت مالک شیعی قفای مملوکہ کی جانب
توجہ فرمایا مملوکہ نی اسیر سنایا جو سنایا پس یہہ فعل علوی کا ہے نہ کسی صدیقی و فاروقی کا اور بالفرض اگر کسی دلیل سے ثابت ہوتی کہ یہہ علوی غیر
اوس مالک کا تھا تو اس جزم و یقین کا کون مانع ہی کہ وہ مالک شیعی المذہب تھا تابع مالک شیعی کا کہ تجویز متعہ اور تحلیل فرج لے الادبار ہے
کہ اوسنی اپنی مذہب کے موافق مملوکہ کو یہہ ہدایت کی آیہ سبطی مولانا نی اسپر مطایبہ فرمایا اور ملا زمان کے مورد تشنیع ہوئی کہ اونکو ناصبی اور جو رے
ہتایا فی الواقع عادت فعل بر خلاف فعل کا بیان گران گذرتا ہی خصوصا وہ لوگ کہ ایام جندر نکہ بازی اور معاشرت متمتعہ ہا کی مشاق اور معتاد اور مشتاق
و معتاد ہو رہے ہون کیونکر اونپر شاق نگذریگا ؏ روح مدیرت شاد کہ مسکفت ناجتا ٭ فرزند مرا اصنق بیا موز دکر ہیچ ٭ و بالجملہ ہر گاہ ثابت
ہوا کہ اس مالک و مملوکہ اور مالک مرخص سے مالک شیعی مراد ہے پس ثنا وطاز نا کہ ہر گاہ حال مالک کا نہایت نامعقول اور بیجا ہی ؏ مرحبا آفرین چہ اک
بدیا بات نوبیغا سمجہ کر کہنی چاہئی کہ حد مخالف و جہ مولف حقا و علیا ذکر جمیل سے رطب اللسان اور عذب البیان اہیں ؏ چیان زی کہ ذکرت بتحسین
کنند ٭ نہ بعد از تو بر گور نفرین کنند ؟ **قولہ** ارباب فہم مخفی نہین کہ کوتا مالک کا اپنی مملوکہ سی کہ شیخ دین مالک نی ہیکو حضرت اس عشیق کی دیکہ
اور نقل کرنا چاہی آخر تک ا اس حکایت کو ملا کبیر و ملا تفتیبہ اس لئی کہ شیخ دین مالک حد الائمہ الاربعہ اہسنیہ مراد مفین ہی بلکہ مالک مجتہد شیعہ مراد ہے
صریح ہے اس مین کہ مراد شیخ دین مالک سے مالک حد الائمہ الاربعہ اہسنیہ ہے اور مالک ثالث مذکور کا مذہب یہی جواز ہی تہا جا ہی آخر تک اقول کیون جز طام
کی بچہ دو حاہل تہا اگر یہہ فعل مذہب مالک ثالث مالک امام سلیوت مین مرخص ہوتا تو حاجی اس حکایت کو نقل نکرتا اور اگر نقل کرتا تو تسلیم نکرتا اور 184
ملا کبیر چھوڑتا اور اگر شیخ دین مالک سے مالک ثالث مالک حد الائمہ الاربعہ مراد ہوتا تو تفتیبہ ضرور کر دیتا حالانکہ کوئی مجتہد صاحب اور مذہب مالک نام کا
فرقہ حقہ اثنا عشریہ مین نہین ہے اور ذکر اوسکا کتب دینیہ متداولہ فرقہ حقہ مین اور یہی کتب دینیہ متداولہ فرقہ سنیہ سلفیہ مین اصلا و مطلقا کہین
نہین ہے یہہ مالک مجتہد شیعہ اسم بلا مسمی فرضی پیدا کرنا اور بات بنانا انکو ایسا کون جز او افترا و بی اصل محض ہے ؏ سخن چین را تو ہم چارہ کردم
کہ تا چیزی نگویم او چہ چینیہ ٭ ولیکن مفتری را چارہ نیست ٭ کہ او از خود سخن پیدا فرینید ٭ بہلا کون جز طام اس مالک نام مجتہد شیعہ کا کہ صاحب
اجتہاد و صاحب اراو و مذہب ہے کسی کتاب دینی امامیہ اثنا عشریہ یا کتاب دینی سنیہ مین پتہ اور نشان تو دی ایسی باتین واہی بی اصل و بی سند
و بیہودہ و بیا درہوا بنانا کام طلبہ علوم و فضلا کا نہین ہے بلکہ لایق انکو علیہ ما علیہ کی اپنی تحفہ مسروقہ مین ایسی اختراعات کی ہین تو یہہ اختراعات
کون جز طام ولد الحجام کی ہیٹ کہتے ہے آیا ہی اور جہلی قدما کی ہین اور کوئی جز طعام ولد الحجام کی یہہ جو کہا کہ کتاب بہارستان جامی مین قبل اس کلام کے
یہہ مطایبہ نتر مین باین عبارت مرقوم ہی کہ علوی در بغداد زنی را بخود خواند الی آخر تا قال پس یہہ قرینہ سابقہ صاف دلالت کرتا ہی کہ مراد مالک سے
علوی شیعی ہے کہ ہر گاہ قحبہ بازاری شاہد مقصود آغوش مین نہ آیا بحکم حضرت مالک شیعی قفای مملوکہ کی جانب توجہ فرمایا الخ یہہ کلام ہذیان مجنونانہ
ہی اولا مالک مجتہد شیعہ کہ مسائل دینیہ مین اوسکی ترخیص و تجویز مرخص ہو ثابت ہی نہین ثانیا اگر علوی مذکور کا قفای قحبہ بازاری کی طرف توجہ اولا
اور بعد مایوسی کے اوس سے توجہ طرف قفای مملوکہ کرنا کون جز ثابت کر لیتا تو یہہ قرینہ سابقہ ہو سکتا تہا اگرچہ ایسی مقاموں مین قراین کو دخل
نہین ہوتا بیان تصریحات مطلوب ہین ظاہرا علوی تشنیع کی لیے قحبہ بازاری نصادیہ کی جو اپنی لیی خواستگار ہی تہی اور اوس سے کہا تہا کہ تو باآن رضا نیستی کہ جز و

ازول

از اہل خاندان نبوت و خانوادہ ولایت در تو فرو دآید مراد وہ علوی شیعی کہ تجبہ بازاری سی وطی فی الفعل ہے اظاہر تھی اگر تجبہ بازاری سی بالیویں
ہوکر توجہ طرف اپنی مملوکہ کے کیا ہوتا تو متوجہ تھا مملوکہ کی طرف نہوتا بلکہ جو امر تجبہ بازاری سی منظور تھا اوسکی طرف توجہ کرتا تو دلالت اس قرینہ سابقہ
کی اس امر پر کہ مراد مالک مملوکہ سی وہی علوی شیعی طالب و خواستگار تجبہ بغدادیہ ہے اور شیخ دین سی مالک مجتہد شیعہ ہی خاید عیہ ہست انکار غیر ظاہر
اور پردہ خفا میں ہے یہہ قرینہ سابقہ دال بلکہ اول ہے اسی امر پر کہ مالک مملوکہ اور ہی اور علوی شیعی خواستگار تجبہ بغدادیہ شخص دیگر ور مراد شیخ دین سے
کلام مجاحرامہ ہے بقولہ مالک مملوکہ میں بالکل ثالث امام سفیان ہے ہی وہو المطلوب و باطل بادعیہ بہت انکار اور کون جز طعام ولد الحجام نی یہہ جو کہا ہیں یہہ
فعل علوی کا ہی نہ کسی صدیقی یا فاروقی کا یہہ سچ کہا کیونکہ صدیقی یا فاروقی اگر خواستگار ہے کرتا تو سنت عمر کی بکیر کر کسی لوطی ابن انکے خواستگار ہے
کرتا نہ تجبہ بغدادیہ سے اور کون جز طعام ولد الحجام نی یہہ جو کہا بالغرض اگر کسی دلیل سے ثابت ہو کہ وہ علوی غیر مالک مملوکہ کا تھا تو اس جزم و یقین کا کون مانع
ہے لہ وہ مالک مملوکہ شیعی المذہب تھا الخ یہہ بھی کلام مجنونانہ ہے کیونکہ اگر وہم مانع کون جز میں کو نہیں یا نبع اوسکی جزم و یقین کا نہیں تو کوئی دلیل
قوی و ثبت ہو اوس جزم و یقین کا کون جز نہیں کہہ سکتا اور یہیں کہا حالانکہ مانع کون جز کی جزم و یقین کا وہ مالک مملوکہ شیعی تھا اور دال قوی ہے
مالک مملوکہ کے سنی ہونیکا استدلال کرنا اوس مالک مملوکہ کا جواز فعل مذکور پر بقول شیخ دین مالک کے ظاہر ہے کیونکہ وہ بھی شیخ دین اہر جہتہ مشہور تھا جب
وہ اسی بات میں یقین ہے اور کون جز طعام ولد الحجام یہہ جو کہا بالجملہ جز کا ثابت ہوا کہ اس مالک مملوکہ اور ثابت شیعی مراد الخ یہہ بھی کلام
کا سا ہی معلوم نہیں کہ یہہ مذکور کہاں سے ثابت ہوا اور کون جز فی ثبوت وہ شہادت کے اوسکو ثابت کیونکر لکھا **قال** صاحب السہم الثاقب لالا
حال امام دیگر سفیان کہ شافعی است ثابت باید شنید فی الدر المنثور اخرج الطحاوی والحاکم فی مناقب الشافعی والخطیب عن محمد بن عبد اللہ ابن
۱۵ عبد الحکم ان الشافعی سئل عنہ فقال ما صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تحلیلہ ولا تحریمہ شئ والقیاس انہ حلال **اقول** الناصب
امام دیگر سفیان سے مجتہد دیگر امام سنیا کی ایراد میں شاید قلم چوبیں قدم کو زلہ عارض ہوئی ورالا امام دیگر سفیان اور خیر ہی اور دیگر امام سفیان اور خیر
بلنہا الکمال لا یخفی بہر حال ہرگاہ ما نحن بصددہ سے یہہ بحث خارج ہے روایت محولہ در المنثور کا جواب ملاحظہ ہو ہی قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ جب ابو نصر
صباغ نی اس منقبت بے اصل کو گوش فرمایا بحلف واحیان غلط تو شدا دیا کہ واللہ الذی لا الہ الا ہو لقد کذب ابن عبد الحکم علی الشافعی
فی ذلک فان الشافعی نص علی تحریمہ فی ستۃ کتب من کتبہ یعنی قسم ہے خدا کہ سوا اوسکے معبود مطلق کوئی معبود بھی نہیں تحقیق عبد اللہ بن الحکم
اس بات میں امام شافعی پر جھوٹ لگایا کیونکہ امام شافعی نی اپنی تصنیفوں سے چہ کتابوں میں اس فعل کی حرمت پر نص فرمایا حاصل کہ ہرگاہ شافعی سے
تحریم فعل کی نص ثابت ہے اب اسکی مقابل تحلیل کا قیاس کیا کام کرتا ہے پس اس روایت سے استدلال صحیح نہیں ہے کون سنتا ہے کہانی تیری ا
یار غلط ہے کیوں نقل میں لتی پیرتا ہی تو طومار غلط **اقول** صاحب السہم الثاقب نے جو امام دیگر سفیان کہا اسمیں ایما ہی کہ ان بیہودہ نونکی ہمہ بلنہا
میں سی جو امام دو ہیں یعنی اون ہمہ میں ایک اور امام انکا جو شافعی ہے وہ کہتا ہی کہ فعل مذکور کی تحلیل یا تحریم میں کوئی روایت پیغمبر خدا سے صحیح
نہیں ہی اور قیاس یہہ چاہتا ہے کہ وہ بتحقیق حلال ہے کون جز طعام ولد الحجام کا کہنا کہ امام دیگر سفیان سے مجتہد دیگر امام سنیان کہاں دونوں میں فرق ہے
جانی تھا یہہ تعرفات تعلیقیہ ہی کہ شان محصلین سے دور اور بعید ہیں تھی کون جز کی ہے کہ ایا یہی مذکور کو سمجھا بہر حال روایت مذکورہ در منثور میں
اخراج طحاوی و حاکم اور خطیب باجمعہم مذکور ہے اور ابن صباغ نی موافق تحریر کون جز کی کہ منفرد و یکہ و تنہا ہی موکد بحلف کہا کہ ابن عبد الحکم راوی نے شافعی

پر جھوٹھہ لگایا ہی اور آگے خلف کرتا ہی خلاف کے بقول عقلا کے انکو متہم بکذب اور مخاطب کو متہم بد گمانی کرتا ہی ورای آن حاکم علی الاطلاق وعلیم خبیر
کلام مجید مین ذم خلاف کے کرتا ہی اور فرماتا ہی ولاتخطوا کل حلاف مہین ثانیاً ابن صباغ کا کلام مجہول کہنا کہ شافعی نے یہی جیہہ کتابون مین نص اور انکے
تحریم کے کہے ہیں اور اصحاب اون کتابون کے اور عبارتین اون کتابون کے نہ لکہنا ابن ہباب قول ابن صباغ کا اور یہی مقابلہ مین طحاوی و حاکم و خطیب کے قابل سماعت
و اعتماد کی نہین ایسی مجہول قول کو خر طعام و لد الحجام اقوال طحاوی و حاکم و خطیب کو رد کیا جاتا ہے جہ خوش ورای آن مناظرہ شافعی کا محمد بن الحسن سے
جیسا کہ روایت تبیین مذکور ہو گا موید روایت مذکورہ درمنثور بھی **قال** صاحب السہم الثاقب اخرج الحاکم عن عبد الحکم ان الشافعی ناظر محمد بن الحسن فی
ذلک فاحتج علیہ ابن الحسن بان الحرث انما یکون فی الفرج فقال له فیکون ما سوی الفرج محرما فالزمه فقال ارایت لو وطئها بین ساقیها او فی اعکانها
افی ذلک حرث قال لا قال افیحرم قال لا قال فکیف تحتج بما لا تقول به **قال** الناصب الکاسب الفاظ ہیں مناظرہ کے نسبت بعض کتب میں بجای ابن
الشافعی ابن ادریس مشاہدہ ہوا اور یہہ لفظ مشترک ہی دو شخص میں ایک امام شافعی کے کنیت ہے دوسرے شاعر شیعی کے کہ جسکا یہہ شعر مشہور ہے **عن لی**
قف ثم ناد انا لمحمد ٭ ووصیه وبنیه لست بناقض ٭ ان کان رفضا حب آل محمد ٭ فلیشهد الثقلان انی رافضی ٭ وقال ابن ادریس
بتقدیم الذی ٭ قد ممو علی علی ناتی ٭ یہی شبہ اک بہی کہ بسبب امام شافعی پر تہمت ہوتی کہ یہہ کلام اونکا کشیدہ ہے اور اسکا مضمون اونکا
عقیدہ اس بنا سے گمان جاتا ہی کہ یہی ابن ادریس شاعر شیعی نے امام سے بہی مناظرہ کیا ہوئی ہو اور امام اشتراک کنیت کے سبب قلین مغالطہ میں آئی اور ابن
ادریس کے جگہ شافعی کا نوشتہ ہی والا شافعیہ اور کتب شافعی سے ظاہر ہے کہ وہ ہرگز اس فعل کے قائل نہیں نہ قدیماً و نہ جدیداً اجماع مناظرہ کیونکہ امام شافعی امام محمد
ربیب وشاگرد نسبت اور شافعی جگا اور بتا تخلیہ اور تجلیہ مین اونکی ثناخوان کما رایت سمینا افقہ و افضل من محمد بس معلوم ہوا کہ یہہ مناظرہ شیعی
ابن ادریس کا ہی محمد کے ساتھہ نہ شافعی ابن ادریس کا سیتو اسطے تفسیر مظہری وغیرہ مین ہی کہ بر تقدیر صحت حکایت مناظرہ کلام موضع تحریف مین ہے کہ وطی مین کر مستعمل
ہوتی اور یہہ سابق مین مذکور ہوا کہ حرمت وطی فی الدبر کا سبب تقذر ہی اور یہہ دونون امر یعنی تحریف وتقذر نہین بین الساقین اور اعکان وغیرہ مین
متفق ہین بس شافعی کے حجت کو گنجایش نہین اسی سبب محمد نی سکوت فرمایا کہ مناظرہ ہنوز محل نزاع اور قیاس مع الفارق سے الگ نہین اور بر تقدیر
شافعی غالب آتی لاکن بقول مستدلانہ یہہ غلبہ اور الزام بطریق مناظرہ تہا اس سے یہہ کہان ثابت ہوا کہ یہہ شافعی کا مذہب ہے اسواسطے کہ اونکی نزدیک تحریم
فعل کے حجت اور ہے سوا اس حجت امام محمد کی چنانچہ کتاب ام سے بہی معلوم ہوتا ہے بس قدح دلیل مین نہی نہ دعوی مین واللہ اعلم **اقول** اولاً یہہ ان
ناصبی کا کلام امور واقعیہ حقیقیہ پر ہی نہ گمان و تخمین پر کہنا کون خر طعام و لد الحجام کا کہ گمان جاتا ہی کہ ابن ادریس شاعر شیعی نے امام محمد سے
مناظرہ کیا ہو گمان فاسد و زعم باطل ہے ثانیاً حاکم اپنی زمانی محدث کوئکہ بہہ وجوہ علم و تحقیق مین و لد الحجام سے افضل و کامل ہے کہنا کہ وہ مغالطہ
مین آیا اپنی بانو پر تیشہ مارنا ہی ثالثاً ابن ادریس شاعر شیعی کا ہم عصر اپنی امام محمد کا ہونا پہلی بدلیل مقبول الخصم ثابت کر لیجئے بعد اپنی اس زعم باطل کو زبان
پر لائیے العرش ثم النقش پر اگر یہہ مناظرہ فی نفسہ فی حد ذاتہ معقول ہے تسلیم کہ شاعر شیعی اور امام سفیان ہی سے مناظرہ ہوا پھر حال محجوج و ساکت ہونا
امام سفیو کا ثابت ہوا اور کون خر طعام و لد الحجام فی یہہ جو کہا اور یہہ بہی سابق مین مذکور ہوا کہ حرمت وطی فی الدبر کا سبب تقذر ہی ہم بہی سابق میں
اسکا جواب لکہ چکی ہین کہ تقذر جیسا دبر مین ہی ویسا ہی قبل مین بہی ہی دبر مین اگر تقذر مرور براز ہی قبل مین تقذر مرور بول ہے جیسا قبل ممر بول کا ہے
ویسا ہی دبر ممر براز کا ہی جیسی قبل دعای بول نہین ویسی دبر بہی دعای براز نہین ورای آن کون خر کو اپنی امام مالک ہالک سے اس سبب کے اعتبار نکرنی کا سبب

دریافت کرنا چاہیے کیونکہ ظاہر ہے کہ مالک کے نزدیک باوجود بدین مستقذ رہین یا مستقذ از سبب حرمت نہیں ہو تو ان جز شخص [illegible] جو کہا ہم معتقد [illegible]
مالب آپ ہی اس سے یہہ کہاں ثابت ہوا کہ یہہ شافعی کا مذہب ہے اور استدلال و احتجاج کرنا شافعی کا علت نص سے کو صریح دال ہے کہ یہہ حلت مدت شافعی کا ہی کیونکہ
کسی مسئلہ پر کہ اپنی مدت سے حرام ہو استدلال حلت کا کرنا صریح غیر معقول ہے ثانیاً قول حاکم ہے کہ اوسی کتاب میں نقل [illegible] کان یقول و ذلک [illegible]
کہ مذہب قدیم شافعی کا یہی ہے قال الناصب لکھا صاحب فاسدہ اہلسنت کو اطلاع ہوئی کہ جیسا مالک بن انس و ادریس شیعہ کے قوم میں ہو ہی کچھ مرو لیا ہے محمد ابن حسن اور
ابو حنیفہ نامی دو شخص اس فرقہ میں ہو گئے لسان المیزان میں ہے کہ ابو حنیفہ نام سے کنیت ہے ایک شخص کی ابو حنیفہ سم عقیدہ [illegible] کہ جسکا حال کشی میں
ابو بصیر سے مروی ہے کہ قال قلت لابی عبداللہ امرؤ کر سلیم [illegible] اعاذنا اللہ و ایاک یا ابا بصیر قال لطاہر [illegible] ما ذهب الیه
و دار [illegible] و ابو حنیفہ و [illegible] یعنی ابو بصیر کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق کی حضور میں [illegible] فرمایا ای ابو بصیر [illegible] ظلم سے [illegible]
رکھا ہے ظلم زرارہ اور ابو حنیفہ اور اون دونوں کی اتباع کا مذہب ہے شافی شرح کافی میں ہے کہ مراد ابو حنیفہ سے ابو حنیفہ بصری ہی جو قوم تمیم سے تھا جو فقہ کو [illegible]
اور اجتہاد کرتا تھا تاکہ خلیفہ ہارون الرشید کی مجلس میں حاضر ہوا اور دعوی کیا کہ امام جعفر صادق اور آپکی اصحاب خفی میں [illegible] خلیفہ کی حکم سے
اتباع کو ساتھ مار لگا اور ناصحہ اہلسنت کی جن کتب میں کہ ابو حنیفہ کا ذکر آیا ہے یا جنسی انکو مرجیہ بتایا یا مراد اوس سے یہی ابو حنیفہ نام سے ہے یا ابو حنیفہ بصری
نہ امام ابو حنیفہ اسلام فی کے [illegible] تفسیر الاحکام میں جو فسادات خطیب بغدادی کے اور بادشاہ سیدنا غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی نے انکو خارجی جہمی
بتایا یا اسی سبب ہو کہ کہا یا اور غنیۃ الطالبین کے عبارت میں مغالطہ کیلئے بعض اصحاب ابی حنیفہ کی نعمان بن ثابت کا لفظ بڑھا دیا حالانکہ غنیۃ کی نسخ صحیحہ
187 میں یہ زیادتی نہیں اسی طرح ملا علی قاری نے فقہ اکبر کے شرح میں مخالفت کی تباہی نامی غسانیہ فی حوالہ امام موصوف کو مرجیہ بتایا یا باوجود تکذیب [illegible]
او محل تقلید میں اور سکا [illegible] عبارت مذکورہ ہے کہ [illegible] اصحاب رحمہم اشتباہ واقع است کہ از جاہی سنت از جاع بدعت فہمیدہ و ار جائی
یہ سنت [illegible] کہ اعمال در حق حقیقت ایمان [illegible] بہم [illegible] و ارجائی بدعت [illegible] ارجاء [illegible] اینست کہ اعمال را
تا خیر [illegible] لا یضر [illegible] و لا [illegible] است کہ مذہب امام ابو حنیفہ است [illegible] مسائل ثقلین است [illegible] عمل صالح بر ایمان و [illegible] کبیرہ را
موسن نام کردن در کلام ثقلین جا بجا واقع است انتہی بس بنا بر اس بیان مرجیہ سنوالی جناب کا مرا [illegible] کا اعلام اور ابن قلی کے قلیا تمام ہوئی
تمامہ اس سبحت تمام رد کو راعادہ اس کا اسکے کافی اور وا [illegible] فاحفظ ذلک و [illegible] اگر [illegible] ۵ [illegible] کہ نقوان وغیرہ [illegible]
جواب یہ کہ جو اس نے اقول حرقیام ولد الحجام جوابات کہا ہی مثل ملبیہ [illegible] معمد و بعض کان فی ہذا [illegible] انتہی [illegible] اصل [illegible]
کو جس [illegible] کے کہنا ہے اور جو قول نامقبول دین کفر سے نکالتا ہے ادعائی محض بلا سند و بلا دلیل ہوتا ہی [illegible] اہلسنت کو کہا ہی معلوم ہوا کہ مالک
و محمد بن الحسن اور ابو حنیفہ نام [illegible] فرقہ میں بھی ہو نہی [illegible] اوسکی کتب امامیہ لا وی کیون جز طعام [illegible] طریقہ استدلال سے وقف نہیں ۵ گویا
سیر [illegible] معلوم لسان المیزان سے سند کس [illegible] لایا اوسمین تو فرکور ہی ہیں کہ مالک و محمد بن الحسن و ابو حنیفہ [illegible]
لی ہیں اور اگر اوسمین مضمون مذکور ہوتا ہی تو سی مفید کون جز کی تھا کیونکہ وہ تو شہادت النصب [illegible] ہوتا اور کون [illegible] عجب [illegible]
کہ اوسکو تمیز اپنی نافع و ضار میں ہیں عبارت کشی کہ اوسمین ابو حنیفہ کا و اصحاب ابو حنیفہ کا ظالم ہونا بارشاد فیض بنیاد جناب صادق علیہ السلام کے
مصرح ہے اوسکو اپنا مفید و موید سمجھا ۵ برین فہم و دانش بباید گریست [illegible] اور عبارت شافی سے جو کون جز [illegible] نقل کے ہی ظاہر ہی کہ ابو حنیفہ مخالف امامیہ کا تھا

[illegible] ... معلوم ہوتا ہے ... اور ایسی ہی ... [illegible]

[illegible] ... مطلب ... ثابت ... کون ... [illegible]

کہ ابوحنیفہ کا ذم اپنا جیسی اونکو وجہہ تہا یا مراد اوس سے بہی ابوحنیفہ ناؤسیہ یا ابوحنیفہ نصرانیہ ہے نہ امام ابوحنیفہ یہہ بہی ادعای باطل و دعوی بلا دلیل دروغ
بیفروغ ہی غزالی امام سفیان نے اپنی کتاب منخول مین ذم ابوحنیفہ امام اعظم سنیونکی کے ہی اور اوسکی نماز کا حال یون لکہا ہے کہ مصلی جلد سگ مدبوغ پہن کر اور بہر
نیاسہ بول کا چہڑک لے اور جو مہائی اوسکا ملتصق بنجاست حقیقہ کر لی اور نبیذ خرما سی وضو کر لی اور فارسی مین تکبیر کہی اور بجای قراۃ دو باغ سبز کہہ لے
اور دو تکبیر زمین پر بغیر فصل کے مارے اور آخر تشہد مین بجای سلام کے گوز مارے تو نماز اوسکی صحیح و تمام ہے اور یہی اوس منخول مین ہی کہ ابوحنیفہ نے
عقوبات شرعیہ جو شارع علیہ السلام نے عصمت دما و فروج و اموال کے لئے مقرر فرمائی تہی باطل کر دیا قاعدہ عصمت دما کو تو یون منہدم کر دیا کہ اگر کو
کسیکو بہاری چیز سی قتل کرے تو قاتل پر قصاص نہین اور قاعدہ حفظ فروج کو یون منہدم کر دیا کہ قواعد اسقاط حد کے نکالے مانند اجارہ کے اور زعم کیا کہ اجارہ فروج
مسقط حد ہے اگر کوئی کسی عورت دیگر زنا کرے تو حد اوس سے ابوحنیفہ سگ دنیای جیفہ کی نزدیک ساقط ہے اور قاعد حفظ اموال کو یون منہدم کیا کہ اوسنے زعم
کیا اگر غاصب سے مغصوب مین کچہ تغیر کرے تو مالک سے مغصوب کا ہوجاتا ہے جیسی گندم کو غصب کر کے آرد کر لے تو وہ آرد و گندم ملک غاصب ہوگئی اور ابن حزم
اندلسی نے بہی ذم ابوحنیفہ طالب دنیای جیفہ کی لکہا ہے ذکر مسئلہ سقوط حد زنا مین باجارہ لکہتا ہے مع ان فی هذا تطریقا الی الزنا و اباحة الفروج المحرمة
وعونا لابلیس علی تسہیل الکبائر فلا یحد ان و لا زانیتان بزنیا علانیة وہما فی امن من الحد عند اعطائها درہما بینا حرہا بہ الزنا فقد
علموا الفساق حیلة فی ان یحصروا مع نفسہم امرأة سوء زانیة وصبیا بغاء ثم علموہم الحیلة فی وطی الامہات والبنات بان یعقدوا معہن
نکاحا ثم یطوہن علانیة آمنین من الحد ثم علموا ہم الحیلة فی السرقة ان ینقب احدہم نقبا فی الحائط و یقف الواحد داخل الدار والاخر
خارج الدار ثم یاخذ الاخر من النقب و یخرجا آمنین من القطع ثم علموہم الحیلة فی قتل النفس المحرمة بان یاخذوا صحیحا یکسر بہ
راسہ حتی یسیل دماغہ و یموت و یمضی آمنا من القود و من عدم الدیة من ماله و نحن نبرء الی الله تعالی من هذہ الاقوال الملعونة
یعنی سقوط حد زنا مین باجارہ راہ بتانا ہی طرف زنا کی اور طرف اباحت فروج محرمہ کے اور مدد دینا ہی ابلیس لعین کو اور تسہیل کبائر کی پس نکیا جاویگا کو
زانی مرد پر جب اجارہ کر کے وہ دیگر زنا کرین پس بتحقیق تعلیم کیا فاسقون کو حیلہ ایسا کہ اپنی ساتہہ رکہین زانیات اور لونڈے اور انکو جوا بنون سون پہر
تعلیم کیا حیلہ وطی امہات و بنات کا اسطرح پر کہ اونکی ساتہہ نکاح کرین اور وطی کرین علانیہ اور محفوظ رہین حدود سی پہر تعلیم کیا حیلہ سرقہ مین
اسطرح پر کہ ایک شخص دیوار مین نقب و سوراخ کرے اور ایک شخص گہر کے اندر گہسے اور ایک شخص باہر گہر کے کہڑا رہے اور اندر والا مال چرا کر
باہر والے کو دیدے اور دونو قطع ید سے محفوظ رہین پہر تعلیم کیا حیلہ قتل نفس محرمہ مین اسطرح پر کہ لکڑی مضبوط سی جسکا چاہین اوسکا سر توڑ ڈالین تاکہ
سر اوسکا پہٹ جاوے اور دماغ بہ جاوے اور وہ مر جاوے اور مارنا والا قصاص سے محفوظ رہے اللہ تعالی ایسی اقوال ملعونہ سی ہمکو محفوظ رکہے اور یہی فخر رازی
امام سفیان نے تفسیر کبیر مین اور ابن جوزی نے کتاب منتظم فی تاریخ الملوک والامم مین اور ابن خلکان نے ذم ابوحنیفہ سگ طالب دنیای جیفہ کی لکہی ہے کون حز
طعام دیکہی کہ انکے اسباب و نمونہ از خروارے ہم نی نقل کیا ذم ہی یا مدح اور یہہ ذم ابوحنیفہ امام اعظم سنیونکی ہی یا ابوحنیفہ ناؤسیہ و نصرانیہ کے
اور جو کہ کون خر طعام ولد الحجام نی کوئی وجہ موہبہ اور کوئی دلیل معقول بطلان قول خطیب بغدادی اور عبد القادر جیلانی کے دربارہ خروج و ارجا ١٨٨

ابوحنیفہ

و علیہ سلمہ تعادر ... منقبتی قاید ہیں ... وہ صاحب ... مار انکحا مر لی جو شہادت ... محی ... سہم سقیفہ سعیان کیا

... ابو حنیفہ حکّ ونیا جیفہ ... عظیم سفیہ سقیفہ ... ما قوا ... التسعدی ...

جو قلیا تمام تبا نا ہی **قال** صاحب سہم الثاقب ہرگاہ شافعی با ین حجت غالب آیا بر محمد ابن الحسن ظاہر ہو وا صحیح گشت نزد تو قائل ما تحت بحرز

دار کتاب اللہ خصم جو در الملزم و مفحم ساختہ **قال** الناصب الکاسب بیان مبین او ر برہان تحقیق نہی ہوتا ہی کہ قیاس ابن ادریس نے یا تسعی کا

قیاس مع الفارق ہے کہ اسکی سبب ہرگز کتاب اللہ سے الزام و افحام ممکن نہین و علی تقدیر التسلیم یہہ کہانسے مستنبط اور مستفاد ہوا کہ مفحم بالفتح

کا قول قائل کا مذہب ہوتا ہے المعترض لا مذہب لہ شاید فرا یا د خاطر نرہا اگر کوئی اہلسنت میدان مناظرہ مین آوے اور بمواجہہ ملازمان فرماوی کہ امام زمان

کیون روپوش اور خانہ بدوش ہوئے موافق قرار داد عقدیات شیعہ تہک کر بیٹھ رہا ہے تاکہ بخوف اعدا و باندیشہ دشمنان آل عبا وہ کہیگا اس ہنگام مین لطف

و صلح کہان رہا اور باعتراف قوم امامت کو جو شجاعت لازم ہے جبانت لازم آئی اسصورت مین کہ بیشک ملزم و مفحم ہو جاوینگے تو کیا ملزم و مفحم کا مذہب

لطف و صلح ہو جائیگا ہوش کے باتین کیجیے اگر ملزم و مفحم کا مذہب لطف و اصلح ہو جاوے مذہب شیعہ کی نسبت انقلاب عظیم پیدا آتی ہی کہ شیعہ بسبب سکوت قائل

جبانت امام ہوا اور سے الزام بلطف و اصلح قائل شجاعت امام ٹہری و بل ہذا قلب المذہب و تبدیلہ **۵** قدم رکہنا سنبھلکر صحبت رندان مین او ناز زاہد

یہان بگڑی او جھلتی ہی آمیخانہ کہتی ہین **اقول** کون خر طعام و لد الحجام کی کسی بیان مبین و برہان تحقیق سے ظاہر نہین ہوا کہ قیاس شافعی کا قیاس

مع الفارق ہے یہان تو شافعی نے بظاہر کوئی قیاس نہین کیا بلکہ جب ابن حسن نے احتجاج حرمت وطی فی الدبر بر لفظ حرث کیا اور وہ اپنی زعم فاسد مین حرث

کو علت حلت وطی فی القبل کے سمجہا اوسوقت شافعی نے جواب استدلال و احتجاج ابن حسن کا دیا اسطرح پر کہ اوسکی دلیل کو رد کیا اور کہا کہ تو جو علت

۸۹ کی حرث کو اپنے زعم ناقص مین سمجہا ہے تو اور یہہ سمجہہ تیرے برغلط ہے علت حلت کی حرث ہوتا تو وطی بین الساقین اور فی الاعکان کہ اونمین ہرگز حرث نہین حلال

نہوتی حالانکہ بالاتفاق حلال ہے پس ابن حسن ساکت و مفحم ہو گیا ورسے آن بندہ یہہ کہتا ہے کہ اگر بقول کون خر طعام و لد الحجام اور ابن الحسن مدار احکام کی علت

وطی حرث ٹہری تو چاہیی کہ وطی زوجہ عقیمہ و زوجہ آیسہ حرام ہو حالانکہ لیس کذلک فثبت ان الحرث لیس بعلۃ اور کون خر طعام و لد الحجام عجب بلید و طرفہ

کودن ہے جو یوں سمجہتا ہی کہ کہانسے مستنبط و مستفاد ہوا کہ مفحم یا ملزم کا قول قائل کا مذہب ہوتا ہے آخرکار آنکہ بدیدہ جہالت دیدہ در کہولکر دیکہہ

وہ روایت جو در منثور سے صاحب سہم ثاقب نے نقل کی ہی کہ اخرج الطحاوی والحاکم فی المناقب والخطیب عن محمد بن عبد اللہ ابن عبد الحکم ان الشافعی

سئل عنہ فقال ما صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تحلیلہ ولا تحریمہ شئ والقیاس انہ حلال مصرح ہے کہ شافعی کے قیاس مین وطی فی الدبر حلال ہے

اور افحام و الزام خصم و استدلال قائم کرنا اپنے خلاف معتقد اور مخالف اپنی اجتہاد و مجتہد پر غیر معمول بلکہ غیر معقول ہے اور کون خر نے شافعی مستدل کو

جو بقیر معترض کیا اور کہا المعترض لا مذہب لہ یہہ اوسکی سمجہہ کا پہیر ہے اور کون خر طعام و لد الحجام نے یہہ جو کہا کہ اگر کوئی سنی میدان مناظرہ مین آکر

یوچہی کہ امام زمان کیون روپوش ہوئے آپ تہک کر بیٹھ رہی فرماوینگا کہ بخوف اعدا تو سنی معترض کہیگا کہ اس ہنگام مین لطف و اصلح کہان رہا الی آخر ہذیانانہ

یہہ طرفہ حکایت ہی کہ آپ سے اعتراض کرنا آپ ہے جواب سست بنا کر اوسکو رد کرنا آری کون خر عقل کے دشمن اولاً سنی مرد میدان ہین وہ تو تجہہ لگو

ہنگو زدون کے ہی اور مانند اپنی مقتداؤن کے سوائے تولی ادبار کی کچہہ نہین جانتی کہ پیرو اپنی پیرون کے ہین ثانیاً ہم اس اعتراض سنیہ سنیہ کا یہہ جواب دینگے

کہ روپوش ہونا امام زمان بحکم الٰہی بنا بر مصالح کی ہے کہ خدا بخیر اون مصالح کا عالم ہے اور ایسا روپوش ہونا باعث جبن و جبانت کا نہین ہو سکتا

منورہ تا قیامت ہے وہ اعتقاد الفاسدہ الکاسدہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جو غار میں مختفی ہوئے اور مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی اور حضرت عیسیٰ علی
نبینا و علیہ السلام جو بحکم خدا آسمان پر چلے گئے اور چہرے تمہارے ملک الملک نے آنحضرت کو آسمان پر اوٹھا لیا تو کیا پیغمبر خدا اور حضرت عیسیٰ اور حضرت قہار تعالیٰ شانہ
عن مرعوم اوضاع اور حیات لازم ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور کیا لطف فرصلح میں کچھ تخلف واقع ہوا اگر عقل کے دشمن ہی مستور بالید عقل کے تابع ہوتے
اور ہوش میں ہوں الاستعصاء میں خوب سمجھتے تا تشفی ہو جو میں رو پوش ہونی اپنی غوث و قطب و ابدال اوتاد کی ٹہرا ہو وہ بھی وصی بنا ہوئے
سمجھا چاہیے **قال صاحب السہم الثاقب** مدار حاکم کی نقل لعل الشافعی کان یقول ذلک فی القدیم واما فی الجدید فنص علی التحریم **قال**
صاحب مفاد قول حاکم کا یہ ہے کہ اگر بعد قیاس رہا نظر اہل امام شافعی کا صحیح ہو جسکا مفاد تحلیل ہے تو تصریحات شافعیہ اور شافعی کے ہاں صحیح ہی حسکا مفاد
تحریم ہے جس میں بقولین متناقض لازم آیا کہ والشافعی یقول انہ حلال و یقول انہ لیس بحلال اور وجہ اسکی یہ ہے کہ شاید شافعی کا مذہب قدیم میں دو
قول ہو قدیما حلت کے قائل ہوں اور جدید آخر عمر کے بعد ملاحظہ ادلہ قاطعہ حرمت تحریم کی جانب رجوع لائے ہوں تا وجود تحقیق رجعت طرفین کی استدلال
حلت کیونکر متمشی ہو جی تو پھر یہ کلمہ لعل الاحتمال مبطل الاستدلال مکملہ لعل یبطل الاستدلال ہے بلکہ دو ہوا کی ضعیف تھا
تو پھر کل تک کہے گی گئی سہام چار **اقول** سمجھے نہیں کہ مفاد قول حاکم کا یہ ہے کہ شاید قول قدیم شافعی کا حلت فعل مذکور ہو اور قول جدید
میں اوسکی تصریح بحرمت کے ہی عبارت مذکورہ حاکم میں اگر نہیں ہے مگر کوئی کی نقل میں المستحق بطلان اشاعرہ ہونی بلکہ المعنی فی البطن
انکار ہے تو محض سکایت ہے کہ جب شافعی نے یہ کہا ما صح عن النبی فی تحلیلہ ولا تحریمہ شیء والقیاس انہ حلال تو معلوم ہوا کہ پہلی قدیم میں
رائے و اجتہاد و قیاس اوسکا مرجح تحلیل تھا اور ازاں بعد اجتہاد و قیاس جدید میں اوسکی تحریم اوسکی راجح متعلق جواب اسکا صاحب سہم ثاقب جو دو نہی میں
اوسکو کون جز یا سمجھا ہی نہیں یا دیدہ و دانستہ تجاہل کرتا ہی سہم ثاقب میں اسکا مستوجب ہے کہ وہ یا ہی کہ مراد شافعی از قدیم و جدید نسبت خوش
بیان قائل بودن اوستحلت است خواہ در قدیم باشد خواہ در جدید اور حقیقت حال یہ ہی کہ فعل مذکور کے حلت و حرمت مختلف فیہ بین العلماء ہے کوئی
جو کہتا ہے کہ مذہب شیعہ میں فعل مذکور باجماع و اتفاق مجتہدین و علماء حرام ہے کہ دب بحث ہی تک مالک امام سعید کا حلت فعل مذکور کا قائل ہے امام سعید
فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں اور دیگر علماء اپنی کتب میں اسکی تصریح کی ہے کما مر اور اوسہم الثاقب میں یہ نقل ہے اعجاز الہ ایضا اور ابن عمر و ابو سعید خدری
جیسے جلیل القدر و دیگر صحابہ بھی اسکا حلت کا قائل ہونا تفسیر دیلمی و غیرہ سے ہی اور عبارت قسطلانی شارح صحیح بخاری کی غدر فقط ابا امر و مالک
مع اعداد من السلف رسالہ سہم ثاقب میں سب مذکور ہے چنانچہ رجعت شافعی کے در جمیع حاکم کا کون جز ظاہر کی کیا زائد نہوگی اور نقل لفظ لعل کا اگر احتمال کے
آتا ہی تو بہ احتمال کہ حاکم اوسکا عالم ہو کہ بیکار ہے اور شافعی کا قائل ہونا بحالت فعل مذکور بقول حاکم کے دریچہ **قال صاحب سہم الثاقب** مراد
غرض شافعی از قدیم و جدید نسبت اصل غرض بیان قائل بودن اوستحلت است خواہ در قدیم باشد خواہ در جدید **قال** البتہ صاحب سہم کو مانی کچھ نہ
سمجھ سکی کہ ہے کوئی عاقل قول مرجوع عنہ کو مذہب کہہ سکتا ہے یہ استدلال اگر یا وجود قول جدید قول قدیم بھی قابل استدلال ہے تو شیعہ
کا ٹھکانا نہیں کہ روایتیں ہے تمہارے علماء وغیرہ رواۃ شیعہ ظاہر ہے کہ مشبہہ مجسمہ اور فاسد العقیدہ و تھے چنانچہ کلینی میں محمد بن فرج سے مروی ہی کہ کتب
الی ابی الحسن علیہ السلام اسالہ عما قال ہشام بن الحکم فی الجسم و ہشام بن سالم فی الصورۃ فکتب دع عنک حیرۃ الحیران و استعذ باللہ من الشیطان
لیس القول ما قال الہشامان خلاصہ کہ انکی حمایت کو تسلیم مجلسی نے مجلس حدیقہ شیعہ میں فرماتے ہیں کہ یہ لوگ قبل حضور حضرت ہمہ فاسد العقیدہ تھے

سب انکی خدمت مین حاضر ہوکر صحیح العقیدہ ہوئے اب یہان وہی فرماتی کہ ہمارا غرض ازشبل و لعد بلیت الحجرہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو ہلا زمان کی اصل و بنیاد سے
واقف ہین اسطرح کہین گے کہ ہمکو انکی رفض سے کیا کام انکی اسلاف سنی ہوتے تھے اور کذب کی اولاد و نشان ہین خدا کہ بحکم حق بر زبان جاری اہلسنت کی مذہب
حقیت ہے جاسکی شکل ہے اللھم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل دین محمد ؎ وصال یار مقدر ہین تو ہوہی گا ٭ خدا کری شب ہجران کہین
سحر ہوئے **اقول** کون خر طمام ولد الحجام طرفہ جاہل و بلید ہے روات شیعہ کے فاسد العقیدہ ہونے سے سابقاً اثنا عشریہ کیون آفت ناگہانی مین گرفتار
ہونے لگی ہیں یہ شاید الزاقبل حضور حضور ائمہ اہام علیہم السلام کی فاسد العقیدہ اور مشبہ و مجسمہ تھے اور بعد حضور کی صحیح العقیدہ ہوگئی تو کوئی آفت ناواکی آگئے
شیعہ اثناعشریہ کی لئے آفت ناگہانی مین تو سنیہ سنیہ گرفتار ہین جبتک شافعی اونکا مجتہد اپنی قول قدیم پر تہا اوسکی مقلدین وطی فی الدبر کرتی رہے
اور جب شافعی نے قول جدید نکالا تو اوسکی مقلدین جو خوگر و عادی فعل مذکور کے ہو رہے تہی آفت ناگہانی مین گرفتار ہوئی خو و عادت کہ بقول حکما
مانند طبیعت ثانیہ کے ہے چھوٹ نہین سکتی اور بسبب فعل معتاد کو چھوڑ نہین سکتی تو جو کہ مقلدین شافعی فعل معتاد کو چھوڑ نہین سکتی اور کرنا ہی اوسکا
بسبب قول جدید کی غیر مستحسن جانتی ہین عجب آفت ناگہانی مین گرفتار ہوئی اعاذنا اللہ من ذلک وہ آن بمودہ کا کوہ ہے بالمجاہدہ مومن کان بتبیرہ من
القرآن کون جو اپنی روات صحابہ سے کیون نکال کر تا ہی ہم سابق مین بتفصیل لکہ چکی ہین کہ اکثر روات اونکی مانند عمران بن حطان و مروان وغیرہ
ملاحدہ اور مانند مصر بن حریز کے مشبہ و مجسمہ ہین خلیفہ تمہ اور کون خر طعام ولد الحجام تہی جو کہتا ہے وہ لوگ جو ہلا زمان کی اصل و بنیاد سے واقف ہین
الحکرہ ہو اب مسکا یہہ ہے کہ جو لوگ اصل و بنیاد ابوبکر بدگہر و عمر بدگہر و عمر شکر و غیرہ کی اصل و بنیاد سے واقف ہین اسطرح کہین گے کہ ہمکو انکی اسلام ظاہر زبانی
کیا کام اسلاف تو انکی بلکہ وہ خود کافر و مشرک و بت پرست و شراب خوار و قمار باز تہی بلکہ بعد اسلام لانے کی بہی نفاق و ارتداد و کور نمکی و عذر
وخیانت مین گرفتار رہی کون جو عجب یا تعجب کر تا ہی کہ اپنی اسلاف اخلاف کے خوارق عادت یاد دلاتا ہے ؎ دشمن دانا کہ بلای جان بود ٭ بہتر
ازان دوست کہ نادان بود ٭ اور نہین معلوم کہ مذہب باطل سنیہ سنیہ کی حقیت کس کلام سے نکلی اللھم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل دین محمد
والعن من ظلم علی اہلبیتہ وعصب حقہم واغضبہم **قال** صاحب السہم الثاقب بار دیگر تغیر کو بد بوہت اخرج الطحاوی من طریق
اصبغ بن الفرج عن عبد الرحمن بن القاسم قال ما ادرکت احدا اقتدی بہ فی دینی یشک فی انہ حلال یعنی وطی المرأۃ فی دبرہا ثم قرأ نساءکم
حرث لکم ثم قال فای شیء ابین من ہذا **قال** الناصب الکاذب معلوم نہین کہ من ہذا کسکا متعلق ہے ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ خرج کا لفظ جاہل خطا
خامہ سے رہگیا کیونکہ ہلا زمان کی ترجمہ مین بہی نہ تہا نقط یہ دام حجت صریح خواہد بود مترجم بہی جدا جانی کس مصلحت کیوسطی عمداً یا سہواً ترک ارادہ متعلق ہے
متعلق ہو ایہہ نقصان خاتمہ کا خاتمہ کے نقصانات پر دلیل ہے خبر لیجئی کہ خاتمہ بخیر نہین معلوم ہوتا **اقول** جو کہ تعرضات لفظی شان محصلین سے نہیں
ہی جیسے خطا نالفظی و معنوی و خلاف محاورہ کون جو سہی کہ سارا رسالہ قبقاب غلطیون خاتش سے لفظ و معنی و محاورہ مکمو اغماض نظر کیا ہی یہان
ایک لفظ امین کا قلم کاتب یا ناسخ یا طابع سہی سہواً گر گیا اوسکو کون خر نی اپنی خبث فطرت اور ذالت جبلی سے طرف خامہ فیض ختامہ صاحب سہم ثاقب کی
نسبت کیا اوسکو عاقبت الاشعری اشراف عباد ہے کیا علاقہ ہے کون خر نی اپنی دیدہ کور پر یہ نہ دیکہا کہ ترجمہ مین لفظ صریح نہیں کرتی یہہ نقصان فہم کون جو کا
دلیل یہی اوسکی نقصانات خاتمہ و خاتمہ یہہ بالجملہ اوسکی فاخر بحجام کا بخیر ہونا معلوم نہین ہوتا **قال** الناصب الکاذب بالجملہ بر تقدیر صحت روایت یہہ
یہی تنہا مجتہد یب ہلا زمان سے اسبو مطلق کہا برا من ما وال الکلام الی ہذا المقام حوالہ تمام ہو اکہ جمعاً بین النصوص والاخبار و توفیقاً لقول الجمہور الاسرار سبحی مواقع

مین حرمت کا لفظ مقدر ہے یا فی بمعنی من ہے یعنی شے حرمہ وطی المرأة فی دبرہا یا فی وطی المرأة من دبرہا اب سواے تجاہل اور جہل یا یا شیء اہل سنت کے
کیا مناقشہ ہی افسوس ہے ؎ گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ٭ از شما یک تن نشد اسرار جو ۔ **اقول** یہہ کلام کون خرطغام و لد الحجام کا دلیل واضح ہی بہت لکہ
جنون و لد الحجام پر غالب گا وہ دلایل ساطعہ و براہین قاطعہ اہلحق امامیہ کی دیکہہ کر مبہوت فبہت الذی کفر واللہ لا یہدی القوم الظالمین ہو گیا ارباب
انصاف پر مخفی نہین کہ صاحب سہم ثاقب نے احتجاج و استدلال بقول عبد الرحمن بن القاسم کے اور حلت وطی فی الدبر کے نزدیک عبد الرحمن و اوسکی مقتداون کے کی ہی اور
قول عبد الرحمن کا یعتقد رہی ما ادرکت احدا اقتدی بہ فی دینی یشک انہ حلال اور ارباب انصاف پر یہہ ہے مخفی نہین کہ عبارت یعنی وطی المرأة فی دبرہا ثم
قولہ ومثلہ کم حرث لکم ثم قال فلا ابین من ہذا شرح قول عبد الرحمن مین یا کلام طحاوی کا یا کلام اصبغ بن الفرج راوی کا ہی نہ قول و کلام عبد الرحمن کا
اور دونوں وطین علیل کون خر کی قول عبد الرحمن مین کہ مبنی استدلال کا و منشاء احتجاج کا ہے کسیطرح بن نہین سکتین اور تاویل تفسیر و شرح قول
عبد الرحمن مین بکار آمد نہین ہے بلیغ کہانی کون خر کی اور مغلطہ بازی اوسکی کہ لوگون کے دہوکا دینی کو جو کہا کہ بر تقدیر صحت روایت یہہ بھی منافی تقریب
مانحن فیہ ہے بیکار محض ہے اور سواے مغلطہ گوئی محمل صحیح عبارت کون خر کا نہین **قال** صاحب سہم ثاقب واز ینکلام واضح ولایح است کہ در زمان عبد الرحمن
کسی از مقتدایان شان قائل بحرمت آن نبودہ بلکہ اجماعی الوقت بودہ و ہم ظاہر میشود کہ آیہ کریمہ را نص صریح وحجت و ضحہ بر اباحت آن میدانستہ اند و ہمین سنت سنیہ
ایمہ سنیہ دران زمان بودہ **قال** الناصب الکاذب تقدیر صحت منقول اور تقدیر لفظ حرمت یا اخذ فی بمعنی من اسکی اباحت مین صلا شک نہین ہان بر تقدیر
عدم تقدیر حرمت اور عدم اخذ فی بمعنی من البتہ اسکی اباحت مین شک بلکہ حرمت کا یقین ہے ، ایمہ اربعہ و جمہور اہلسنت اسکی حلت کے قائل نہین کما فی العسقلانی
ومذہب احمد والشافعی و مالک و ابی حنیفہ و صاحبیہ والجمہور التحریم لورود النہی عن فعلہ و تعاطیہ بلکہ بشہادت استبصار و خلاصہ تہذیب اور ارشاد و غیرہ بالغ وجوہ ۱۹۲
وضوح واضح ہوا کہ اس فعل کے قائل اور فاعل رفضہ خفضہ ہیں اور انکی ایمہ منقرضہ منقرضہ ہین اگر اوسقدر بیان پر طمانیت اور تسلی نہین ہوتی اپنی کتب
فقہیہ ملاحظہ ہو فی الکشاف یجوز الاستمتاع بما عدا القبل و شرح مدارک اتفق العلماء کافۃ علی جواز الاستمتاع من الحائض بما فوق
السرۃ و تحت الرکبۃ واختلفوا فیما بینہما فذہب اکثر علماءنا الی جواز الاستمتاع بما بینہما ایضا وقال الشیخ المفید فی شرح الرسالۃ
لا یحل الاستمتاع الا بما فوق المیزر ومنہ الوطی فی الدبر پہر چند سطر کے بعد مدارک مذکور مین مذکور ہی وقد ورد بذلک روایات کثیرۃ کموثقۃ عبد اللہ
ابن بکیر عن بعض اصحابنا عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا حاضت المرأة فلیأتہا زوجہا حیث شاء ما اتقی موضع الدم و روی عبد الملک بن عمرو قال سالت ابا
عبد اللہ علیہ السلام عما یحل من المرأة الحائض منہا قال کل شیء ما عدا القبل بعینہ و صحیحہ عمر بن یزید قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ما
للرجل من الحائض قال ما بین الیتیہا یہہ بین روایات صحیحہ شیعہ کہ غالبا فی زمانا بضرورت تقیہ یا بتدبیر تشنیع امر قبیحہ اس فعل زبون اور حرکت و ابحہ
کو کہ حرمت اسکی مجمع علیہا اصحاب ملت بیضا و ہی جانب لیا اور حلت اوسکی کہ مفتی بہا ارباب نحلت لی حیا ہے انکی جانب وبا الحمد للہ کہ یہہ حدیع
اور زور و بیر اور کید کے تاثیر فروغ پذیر نہین ہوا و مکروا و مکر اللہ واللہ خیر الماکرین باب لعنت کی نسبت اتنی ہرزہ خائی خوب نہین اہل تشیع کے
فضیحت رہی کہ انکی مذہب کا یہہ امر ناخوب بدر اس قسم کے دنیا انکی محبوب نہین ؎ تا چند ز ژاژ خائی و بیہودہ درایان ٭ ابن ترک مین مذہب کی تجدید
انتہی بحذف التراجم **اقول** کون خرطغام و لد الحجام نے جو کہا بر تقدیر صحت منقول اور تقدیر لفظ حرمت یا اخذ فی بمعنی من اسکی اباحت مین صلا شک
نہین بیان لفظ اباحت کا بیجا ہے لفظ حرمت کے لکہا کون خر طرفہ بی مغز ہی اور الفاظ بر تقدیر صحت کے کیا ضرورت تہی تصحیح لتقیہ الکل کیون مذکر لی اور حیص پیص نہین

لکہ چکا ہی کہ قول عبد الرحمن بن القاسم میں کہ ما ادرکت احدا اقتدی بہ فی دینی یشک فی انہ حلال یعنی وطی دبر زن بہ تحریف نا معتقد ہوسکتا ہی

ہوسکتا ہے کما لا یخفی علی من لہ ادنی مسکہ اسمیں تمسک کون خر کا بار بار ان تاویلات علیلہ واہیہ وہی من نسج العنکبوت بزبان قلم پر لانا اور تکرار

بی سود کرنا سوا اسکی باعث یا جنونکی مقصود نہیں ہوسکتا اور کون خر طعام و لد الحجام نے یہہ جو کہا ائمہ اربعہ اور جمہور اہلسنت اسکی حلت کی قائل نہیں

تھا فی القسطلانی الحرزۃ یہہ تکذیب اپنی امام فخر الدین رازی اور خود قسطلانی کی ہے امام فخر الدین رازی امام سفیان نے تفسیر کبیر میں مطاء و تفسیر آیہ نساءکم حرث لکم

الآیہ کی لکہا ہے المسئلۃ الثالثۃ ذہب اکثر العلماء الی ان المراد من الآیۃ ان الرجل مخیر بین ان یاتیہا من قبلہا فی قبلہا و من دبرہا فی قبلہا فقولہ تعالی انی شئتم

محمول علی ذلک و نقل نافع عن ابن عمر انہ کان یقول المراد من الآیۃ تجویز اتیان النساء فی ادبارہن و سائر الناس کذبوا نافعا فی ہذہ الروایۃ

وہذا قول مالک و اختیار السید المرتضی من الشیعۃ انتہی اکون خر اور اوسکی اذناب دیکہیں کہ امام رازی اونکا کہنا ہے کہ تجویز اتیان النساء فی

ادبارہن قول مالک احد الائمۃ الاربعۃ سنیان ہے اور قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں لکہا ہے وقد نقل الاخذ بذلک عن جماعۃ من السلف لہذہ الاحادیث

و لظاہر الآیۃ و نسبہ ابن شعبان الی کثیر من الصحابۃ و التابعین و الی الامام مالک فی روایات کثیرۃ قال ابو بکر الجصاص فی احکام القرآن و

المشہور عن مالک اباحتہ و اصحابہ ینفون عنہ ہذہ المقالۃ لقبحہا و شناعتہا و ہی عنہ اشہر من ان یندفع بنفیہم عنہ انتہی اس عبارت

قسطلانی میں تصریح ہی کہ امام الائمہ مالک سے روایات کثیرہ اباحت فعل مذکور میں مروی ہیں اور ابو بکر جصاص نے احکام القرآن میں کہا ہے کہ مالک سے اباحت

اوسکی مشہور ہی اور اصحاب مالک نفی اس قول کی مالک سے کرتے ہیں بسبب قبح و شناعت اس فعل کے اور اباحت فعل مذکور کی عند المالک ایسی اشہر ہے کہ نفی اصحاب

مالک سے مندفع نہیں ہوسکتی اور قول جابر مرام کا جو اس تمام میں بکمال اسکا مناقض ہے اسمیں قول کون خر کا کہ ائمہ اربعہ اور جمہور اہلسنت اسکی حلت کی ۱۹۳

قائل نہیں دروغ بیفروغ ہی اور عبارت قسطلانی کی جو کون خر نے نقل کی ہے و مذہب احمد و الشافعی و مالک و ابی حنیفۃ و صاحبیہ و الجمہور التحریم تصحیح طلب ہے

کون خر کا اسمیں دخل و تصرف معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہہ عبارت قسطلانی منقولہ کون خر معارض و مناقض ہے اوس عبارت قسطلانی کی جو ہمنی یہاں نقل کی ہے

اور عبارت قسطلانی منقولہ حقیر کو جسجگہ صاحب سہم ثاقب نے نقل کیا ہے اوسجگہ کون خر نے اوسکی صحت میں کلام نہیں کیا بلکہ اوسکو تسلیم کرکی جوابات

واہیہ دیے ہیں کہ حقیر نے اوسکو رد کیا ہے بالجملہ عبارت تفسیر کبیر سے بخوبی ثابت ہوا کہ مالک امام سنیہ سلفیہ قائل اباحت وطی فی دبر الازواج کا ہے

و بحکم ہذا القیاس عبارت قسطلانی شرح صحیح بخاری سے قائل ہونا امام مالک کا باباحت مذکور بروایات کثیرہ بلکہ قائل ہونا جماعت سلف کا سنیہ سلفیہ کا

و اکثر صحابہ و تابعین سنیہ کا باباحت مذکور واضح ہے سو بین قول کون خر کا کہ حرمت اسکی مجمع علیہا اصحاب ملت بیضا یعنی سنیہ سلفیہ کا ہی باطل محض و ذہول و نسیان

کون خر کا ہے اور کون خر طعام و لد الحجام نے یہہ جو کہا بلا استشہادات استبصار او ارشاد وغیرہ واضح ہوا کہ اس فعل کے قائل اور فاعل رفضہ خفضہ اور

اونکی ائمہ معترضہ منقرضہ ہیں فضل اللہ فاہ و جعل التراب مثواہ ہم اسکا جواب مکرر لکہ چکی ہیں کہ ائمہ انام علیہم السلام پر یہہ افترای محض کون خر کا ہے

استبصار و ارشاد سے قطعا ثابت نہیں ہوتا ہے اور جو کہ صاحب سہم ثاقب نے اور حقیر نے بہی مکرر لکہ چکا ہی کہ یہہ مسئلہ مختلف فیہا بین الامامیہ ہی اکثر

علمائے امامیہ اوسکی حرمت کے قائل ہیں اور بعض اوسکو مکروہ بکراہت شدیدہ مغلظہ کہتی ہیں تو لکہنا کون خر کا عبائر کتب امامیہ کا تحصیل حاصل و تطویل

بلا طائل ہے اور کون خر طعام و لد الحجام نے جو بار بار تکرار بی سود کی ہی کہ کلام ابن عمر میں یشیر فی یعنی من کے آیا ہی اور بہر اوسپر ترقی کی کہ شان نزول

آیہ نساءکم الآیہ میں لورا اقوال علما و عبائر کتب ہیں جو اس مسئلہ خاص میں وارد ہیں بلا وجہ فی کو معنی من کہا اور یہاں عبد الرحمن بن القاسم کے

قول مین جسمین فی بمعنے من کے ہووے نہین سکتا بطور کلیہ کے کہا کہ ایسی مواضع مین فی بمعنے من کے ہی حقیر ہر جگہ اوسکی تکذیب بدلایل ساطعہ کرچکا ہے
اب بیان یہہ کر رکھنا ہے کہ ابن عمر افقہ واورع صحابہ سنیان نی نافع سے کہا تو جانتا ہی کہ آیہ نساءکم الآیہ کس امر مین نازل ہوا ہے نافع نی کہا نہین قال نزلت فی
رجل من الانصار اصاب امرئتہ فی دبرھا ابن عمر نی کہا نازل ہوا یہہ آیہ حق مین ایکمرد انصاری کے کہ اوسنی اپنی زوجہ کے دبر مین وطی کی تہی ابن عمر ابن بیان
محاورہ مین فی کو بمعنی ظرفیت کے کہ وصفی و تبادر و متعارف ہی کہے مین بولا تہا نافع کہتا ہے قلت لہ من دبرھا فی قبلھا کہا مین نی ابن عمر سی اوس مرد انصار
نی نسبت کیطرف سی قبل مین وطی کی تہی قال لا الا فی دبرھا ابن عمر نے کہا پشت کیطرف سی قبل مین نہین ہی بلکہ اوسنی وطی دبر مین کی تہی کون نہ
دیکہی کہ ابن عمر کے محاورہ مین فی بمعنے ظرفیت ہے مستعمل ہے اور جب نافع کو شبہہ بمعنی من کا ہوا تو ابن عمر نی فی کو اس موقع مین بمعنی ظرفیت کے حصر کر دیا اور
کہا لا الا فی دبرھا اور مرد انصاری کا فعل مذکور کو کرنا اور نزول آیہ کا بلا نہی و بلا عتاب ہونا اور ابن عمر کا ہنگام تلاوت قرآن کی نافع کو ٹوک کر
شان نزول آیہ کا بتانا اور فعل انصاری کو بلا روو نکیر بیان کرنا اور صاحب درمنثور کا اس روایت و مافی معناہا کو اپنی کتاب مین لکھنا یہہ سب ادلہ
قویہ مین اس امر کی کہ ابن عمر اور انصار صحابہ سنیان کے نزدیک فعل مذکور حلال ہے اور مالک امام سنیان و دیگر سنیان نظر بحوا ے بالیتہ قد
اھتدا ھم کے فعل مذکور کو حلال و رباعث ہدایت جانتے ہین انکار کون کر کا محض بے وجہ واد عا بحث ہے اور عبارت تفسیر کبیر کے المسئلۃ الثالثۃ تحریر
بہی دلیل قوی اس امر کی ہے کہ ان مواقع مین فی بمعنے من کے نہین اور مذہب مالک امام مالک کا اباحت فعل مذکور کی ہے تمام ہوا الحمد للہ کہ اوس
بارے وجلیسا کہون تو کی کچہہ کام نہ آیا اور دروغ بیفروغ اوسکا کچہہ موثر نہوا اور حلت وطی فی ادبار الازواج مذہب مالک امام ۱۹۴
سنیان واور اوسکی مقلدون و دیگر سنیون کی ثابت ہوی ان اللہ لا یھدی کید الخائنین اب الحق تہا عشریہ کی نسبت اتنی ہرزہ خانگی
وبیہودہ سرائی خوب نہین کہون خود جراب اوسکی اپنے گریبان مین مونہہ ڈالین اور دیکہین کہ خود فضیحت و دیگری را نصیحت عقلا کا کام نہین
جاہل معذور ہے وہ جانے اوسکا کام جانے فالآن جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا فیا ایھا المنصف الاریب واللبیب الادیب
اجتنب ازھار الابتسام واقتنی اثمار الاعتبار وذخائر الاھتمام فانی ادغمت ولد المجانۃ نیۃ الحلق والاحتجام
واطفیت مصابیح التردد والاتہام واشعلت مشاعل الحق لاھتداء الانام فزھق باطل الایہام وقحی الابہام وبدء نور الحق
وطلع شمس الاسرار ویکاد برق الدلائل الساطعۃ یخطف ابصار الرعاع وذوی الطغام وصار عقیم الحاھلین ھباء الفاسقین ونعتم بالتمام

قد تم الجواب المسمی بتذلیل الصارم فی رد الفضائح الکذاب وان دابر ھولاء مقطوع
مصبحین والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین
واھل بیتہ الطیبین الطاہرین ولعنۃ اللہ علی اعدائھم اجمعین
من الاولین والاخرین ۵

۵ بحمد اللہ کہ برغم زمانہ * بپایان آمد این دلکش فسانہ

۵

استفتا

مخفی نرہے کہ کون خرطعام ولد الحجام دہنگی شکی نے ایک استفتا الحق امامیہ کے طرف منسوب کرکے اور جواب ناصواب اوسکا لکہہ کر بطور دم کے
اپنی رسالہ قبقاب مین لگایا ہی جو کہ وہ جواب اوس ناصب معاند کا حق و صواب سی بمراحل دور ہے لکہا جواب الجواب حقیر کو مناسب معلوم ہوا **قال** الناصب
المعاند البلید حدیث مذکور مین مولی بمعنی محب ہے بدلیل اللّٰهم وال من والاہ وعاد من عاداہ بمعنی متصرف نامضمون خلافت کی طرف منصرف ہو
والا دو نا بین متقلین کا اجتماع زمان واحد مین لازم آئی گا کیونکہ لفظ بعدی کے ساتہہ یہہ فقرہ مقید نہین اور معہذا مولی بمعنی اولی کلام عرب مین غیر موجود من
ادعی وکذبہ العقل فعلیہ النقل **اقول** وباللّٰہ التوفیق صورت استفتا کی یہہ ہے کیا فرماتے ہین علماے اہلسنت اسمعقدہ مین کہ حدیث من کنت مولاہ
فعلی مولاہ اللّٰهم وال من والاہ وعاد من عاداہ کہ بروز غدیر بحضور جماعۃ کثیر بشان جناب امیر ہے اور بحکم اسکہ مولی بمعنے اولی بالتصرف ہے انکی خلافت
بلافصل کے جانب مشیر ہس قوم امویہ اور بکریہ کیون اس خلافت بلافصل کے منکر ہین بینوا توجروا کون خرطعام نی جواب مین اس استفتا کی لکہا حدیث
مذکور مین مولی بمعنے محب ہے الی آخرہ یا تا یہ پوشیدہ نرہی کہ فقرہ صدر حدیث مذکور کا یہہ ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا مخاطبا للمؤمنین المجتمعین الست اولی بکم من
انفسکم قالوا بلی تو بدلیل اس فقرہ کی حدیث مذکور مین مولی بمعنے اولی بالتصرف ہی نہ بمعنی محب اگر معنی محب لیا جاوے جیسا کہ زعم باطل کون خرطعام کا ہے
تو خدا تعالی اور پیغمبر خدا العیاذ باللّٰہ منہ عابث ولاغی ٹہرتے ہین وکلا نظن بہ احد من المسلمین کیونکہ باعتراف جمع کثیر اکابر سنیہ کے حقیقت اسکی یہہ ہی کہ جہنگام
مراجعت پیغمبر خدا کی حجۃ الوداع سے راہ مین یہ آیہ نازل ہوئی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللّٰہ یعصمک من الناس
کہ بقول ابن مردویہ کے کتاب مناقب مین مروی ہے ابن مسعود سے یون ہے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین الایہ نازل ہوا پیغمبر خدا نے ٥
غدیر خم مین باآنکہ روز بہت گرم تہا نیچی سایہ درخت کی کہ اوسجگہ تہی نزول فرمایکر و جملہ مہاجرین و انصار کو جمع کرکی خطبہ پڑہا بعد اوسکے ایسی کلمات فرمائے
جنسے بو انتقال و رحلت آنحضرت کی نکلتی ہے بعد ازان علی کا ہاتہ پکڑ کر جملہ مہاجرین و انصار سے یہی فرمایا الست اولی بکم من انفسکم سبہون نے کہا
بلی بہر فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث اور عمر بن الخطاب نے علی کو مبارکباد کہا بلفظ بخ بخ لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولای ومولی کل مومن
ومومنہ اور بروایتے ہنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت وامسیت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ اگر پیغمبر خدا کو یہی کہنا تہا کہ جسکا مین محب ہون
علی اوسکی محب ہین تو اسقدر اہتمام کہ راہ مین نزول فرمانا اور تمازت آفتاب مین بیٹہہ کر مہاجرین و انصار کو جمع کرنا جو آگی چلی گئی تہی اونکو پہر بلانا
اور جو پیچہے رہگئی تہی اونکا اوسی شدت گرما اور میدان بی سایہ مین انتظار کرنا عبث و لغو تہا اور خدا عز اسمہ کا فرمانا وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ
یہی لغو و عبث بلکہ بیجا محض تہا جناب امیر کہ ابن عم و داماد پیغمبر خدا کی تہی سبکو معلوم تہا کہ جسکی پیغمبر خدا دوست ہین اوسکی جناب امیر بہی دوست ہین
اس اعلام معلوم کے تحصیل حاصل کے لئی اسقدر اہتمام تبلیغ اور وعید شدید وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ کیا ضرور تہا بہلا کون خرطعام ولد الحجام خدا و پیغمبر خدا
کو العیاذ باللّٰہ منہ عابث ولاغی ٹہرائین تو ٹہرائین اپنی عمر کو کیون عابث ولاغی ٹہراتی ہین اوسنی بخ بخ اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ کیون عبث
عبث کہا بالجملہ یہہ اہتمام تبلیغ خدا و رسول کا اور یہہ وعید شدید اور یہہ مبارکباد کہنا عمر کا دلائل ساطعہ قویہ ہین اس امر کے کہ حدیث مذکور مین مولی بمعنی مولی
بالتصرف ہی ہے اور حدیث مذکور نص صریح ہی خلافت بلافصل جناب امیر علیہ السلام مین چنانچہ کتاب المودۃ سید علی ہمدانی کے آٹہوین مودۃ مین تصریح مذکور ہو
ہی کتاب مذکور مین یون ہے عن عمر ابن الخطاب قال نصب رسول اللّٰہ علیا علما فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث اور قاموس مین ہے العلم محرکۃ

سیدا لقوم اور منتخب مین بہی علم المختفین پیشوای قوم اور کون حز طعام ولد الحجام نی جو کہا والا ولا تین مستقلین کا اجماع زمان واحد لازم آیگی کا ظاہرا
کون حز کہبی قران کو پڑہتا سنتا نہین ورنہ یہہ استبعاد نکرتا خدا تعالی نی تو ولایات مستقلہ جمع کی ہین فرمایا انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون
الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وہم راکعون اور ہی نبوت کا جمع ہونا ممنوع نہین حضرت موسے وحضرت ہارون علیہما السلام زمان واحد مین مجتمع
اور کون حز نی یہہ جو کہا کیونکہ لفظ بعد سے کی ساتہہ یہہ فقرہ مقید نہین ہے کیا اوسکو یاد نہین جو اوسنی قبقاب مین کہا ہے کہ جیسے بعض آیات
قران کے مفسر دوسرے آیہ کے ہوتے ہین ویسی ہی بعض حدیث مفسر دوسری حدیث کی ہوتے ہین اس صورت مین دوسری حدیث مین جو صواعق محرقہ
ابن حجر مین ہے لفظ بعد سے کا موجود و مفسر اس حدیث کا ہی فی الصلوۃ عن احمد والترمذی والحاکم عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ما تریدون من علی ما تریدون من علی ما تریدون من علی ان علیا منی وانا منہ وہو ولی کل مؤمن بعدی اور کون حز نی جو کہا مولی معنی اولی کلام عرب مین
غیر موجود وجہہ جہالت اوسکی ہے اپنی تفاسیر سے بیے پارہ بست ونہم مین سورہ حدید مین خدا تعالی فرماتا ہے منافقین کے حقمین مأویکم النار ہی
مولیکم تفسیر جلالین مین مولاکم کے تفسیر مین اولیکم موجود ہے **قال الناصب المعاند الجہول** حق یہہ ہے کہ حدیث مذکور مین خلافت بلافصل کا
اصلا ذکر نہین نہ معنے کے طور پر نہ شیعہ کے طور پر بیان اول کا یہہ ہے کہ ابو نعیم نی جناب حسن مثنی ابن جناب حسن مجتبی سے روایت کیا کہ اگر اس حدیث
مین خلافت مراد ہوتے تو یون ارشاد ہوتا یا ایہا الناس ان علیا ولی امری والقائم علیکم بعدی فاسمعوا لہ واطیعوا امری **اقول** جواب
ستفسار امامیہ مین حدیث کتاب ابو نعیم سنی کے لانا خلاف وضع مناظرہ ہے ورنہ آن حدیث صحیح ترمذی سے جو صواعق محرقہ ابن حجر سنی ہم قول نہانا
مین نقل کر چکی ہین موسے معنی قول حسن مثنی کے ہی بلکہ اوس سے ابلغ ہے کیونکہ جو موسی یا ایہا الناس ان علیا ولی امری والقائم ١٩٦
علیکم بعدی کا ہے اوس سے ابلغ واوکد ان علیا منی وانا منہ وہو ولی کل مؤمن بعدی کا ہی وعلی ہذا القیاس حدیث ثقلین کا فقرہ انی تارک فیکم ما
ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی ابدا فانظروا کیف تخلفونی فیہما موسے معنی فاسمعوا لہ واطیعوا امری کا بابلغ وجوہ ہے اس صورت مین
حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ جبکہ مولی معنی ولی کلام اللہ مین موجود ہی اور اجماع ولا تین مستقلین کا بحکم آیہ شریفہ مذکورہ ممنوع نہین صریح ہی خلافت
بلا فصل جناب امیر مین سنی وشیعہ دونو کی طور پر **قال الناصب المعاند الجہول** وربیان ثانی کا یہہ ہے کہ کتاب حرز المومنین مین باین عبارت موجود ہے
کہ کلینی وابن بابویہ وشیخ طوسے وشیخ مفید واکثر محدثین خاصہ وعامہ باسانید معتبرہ از امام زین العابدین وامام محمد باقر وامام جعفر علیہم السلام
وغیر ایشان روایت کردہ اند کہ چون مرض پیغمبر شدت نمود جناب امیر المومنین وعباس عم خود را طلب فرمود ودران روز خانہ حضرت پر از اصحاب
ومہاجر وانصار بود وسر مبارک را در دامن علی گذارد وعباس پیش روی آنحضرت ایستادہ بود وباستین خود مگس از روی مبارک دور می نمود پس آنجناب

دیدہ کشود وفرمود ای ابن عم
جہان با دولت از اسیر بی کیف وکم گیرد
عموی بیدہ برادر با دو ہا از غم ورہم گیرد
کند دریا حقیق ہا از دو گشت جام جم گیرد
ہمان ماند کہ شبنم بی تکلف جای ہم گیرد

مولفہ
دریں ایام شاید مصطفی راہ عدم گیرد
رسول اللہ زدنیا میرود ہر کو نمی فہمد
بپاسخ گفت عباس کہ پیمبر تو ناسخی
محمد ما سفر فرما احمد جانشین باشد

رہ ملک عدم نی گفتگوی بیم وغم گیرد
مکان قبر چو سروش ربب جوبی ارم گیرد
کہ این کاشیدہ خود در گردن این کوہ الم گیرد
وصی مصطفے باید کہ صد چون من خدم گیرد

ازین دنیای فانی او بہد گلشن جنت
قبول این سخن کن ای عم فرزند غم میرا من
سر وشاہنشہی فرمان دہ ہیچ جناب تو
نشیند گر کسی غیر از علی بر جای پیغمبر

انتہی بعبارتہ پس اس کلام سی صاف ہویدا ہے کہ جناب امیر روز غدیر خلافت منصبی تہی جہ جای بلافصل وبفصل والا

جناب خیر الناس حضرت عباس پر وراثت اور خلافت کو کیوں عرض فرماتی اور حضرت عباس جناب خیر الناس کو لیاقت جناب امیر کے لیے کیوں جتاتے فافہم
ولا تکن من المشاغبین اقول کون جز طغام طرفہ بلیہ ہے کہ خلافت کو ارث بتاتا ہی خلافت اگر ارث ہی تو ابوبکر و عمر پیغمبر خدا کی ارث لینے والے
کس شریعت کی موافق ہی شریعت خیر البشر میں تو باوجود اولاد و اولوا الارحام کے سسر ارث نہیں پاتے اور جزء المؤمنین کے مندرجات میں جو ارشاد
میں کون سی عم موجود ہی یا خلافت کا تو کچھ اشارہ بھی نہیں بلکہ جزء المؤمنین میں بعد اس نظم کے تصریح ہی کہ طالب کے بحکم پیغمبر خدا ذو الفقار و ذو الجناح و خود و
و عمامہ و زرہ و پیراہن و دلدل وغیرہ حاضر کیا اور پیغمبر خدا نے وہ سب اسباب معہ دلدل عنایت فرمایا جناب امیر کو اسمیں دیدیا کون جز سمجھی کہ پیغمبر خدا کا
اپنی حیات میں یہ سب اسباب جناب امیر کو دیدینا یاد دلاتا ہے استخلاف روز غدیر کا تاکہ حاضر و غائب جناب امیر کو جانشین و وارث و وصی پیغمبر کا
جانیں اور خلافت روز غدیر کو یاد رکھیں اور بخوف معاملہ قرطاس کے کہ عمر اور اوسکی اذناب مانع تحریر وصیت کے ہوئی تھے اور یہی بخیال اس امر کے
کہ خم غدیر میں بحکم خدا پیغمبر مجمع ہزارہا اصحاب میں استخلاف وقوع میں آچکا ہے اوسوقت اوسکی تصریح نفرمائی کون جز طغام نے عوام کے دہوکا
دینی کو ذکر اسباب کا اوڑا دیا اور بجای اوسکی خلافت کو ارث ٹہرا دیا اور کون جز فی جو کہا کہ جناب امیر روز غدیر خلافت معین نتہی و الا پیغمبر خدا حضرت عباس
خلافت کو کیوں عرض کرتے صریح کذب ہے پیغمبر خدا نے ہرگز خلافت کا ذکر نہیں کیا اور نہ جزء المؤمنین میں ذکر خلافت کا ہی اور کون جز فی جو کہا اور حضرت
عباس پیغمبر خدا کو لیاقت جناب امیر کی کیوں جتاتے یہ بھی دہوکا و مغالطہ ہے ورنہ ظاہر ہے کہ عم رسولخدا اسلئے اوسوقت کہ وقت رحلت پیغمبر خدا کا قریب
تھا اور خانہ ہدایت کاشانہ پیغمبر خدا کا مہاجرین و انصار سے بہرا ہوا تھا سب اصحاب کو بیعت خم غدیر کی باشارہ یاد دلا کر توکید و توثیق اوسی بیعت
کی کیونکہ عم رسولخدا کو ارشاد پیغمبر کا و لما ارکہم غافلین یاد تہا جانتے تہے کہ ملاعنہ نقض عہد و نکث بیعت ضرور کرینگے اسواسطے توثیق و تاکید اوس
۹۷
بیعت کے لئے وہ بیعت سب کو یاد دلائے لیاقت جناب امیر کے نہیں جتانے پیغمبر خدا محتاج جتانے کی نتہے والد الحجام پیغمبر کو کہ عالم علم لدنی
تہی اور عقل کامل رکہتی تہے کم عقل اور محتاج جتانے کا کہتا ہے فضّ اللہ فاہ و قطع یداہ و خذلہ اللہ فی الدارین و اخزاہ عند لقاہ کلام
یہ ہے کہ جواب استفتا جو کون جز نے لکہا ہے غلط محض ہے جواب باصواب استفتا کا یہ ہے کہ حدیث من کنت مولاہ بحکم آیہ مولے
بمعنی اولے بالتصرف قرآن شریف میں موجود ہے اور بقرینہ صدر حدیث مذکور کے الست اولی بکم من انفسکم قالوا بلی کے یہاں بھی معنی
متعین ہیں خلافت بلا فصل جناب امیر علیہ السلام میں نص ہے اور انکار قوم اکو
و بکری کا کذب قبیح بلکہ کفر فضیح ہے لعنۃ اللہ علی
القوم الکاذبین اور تطابق ہدادکو
دلیل شر و عرفی بیلی خشتی صرف ایک
لطیفہ ہی واللہ اعلم
بالصواب